پُرنم آنکھوں سے لکھی جانے والی مایہ ناز تحریر

جرنیلِ اہلسنّت

مؤلف

سجاد حیدر قادری

ایم اے اسلامک

تقدیم:-

محمد بلال سلیم قادری

شہزادہ محمد سلیم قادری شہید علیہ الرحمۃ



والضحیٰ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جرنیلِ اہلسنّت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمانِ باری تعالیٰ

درود و سلام پڑھنے سے اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

فرمانِ حبیبِ ربّ العالمین ﷺ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے

پُرنم آنکھوں سے لکھی جانے والی مایۂ ناز تحریر

جرنیلِ اہلسنّت

مؤلف

سجّاد حیدر قادری

ایم اے اسلامک

تقدیم:

محمد بلال سلیم قادری

شہزادہ محمد سلیم قادری شہید

والضحیٰ پبلی کیشنز

داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان

0300-7259263,0315-4959263

کتاب: جرنیلِ اہلسنت
مصنف: سجاد حیدر قادری
تقدیم: محمد بلال سلیم قادری
باہتمام: حسن محمد زاہد
سرورق: اے، ڈی گرافکس
ناشر: **والضحیٰ** پبلی کیشنز، دکان: ۹، ستا ہوٹل، دربار مارکیٹ، لاہور
لیگل ایڈوائزر: محمد صدیق الحسنات ڈوگر؛ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، لاہور
عابد نعیم قریشی، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، لاہور
تاریخ اِشاعت: ربیع الاوّل 1435ھ/ جنوری 2014ء
تعداد: 2200
قیمت:

ملنے کے پتے

مکتبہ فیضانِ مدینہ: مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد 0346-6021452، 0312-6561574

مکتبہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز؛ فیصل آباد، لاہور
مکتبہ فیضان مدینہ بھکر۔ اوکاڑہ۔ لالہ موسیٰ۔ جہلم
مکتبہ غوثیہ کراچی، گوجرانوالہ
اِسلامک بک کارپوریشن؛ راول پنڈی
مکتبہ قادریہ؛ لاہور، گجرات، کراچی، گوجراں والا
مکتبہ امام احمد رضا؛ لاہور، راول پنڈی
ہجویری بک شاپ: گنج بخش روڈ، لاہور
احمد بک کارپوریشن؛ راول پنڈی
نظامیہ کتاب گھر، اردو بازار لاہور
مکتبہ فیضان سنت، ملتان

دار الاسلام؛ داتا دربار مارکیٹ، لاہور
انوار الاسلام؛ چشتیاں، بہاول نگر
رضا بک شاپ؛ گجرات
مکتبہ شمس وقمر؛ بھاٹی چوک، لاہور
مکتبہ اہل سنت؛ فیصل آباد، لاہور
سیالوی پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
ضیاء القرآن پبلی کیشنز؛ لاہور، کراچی
مکتبہ برکات المدینہ؛ کراچی
علامہ فضل حق پبلی کیشنز؛ لاہور
زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ لاہور

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سی کاوش کو اس عظیم ''ماں'' کے نام منسوب کرتا ہوں
جس کی گود میں میرے عظیم قائد محمد سلیم قادری نے پرورش پائی

اور

اپنی پیاری ''ماں'' کے نام منسوب کرتا ہوں جنکی تربیت اور شفقت کی
بدولت میں اپنے قائد کی شخصیت پر کچھ لکھنے کے قابل ہوا۔

سجاد حیدر قادری
0345-7922641
23 صفر المظفر 1435
27 دسمبر 2013

الاهدا

میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کو اپنے قائد کے عظیم اور جانثار سپاہی
محمد سلیم رضا بھائی، عبدالوحید قادری، الطاف حسین بھائی، حافظ محمد انیس
قادری بھائی، محمد عباس قادری بھائی، محمد اکرم قادری بھائی، افتخار بھٹی بھائی
کو اور سنی تحریک کے ان تمام شہداء کو بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں جنہوں نے قائد کے مشن پر
استقامت سے چلتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔

سجاد حیدر قادری

فہرست

3	تقدیم	13
4	عرض مصنف	17
5	تقاریظ	21
6	ولادت باسعادت	24
7	والدہ کی تربیت	27
8	بچپن سے ہی قائدانہ صلاحیتیں	27
9	خدمت کے جذبے سے سرشار	28
10	مثبت سوچ	28
11	انسانوں پر اعتماد	28
1	انقلابی کردار	28
12	وسعت نظری	29
13	سلیم قادری کے شوق	29
14	سلیم قادری کے مشہور اساتذہ کرام	29
15	پسندیدہ علماء کرام	30
16	کالج کا ماحول اور مذہبی سوچ	30
17	مطالعے کا شوق اور تحریری کام	32
18	اولاد کی تعلیم و تربیت	34
19	ذریعہ معاش اور سنیت کی خدمت	35
20	سیاست میں حصہ	37
21	قائد اہل سنت کے دوست	38
22	قائد اہل سنت کی اچھی عادات	39
23	شیخ کامل کا مرید ہونا	40
24	دعوت اسلامی میں شمولیت	41
	والد صاحب کی وفات	44
25	جب سنیت پر ظلم کی انتہاء ہوئی	44
27	سنی تحریک کی پہلی قربانی	48
28	بہادری کی علامت سلیم قادری	49
29	ہم پر اتنا ظلم کرو کہ......	49
30	یہ بے غیرت انتظامیہ	50
31	ہماری ڈکشنری میں ''نہ'' نہیں	51
32	سپاہ صحابہ کا ریکارڈ	53
33	عظمت صحابہ کانفرنس	55
34	سنی تحریک کیوں بنائی گئی	57
35	صحابہ کا نام لینے والوں کا اصل مقصد	58
36	شیعہ دیوبندی لڑائی کی اصل نیت	58
37	وہابی دیوبندی پر سنی تحریک کا خوف	59

38 سنیوں کی مسلک سے عملاً بے رغبتی 61
39 سنیوں کو کوئی سنبھال نہیں سکتا 61
40 ملتان کا واقعہ 62
41 اتوار کی چھٹی 63
42 کنز الایمان مسجد کا واقعہ 64
43 سنیت کے نام لیوا لوگ تو پہلے بھی تھے 65
44 حضرت بل رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والے سنی ہیں یا وہابی؟ 66
45 وہابیوں کے جہاد کا اصل مقصد 66
46 عظمت صحابہ کیا ہے 67
47 مشن صحابہ کے اصل وارث 68
48 قرآن کی بے حرمتی پر جرنیل اہل سنت کے جذبات 69
49 قرآن کی بے حرمتی 70
50 مؤذن کو کم نظر آتا ہے 71
51 قرآن پاک جلانے والے دیوبندیوں کا پرانا ریکارڈ 72
54 جرم جرم ہوتا ہے چاہے اپنا ہی کرے 74
55 کیا قرآن صرف ہماری ہی کتاب ہے 75
56 چیلنج کرنے والے کو چیلنج 76
57 سنی تحریک کا الٹی میٹم 78
58 دیوبندی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو برا کیوں کہتے ہیں 78
59 مجھے لیڈری کا شوق نہیں 79
60 ہم سنیوں کے مسائل حل کرتے ہیں 80
61 سنیو! تم کوئی دہشت گرد نہیں 81
62 یہ قوم کچھ کرنا چاہتی ہے 82
63 حکومتی شخصیات کو خط 83
64 ہم ڈرنے والے نہیں 84
65 دل آزاری 85
66 ہمیں ہمارا جائز حق دو 86
67 اہل سنت کے ساتھ ظلم 87
68 محکمہ تعلیم کا ظلم 89
69 محکمہ اوقاف کا ظلم 90
70 جیسا تم کرو گے ویسا ہم کریں گے 91
71 گستاخ رسول ﷺ کے لئے پاکستان کا قانون 93
72 خود پر ہونے والے ظلم بتانا فرقہ پرستی نہیں 94
73 ہم کوئی سیاسی نعرہ لگوانے نہیں آئے 97
74 عظیم قائد کے تاریخی کارنامے 98
75 قادیانی وزیر کو برطرف کروانا 99
76 تکبیر رسالے کا بائیکاٹ 100
77 جنگ اخبار اور ترجمہ کنز الایمان 102
78 نوائے وقت میں سنیت کا مواد 103
79 آواز اہل سنت کانفرنس 104

80 انتظامیہ کا ہر ظلم ہمارے حوصلے کو اور بلند کرتا ہے 107
81 سنیوں کے ساتھ ظلم پورے ملک میں 108
82 پاکستانی بینکوں میں صرف سنیوں ہی کی زکوۃ کٹتی ہے 110
83 ہم گیدر رنگ کے قائل نہیں 111
84 ہم گھٹے نہیں بڑھے ہیں 114
85 ٹی وی پر تردیدی پروگرام 116
86 کنز الایمان مسجد کا قبضہ چھڑانا 117
87 گولیوں کے سائے میں جلوس کی قیادت 118
88 شیریں گفتار میرے قائد کی 119
89 جیو عشق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے 120
90 سلیم قادری کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم 121
91 محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم 123
92 محبت کے تین اصول 124
93 ہمارا عمل کس جیسا ہے 125
94 مسلمانوں کی ناموس رسالت کے معاملے میں بے حسی 127
95 گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عمر کا فیصلہ 129
96 جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آئینی تحفظ حاصل ہے 131
97 T.V شیعوں کا امام بارہ بن جاتا ہے 132
98 جرنیل اہل سنت کے فلاحی کام 133
99 اہل سنت خدمت کمیٹی ہسپتال 134
100 ایمبولنس سروس 135
101 تعلیمی خدمات اور کمپیوٹر لیب 135
102 جہیز کا سامان مہیا کرنا 135
103 راشن کی تقسیم امدادی کیمپ 136
104 کس کو کیسے چلاتا ہے 138
105 D.H.O کے خلاف کاروائی کی درخواست 139
106 شفیق ہو تو میرے قائد جیسا 141
107 جرنیل اہل سنت کی حاضر دماغی 144
108 فکر رضا کا داعی 145
109 سلیم قادری کو اعلی حضرت سے محبت کیوں؟ 145
110 پیغام رضا کانفرنس 146
111 اعلی حضرت پر نیا دین لے آنے کا الزام 148
112 T.V پر دیوبندی اور سنی عالم کا تاریخی واقعہ 150
113 برصغیر میں سب سے پہلے بدمذہبوں کا رد کرنے والی شخصیت 154
114 جلتا وہی ہے جسے دشمنی ہوتی ہے 155
115 علم اور علماء سے محبت 156
116 میرا قائد عظیم مہمان نواز 157

117 عظمت اولیاء کے پاسبان 158
118 طالبان سے متعلق پیشن گوئی 159
119 عظمت اولیاء کانفرنس 160
120 ہم یتیم و مسکین نہیں 161
122 میلاد جلوس پر پتھراؤ کا واقعہ 165
123 گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شرعی مسئلہ 166
124 طالبان کون ہیں؟ 167
125 اتنا پلپلا نہیں ہونا چاہیے 168
126 دیوبندی ''مسجد مافیا'' 170
127 تم کوئی ایسا ترنوالہ نہیں ہو کہ...... 172
128 علماء کی بارگاہ میں عرض 173
129 شاید آپ سوچیں 174
130 ساڈا حق ایتھے رکھ 175
131 فکر اہل سنت کانفرنس 177
132 اہل سنت کے حق ہونے کی دلیل 178
133 المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے پر بے غیرت SHO کا ظلم 178
134 ظلم صرف سنیوں پر ہوا ہے 180
135 قادیانیوں کو کن علماء نے کافر قرار دیا 181
136 خلفائے راشدین کے عرس پر دیوبندیوں کا چھٹی کا مطالبہ 181
137 رحیم یار خان کے DC اور AC کا واقعہ 183
138 سنی تحریک کو کون سپورٹ کرتا ہے 185
139 محکمہ بیت المال کا معاملہ 187
140 سنیوں تم بے ہوش ہو 188
141 میرے قائد نے سچ فرمایا 189
142 اتحاد اہل سنت اور میرے قائد کی سوچ 189
143 اگر سنی متحد ہو جائیں 190
144 المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس 191
145 ہماری تقریروں پر لوگوں کا اعتراض 192
146 سب کی مت سنا کرو 196
147 اتحاد کے فائدے 197
148 فرقہ وارانہ تنظیموں پر پابندی کا حکومتی اعلان 198
149 سنی تحریک کی فعالی 199
150 اسلحہ لائسنس کیوں بنتا ہے؟ 200
151 دیوبندی مولوی کے سنی ہونے کی خوشخبری 201
152 سنی تحریک کو اتحاد کی دعوت 202
153 اب بھی وقت ہے 203
154 سنی کنونشن 205
155 سنی تحریک کے کارکنان کا جذبہ 206
156 ہم سنی تحریک کا کام ڈیوٹی سمجھ کر کرتے ہیں 208
157 سیاسی تنظیموں کو بندہ اور چندہ دینے والے کون؟ 209

158 اگر قادیانی کافر ہیں تو...... 211
159 سنیو! تم سب کچھ کھو بیٹھے 213
160 اگر ہمارے بڑے ہمارے سروں پر صرف ہاتھ رکھ دیں تو......! 214
161 سنی ہر کسی کی جانب راغب ہو جاتا ہے 215
162 ہمیں مت چھیڑو! 216
163 اگر زندگی وفا کرتی تو......! 218
164 قائد پر حملے کا منصوبہ 219
165 سوئے مقتل روانگی 220
166 حسینیت کو زندہ رکھا 224
167 ذکر اللہ کرتے ہوئے شہادت ہوئی 225
168 صدموں کی ماری ماں 225
169 میرا دل کہتا ہے 227
170 جنازہ و تدفین 228
171 میرے قائد کے قاتل کون؟ اور ان کا انجام 229
قائد کے خطوط 231
173 انٹرویو 244
174 بیٹی کے جذبات 247
175 والدہ کے جذبات اور تأثرات 250
176 قرآن کا قانون......خون کا بدلہ خون 254
177 آخر ظلم کب تک؟ 254
178 خصوصی ماہنامہ سنی ترجمان 254
179 اداریہ 255
180 سپاہی سے جرنیل تک کا سفر 258
181 سلیم قادری کون؟ 259
182 سنی حقوق کی علمبردار سنی تحریک 265
183 قائد اور ان کے رفقاء کی شہادت 270
184 عباس قادری کی پریس کانفرنس 286
185 حکومتی اور مذہبی شخصیات کی تعزیت 288
186 تعزیتی پیغامات 290
187 قاتل گرفتار کرو 294
188 پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی نماز جنازہ 300
189 ختم قل شریف 301
190 لاہور میں احتجاج 308
191 FIR کا متن 310
192 قائد کا قاتل ارشد پولکا دیوبندی 312
193 عباس قادری کی اہم پریس کانفرنس 314
194 25 مئی یوم مذمت 317
195 ایک ایک ظلم کا حساب لیں گے 321
196 کرفیو کا اعلان 327
197 دنیا کی تاریخ کا انوکھا احتجاج 331
198 قائد اہل سنت کا انٹرویو 338
199 تاریخی جائزہ 346
200 قائد کی شہادت اور پرنٹ میڈیا 352

201 اخبار جہاں 28 مئی تا 3 جون 354
202 مولانا سلیم قادری کا المناک قتل 356
203 سلیم قادری کا قتل اور آپ کے قاتلوں کی تلاش 363
204 کراچی ایک بار پھر دہشت گردی کی لپیٹ میں 365
205 سلیم قادری کی المناک شہادت، آتش و آہن کا کھیل کب ختم ہوگا؟ 368
206 سلیم قادری کا قتل کن حالات میں ہوا؟ 373
207 سلیم قادری کی شہادت اور غازی کا سندھ ٹاسک 378
208 سلیم قادری سے ملاقات اور زندگی کے آخری لمحات 381
209 سلیم قادری زندہ ہیں نئے قائد کی ضرورت نہیں 385
210 سلیم قادری کے ہم سفر 386
211 اسلحہ لائسنس پرمٹ درخواست پر عمل نہ ہوا 387
212 سلیم قادری محض احتجاجی آواز نہیں تھے 388
213 سنی تحریک کی عظیم الشان تاریخی میلاد ریلی، جلوس 388
214 محترم تحریکی ساتھیو 391
215 منقبت 395
216 غیرت کا تو امام ہے 396

❖❖❖❖

تقدیم

از: شہزادہ محمد بلال سلیم قادری ابن محمد سلیم قادری شہید

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قوموں کا ارتقاء واستحکام اسلاف کے کارناموں سے آگاہی حاصل کر کے ان کے نقش قدم پر عمل پیرا ہو کر ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

نوجوانانِ عالم اسلامی تاریخ کے جلیل القدر فرزندان توحید و رسالت کے پروانوں کی سیرت پاک سے آگاہ ہو کر ہی نیا جوش، عزم و ہمت اور کامرانی کا راستہ حاصل کر سکتے ہیں، تقریباً ہر دور میں ایسے افراد بکثرت پائے گئے جنہوں نے حق وصداقت کے خلاف آواز اُٹھائی، باطل کی پشت پناہی کی لیکن ان میں ہر ایک کا طرز عمل مختلف رہا، کسی نے کھل کر باطل کی پشت پناہی کی، اور حق کی مخالفت کی، تو کسی نے اقتدار کا دامن تھام کر اپنی ناپاک سازشوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی۔

ایسے اشخاص بھی کچھ کم نہیں ہوں گے جنہوں نے اہل حق کا لبادہ اوڑھ کر اپنی سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی جدوجہد کی، غرض یہ سلسلہ بہت دیر سے شروع ہے لیکن مردانِ حق کی کوششوں نے ہمیشہ ایسے لوگوں کے ارادوں کو خاک آلود کر کے رکھ دیا۔ ان مجاہدین اسلام کی پرخلوص مساعی جمیلہ نے فریب کاروں کے گھناؤنے منصوبوں کا پردہ چاک کر کے ہر وقت سیدھے سادھے مسلمانوں کا تعلق سید عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے مضبوط و مستحکم کر دیا۔ یہ حضرات قدسیہ داد و تحسین یا طعن و تشنیع سے قطعاً کنارہ کش ہو کر عوام وخواص کو دین متین اور اسلام کی نورانی تعلیمات سے منور کرتے ہیں۔

اہل اسلام کے انہی عظیم محسنوں میں نقیبِ حق وصداقت، جرنیل اہلسنت، امیر شہدائے اہلسنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس عالم رنگ و بو میں اس وقت آنکھ کھولی جب پاکستان میں بانیانِ پاکستان کی اولادوں

سے سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا جارہا تھا، ایک سازش کے تحت سنیّت کو دیوار سے لگانے کے منصوبے بن رہے تھے، جب سرکاری وغیر سرکار محکموں میں اہلسنت کے معاملات کو حل کرنا غیر ضروری سمجھا جاتا تھا، مزاراتِ اولیاء کی آمدنی منکرین مزارات کی عبادت گاہوں پر لگائی جارہی تھی، بدمذہبوں نے سنیّت کا جعلی لبادہ اوڑھ کر بندوق کی نوک پر تمام اداروں کو یرغمال بنارکھا تھا، من مرضی کے فیصلے کیے جارہے تھے۔ سب وشتم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا طوفان برپا تھا، ایسے نازک اور پرآشوب وقت میں جرنیل اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے اسلام وتحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، تحفظ مزارات اولیاء وسنی حقوق کے حصول کے لیے تن من دھن کی بازی لگادی۔

آپ دشمنانِ سنیت پر بجلی بن کر گرے۔ آپکی جراءت وبہادری، عزم وہمت، خوف خدا وعشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈنکہ چارسو بجتا تھا، آپ کا نام سن کر نجدیت کے ایوانوں میں زلزلہ آجاتا تھا۔

اعظم طارق سمیت نام نہاد سپاہ صحابہ کے دہشت گرد آپکے ذکر پر تھر تھر کانپتے تھے، زیر نظر کتاب بھی اس عاشق صادق جرنیل اہلسنت کی سیرت کی ایک جھلک ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق امیر شہدائے اہلسنت کی سیرت وشخصیت پر لکھی جانے والی پہلی کتاب ہے، جبکہ قائد تحریک کی شہادت کو تادم تحریر 12 سال بیت گئے ہیں۔ یہ بھی عرض کرتا چلوں قائد سنی تحریک کی ذات تعارف کے لیے کسی کتاب کی محتاج نہیں لیکن سنی مصنفین وقائدین کی جانب سے سلیم بھائی پر تحریری کام میں سستی سمجھ سے بالاتر ہے۔

وہ جرنیل اہلسنت اپنے نظریاتی مخالفوں اور دشمنوں کی عداوتوں اور شقاوتوں کا بارہا نشانہ بننے کے باوجود تمام خاردار راستوں سے کودتا پھلانگتا رہا۔

نجدیوں کی گولیوں، انتظامیہ کی سختیوں اور اپنوں کی تنقید کے زخم دل اور سینے میں سجا کر پھر بھی حکمرانوں اور دین کے دشمنوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دھاڑتا رہا للکارتا رہا۔ وہ میرا عظیم قائد، مفادات، مراعات، اور آسائشوں کو چکا چوند دھتکارتا ٹھکراتا رہا۔ قید نفس کی تنہائیوں میں بھی اپنے مشن اور نظریے کی صداقت کے ترانے گاتے ہوئے منزل

مقصود کی جانب قدم بڑھاتا رہا۔

یہ اس عظیم قائد جرنیل اہلسنت کی داستان ہے جو اپنے عملی کردار سے ایسی داستان رقم کر گیا جو کوئی پیشہ ور ادیب یا مصنف بھی نہیں کر سکتا۔ میرا قائد وہ قائد ہے جو اپنی داستان سیاہی سے نہیں بلکہ لہو سے لکھ کر گیا ہے۔ پیشہ ور ادیب اور مصنفین خاموش ہیں تو کیا ہوا میرے قائد کے جانثار سپاہی تو موجود ہیں جو اپنی جانوں کے نذرانے دیکر اپنے قائد کی داستان میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ کیونکہ میرے حسن ظن کے مطابق جرنیل اہلسنت اس گئے گذرے دور میں قرونِ اولیٰ کی باحمیت ڈار سے بچھڑی ہوئی کونج تھے۔ اپنے عزم واستقلال ہمت وشجاعت اور دیگر صفات خاصہ کی بناء پر آپ اللہ عزوجل کی نعمت عظمیٰ تھے۔

زر، زن، زمین کی ہوس کے مریضوں، آتش وبغض اور حسد کا ایندھن بن کر دنیا کی حدت اور حبس میں اضافہ کا سبب بننے والے بیماروں، بے چاروں، لاچاروں، شیروں کی کمائی پر پلنے والے گیدڑوں، بگھیاڑوں، میدان مذہب میں فرض اور تقدس کی قباء وعبا زیب تن کئے۔ مذہب کو ذلیل ورسوا کرنے والے مداریوں، بیوپاریوں اور مقامات حریری کے شاہکار کردار ابوزید سروجی کے عملی جانشینوں کو بھلا کیا معلوم کہ جرنیل اہلسنت محمد سلیم قادری کیا تھا؟؟ انہیں کیا معلوم وہ تو ایک روشن ستارہ اور صنعت وقدرت الٰہیہ کا عظیم شاہکار تھا، سلیم قادری مجاور نہیں مجاہد تھا۔ مجاوروں کا نہیں مجاہدوں کا تھا، میرے عظیم قائد کا چہرہ رعب دار، باوقار پرانوار تھا۔ جس پر تدبّر کے نقوش، تفکّر کے آثار اکثر نمایاں رہتے، جسکی کشادہ پیشانی سے اکثر فراست آشکار تھی، سر کے بال قدرے خم دار، سیاہ دستار، مجاہدین اسلام کا شعار، آنکھیں بیدار، ابرو چمکدار، ناک نقشہ گل وگلزار تھے۔ چال چلن تحفظ ناموس رسالت کی پکار اور نجدیت پہ یلغار تھے۔ میرا قائد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جانثار، اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار فداکار، محبّ اخیار، باہمت کردار، اعداء سنیت کے لئے تلوار آبدار، ذوالفقار حیدار کرار تھا، وہ سلیم قادری جو دشمنان دین سے ہر دم برسر پیکار، شوق شہادت سے سرشار مرد جگر دار، مظہر اَشِدّ اءعلی الکفار تھا۔

میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں نے جرنیل اہلسنت کے بارے میں جو لکھا ہے بطور بناوٹ

نہیں لکھا۔

میرے الفاظ بے آبرو نہیں، میرا قلم برائے فروخت نہیں۔اور نہ ہی سلیم قادری شہید کا بیٹا ہونے کے ناطے سے مروّت سے کام لے رہا ہوں،

جوانو! دیوانو! پروانو! جانثارو! تمہیں رب ذوالجلا ل کی کبریائی کا واسطہ اب تو بیدار ہوجاؤ! سلیم قادری کا مشن اہل حق کا مشن ہے، وقت کے جابر و آمر حاکم وظالم، نمرود، نامرد ایکا کر چکے ہیں کہ سلیم قادری شہید کے مشن کو دبا کر دم لیں گے۔میرے قائد کے سپاہیو! یہ سونے یا رونے کا نہیں جاگنے اور جگانے اور کچھ کر دکھانے کا وقت ہے۔وقت کی پکار کو سمجھو! سجاد حیدر قادری بھائی کی امیر شہدائے اہلسنت پر لکھی گئی زیرِ نظر کتاب اسی کی متقاضی ہے اسے دل کی آنکھوں سے پڑھو اور ہر طبقے تک پھیلاؤ۔

اللہ عزوجل ہمارا حامی وناصر ہو۔آمین

قائد کے لشکر کا ادنیٰ سا سپاہی

محمد بلال سلیم قادری

ابن محمد سلیم قادری شہید

عرض مصنف

آج میں جس ہستی پر کچھ تحریر کرنے کی جسارت کررہاہوں ان پر مجھ جیسے طالب علم اور ادنیٰ کارکن کا لکھنا اس محاورہ ''چھوٹا منہ بڑی بات'' کے مصداق ہے۔

مجھے اپنی کم علمی اور کم فہمی کا اچھی طرح اندازہ ہے اور وہ شخصیت ایسی ہیں جن پر کچھ تحریر کرکے ان کا حق ادا نہیں کرسکتا۔

میں نے جب بھی ان پر کچھ لکھنے کا ذہن بنایا میری ہمت جواب دے گئی خیال ہی خیال میں انکا رعب مجھ پر غالب آ گیا، لکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو شایان شان الفاظ نہیں ملتے۔لیکن پھر بھی ہمت کرکے کاغذ قلم ہاتھ میں تھاما تو عقل میدان میں کود گئی بولی! تم اپنی کم عقلی، کم علمی، کم عمری کے باعث یہ کام کس طرح انجام دو گے؟ عقل کی بات سن کر کچھ دیر کیلئے کاغذ قلم رکھ کر میں سوچ میں پڑ گیا، مجھے غمزدہ و پریشان دیکھ کر عشق بولا! تم یہ کام ضرور کرو جن کا یہ کام ہے وہ ضرور کروالیں گے۔ میں نے عشق کے بادشاہ کو عقل کے وزیر پر ترجیح دی اور عزم مصمم کرتے ہوئے جرنیل اہلسنت امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری شہید پر مواد اکٹھا کرنا شروع کردیا۔اس دوران کچھ مشکلات بھی آئیں، لیکن اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم سے خود ہی راہیں کھلتی گئیں۔

15 جولائی 2013 کو بہاولنگر کے کارکن نذر محمد کے ساتھ کراچی جانا ہوا تو وہاں شہزادہ بلال سلیم قادری بھائی سے اپنی خواہش کا اظہار کیا بھائی نے فوراً شفقت فرمائی اور اپنے تایا (قائد کے بڑے بھائی) محمد اقبال عطاری سے ملاقات کروادی جنہوں نے محبت بھرے انداز میں میرے تمام سوالات کے جوابات دیے پھر میری ملاقات قائد محترم کے دوسرے بھائی ابوبکر قادری بھائی سے کروائی انہوں نے بھی قائد محترم سے متعلق اہم معلومات سے نوازا۔

پھر میں نے بلال بھائی سے دادی محترمہ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو شہزادہ بلال سلیم قادری بھائی نے فوراً پوری کر دی اور اسی وقت مجھے قائد محترم کی عظیم ماں کے قدموں میں پہنچادیا، ڈیڑھ گھنٹے سے زائد وقت کی ملاقات میں "ماں" جی نے اپنے لاڈلے بیٹے اور سنّیت کے عظیم قائد کے بارے میں انمول معلومات فراہم کی۔

اور جب میرے تمام سوالات کا جواب مل گیا تو قائد محترم سے متعلق مزید معلومات اکٹھی کرنے کی ہوس حرص پھر بھی کم نہ ہوئی اور ایک بار پھر میں نے شہزادہ بلال سلیم قادری بھائی سے ایک اور فرمائش کرتے ہوئے جرنیل اہلسنت کی زوجہ محترمہ اور شہزادی کے لئے تیار کئے گئے سوالات کا پرچہ بلال بھائی کے ہاتھ میں تھما دیا تاکہ سنی عوام اپنے عظیم قائد کی زوجہ محترمہ اور بیٹی کے جذبات بھی جان سکے۔ بلال بھائی نے کمال شفقت فرماتے ہوئے سوالات کے پرچے مجھ سے لیکر چھوٹے بھائی محمد اویس قادری کے ہاتھ گھر بھیج دیئے اور یوں دوسرے دن میرے عظیم قائد کی زوجہ اور شہزادی کے جرنیل اہلسنت کے متعلق ایمان افروز معلومات کا خزانہ مل گیا۔ بلال بھائی کی شفقت ہی کی بدولت میرے تمام کام آسان ہوئے اور یوں مجھے اپنی کتاب کا مواد قائد محترم کے گھر سے مل گیا۔

الحمدللہ میں نے کوشش کی ہے کہ کتاب میں وہ معلومات فراہم کی جائے جو مجھے آپکی فیملی سے ملی، میں یہ تو دعویٰ نہیں کرتا کہ میں نے کتاب میں سلیم قادری شہید کی پوری شخصیت کو تفصیلی ذکر کیا لیکن کوشش ضرور کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ سے اور مضبوط معلومات دوں۔ بارہا دفعہ لکھتے ہوئے میرے ساتھ ایسا بھی ہوا کہ میرا قلم رک گیا اور دل میں خوف لاحق ہونے لگا کہ اپنی تحریر میں قائد کا حق ادا نہیں کر رہا پھر دل ہی دل میں سلیم بھائی کا تصور جما کر استغاثہ پیش کیا تو دل کو اطمینان نصیب ہو جاتا، قلم خود بخود چلنے لگتا، میرے قلم کے چلنے کی وجہ میرے دل میں موجود یہ کڑن بھی تھی اگر آج میں کچھ لکھنے کے قابل ہوا ہوں، چند لوگ ہمیں جانتے ہیں، ہماری عزت کرتے ہیں، عزت وتکریم کی جگہ پر بٹھاتے ہیں، اپنی محافل میں بلواتے ہیں، ہمیں اسٹیج کی زینت بناتے ہیں، ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہیں، تو یہ سب میرے عظیم قائد ہی کی وجہ سے ہے، ورنہ ہماری کیا اوقات تھی؟ ہمیں

کون جانتا تھا؟ لیکن ہم نے اپنے عظیم قائد اور سنیت کے شیر دل لیڈر سے وفا نہیں کی، یہ بے وفائی کا شکوہ مجھے ہر اس شخص سے ہے جو یارسول اللہ کہتا ہے،۔ جی میں علماء سے پوچھتا ہوں جس نے تمہیں ڈنکے کی چوٹ پر بلا خوف وخطر منبر پر بولنے کا موقع دیا، جس نے تمہاری سکیورٹی یقینی بنائی آپ علماء نے اس عظیم مجاہد کے ساتھ کیا وفا کی؟ ارے آپ تو احسان کرنے والے کے حقوق جانتے ہو میرے قائد کا کچھ تو احسان یاد رکھا ہوتا؟ کوئی ایک تقریر کر دی ہوتی؟ مگر افسوس آپ نے اپنے محسن کو بھلا دیا!! ہاں ہاں اے سنی ادیبو! اے سنی قلم بردارو! اے کالم نگارو! تمہیں کیا ہو گیا تمہارے قلم کو آزادی تو اسی عظیم مرد قلندر کی انتھک کوششوں کی وجہ سے ملی تھی، بد مذہبوں کے خلاف تمہاری کتابیں، کالم، مضامین، بھی تو اسی شیر کی وجہ سے منظر عام پر آئے اس سے قبل تو تم بد مذہبوں کے خلاف لکھنے سے ڈرتے تھے۔ بد مذہبوں کا ڈر تمہارے ذہنوں سے اس عظیم مجاہد ہی نے تو نکالا تھا، لیکن تمہیں کیا ہو گیا کہ تم نے ایک پوری کتاب تو کیا رسالہ یا مضمون لکھنا بھی گوارہ نہ کیا؟ کیا یہ احسان فراموشی نہیں ہے؟؟ ارے آپ تو دوسروں کی توجہ ایسے موضوعات کی طرف دلواتے ہو آپ کی توجہ کہاں چلی گئی؟ ارے آپ کو کس نے اس مرد مومن پر کتاب یا رسالہ لکھنے سے منع کیا؟ ارے دیو بندی وہابی دو ٹکے کے ملاں پر بیسیوں کتابیں لکھ سکتے ہیں تو ہم ایک عظیم لیڈر پر کیوں نہیں؟ یقیناً آپ لکھنے کی کوشش کرتے تو آپ لکھ سکتے تھے مگر آپ نے نہ لکھ کر اپنے ہیرو سے ناانصافی کی ہے، خاموشی اختیار کر کے تاریخ کو دھوکہ دیا ہے، ایک عاشق صادق کے حق کو [illegible] کیا ہے، اے ادیبو! کچھ تو خیال کیا ہوتا؟؟ جو بندہ خدا تمہارے حقوق کی خاطر لڑتے اپنی جان کی بازی ہار گیا آپ نے اس کو لاوارث چھوڑ دیا، کالم تک بھی نہ لکھ پائے؟ اور یہی شکوہ مجھے سنی تحریک سے وابستہ ہر فرد سے بھی ہے۔ میں یہ باتیں اس لیے نہیں کر رہا کہ میں نے جرنیل اہلسنت پر کچھ لکھ دیا ہے بلکہ میں اس لئے یہ باتیں کر رہا ہوں کہ جو قومیں اپنے ہیروز کو بھلا دیتی ہیں اپنے اسلاف کے کارناموں کو بھول جاتی ہیں، ان کی شخصیت کو بھلا دیتی ہیں وہ قومیں کبھی کامیاب نہیں ہوتیں۔ ہمیں اپنی اس رَوِش کو بدلنا ہو گا اپنے اکابرین کے کارناموں اور انکی شخصیات کو اجاگر کرنا ہو گا۔ اگر میں اپنے قائد پر کچھ کام کر کے آپ

کے ہاتھوں تک پہنچانے میں کامیاب ہوا ہوں تو یہ میرا اکیلے کا کارنامہ نہیں ہے اس کارِ خیر میں میرے بہت سے دوستوں نے ساتھ دیا جس میں میرے بڑے بھائی جناب قدر اللہ صاحب اور جناب محمد ارشد قادری اور بالخصوص میں اپنے بہت ہی محسن اور شفیق دوست ابو اویس محمد ریحان قادری، ریاض الدین قادری اور محمد ذیشان کا دل سے مشکور ہوں اس کتاب کے حوالے سے میری بہت مدد کی میں سنی تحریک کے سنیئر کارکن محمد عالم قادری بھائی کا بھی مشکور ہوں، جن کی وجہ سے تصاویر میسر ہوئیں اور میں مشکور ہوں جامعۃ المدینہ فیصل آباد کے محنتی طالب علم محمد جمیل قادری کا جنہوں نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی۔

اور اپنے دوست صالح محمد کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے کتاب کو چھاپنے کا اہتمام کیا اور ان سب سے زیادہ آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ہماری کتاب کو پڑھنے کے قابل سمجھا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ میری خطاؤں کو معاف فرمائے اس کتاب کو میرے اور میرے اہل خانہ اور سنی تحریک کے تمام شہداء، کارکنان کے لئے ذریعہ نجات بنائے

اگر کوئی بات ناگوار گذری تو ہاتھ جوڑ کر معذرت خواہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سجاد حیدر قادری
0345-7922641

23 صفر المظفر 1435

27 دسمبر 2013

تقریظ

مجاہد اسلام غازی ناموسِ رسالت ملک ممتاز حسین قادری مدظلہ العالی

الصلٰوۃ والسلام علیك یا رسول الله
و علیٰ آلك و اصحابك یا حبیب الله

خوئے دنیا سے تُو بچا یا رب
عاشقِ مصطفیٰ بنا یا رب

(آمین)

عالم باعمل پیارے پیر بھائی محمد سجاد حیدر قادری رضوی عطاری المدنی دامت برکاتہم العالیہ اور تمام غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں غمِ امت میں رونے والے آقائے کریم کی نعلین مبارک کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ محمد
صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ و اصحابہ وبارك وسلم
الحمد للّٰہ رب العالمین علٰی کل حال

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں بالکل ٹھیک ہوں بخیر وعافیت سے مزے میں ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ بھی بفضل خدا اور سول بخیر وعافیت سے ٹھیک ہوں گے۔

ہاتھ جوڑ کے معافی کا طلبگار یہ سگِ عطار کہ اتنے طویل عرصے بعد آپ کے مکتوبات کا ایک جواب بھی صحیح طور پر یہ نکمّا نہ دے پایا۔

یا اللہ عزوجل مجھے معاف فرمادے۔ (آمین)

آپ کی مستقبل قریب میں آنے والی مایہ ناز تصنیف جرنیل اہل سنت کا

کچھ مسودہ نظروں سے گزرا۔ ماشاء اللہ عزوجل کیا بات ہے جرنیل وشیر ومجاہد اہل سنت و محافظ ناموسِ رسالت ومحافظِ قرآن وسنت کے پیکر کی۔ واہ کیا بات ہے میرے شہید جرنیل اہلِ سنت کی۔

مکمل کتاب جب چھپ جائے تو سب سے پہلے پروف ریڈنگ ضرور کیجیے گا یا کروا لیجیے گا تاکہ غلطیوں کے امکانات نہ ہونے کے برابر رہ جائیں۔ میں منتظر رہوں گا مکمل کتاب کے ملنے کا دوسری کتاب ''شمشیرِ بے نیام بر گستاخِ بے لگام'' کے بارے میں مواد یا معلومات انشاءاللہ عزوجل آپ تک پہنچانے کی بہت جلد کوشش کروں گا۔ پہلی تاخیر کے لیے ایک مرتبہ پھر معذرت خواہ ہوں۔ اللہ عزوجل کتاب جرنیل اہلِ سنت کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے اور چھپوانے میں آپ کی مدد فرمائے اور آپ کی اس کاوش کو قبول فرما کر عوام اہلِ سنت میں مقبول وعام فرما کر غفلت کے شکار سنیوں کو جگانے اور ہم سب کو قائدِ سنی تحریک محمد سلیم قادری عطاری شہید رحمۃ اللہ علیہ کی جرأت اور بہادری میں سے حصہ عطا فرما کر اُن کے نقش قدم پر چلنے اور راہِ خدا میں شہادت کی موت پانے کی توفیق وسعادت عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الآمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم و اصحابك وسلم۔

تقریظ

شہزادہ محمد بلال عباس قادری بن محمد عباس قادری شہید

جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری شہید ایک شخصیت ہی نہیں ایک تحریک، ایک عہد، ایک انجمن کا نام تھا۔ آپ کی حیات اور شہادت دونوں عوام اہلِ سنت کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ زندہ رہے تو ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر اور اگر شہید ہوئے تو وہ بھی تحفظ ناموسِ رسالت کی خاطر۔

سجاد حیدر قادری بھائی نے جرنیل اہلِ سنت کی سیرت پر کتاب لکھ کر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کا جذبہ عطا فرمائے اور تمام کارکنان و ذمہ داران سنی تحریک کو شہداء کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپس میں پیار، اتحاد، اتفاق کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

اور شہداء کی سیرت کو عملی طور پر اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

محمد بلال عباس قادری

(بن امیر شہداء میلاد مصطفیٰ محمد عباس قادری شہید)

ولادت باسعادت

جب سنیت پر ظلم انتہاء کو پہنچا تو کسی درد دل رکھنے والے مظلوم سنی نے گڑ گڑا کر اپنے رب کے حضور دعا کی ہو گی، یا اللہ! اب یزیدی سوچ رکھنے والے گستاخِ رسول نجدی لوگ اپنے نظریات کو سنی عوام پر مسلط کرنے کے لیے تلے ہوئے ہیں، مولا! کوئی ایسا مجاہد عطا فرما دے جو تحفظ ناموس رسالت کو یقینی بناتے ہوئے ان گستاخانِ رسول کو لگام ڈال دے، اس درد دل رکھنے والے کی دعا نے قبولیت کا درجہ پایا تو اللہ عزوجل نے جرنیل اہلسنت محمد سلیم قادری کی شخصیت سے نوازا۔محمد سلیم قادری نے 1960 کے پرفتن دور میں محمد ابراہیم قریشی کے گھر آنکھ کھولی، آپ کے والد محترم کراچی پان منڈی میں رہتے تھے جو بعد میں بلدیہ کے علاقہ سعید آباد میں شفٹ ہو گئے پھر شہادت تک وہیں رہائش پذیر رہے۔

والدین:

قائد سنّی تحریک کے والد محترم کا نام نامی اسم گرامی ابراہیم قریشی تھا آپ کے دادا جان کا نام محمد سلطان تھا جو انڈیا کے صوبہ گجرات کے ڈسٹرکٹ امرلی کے علاقے کوڈ منیار میں رہتے تھے۔

جبکہ قائد محترم کی والدہ محترمہ کا نام آمنہ عطاریہ جبکہ آپ کے نانا جان کا نام حیات خان تھا، جو کہ نہایت نیک اور دیندار انسان تھے۔

تعلیم وتربیت

قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کی تعلیم وتربیت پر آپ کے والد گرامی جناب ابراہیم قریشی صاحب نے خصوصی توجہ دی، آپ صاحب نظر اور درویش شخصیت تھے، خوف خدا

وعشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آپکے جسم وروح میں رچابسا ہوا تھا، علماء کی مجلس میں بیٹھ بیٹھ کر آپ یہ سیکھ چکے تھے کہ تعلیم وتربیت میں جسم وروح کا تعلق ہے، جس طرح روح کے بغیر جسم زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح تعلیم وتربیت کے بغیر زندگی بھی بے معنی ہوتی ہے۔

آپ کے والد محترم نے آپ کو معاشرے کا اچھا فرد بنانے کیلئے ایک ساتھ دینی دُنیوی تعلیم دلوانے کا فیصلہ کیا، ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے محلے کی قریبی مدینہ مسجد میں جاتے جبکہ دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کیلئے آل بلدیہ ہائی سکول میں داخل کروایا، چھٹی کلاس تک آل بلدیہ ہائی سکول میں پڑھا پھر کچھی میمن سکول میں داخلہ لیا اور میٹرک تک اسی سکول میں تعلیم حاصل کی۔

میٹرک مکمل کرنے کے بعد والد محترم کے مشورے سے اپنی تعلیم کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا اور اسلامیہ کالج میں داخلہ لے لیا۔

وقت کی پابندی، ہوم ورک مکمل ہونے اور سنجیدگی اور شرافت کی وجہ سے قائد سلیم قادری کالج اور سکول میں اپنے اساتذہ کے منظور نظر سمجھے جاتے تھے۔

آج کل جو دیکھا گیا ہے ہم اپنے بچوں کو مہنگی تعلیم دلواتے، مہنگے سکول میں، مہنگے ٹیوٹر اور مہنگی کتابیں فراہم کرتے ہیں، ہم بچوں کو مہنگے لباس، مہنگی گاڑی، اچھی خوراک بھی دیتے ہیں، مگر ہم ان کی تربیت کا صحیح اہتمام نہیں کرتے۔

ہم اپنے بچوں کو سچ بولنے، اپنی ناکامی تسلیم کرنے، اپنی خامیوں کو سمجھنے، اپنی آخرت سنوارنے، دل میں خوف خدا وعشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بڑھانے کی تربیت نہیں کرتے۔ جسکی وجہ سے بچوں میں دین سے دوری پیدا ہوتی ہے۔ لیکن قائد سلیم قادری کے والد گرامی جناب ابراہیم قریشی صاحب نے دنیاوی تعلیم وتربیت کے ساتھ آپ کی دینی تعلیم وتربیت پر بھی خصوصی توجہ دی۔ مسجد میں ناظرہ پڑھنے کے بعد آپ کو مدرسہ ضیاء العلوم بلدیہ میں داخل کروایا گیا جہاں آپ نے درست تلفظات کے ساتھ نہ صرف قرآن پاک ختم کیا بلکہ دیگر ضروریات دین کا بھی علم حاصل کیا، جب دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کردی اور دین کی محبت آپ کے حلیہ سے نظر آنے لگی تو آپ پر دین کے ڈاکوؤں نے نظر رکھنا شروع کردی۔

جمعیت کو منہ کی کھانا پڑی:

کیونکہ کالج میں آپ کی نیک نامی دین سے محبت، خوف خدا و عشق مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچہ ہر سو پھیل چکا تھا۔

ہر چھوٹا بڑا آپ کی نیک نامی اور دین حق سے محبت کا اعتراف کر چکا تھا جس کی وجہ سے طلباء کے دلوں سے خوف خدا و تعظیم مصطفٰی ﷺ اور اولیاء نکالنے والی نام نہاد تنظیم، اسلامی جمعیت طلبہ بے حد پریشان ہوئی اور قائد سلیم قادری کو اپنے جال میں پھنسانے کے منصوبے بنانے لگی۔ اس دوران قائد سنیت جناب محمد سلیم قادری سے اختلافی موضوعات پر بحث کی گئی تو کبھی شعائر اہلسنت اور عقائد اہلسنت کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ کبھی اپنی عوامی طاقت ظاہر کی تو کبھی دھمکیوں کے ذریعے خاموش کروانے کی کوشش کی مگر قائد سنیت جناب محمد سلیم قادری نے کئی بار جمعیت کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کیا۔

مسلک اہلسنت کا دفاع کرتے ہوئے اسلامی جمعیت طلبہ کے غنڈوں کے ہر سوال کا منہ توڑ جواب دیا جب اسلامی جمعیت طلبہ کا کوئی حربہ کامیاب نہ ہوا تو انہوں نے آپ کو مال اور عہدے کا لالچ دینے کا منصوبہ بنایا۔

قائد سلیم قادری شہید کے برادر اکبر جناب محترم محمد اقبال عطاری فرماتے ہیں: جب جمعیت کے غنڈے بری طرح ناکام ہوئے تو انہوں نے سلیم بھائی کو پہلے طریقوں سے ہٹ کر ٹارگٹ کرنے کی کوشش کی اور سلیم بھائی سے کہا ہم بلدیہ میں موجود مدرسہ آپ کے نام کرواتے ہیں اور اس کا مکمل نظام آپ کے سپرد کرتے ہیں، اور اس دوران اگر کوئی مالی مسائل ہوئے تو وہ بھی حل کریں گے لہذا آپ مسلک اہلسنت بریلوی کو چھوڑ کر مسلک دیوبندی اپنا لیں۔

لیکن اس بار بھی ان دین کے لٹیروں کو منہ کی کھانا پڑی اور قائد سلیم قادری نے ان کی اس آفر کو بھی جوتے کی نوک پر لیتے ہوئے ٹھکرا دیا۔

کیونکہ یہ آپ کے والدین کی تربیت کا نتیجہ، نبی پاک ﷺ کی خاص نگاہ اور رب کریم

عزوجل کا خصوصی کرم تھا۔ آپ سے دین حق کی خدمت کا کام لینا تھا۔ آپ کے ذریعے ہی تو سوئی ہوئی سنی قوم کو جگانا تھا۔ پھر ان بدمذہبوں کے کردار اور افعال سے متاثر ہو کر کیونکر گمراہ ہوسکتے تھے۔

والدہ کی تربیت

قائد سلیم قادری کے والد محترم جناب ابراہیم قریشی صاحب کو تو اپنی اولاد کی تربیت کی فکر تھی ہی مگر آپ کی والدہ بھی اس معاملے میں بہت فکرمند تھیں، اس بات کا اندازہ ہمیں تب ہوا جب ہم نے دس جولائی 2013 کو سلیم بھائی کی والدہ سے ملاقات کی۔

اس ملاقات میں ہم نے ماں جی سے قائد محترم کے بارے میں بہت کچھ پوچھا جس پر والدہ محترمہ نے تسلی بخش جوابات سے نوازا، والدہ محترمہ فرماتی ہیں: میں نے اپنی تمام اولاد کی تربیت میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی کیونکہ جنکی تربیت اچھی ہو وہی معاشرے میں اپنا اور والدین کا نام روشن کرتے ہیں، والدہ محترمہ فرماتی ہیں: میں نے کوشش کی کہ اپنی اولاد کو حلال کھلاؤں اور لقمہ حرام سے بچاؤں، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی اور گالی گلوچ سے میری اولاد بچی رہی۔

جب بچے چھوٹے تھے تب سے میں نے ان کو ہمارے گھر کے قریب ہی ایک سنی معلّمہ پڑھاتی تھیں انکے پاس بھیج دیتی تھی تا کہ اسلامی تربیت ہوسکے۔

بچپن ہی سے قائدانہ صلاحیتیں

ویسے تو گلشن ابراہیم کے ہر پھول کی اپنی خوشبو تھی مگر اس گلشن میں ایک پھول ایسا تھا جو اپنے اندر انفرادیت رکھتا تھا، کشادہ پیشانی، خوبصورت آنکھیں، اٹھی ہوئی ناک، گندمی رنگ، دبلا پتلا جسم جو بھی اسے دیکھتا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔ ذہانت وفطانت اس کے چہرے مہرے سے ہی عیاں ہوتی تھی، ہر کسی کی زبان پہ یہ جملہ ہوتا کہ یہ غیر معمولی بچہ ہے۔ اللہ عزوجل اس سے دین کی سربلندی اور قوم وملت کی خدمت کا کام لے گا۔ کیونکہ کچھ کر گزرنے والے لوگ اپنے نین نقش سے پہچانے جاتے ہیں۔ قائد اہلسنت محمد سلیم

قادری میں بچپن ہی سے قائدانہ صلاحیتیں موجود تھیں۔

خدمت کے جذبے سے سرشار

قائد سلیم قادری کو دیکھا گیا کہ آپ ابتداء ہی سے خدمت خلق کے لیے کمر بستہ رہتے، ہر صبح کا آغاز غریب نادار لوگوں کے کام کروانے ان کے لئے جدوجہد کرنے سے ہوتا تھا۔

مثبت سوچ

قائد سلیم قادری شہید کو دیکھا گیا کہ آپ ہمیشہ مثبت سوچ رکھتے، اور ہمیشہ تصویر کا روشن پہلو دیکھتے، ناامیدی، مایوسی، حوصلہ شکنی کبھی ان کے قریب سے بھی نہ گزرتی۔ ہمیشہ ان کا جذبہ بلند، حوصلہ پختہ اور عزم پر جوش تھا۔

انسانوں پر اعتماد

سلیم قادری شہید دوسروں کے بارے میں پہلے سے کوئی غلط رائے قائم نہیں کرتے تھے، بلکہ ان کے ان دیکھے جوہر پر نظر رکھتے تھے، آپ لوگوں کے غلط رویوں کو نظر انداز کر کے خوشدلی سے معاف کرنے پر یقین رکھتے تھے، لوگوں کے منفی رویہ، تنقید سے نہیں گھبراتے تھے، نہ ہی کینہ بغض رکھتے تھے۔

انقلابی کردار

آپ کی شخصیت انقلابی تھی جس کو ملتے بدل کر رکھ دیتے، جہاں جاتے صورت حال تبدیل ہو جاتی، انتہائی موثر طریقے سے کام کرتے، جو بھی صورتحال ملتی اس میں بہتری پیدا کر دیتے، دوسروں کی صلاحیتوں اور استعدار کار پر اعتماد کرتے اچھے نتائج کے لئے اختیارات سونپتے، جھگڑنے کی بجائے دوسروں کے مفادات اور دلچسپیوں پر نگاہ رکھتے ان کا احترام کرتے۔

وسعت نظری

کسی شخص کی غلطی پر اسے ڈانٹنے، برا بھلا کہنے، الزام تراشی کرنے کی بجائے وسعت نظری اور فراخدلی کا مظاہرہ کرتے، اس انداز میں تربیت کرتے کہ اس شخص کو اپنی غلطی کا بھی احساس ہو جاتا اور آپکی شخصیت کا بھی گرویدہ ہو جاتا۔

سلیم قادری کے شوق

ہر شخص کا کوئی نہ کوئی شوق ہوتا ہے کسی نہ کسی چیز کو پسند کرتا ہے اس چیز کے حصول کی قدرت حاصل ہو یا نہ ہو مگر اس چیز کی محبت اور شوق دل سے نہیں نکالا جا سکتا۔ قائد سلیم قادری شہید کے بھائی جناب محمد اقبال عطاری فرماتے ہیں: سلیم قادری کو جانوروں میں گائے اور بکری پالنے کا بہت شوق تھا ان دونوں جانوروں سے بہت محبت کرتے تھے۔

میرا حسن ظن ہے قائد سلیم قادری کو ان دونوں جانوروں سے اس لیے پیار ہوگا کہ گائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پسندیدہ جانور تھا۔ بکری حضور علیہ السلام کو پسند تھی۔

کھانے کے حوالے سے جو بھی چیز گھر پک جاتی تناول فرما لیتے کبھی کسی چیز کو کھانے سے انکار نہ کیا اگر پسند نہ آتی تو خاموشی سے اٹھ جاتے، لیکن دال ماش، دال چنا، بھنڈی، انڈا، دال مکس، بہت پسند تھا، دن میں کئی بار چائے پینا معمول تھا۔

سلیم قادری کے مشہور اساتذہ کرام

جب ہم نے سلیم قادری شہید کے برادر اکبر جناب محمد اقبال عطاری صاحب سے پوچھا کہ سلیم بھائی کے مشہور اساتذہ کے نام اور ان کی سلیم بھائی سے محبت کا کچھ احوال بتائیں تو اقبال بھائی بولے ہم اور سلیم قادری بھائی اکھٹے ہی پڑھتے تھے ہمارے اساتذہ بھی مثالی ٹیچرز تھے وہ اپنے ایک ایک طالب علم کو قیمتی اور اپنے چمن کا پھول سمجھ کر ان کی اصلاح وتربیت فرماتے۔ جب اساتذہ کوئی بھی بات سمجھاتے تو سلیم بھائی فوراً اس کو محفوظ کر لیتے، اساتذہ اکثر مطالعہ کرنے پر زور دیتے کیونکہ وہ جانتے تھے کتاب تنہائیوں

کا ساتھی ہے، کتاب بہترین دوست ہے، کتاب ظلمتوں کے اندر روشن مینار کی مانند ہے، یہ اساتذہ کرام کے ایسے لیکچر تھے جن پر عمل کرنے کی وجہ سے سلیم بھائی، سر حمید، سر فاروق، سر محمود، مولانا عبدالعزیز، قاری منیر، اور مولانا محمد بشیر کے منظور نظر بن گئے۔ یہ اساتذہ سلیم بھائی سے خصوصی محبت کرتے تھے انہی اساتذہ کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ سلیم قادری بڑے ہوکر قائداہلسنت اور جرنیل اہلسنت جیسے عظیم القابات کے ساتھ مشہور ہوئے۔

پسندیدہ علماء

ویسے تو قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کو تمام سنی علماء کرام مشائخ عظام سے پیار تھا، تمام علمائے کرام کا دل سے ادب واحترام کرتے تھے مگر کچھ علماء کرام ایسے تھے جن سے آپ بے حد متاثر تھے، ان کو اپنے گھر پا کر بے حد خوش ہوتے تھے ان کے مدارس وجامعات پر حاضری دیکر، بہت فرحت محسوس کرتے، ان میں نمایاں شخصیات جناب مولانا محمد عمر نعیمی صاحب خطیب مدینہ مسجد سعید آباد، مولانا شفیع اوکاڑوی صاحب، مولانا ارشد القادری صاحب انڈیا والے، مولانا ہاشمی میاں صاحب، امام شاہ احمد نورانی صاحب، مولانا عرفان شاہ مشہدی صاحب، مولانا سید مظفر شاہ صاحب، مولانا مظہر سعید کاظمی صاحب مولانا سعید احمد اسعد صاحب، مولانا اختر رضا خان بریلوی صاحب، ان علماء کرام سے نہ صرف متاثر تھے بلکہ جنوں کی حد تک محبت کرتے تھے ان میں سے اکثر کی کئی بار سلیم قادری شہید کے گھر پر بھی تشریف آوری ہوئی۔ لیکن ایک شخصیت ایسی ہے جن سے نا صرف محبت تھی، بلکہ ان کے ہر عمل کو اپنانے کی کوشش کرتے ان سے ملاقات اپنے لئے عظیم نعمت تصور کرتے تھے۔ اور پھر اسی شخصیت کے دست مبارک پر بیعت کی وہ عظیم شخصیت آج امیر اہلسنت شیخ طریقت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔

کالج کا ماحول اور مذہبی سوچ

سلیم قادری شہید نے کچھی میمن ہائی سکول سے میٹرک کے بعد تعلیم کو جاری رکھنے کی

نیت سے اسلامیہ کالج میں داخلہ لیا، جب پہلے دن کالج پہنچے تو کالج کا ماحول بہت عجیب وغریب پایا، بعض معاملات، لوگوں کے معمولات بہت برے اور تکلیف دہ معلوم ہوئے، اسلامی جمعیت طلبہ کی جانب سے عقائد اہلسنت پر کیے جانے والے اعتراضات سنی طلباء کی جانب سے اس پر خاموشی، مودودی فکر کی یلغار، نجدی عقائد کا پرچار دیکھ رہے تھے، آپ غمگین وغم زدہ ہو گئے، چند دن حالات کو سمجھنے کی کوشش کی پھر دیکھتے ہی دیکھتے نجدی سوچ کے حامل مودودی کی ناجائز اولاد اسلامی جمعیت طلبہ کے غنڈوں کو مسلک حق اہلسنت کے دفاع میں ایسے دقیق اور مدلل جوابات دیئے کہ سب باطل نظریات رکھنے والے مودودی ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا۔

یہی وہ ایام تھے جب رب تعالیٰ نے آپ کو دین حق کی خدمت کے لئے عظیم موقع اور اعلیٰ پلیٹ فارم عطا فرمایا۔

اقبال بھائی فرماتے ہیں: ابھی سلیم قادری شہید کو کالج میں داخلہ لئے صرف چھ ماہ ہوئے تھے مگر مسلک اہلسنت کی خدمات کی بدولت پورا کالج آپ کو جانتا تھا۔

ایک دن سلیم قادری شہید کالج جا رہے تھے کہ روڈ پر چلتے ہوئے ایک بینر پر نظر پڑی، جس پر تحریر تھا ''دعوت اسلامی کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع بعد از نماز مغرب گلزار حبیب مسجد میں ہوگا''، سلیم بھائی کالج سے واپسی پر گھر آنے کی بجائے سیدھے گلزار حبیب مسجد گئے اور دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی جس میں امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب نے بیان کیا جسے سن کر سلیم بھائی بے حد متاثر ہوئے، گھر آئے ہم سب گھر والوں کو بھی دعوت اسلامی کا تعارف کروایا اور اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔

ہم نے بھی سلیم بھائی کے ساتھ اجتماع میں شرکت کی ان اجتماعات اور امیر اہلسنت کی شخصیت کا سلیم بھائی پر اس قدر اثر ہوا کہ آپ کالج کی تعلیم ترک کر کے خالصاً دینی کاموں میں لگ گئے یہ غالباً 1981 کی بات ہے۔

مطالعے کا شوق اور تحریری کام

جو شخص اس قدر معلومات کا خزانہ رکھتا ہو اس کا مطالعہ کتنا وسیع ہوگا اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے، قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کو کم عمری میں ہی دینی معلومات کا بہت شوق تھا، عام لڑکوں کی طرح اپنے فرائض سے غافل نہیں رہتے تھے۔

کھیل کود میں وقت ضائع کرنا ان کی ڈکشنری میں شامل نہ تھا، صحابہ کرام کے تذکرے، راہ خدا میں صحابہ کرام کی قربانیاں جاننے میں گہری دلچسپی تھی، ایسے موضوعات پر جو کتابیں ملتی بڑے ذوق وشوق اور جذب وکیف سے پڑھتے صرف یہی نہیں فقہ میں بہت مہارت حاصل تھی فتاوی رضویہ پڑھنا ان کا معمول تھا۔

جب یہ سوال کیا کہ سلیم بھائی کی رات کو گھر میں کیا مصروفیات ہوتیں تو اس کے جواب میں سلیم قادری شہید کے دونوں بھائیوں، اقبال عطاری، اور ابوبکر عطاری، والدہ محترمہ اور زوجہ محترمہ کا ایک ہی جواب تھا، مطالعہ کرنا۔ والدہ فرماتی ہیں: میرا بیٹا سلیم ساری ساری رات مطالعہ کرتا اگر کسی مسئلہ کے سمجھنے میں دشواری ہوتی تو مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب کو فون کر کے کنفرم کرتے۔ پھر بھی تسلی نہ ہوتی تو مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب کے پاس جا کر مسئلہ سمجھتے آج بھی سلیم بھائی کی لائبریری میں موجود کتابیں، آپ کے وسیع مطالعے کی گواہی دے رہی ہیں۔

اقبال بھائی فرماتے ہیں: سلیم بھائی اتوار کے دن بعد نماز عشاء مدرسہ ضیاء العلوم میں ایک مذہبی اجتماع رکھا جس میں تلاوت نعت اور سلیم بھائی کا بیان ہوتا، بیان کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوتی جس میں قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید سائلین کو جوابات سے نوازتے اس اجتماع میں سعید آباد، بلدیہ سمیت کئی علاقوں سے کثیر عوام اہلسنت شرکت کرتے، اس اجتماع میں سلیم بھائی فری مکتبہ اسلامیہ اور فری عطاری کیسٹ ہاؤس کے ذریعے علماء اہلسنت کی کتابیں اور بیانات سننے کے لیے فری مہیا کرتے۔

قائد اہلسنت محمد سلیم قادری صرف تقریر کے میدان کے ہی غازی نہیں بلکہ میدان تحریر

میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔

قاہد اہلسنت محمد سلیم قادری نے رمضان کے فضائل، عید قربان، اعتکاف کے مسائل، آخر یہ جنگ کیوں؟ کتابچے تحریر کیے، حالات حاضرہ سے متعلق اہم معلومات ہر قاری تک پہنچانے کے لئے ماہنامہ سنی ترجمان شروع کیا جو تادمِ تحریر (جولائی 2013) تک جاری ہے۔

بانی وچیر مین مکتبہ غوثیہ کراچی جناب محمد قاسم جلالی صاحب فرماتے ہیں: قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید اکثر کتب لینے کے لئے مکتبہ غوثیہ پر آیا کرتے تھے میری ملاقات ان سے مکتبہ غوثیہ پر ہوتی۔ مکتبہ پر آکر قائد اہلسنت بڑی خوشی کا اظہار کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ شکر ہے اہلسنت کا لٹریچر مکتبہ غوثیہ کے ذریعے نہ صرف پاکستان بلکہ عرب اور یورپ میں پھیل رہا ہے۔

قائد اہلسنت محمد سلیم قادری نے قاسم جلالی صاحب کی اسی لئے دل جوئی فرمائی کیونکہ یہ بندہ فروغ علم دین کے لئے کوشاں ہے، سنیت کا لٹریچر عام کررہا ہے۔

شادی

قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے دو شادیاں کیں، پہلی شادی 26 سال کی عمر میں 13 مارچ 1986ء کو ہوئی۔ آپ کا خطبہ نکاح آپ کے پیر ومرشد ولیٔ کامل امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری صاحب نے پڑھا تھا۔ جبکہ دوسری شادی 1998ء میں کی۔ آپ کی دونوں زوجائیں بہت نیک اور پارسا تھیں، وفا شعاری ان کی فطرت ثانیہ تھی۔ ایک قابل رشک بیوی کئے لیے جو کچھ لازم ہے باری تعالیٰ کی مہربانی سے ان کو حاصل تھا۔

عبادت وریاضت کرنا ان کی خاص خوبی تھی، کبھی شکوہ شکایت ان کی زبان پر نہ آتا تھا۔ جب اسی سلسلہ میں ہم نے قائد اہلسنت محمد سلیم قادری کی زوجہ محترمہ کو تحریری سوالات بھیجے ان کے جوابات پڑھ کر ہمارا دل باغ باغ ہوگیا۔ کیونکہ آپ کی زوجہ لکھتی ہیں: قائد

اہلسنت کی تنظیمی مصروفیات سے کبھی ہمیں پریشانی نہ ہوئی، بلکہ خوش ہوتیں کہ ان کا سہاگ دین حق کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔ اور سنی ماؤں کو پیغام دیتے ہوئے لکھتی ہیں: ''سنی ماؤں بہنوں کو میرا پیغام ہے جو مرد سنیت کا کام کرے اس کا ساتھ دو کیونکہ دین حق کے نام پر ہماری جان بھی قربان ہے اور خواتین سے اپیل ہے گھر کے کاموں اور مسائل سے مردوں کو دور رکھو تا کہ وہ سنیت کا کام زیادہ سے زیادہ کرسکیں۔

اگر میں اپنے شوہر کی شہادت کے بعد اپنے بیٹے بلال قادری کو دین کے کام کے لئے پیش کرسکتی ہوں تو تم کیوں نہیں؟

ماشاء اللہ یہ ہے قائد اہلسنت کی محبت اور تربیت کا اثر میں اپنی دیگر سنی ماؤں بہنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی قائد اہلسنت کی زوجہ کی سیرت کو اپنائیں۔

اولاد:

قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کے دو بیٹے اور سات بیٹیاں ہیں۔ تمام بچوں کے نام برکت حاصل کرنے کی نیت سے انبیاء کرام وصحابہ وازواج مطہرات وصحابیات کے ناموں پر نام رکھے۔

بڑے بیٹے کا نام احمد جبکہ پکارنے کے لئے بلال جبکہ دوسرے بیٹے کا نام محمد اور پکارنے کے لئے اویس رکھا اور قائد اہلسنت کے شہزادوں کے نام بھی امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے رکھے۔

دونوں بیٹوں کے نام محمد اور احمد رکھنے کی وجہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموں سے نسبت ہے کیونکہ حدیث پاک ہے: ''جس بچے کا نام محمد یا احمد ہوگا اللہ عزوجل اسکی اور اسکے والدین کی مغفرت فرمادے گا۔''

اولاد کی تعلیم وتربیت:

قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے اپنی اولاد کو تربیت بہت اعلیٰ طریقے سے کی کیونکہ کثرت مطالعہ کی وجہ سے یہ حدیث پاک نظر سے گذری ہوگی۔ لِاَنْ تئودِّبُ الرَّ

جُلَ ولده خیر له ان یتصدق بصاعٍ۔ '' کہ کوئی آدمی اپنے بچوں کو ادب کی تعلیم دے یہ ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

یقیناً یہ حدیث پاک بھی قائد محترم نے پڑھی ہوگی '' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ما نحل والد ولده مانحل افضل من ادب حسن۔

یعنی کسی باپ نے اپنے بچوں کو ایسا عطیہ، تحفہ نہ دیا جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔

میرے قائد نے فتاوٰی رضویہ سے بھی اولاد کے حقوق پڑھیں ہونگے اسی لئے تو تربیت اولاد پر خصوصی توجہ دیتے۔

بچوں کو خود سکول چھوڑ کر آتے، ان کا ہوم ورک کرواتے دینی تعلیم کے لئے بھی خصوصی نظر تھی، دونوں شہزادوں بلال سلیم قادری اور محمد اویس قادری سمیت دو شہزادیوں کو بھی قرآن پاک حفظ کروایا۔

بڑے شہزادے کو تعلیم جاری رکھنے کا فرماتے رہتے آپ کی تعلیم و تربیت کی برکت سے بلال بھائی نے ملک شام سے درس نظامی کی سعادت حاصل کی۔

تربیت کا یہ بھی ایک انداز تھا کہ قائد محترم اندرونِ شہر تنظیمی کاموں کے لئے جاتے تو اکثر اوقات اپنے کمسن شہزادوں کو بھی ساتھ لے جاتے جسکی بدولت بچوں کے ذہن میں تحریکی کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا اور جب قائد اہلسنت شہید ہوئے اس وقت بھی دونوں شہزادے آپ کے ہمراہ موجود تھے، جو اللہ عزوجل کے فضل و کرم، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ کی صدقے بچنے میں کامیاب ہوئے۔

ذریعہ معاش اور سنیت کی خدمت:

ہم دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی گزاریں، خوب مزے کریں، ہماری ہر خواہش پہلی آواز میں پوری ہو، دنیا میں آنے والے کس شخص کی یہ آرزو نہیں ہوتی۔ مگر قربان جاؤں قائد اہلسنت پر کہ آپ نے دنیا دولت آسائش پر آخرت کو ترجیح دی بقدر ضرورت کمانے کے بعد مسلک اہلسنت کی خدمت میں لگ جاتے۔ شاید آپ کی ادا کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی شاعر

نے کہا:

تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا آقا تیری گلی میں

قائد اہلسنت دوران تعلیم سیکنڈ ٹائم والد محترم کی پان شاپ پر ڈیوٹی دیتے۔ پھر جب دعوت اسلامی سے وابستہ ہوئے تو دن بھر مدنی کام کرتے، مسلک رضا کے چرچے کرتے، رات کو سبزی منڈی سے بلدیہ ٹاؤن مارکیٹ تک سوزوکی چلاتے اور دکانوں پر سامان سپلائی کرتے، قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں: جب سلیم قادری سوزوکی چلاتے تھے اس وقت ان کو روزانہ کے چالیس روپے ملتے جن میں سے بیس روپے مجھے دے دیتا اور بیس روپے اپنے اسلامی بھائیوں کی مہمان نوازی اور غریبوں اور محتاجوں کی مدد کے لئے اپنے پاس رکھ لیتے۔

کچھ عرصہ سوزوکی چلائی پھر سعید آباد میں کپڑے کی دکان بنائی جو کہ کامیاب نہ ہوسکی۔ پھر اس کے بعد پولٹری فارم بنایا اس میں بھی نقصان ہوا۔

جب ہم نے کپڑے کی دکان اور پولٹری فارم میں خسارے کی وجہ معلوم کرنے کی غرض سے قائد اہلسنت کی والدہ اور بھائیوں سے سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ سلیم قادری شہید نے یہ دونوں کام شروع تو کیے مگر خود وقت نہیں دیتے تھے، سلیم قادری شہید سارا سارا دن ساری ساری رات مدنی کام کرتے رہتے کبھی سعید آباد بیان کررہے ہیں تو کبھی بلدیہ میں علاقائی دورہ کبھی روانگی مدنی قافلہ میں تو کبھی شیر شاہ سنتوں بھرا اجتماع کررہے ہیں، الغرض کوئی ایسا وقت نہیں جس میں یہ دعوت اسلامی کا کام نہ کرتے ہوں، دکان اور پھر پولٹری فارم چلانے کے لئے جو لوگ رکھے انہوں نے بھی سستی کا مظاہرہ کیا، اپنے فرائض انجام دینے میں غفلت برتی اور یوں وہ کام بھی بند ہوگئے۔ مگر قائد اہلسنت نے غربت اور افلاس کو عذر بنا کر سنیت کا کام ترک نہیں کیا، سنیت کے اسی درد نے آپ کو سنی تحریک بنانے پر مجبور کیا۔

فکر معاش ہم کو پریشاں نہ کر سکی
لیکن غم جہاں میں پریشان رہے ہیں ہم سے

سیاست میں حصہ:

جب کراچی کی سرزمین بے گناہ شہریوں کے خون سے لال ہوئی تو ہر سو خوف و وحشت کا ماحول پیدا ہوگیا ہر شخص اپنی اپنی جگہ سہما ہوا تھا اور خود کو غیر محفوظ سمجھتا تھا، معمولی افواہوں پر دکانوں کے شٹر گرنے لگتے، لوگ سرِ شام دکانیں بند کر کے گھروں میں دبک کر بیٹھ جاتے، دروازے پر ہونے والی دستک سے دل کی جڑوں تک خوف کی لہر دوڑ جاتی، رات کے وقت گلیوں میں اس طرح سناٹا ہوتا جیسے ''دیو'' ان گلیوں میں گھوم گیا ہو۔ فائرنگ کی آوازیں گھروں میں لیٹے ہوئے عوام کے وجود پر کپکپی طاری کر دیتیں۔ گلیوں بازاروں میں مشکوک افراد کے گھومنے سے ہی لوگوں میں افراتفری پیدا ہو جاتی۔ اس صورت حال میں اشد ضرورت تھی کہ لوگوں میں اس دہشت گردی کا مقابلہ کرنے اور سنیت کے مسائل حل کروانے کے لئے عوام میں جذبہ پیدا کیا جائے۔

جینا پڑا ہے وقت کی رفتار دیکھ کر
بیٹھیں کہیں نہ سایہ اشجار دیکھ کر

یقیناً قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید جانتے تھے کہ دعوت اسلامی جیسے پر بہار گلشن کو چھوڑ کر سیاست کے پرآشوب پر خطر اور ہنگاموں کی آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں گھرے ماحول میں کودنا کسی خطرے سے خالی نہیں لیکن قاہد اہلسنت نے کراچی کو پرامن بنانے، محبِ وطن اہلسنت و جماعت کے لوگوں کو حکومت اور سیاسی وڈیروں کے پالتو انسان نما درندوں سے محفوظ رکھنے، تحفظ ناموس رسالت یقینی بنانے اور سنی حقوق پانے کی نیت سے 1989ء میں باقاعدہ سیاست میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا، آپ نے سیاسی پلیٹ فارم کے اعتبار سے سنی علماء ومشائخ کے زیر سایہ چلنے والی اس وقت کی عظیم مذہبی وسیاسی جماعت جمعیت علمائے پاکستان میں شمولیت اختیار کر لی۔

قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کی سیاسی بصیرت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے سیاسی طور پر بھی اس جماعت کا انتخاب کیا جو بانیان پاکستان کی اولادیں ہیں، اور محب وطن لوگوں کی جماعت تھی۔

اس جماعت کے لوگ بظاہر غریب نادار اور بے سہارا تھے لیکن اپنی تعداد کے اعتبار سے ملک کی اکثریت میں ہونے کے باوجود کسمپرسی کا شکار تھے۔

قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کی انتھک محنتوں، ایمان افروز تقاریر وخطبات نے جمعیت علمائے پاکستان کے مخالفین کی تمام تر کوششوں پر پانی پھیر دیا آپ نے تھوڑے ہی دنوں میں کارکنوں کی ایسی کھیپ تیار کردی جس کا ہر کارکن ہر میدان میں پکارنے لگا۔

ہزار دام نکلا ہوں ایک جنبش سے
جسے ہو ناز وہ کرے شکار مجھے

قائد اہلسنت کے چند دوست:

بچپن سے لے کر جوانی تک جو بھی شخص قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید سے ملا انہی کا ہو کر رہ گیا، کیونکہ خوش اخلاقی اور نرم مزاجی آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، آپ اپنے آپ کو کبھی بڑا بنا کر پیش نہیں کرتے تھے، بلکہ ملنے والوں سے ایک دوستی والے انداز میں گفتگو کرتے تھے، اس کا بھی مخاطب پر گہرا اثر پڑتا، یہی وجہ تھی کہ آپ کے بچپن کے دوست محمد الطاف، محمد عثمان، ابوبکر نے جوانی میں بھی دوستی نبھائی پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ یہی دوست اپنے اس عظیم دوست اور عاشق رسول کی دعوت پر مذہبی ماحول سے منسلک ہو کر چہرے پر سنت رسول، داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ جب قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید دوستوں کی مجلس میں بیٹھتے تو مجلس میں بڑا انبساط ہوتا، علمی و درسی گفتگو بھی ہوتی، لطائف بھی بیان کیے جاتے، واقعات بھی بزم کا حصہ بنتے تو چیدہ چیدہ اشعار بھی گنگنائے جاتے، دلنوازی اور شفقت بھی تھی تو علمی و تحقیقی شان بھی، خلاصہ کلام یہ کہ کسی طرح کا ذوق رکھنے والا شخص بھی آپ سے ملتا آپ کی سحر انگیز شخصیت کا گرویدہ ہو کر رہ

جاتا۔ آپ کی سحر انگیز شخصیت کا جادو تھا کہ آپ کے بچپن، جوانی کے دوست ہر مشکل وقت میں آپ کے ساتھ تھے۔ آپ کا ساتھی محمد الطاف بوقت شہادت بھی آپ کے ساتھ تھا اور آپ سے پہلے اپنے سینے میں گولی کھائی اور جام شہادت نوش کیا اور رہتی دنیا تک پیغام دے گیا کہ دوستی اس کو کہتے ہیں، جو بندے کو گناہوں کی دلدل سے نکال کر نیکیوں کی طرف لائے پھر ایسے دوست پر جان بھی قربان کی جائے تو کم ہے۔

قائد اہلسنت میں موجود اچھی عادات:

بچے کی عادت بگڑنے کا سبب بُری صحبت، برا ماحول اور امارت وثروت ہے، جو بچے برے ماحول میں پڑ جاتے ہیں، یا لاڈ پیار اور دولت وامارت کی آغوش میں آنکھ کھولتے ہیں وہ ملک وقوم کے لئے بار گراہ بن کر رہ جاتے ہیں۔ قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید پر اللہ عزوجل کے بے شمار رحمتیں تھیں،۔ آپ کے والدین کی خاص توجہ تھی آپ کی والدہ آمنہ ایک معزز اور صالح شخصیت حیات خان کی صاحبزادی تھیں اور خود بھی بڑی عابدہ، صالحہ نیک متقیہ پردہ نشین خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان بی بی کو عبادت وتلاوت قرآن کا بڑا ذوق اور اصلاح وتقویٰ کا وافر حصہ عطا فرمایا۔ آپ کے والد صاحب جناب ابراہیم قریشی صاحب بھی نیک باطن اور عاشق رسول، تعلیم وتربیت کا خاص انداز رکھتے تھے۔ اسکے لئے لطیف سے لطیف طریقے استعمال کیے، آپ کے اندر خوف خدا وعشق رسول پیدا کرنے کے لئے ایسی ایسی نازک باتوں پر دھیان دیا جس کا خیال بڑے بڑے ماہرین نفسیات، علماء وقراء کو بھی نہیں ہوتا، ان کے ذہن ودماغ کی سلوٹوں میں بھی ان کی گنجائش نہ ہوتی، لیکن اپنے بیٹے کی تربیت کرنے، بری عادتوں سے بچانے کے لئے جناب ابراہیم قریشی صاحب کے ذہن کی رسائی اور فکر کی بلند پروازی اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ جنکے مثبت اثرات دیکھ کر ہر شخص اش اش پکار اٹھتا۔

دیکھنے والوں نے دیکھا کہ تربیت کے اس انداز وطریقے نے قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کو ایمان ویقین کی وہ داعیان زندگی عطا کی جو آفتاب نصف النہار کی طرح

روشن اور منور کرنے والی بنی اور جس نے لاکھوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیں۔

اقبال بھائی فرماتے ہیں: سلیم بھائی کی عادت کریمہ تھی اکثر سنجیدہ رہتے، بلاضرورت گفتگو نہ کرتے، جب گلی میں یا روڈ پر نکلتے ہاتھ اٹھا کر لوگوں کو سلام کرتے جاتے۔ چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا ادب واحترام کبھی جدا نہ ہوا۔

جب کبھی والدین کی بات ناگوار گزرتی تو جواب دینے یا غصہ کے اظہار کرنے کے بجائے بالکل خاموش ہو جاتے، اگر فقیر آتا تو کچھ نہ کچھ عطا کرتے۔ اگر پاس کچھ نہ ہوتا تو معذرت کر لیتے، لیکن فقیر کو کبھی نہ جھڑکتے۔ تو تکار، کی بجائے آپ، جناب، سے مخاطب کرتے، مہمان نوازی آپ پر ختم تھی۔

شیخ کامل کا مرید ہونا:

بچپن سے جوانی تک اگر آپ کی شخصیت کا بغور جائزہ لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ آپ کی ذات ہر وقت دین سے محبت، ناموس رسالت کے تحفظ کا جذبہ، غریب ولاچار لوگوں کی خدمت کے جذبے سے متصف رہتی۔ قدرت نے آپ کو ایسا دل عطا کیا جو بہت پاکیزہ، صاف ستھرا، اور نفس نفسانیت سے خالی تھا۔ پھر فکر آخرت رکھنے والے گھرانے میں تربیت نے اور بھی نکھار دیا، جس دور میں آپ کی ولادت ہوئی وہ دور آج کی نسبت بہت بہتر تھا، الیکٹرونک میڈیا، انٹرنیٹ اور فحاشی اس قدر عروج پر نہ تھی۔ اس وقت کے لوگوں میں اخلاق اور اخلاص نام کی چیز موجود ہوتی تھی۔

انسانوں میں خوف وخشیت الٰہی اور محبت رسول طبعاً پائی جاتی تھی۔ پھر آپ کو جو اساتذہ میسر آئے وہ اخلاص عمل اور للّٰہیت میں بڑا مقام رکھتے تھے۔ ان کی محبت اور تربیت نے بھی قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کے باطن کو جلا بخشنے میں بخل سے کام نہیں لیا، لیکن با ایں ہمہ ایک وقت آیا کہ قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے توبہ وانابت کے لیے ایک ایسے عارف باللہ کے دامن سے وابستہ ہونا ضروری سمجھا جس کی نگاہیں مس نام کو کندن بنا دیتی ہیں، اور باطل کو کاٹنے میں تلوار کا کام کرتی ہیں، جن کو اپنے تو کیا پرائے بھی تسلیم

کرتے ہیں:

ایسے وقت میں جرنیل اہلسنت نے محسوس کیا کہ کچھ باطنی روگ بھی ہیں ان کا ازالہ ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے ہم ظاہری دشمن کا مقابلہ کرتے رہیں ادھر باطنی دشمن ہمیں زیر کردے اور ہم مغلوب ہونے پر مجبور ہو جائیں، اس سلسلہ میں قائد اہلسنت کی نگاہ انتخاب ایسے باعمل ولی کامل پر جارکی، جنکے تصرف باطنی کے چار سوڈنکے بج رہے تھے۔

چنانچہ 1981ء میں ولی نعمت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب سے اپنا رشتہ سلوک جوڑا اور سلسلہ قادریہ میں بیعت سے مشرف ہوئے۔

سلسلہ قادریہ میں داخل ہوتے ہی قائد اہلسنت اپنے اندر اطمینان کامل محسوس کرنے لگے شیخ کامل کا مرید ہوتے ہی آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے اس قول کہ "مرید اپنے پیر کے ہاتھ میں اس طرح ہوتا ہے جیسے مردہ غسال کے ہاتھ میں (یعنی غسال جب چاہے جیسے چاہے اس کو کرتا چلے مردہ کو کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ امیر اہلسنت سے مرید ہونے کے بعد قائد اہلسنت کی روحانیت میں بے حد اضافہ ہوا۔ چہرے پر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کے ساتھ سر پر عمامہ کا تاج آگیا۔

دعوت اسلامی میں شمولیت:

کوئی شخص کسی پیر کا مرید ہو اور پھر پیر صاحب کا رنگ مرید پر نہ چڑھے یہ نہیں ہوسکتا، ایسا ہی کچھ قائد اہلسنت کے ساتھ بھی ہوا جب تک آپ امیر اہلسنت سے مرید نہیں ہوئے تھے اپنے انداز میں سنیت کا پیغام پھیلانے میں مصروف عمل تھے مگر جیسے ہی آپ شیخ طریقت امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب کے دامن کرم سے وابستہ ہوئے آپ میں نمایاں تبدیلی آگئی صوم وصلوٰۃ میں مزید پابندی و پختگی آگئی۔

آپ کی شخصیت میں بے پناہ کشش پیدا ہوگئی، آپ سے ملنے والا شخص واضح طور پر محسوس کرتا کہ اس کا دل آپ کی جانب کھچا جا رہا ہے، بالخصوص جب آپ درس و بیان کرتے، تو ایسا محسوس ہوتا دل قائد اہلسنت کے پاس چلا گیا ہے۔ آپ کا ولولہ انگیز پر جوش

خطاب سننے کے لئے جو شخص بیٹھتا دل کرتا آپ بولتے جائیں، آپ کی آواز میں لذت، درد اور سوز تھا یہ خوبیاں قائد اہلسنت میں پہلے بھی موجود تھیں مگر ولی کامل سے بیعت کے بعد ان میں مزید نکھار آیا آپ کے پیر و مرشد بھی وقت کے ولی تھے، چہرہ شناس اور انسان کو پرکھنا آپ پر ختم تھا، امیر اہلسنت نے قائد اہلسنت کو خصوصی محبت دی، خوب وقت عطا فرمایا ظاہری باطنی تربیت کی، سنیت کی خدمت اور مسلک رضا کے پرچار کے لئے ذہن دیا چونکہ قائد اہلسنت پہلے ہی ہیرے تھے بس تھوڑا سا تراشنے کی ضرورت تھی وہ کمی امیر اہلسنت نے پوری کر دی۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ ایک سلیم قادری ہے مگر بلدیہ، سعید آباد، اور رنگی ٹاؤن، نیو کراچی، شیر شاہ سمیت پورے کراچی میں سنتوں کی بہاریں لٹا رہا ہے نہ ذریعہ معاش کی فکر نہ دشمن کا خوف بس ایک ہی دھن ہے، خوف خدا و عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عام ہو۔ مسلک رضا کا پرچار ہو۔ نہ کراچی بلکہ اندرون سندھ، بلوچستان، سرحد اور پنجاب میں بھی قائد اہلسنت محمد سلیم قادری نے سنتوں کے مدنی گلدستے کی خوشبوؤں کو پھیلایا، جب رضا کا یہ غلام پورے پاکستان میں بے خوف و خطر دین کا کام کرنے سنتیں پھیلانے میں ذرہ برابر نہ گھبرایا۔ خطرناک سے خطرناک، علاقہ میں دعوت اسلامی کے پیغام کو بلا جھجک پہنچایا تو آپ کا شیخ دل سے بہت زیادہ فرحت محسوس کرنے لگا آپ کے لئے دل سے دعائیں نکلنے لگی۔

پیر صاحب کی آپ پر اعتماد کی فضاء اور بڑھنے لگی، جب طریقت و شریعت کے تمام مراحل پورے کر لئے تو شیخ طریقت نے آپ کو انڈیا میں سنتوں کا پرچم لہرانے کیلئے روانہ کیا، قائد اہلسنت نے انڈیا میں مختلف شہروں کا دورہ کیا اور دعوت اسلامی کا پیغام پہنچایا آپ سے شیخ طریقت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری صاحب کو آپ سے اس قدر محبت ہو گئی کہ شیخ طریقت اکثر اوقات رات کو سعید آباد میں واقع آپ کے گھر تشریف لے آتے ساری رات شیخ کامل اپنے مرید سے محو گفتگو رہتے، بے شمار ظاہری باطنی علوم سے نوازتے۔ صبح اکٹھے سحری کرتے نماز فجر ادا کرتے اور پھر امیر اہلسنت واپس تشریف لے جاتے۔ ایک شیخ کامل کی اپنے مرید سے اس طرح محبت دیکھ کر ہر مرید قائد سلیم قادری شہید کے نصیب پر رشک کرتا، جن لوگوں نے امیر اہلسنت سے ملاقات کرنا ہوتی وہ بھی قائد سلیم قادری کی

رہائش گاہ پر آجاتے جہاں وہ با آسانی امیرِ اہلسنت سے ملاقات کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔

مگر جب آپ نے دیکھا کہ مدنی ماحول میں رہتے ہوئے ہم اپنا حق نہیں چھین سکتے اگر چھینا تو دعوتِ اسلامی کی پالیسی کے خلاف ہوگا تو آپ نے ایک ترکیب سوچی کہ کام بھی ہو جائے پیر صاحب کی تحریک بھی بدنام نہ ہو۔ وہ یہ کہ آپ نے دعوت اسلامی سے علیحدگی کا اظہار کرنے کے لیے JUP میں شمولیت اختیار کرکے الیکشن لڑنے کا پلان بنایا تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے مزاحمت کرکے اپنا حق چھیننے والا سلیم قادری دعوت اسلامی والا نہیں ہے۔

(یہی وجہ تھی آپ نے دعوتِ اسلامی چھوڑی ورنہ اور کوئی اختلاف نہ تھا آپ تو اپنے پیر خانے کو بدنامی سے بچانا چاہتے تھے کیونکہ دعوتِ اسلامی والے تو بہت عاجزی انکساری والے اور محبت والے لوگ ہیں مزاحمت کرنا حکومت سے لڑنا ان کی پالیسی نہیں ہے)

صوبائی اسمبلی کے الیکشن کے لئے نامزدگی:

قائدِ اہلسنت محمد سلیم قادری کی پرخلوص انتھک محنت اور کاوش کو دیکھ کر قائد جمعیت امام شاہ احمد نورانی صاحب بہت خوش ہوئے اور 1989ء کے عام انتخابات میں صوبائی اسمبلی کے حلقے PS75 کا ٹکٹ جاری کردیا، جمعیت علماء پاکستان PS75 کا ٹکٹ ملتے ہی آپ نے حلقے میں انتخابی مہم چلانا شروع کردی، سوئی ہوئی سنی قوم کو جگانے کے لئے شب و روز کی کاوشیں دیکھ کر مخالفین آگ بگولہ ہوگئے اور اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے جو سنی کارکن قائد اہلسنت کی انتخابی مہم چلاتا اسے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا تو دوسری طرف اپنے مال و دولت، طاقت کے بل بوتے، کاروں پجاروں، لینڈ کروزروں، بسوں، ویگنوں کی تعداد سے ووٹروں کو اپنی طرف مائل کرنا شروع کردیا، جب کوئی حربہ کامیاب نہ ہوا تو قائد اہلسنت کو بٹھانے کی ناکام کوششیں شروع کردیں، کبھی مال کا لالچ تو کبھی عہدہ منصب کی دعوت لیکن قائد محترم نے تمام آفریں ٹھکراتے ہوئے الیکشن لڑنے کا اعلان کردیا، جب دشمن کی سازش بھی کامیاب نہ ہوئی۔ تو الیکشن میں دھاندلی کی کامیاب منصوبہ بندی کی گئی قائد اہلسنت

کے ووٹروں، پولنگ اسٹیشن پر موجود ایجنٹوں کو تشدد کا نشانہ بنایا لوگوں سے زبردستی مہریں لگوائیں۔تمام پولنگ اسٹیشنوں کو MQM کے غنڈوں نے اپنے قبضے میں کرلیا، جمعیت علماء پاکستان کے کارکنان کو ووٹ ڈالنے سے روک دیا گیا لیکن اس کے باوجود بھی قائد اہلسنت کے پچیس سو ووٹ نکلے، جبکہ دھاندلی کے ریکارڈ توڑنے والی دہشت گرد تنظیم MQM کے امیدوار نے اکیس ہزار ووٹ حاصل کیے۔

والد صاحب کی وفات:

یہی وہ وقت تھا جب آپ پر ایک اور امتحان کا وقت آیا اور آپ کے والد محترم جناب ابراہیم قریشی صاحب انتقال فرما گئے۔آپ نے نہایت صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔رب کی رضا میں اپنی رضا جانی۔آپ کے والد صاحب کا جنازہ آپ کے پیر ومرشد امیر اہلِ سنت محمد الیاس عطار قادری صاحب نے پڑھائی۔اور پیر ومرشد نے ہی قبر میں اتارا۔اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

جب سنیت پر ظلم کی انتہا ہوئی:

ویسے تو قیام پاکستان کے فوراً بعد ہی سواد اعظم اہلسنت وجماعت نجدی اور حکومتی مظالم کا شکار بننے لگے لیکن ایک ایسا وقت بھی آیا جب دھونس دھمکی اور دہشت گردی کا روز ہوا عوام اہلسنت، انتظامیہ اور بد مذہبوں کی ظلم وستم کا نشانہ بننے لگے اور اپنے حقوق حاصل کرنے، اپنی مساجد، مدارس، جامعات، مزارات، اور علماء ومشائخ کا تحفظ کرنے، انتظامیہ کی آنکھ میں آنکھ ڈال کربات کرنے میں ناکام نظر آنے لگے۔یہ وہی وقت تھا جب سنی اپنے حق میں عدالتی فیصلے ہونے کے باوجود اپنا حق حاصل کرنے میں ناکام تھے، علماء ومشائخ اور عوام اہلسنت کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر شہید کیا جارہا تھا، بدمذہب مزارات اولیاء اور مساجد اہلِسنّت پر قبضہ کرنے اور گرانے کے منصوبے بنارہے تھے، جب ہر سنی قائد، پیر، ہر عالم اور ہر لیڈران نجدیوں کی ظلم وزیادتی کے خلاف آواز اٹھانے، کلمہ حق بلند کرنے کی بجائے، ''یا شیخ اپنی اپنی دیکھ'' کے مصداق صرف اپنی جان، اپنی سیٹ، اپنی گدی، اپنا عہدہ و

منصب بچانے میں مصروف تھا۔ ہر طرف سنیوں کے لئے نو گو ایریا بنایا جا رہا تھا، بدمذہب بندوق کی نوک پر اپنا عقیدہ مسلط کر رہے تھے۔ بھولی بھالی عوام اہلسنت کا جینا دشوار بنایا جا رہا تھا۔ بدمذہبی اور دہشت گردی عروج پر تھی۔ مساجد اہلسنت سے درود و سلام کی صدائیں بند کروانے کے منصوبے بنائے جا رہے تھے، علماء حقہ پر واجب القتل کے فتوے لگائے جا رہے تھے، اکثریت رکھنے والے مسلک اہلسنت کے ساتھ اقلیت والا سلوک کیا جا رہا تھا۔ محکمہ اوقاف کے نام پر مزارات اولیاء کا چندہ بدمذہبوں کی عبادت گاہوں اور درس گاہوں پر لگایا جا رہا تھا، مزارات اولیاء گستاخان صحابہ واہلبیت کے سپرد کیے جا رہے تھے۔ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا پر آزادی اظہار کے نام پر اہلسنت کے خلاف مواد نشر کیا جا رہا تھا۔ اخبار و جرائد میں عاشق صادق کے بجائے بدمذہب ملاؤں کے ترجمے شائع کئے جا رہے تھے۔ تمام سرکاری پوسٹوں پر بدمذہب ملک دشمن لوگوں کو لایا جا رہا تھا۔

مدارس، مساجد کے نام پر سنیت کو ٹارگٹ کرنے کے لئے دہشت گردوں کے ٹریننگ سنٹرز بنائے جا رہے تھے۔ اس وقت مرد قلندر، شیر اسلام، جرنیل اہلسنت، محافظ فکر رضا، محافظ ناموس رسالت ﷺ، محافظ عظمت صحابہ واہلبیت و اولیاء عظام، میرے قائد جناب محمد سلیم قادری شہید نے ان فرعونی طاغوتی نجدی طاقتوں کے منہ بند کرتے ہوئے علم بغاوت بلند کر دیا اور فرمایا: اب اہلسنت کے ساتھ یہ سب کچھ نہیں ہونے دیا جائے گا۔

ہم امن وسکون کے داعی ہیں ہر ظلم مٹا کر دم لیں گے
کیوں سنی ہیں مظلوم یہاں ہم حق دلوا کر دم لیں گے

جب قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے دشمنان اسلام کو سرعام للکارا، عوام اہلسنت کو تحفظ کا یقین دلایا تو نوجوانوں کو پہلی بار احساس ہوا کہ ہمارا بھی کوئی لیڈر ہے جو کہ تن من دھن بلکہ اپنی جان تک بھی دین اسلام کے نام پر قربان کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ جس کا نورانی چہرہ، چہرے پر ہلکی ہلکی مٹھی بھر داڑھی، سر پر عمامہ شریف کا تاج لمبی کالی زلفیں زیب تن سفید کرتا شلوار، ایسی اعلیٰ عظمت والی شخصیت کہ جن کی شرافت وصداقت دیکھو تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ ہو جائے، جلال دیکھو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جھلک دکھائی

دینے لگے۔ اگر جود و سخاوت دیکھو تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی یاد ستانے لگے، بہادری دیکھو تو مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم، کی شجاعت یاد آنے لگے۔ پھر کیا ہوا ایسی عظیم شخصیت کے میدان میں آتے ہی ہلچل مچ گئی۔ ظالموں کی ٹانگیں کانپنے لگیں، وقت کے فرعونوں کے محلات لرزنے لگے۔ ابلیسوں کو اپنی چالیں الٹی نظر آنے لگیں، میدانوں میں اکیلے کھیلنے والے کھلاڑی انگشت بدنداں ہو گئے کہ یہ طلسمی شخصیت کا مالک کھلاڑی کہاں سے آگیا کہ جس نے آتے ہی بازی الٹ دی، ظالموں کو اپنا یوم حساب قریب نظر آنے لگا، مظلوموں کو اپنا مسیحا مل گیا۔ مسلک کے لئے کچھ کر گزرنے کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کو قائد مل گیا۔ میرا قائد اپنی ذات میں انجمن تھا، فرد واحد تھا مگر تنظیم تھا، قطرہ آب مگر سمندر تھا، خوف خدا و عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی مثال آپ تھا اسی وجہ سے دیکھتے ہی دیکھتے، آپ کے رفقاء کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہونے لگا، بلدیہ ٹاؤن سے اٹھنے والی درد بھری آواز کی گونج پورے کراچی میں سنائی دینے لگی، پھر ایک ایسا مبارک دن آیا جب عشق و محبت میں جلنے اور سنیت کی خاطر مرنے والے سلیم قادری کی سوچ نے بلندیوں پر پہنچنا شروع کیا، فکر رضا میں اہلسنت کی محبت نے سینہ جلانا شروع کیا تو اسی اثناء ایک ایسی عظیم مقدس اور بابرکت رات آئی جو ہزاروں راتوں سے افضل یعنی رمضان المبارک کی مقدس رات لیلۃ القدر کی آمد ہوئی، جس مقدس رات کی بابرکت ساعتوں میں قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر 1990 میں ایک تحریک کی بنیاد رکھی، جسکا نام سنی تحریک رکھا اور اس عزم کے ساتھ سنی تحریک کا قیام عمل لایا گیا کہ حقوق اہلسنت کے لیے جتنی بھی مشقت کرنا پڑے، ظلم کے پہاڑ توڑے جائیں، حتیٰ کہ جان دینا پڑی گی تو گریز نہیں کریں گے۔

لہو سے کریں گے رقم افسانہ یہ
رکھے گا بہت دیر تک یاد زمانہ یہ

جب سنی تحریک بن گئی تو دنیا نے دیکھا میرا قائد مسلک اہلسنت کے تحفظ اور سنی حقوق کے حصول کے لے سینہ تان کر پہاڑ کی مانند کھڑا ہو گیا اور اس کے کاروان محبت نے اپنے مسلک اپنے عقیدہ اور اپنے نظریہ کے تحفظ کے لئے عملی جدوجہد کا آغاز کر دیا جس سے

باطل قوتوں کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا۔

پاکستان میں پہلی بار علمائے اہلسنت کو تحفظ ناموس رسالت کا احساس ہوا اور انہوں نے اپنا عقیدہ کھل کر بیان کرنا شروع کر دیا ہے کہ مساجد و مدارس اہلسنت کا نہ صرف تحفظ ہو ابلکہ قبضہ شدہ مساجد کی واپسی شروع ہوئی۔ پہلی بار ایسا ہوا دشمنانِ رسول ﷺ کی و دشمنانِ صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم کو زبان درازی سے پہلے ہزار بار سوچنا پڑتا، پہلی بار عوام اہلسنت کو اپنے حقوق ملنا شروع ہوئے اور انکی سرکاری محکموں میں سنی جانے لگی۔

میڈیا اہلسنت کو کوریج دینے لگا اخبارات اور جرائد میں عاشق صادق سیدی اعلیٰ حضرت کا ترجمہ قرآن شائع ہونے لگا۔

حکومتی پروگراموں میں سنیوں کو نمائندگی کے لئے بلایا جانے لگا۔ حکومتی کمیٹیوں میں سنیوں کو شامل کیا جانے لگا۔

سنی علماء و مشائخ سر اٹھا کر کلمہ حق بلند کرنے لگے۔ دہشت گردی، افراتفری، انتہاء پسندی کا بازار گرم کرنے والے ملک کو تاریکی کے اندھیروں میں دھکیلنے والے نام نہاد سپاہ صحابہ کے دہشت گرد سلیم قادری کا نام سن کر بھاگنے لگے۔ میرے قائد کو آتا دیکھ کر راہیں بدلنے لگے۔

سنی ماؤں بہنوں کی عزتیں لوٹنے، علماء کو واجب القتل قرار دینے والے نجدی ملاں چوہوں کی طرح بلوں میں گھسنے لگے ہر آن ان پر قائد اہلسنت محمد سلیم قادری کا خوف طاری رہنے لگا یہی وقت تھا جب عوام اہلسنت نے قائد اہلسنت محمد سلیم قادری کی قیادت میں چلنے والی سنی تحریک کے قیام کے بعد سکھ کا سانس لیا۔

اب آگ نہ جلنے پائے گی، نمرود صفت عیاروں کی
ہم رحمت حق سے شعلوں کو گلزار بنا کر دم لیں گے
فرعون بنے جو پھرتے ہیں ڈھاتے ہیں ستم سنیوں پر
سجاد ان سرکش کو جھکا کر دم لیں گے

سنی تحریک کی پہلی قربانی:

سنی تحریک اپنے قیام کے کچھ عرصہ بعد ہی ایک عالمگیر تحریک بن چکی تھی۔ اب میرے قائد کی پہچان ''سلیم قادری بلدیہ والا نہیں'' بلکہ جرنیل اہلسنت محمد سلیم قادری بن چکی تھی۔ چند مہینوں میں خوف خدا و عشق مصطفٰے رکھنے والے ہزاروں نوجوان عشاقانِ رسول آپ کے رفیق قافلہ بن چکے تھے۔

جن کا عزم تھا قائد اہلسنت محمد سلیم قادری کے حکم پر حقوق اہلسنت کی خاطر ہر طرح کے خطرات سے ٹکرانے کے لیے تیار ہیں اور یہ بھی عہد کر چکے تھے کہ قائد کے اس نیک مشن کو آگے پھیلانے میں ہمیں جانوں کا نذرانہ پیش کرنا پڑے تو پھر بھی دریغ نہیں کرینگے۔ پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ قائد اہلسنت کے جانثاروں نے اپنا دعوٰی سچ ثابت کر دکھایا، جب اہلسنت کی اکثریت رکھنے والی آبادی محمدی کالونی کراچی میں موجود ابراہیم مسجد پر دیوبندی دہشت گردوں نے حملہ کر کے مسجد پر قبضہ کرنا چاہا۔ بہت آزمائش کی گھڑی تھی اور سنی تحریک کے قیام کو چند ماہ ہوئے تھے تو اس وقت مسجد کو قبضہ سے بھی بچانا تھا، قائد اہلسنت کے تربیت یافتہ مجاہدوں نے مسلح دہشت گردوں سے مقابلے میں اپنے انجام کی پرواہ کیے بغیر میدان میں کود گئے۔ اور دیوبندی دہشت گردوں کو مسجد سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ جب مسجد پر قبضہ کی سازش ناکام ہوئی۔ مسلح دہشت گردوں نے گولیاں برسانا شروع کر دیں جس کے نتیجے میں اہلسنت کی مسجد کا دفاع کرتے ہوئے سنی تحریک کے پہلے مجاہد 16 سالہ شہید عبدالسلام قادری نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے شہادتوں کے سفر کا آغاز کر دیا۔ شہید عبدالسلام کی شہادت نے سنی تحریک کے نوجوانوں کے جذبوں کو مزید تقویت بخشی، یہی وجہ ہے کہ آج! سنی تحریک کی پہچان بھی یہی ہے کہ سنی تحریک شہادتوں کا سفر ہے اور تاریخ گواہ ہے جب تک سلیم قادری شہید کے سپاہی حقوق اہلسنت کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے دیتے رہیں گے، قائد کا نیک مشن جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

ہم تجدید عہد وفا کر چلے
آبروئے جنوں کچھ سوا کر چلے
خود کر کے جام شہادت نوش
اک نئے دور کی ابتداء کر چلے

بہادری کی علامت سلیم قادری

جرنیل اہلسنت محمد سلیم قادری نے جراءت و بہادری کے بے شمار داستانیں رقم کیں، قائد اہلسنت کی شخصیت میں طلسماتی کشش تھی۔ ہمیشہ دشمن کو للکارتے ہوئے الٹی میٹم دیتے اور اس پر مقررہ وقت میں عملدرآمد کرتے، دشمن آج تک حیران و پریشان ہیں کہ سلیم قادری میں کون سی عجیب طاقت تھی کہ اکیلے ہوتے ہوئے بھی بلاخوف وخطر دشمن کی صفوں میں گھس کر بڑے بڑے ناموں والے سورماؤں کو ناکوں چنے چبواتے۔

تحفظ ناموس رسالت اور حقوق اہلسنت پر کبھی کمپرومائز نہ کرتے ہوئے فوراً سر دھڑ کی بازی لگا دینے کے لئے تیار ہو جاتے۔

ملک کا امن تباہ کرنیوالے دہشت گردوں کی کاروائیوں پر نظر رکھتے وقتاً فوقتاً قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بھی آگاہ کرتے رہتے تھے۔

ہم پر اتنا ظلم کر کہ......!

میر پور خاص میں جلسہ کے دوران خطاب کرتے ہوئے اہلسنت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''اے سنیت کا درد رکھنے والو! تم کوئی ایسا تر نوالہ نہیں ہو کہ تمہیں ہر کوئی چبا لے اور تم کوئی ایسی کم تعداد میں نہیں ہو کہ ایک پھول، دو پھول تین پھول، (کوئی چھوٹے موٹے عہدے کا افسر) تم کو ہاتھ بھی لگا لے۔

اگر کبھی ایسا معاملہ ہو کوئی افسر تم سے چھیڑ خانی کرے تو تم اس کو کہنا کہ ''ہم پر اتنی سختی کر ہم پر اتنا ظلم کر کہ ہم بچ نہ سکیں اگر ہم بچ گئے اور ہم باقی رہ گئے تو تمہارا معاملہ بھی سلامت نہیں رہے گا، پھر تو بھی ہم سے نہیں بچ سکے گا۔ اے DC! اے AC! اے SHO!! اپنی

چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ اہلسنت پر ظلم کرنے والے، اہلسنت کو مٹانے والے خود مٹ جاتے ہیں، ہم افراتفری نہیں پھیلاتے، نہ ہی قتل وغارت کی دعوت دیتے ہیں، اپنا حق مانگتے ہیں۔''

کھارادر کراچی آواز اہلسنت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ہم پاکستان بنانے والوں کی اولاد ہیں، ہم یہ نہیں چاہتے کہ اس ملک میں افراتفری ہو بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ سکون اور قانون کے ذریعے سے کام ہو مگر یہ ہماری پالیسی ہے جو کام سکون سے نہ ہو، جو حق مانگنے سے نہ ملے تو اسے طاقت کے بل بوتے پر چھین لیا جائے۔

یہ بے غیرت انتظامیہ:

یہ قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید ہی کا خاصہ تھا کہ ایک طرف دیوبندی، وہابی، دہشت گردوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن کر ڈٹے ہوئے تھے، تو دوسری طرف حکومت میں بیٹھی کالی بھیڑوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے، ان کی غیر قانونی سرگرمیوں کو ڈنکے کی چوٹ پر بھرے جلسے میں بیان کرتے، کھارادر جلسے میں بیان کے دوران فرمایا: یہ بے غیرت انتظامیہ صرف جوئے کے اڈے چلانے پر رشوت کھا سکتی ہے، یہ فحاشی پھیلانے پر رشوت کھا کر ان کی دلالی کر سکتی ہے، شراب کے اڈوں کی رشوت کھا کر ان کی آلہ کار بن سکتی ہے، مگر سنیوں کو ان کے حقوق نہیں دلوا سکتی۔

ہم اس ملک میں اکثریت میں ہیں، ہمیں صرف وہی حق دے دو جو ہمارا بنتا ہے۔

انتظامیہ اور ایجنسیوں کے لوگ ہمیں غلط انداز میں پیش کر کے ہمارے خلاف پابندیاں لگا رہے ہیں کہ ہم جلسہ نہ کر پائیں، یاد رہے ہم اجازت لینے کا کام کرتے رہیں گے۔ اگر تم نے اجازت نہ بھی دی تو بھی اپنا پیغام پہنچانے کا کام جاری رکھیں گے۔

حق بات کا اعلان سرعام کریں گے
اگر یہ جرم ہے تو پھر سو بار کریں گے

ہماری ڈکشنری میں ''نہ'' نہیں:

قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید اپنے اندر فولاد جیسی قوت رکھتے تھے، کبھی انتظامیہ سلیم قادری شہید کو اپنے مشن میں ناکام نہ کرسکی۔

جرأت و بہادری کے علمبردار نے کبھی انتظامیہ کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے جو کہتے کر کے دکھاتے اور کارکنان بھی قائد کو تنہا نہیں چھوڑتے۔

قائد اہلسنّت ایک بیان میں فرماتے ہیں: ہم نے حیدرآباد کی انتظامیہ کو کہا: تم بات سمجھ لو تم پروگرام کی اجازت دو یا نہ دو سنی تحریک کی ڈکشنری میں ''نا'' نہیں ہے، ہم جو کہیں گے کر کے رہیں گے، تم اپنا کام کرنا ہم اپنا کام کرینگے پھر انتظامیہ نے ہمارا انداز اور ہمارا عملی کام خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں، جو نہ کرنا ہو ہم وہ بات نہیں کرتے۔

میرے قائد کے سپاہیو!! دیکھا آپ نے کہ اللہ عزوجل نے کیسی جراءت و بہادری عطا فرمائی تھی، وقت کے فرعون سے بلا خوف و خطر مسلک حق کی خاطر ٹکرا جاتے۔ کوئی جتنا بڑا ظالم و جابر ہو کیسا ہی خطرناک ہو، دہشت گرد ہو، یا کوئی کیسی ہی عظیم پوسٹ پر بیٹھا حکومتی عہدیدار ہو، قائد اہلسنت کو دیکھا گیا کہ کلمہ حق دشمن کو للکارتے ہوئے بیان کرتے۔

ایسا ہی کچھ مارچ 2001 کو اسلام آباد میں بھی دیکھنے میں آیا جب اس وقت کے وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے ملک میں امن کیسے قائم ہوگا؟ کے موضوع پر امن کانفرنس کروائی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء نے شرکت کی اس کانفرنس کا خاص بات یہ تھی کہ اس میں قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید اور نام نہاد سپاہ صحابہ کا اعظم طارق بھی شریک تھا۔ ایک سنی عالم صاحب جو وہاں شریک تھے بتاتے ہیں کانفرنس شروع ہونے میں کچھ وقت باقی تھا ہم ہال میں موجود تھے سپاہ صحابہ کا اعظم طارق ہال میں آیا اور پوچھنے لگا سلیم قادری کہاں ہے؟ تو ایک نے اشارہ کرتے ہوئے قائد اہلسنت کی کرسی کی جانب بھیج دیا ہم نے دیکھا کہ اعظم طارق قائد اہلسنت محمد سلیم قادری کی نشست پر آیا اور مصافحہ کرنے

کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دیا پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ سلیم قادری نے مروت میں آ کر مصافحہ کرنے کی بجائے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور فرمایا: ہم ملک دشمن اور گستاخ لوگوں سے مصافحہ نہیں کرتے جس پر تمام حاضرین حیران رہ گئے اور اعظم طارق شرمندہ ہو کر واپس اپنی نشست پر لوٹ گیا۔ اور جب تک کانفرنس جاری رہی اس دوران قائد اہلسنت کی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی ہمت نہ ہوئی۔

لیکن جب پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا ملک میں امن قائم کرنے کے لئے ہر ایک نے اپنی اپنی تجاویز دینا شروع کیں، قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے اپنی نشست پر کھڑے ہو گئے اور وزیر داخلہ معین الدین حیدر کو مخاطب کرتے ہوئے۔ فرمایا: جناب والا! اگر آپ چاہتے ہیں کہ ملک میں امن قائم ہو تو پھر آپ کے سامنے نشست پر بیٹھے اس دہشت گرد اعظم طارق کو گرفتار کر لیں ملک میں امن قائم ہو جائے گا۔ جب تک یہ دہشت گرد زندہ ہے یا پھر آزاد ہے ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ قائد اہلسنت کی اس جرات مندانہ گفتگو پر پورے ہال میں سناٹا چھا گیا۔ اعظم طارق کی پیشانی پر سے پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے۔

کہہ رہی تھی آپ کو وہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہائے کیسی اس بزم میں رسوائی ہوئی

قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کے برادر اکبر جناب محمد اقبال عطاری فرماتے ہیں: مجھے علماء نے بتایا کہ جب کانفرنس ختم ہوئی تو ہم لوگ قائد اہلسنت کے پاس جمع ہو گئے اور یک زبان ہو کر سب علماء نے ایک یہ سوال کیا کہ حضور آپ نے اس خطرناک شخص کے بارے میں علی الاعلان ایسا مطالبہ کیوں کر دیا؟ تو اس پر قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے جواب دیا: ''سونے کے قلم سے چاندی کے ورق پر لکھنے والا ہے فرمایا: ''سو سالہ زندگی سے شہید کے ایک دن کی زندگی بہتر ہے''۔

سبحان اللہ! یہ تھے سلیم قادری کہ کبھی خوف زدہ نہیں ہوتے تھے مگر ایک ہم ہیں کہ معمولی سے افسر کا رعب دبدبہ ہم پر غالب آ جاتا ہے تو کوئی بد مذہب آگے بڑھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دے تو سیاسی مصلحتوں کو شکار ہو کر اس بد مذہب سے مصافحہ کر لیتے

ہیں، سنیت کو داؤ پر لگانے والے ایسے مذہبی لیڈروں کو قائد اہلسنت کی حیات طیبہ کو اپنانا چاہئے، تا کہ پتہ چلے یہ پلپلا سنی نہیں بلکہ قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کو اپنانے والا اسٹائن سنی ہے۔

سپاہ صحابہ کا ریکارڈ:

نواب شاہ 1998 میں عظمت صحابہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے فرمایا: اے سنیت کا درد رکھنے والو! سپاہ صحابہ کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھو، ملتان میں انہوں نے ڈاکے مارے ہیں، فیصل آباد میں ڈاکے مار رہے ہیں:

شہر کراچی کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھو! انہوں نے قتل و غارت گری کی ہے، ڈاکے مار رہے ہیں، سنیوں کا ریکارڈ پورے ملک میں مسلک کے نام پر نہیں ملے گا۔ پھر بولتے ہیں ہم جہاد کر رہے ہیں ڈراصل یہ سنیوں کو لوٹنے کی تربیت دے رہے ہیں۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے سنیوں کا قائد محمد سلیم قادری شہید اندھیرے میں تیر چلا گیا کوئی حوالہ نہیں۔ سپاہ صحابہ کے کالے کرتوت کی تفصیل پڑھنے کیلئے ہماری کتاب ''سپاہ صحابہ کا اصلی چہرہ'' ملاحظہ کر لیں، لیکن مختصر حوالہ جات یہاں بھی نقل کر دیتے ہیں۔

ملک کے اٹھتے ہوئے نوجوان صحافی جناب مجاہد حسین کی کتاب ''پنجابی طالبان'' میں ہے: پنجاب کے ایک محنتی پولیس افیسر ڈاکٹر شعیب سڈل نے راولپنڈی میں ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد فرقہ وارانہ قتل بینک ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں میں ملوث ہیں۔

مجاہد حسین صاحب مزید لکھتے ہیں: ایک طرف اعظم طارق اور ضیاء الرحمٰن فاروقی کے قریبی افراد بینک ڈکیتیوں میں مصروف تھے اور دوسری طرف سپاہ محمد کے غلام رضا نقوی وغیرہ جرائم سے دولت اکٹھی کر رہے تھے، ڈاکٹر شعیب سڈل نے میڈیا کے نمائندوں کو ان قاتلوں کے مکمل کوائف فراہم کیے لیکن دوسرے دن اخبارات میں اس دھماکہ خیز خبر کو دبا دیا

گیا، بعد میں پتہ چلا آئی ایس آئی کے عہدیدار نے تفصیلات شائع کرنے سے روک دیا تھا۔(پنجابی طالبان ص ۳۳)

فیصل آباد ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تحصیل گوجرہ میں سپاہ صحابہ اور لشکر جھنگوی کے دہشت گردوں نے ایک بار پھر اقلیتی برادری کو نشانہ بنایا، مسیحی افراد کو نہ صرف زندہ جلایا بلکہ ان کی املاک بھی لوٹ لی۔ 2 اگست 2009 کو گوجرہ کے اس متاثرہ گاؤں میں قرآن کی بے حرمتی کا ایشو بنا کر تین عورتوں سمیت آٹھ افراد کو زندہ جلا کر ان کے گھر لوٹ لیئے گیے۔ بعد میں تحقیقات میں معلوم ہوا مجموعی طور پر 35 گھروں کو جلایا گیا جب کہ پولیس سامنے کھڑی تماشہ دیکھتی رہی اور مسلم لیگ نواز گوجرہ کا صدر قدیر اعوان اس واقعہ کا اصل ذمہ دار تھا، واضح رہے کہ قدیر اعوان کالعدم فرقہ پرست جماعت سپاہ صحابہ کا اہم رہنما تھا اور اس نے انتخابی رنجش کی بنا پر گوجرہ کے مسیحیوں کو نشانہ بنایا اور اس واردات کے مبینہ طور پر قرآن پاک کی بے حرمتی کا الزام عائد کیا گیا۔ ریجنل پولیس آفیسر فیصل آباد احمد رضا نے اس واقعہ کے بارے میں قائمہ کمیٹی کو ایک مفصل رپورٹ پیش کی جس میں کہا گیا اس واقعہ میں کالعدم تنظیموں جن میں سپاہ صحابہ بھی ملوث ہے اس کے چار دہشت گرد فقیر حسین جٹ، اعجاز گوگا، عابد فاروقی، اور خالد حسین خالدی گرفتار کر لئے گئے جبکہ ان کا ایک اہم ساتھی مولانا نفیس الرحمٰن ابھی تک مفرور ہے۔(پنجابی طالبان ص 68،69)

قارئین کرام! یہ ہے سپاہ صحابہ کا اصلی چہرہ جس سے آگاہ کرنے کے لئے قائد اہلسنت محمد سلیم قادری انتظامیہ کو جھنجوڑ رہے تھے۔

یہ صحابہ کے نام پر دھوکہ دیتے ہیں:

نام نہاد سپاہ صحابہ کے دہشت گرد عظمت صحابہ کے نام پر سادہ لوح عوام کو دھوکہ دیتے ہیں، بولتے شیعوں کے خلاف ہیں جبکہ قبضہ مساجد اہلسنت پر کرتے ہیں، ان خیالات کا اظہار قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے 1998ء کو نواب شاہ میں عظمت صحابہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

آپ نے مزید فرمایا: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہ والے شیعوں کے خلاف لڑتے ہیں، شیعوں کے خلاف کام کرتے ہیں، وہ لوگ بتائیں آج تک سپاہ صحابہ والوں نے پاکستان میں شیعوں کے کتنے امام باڑوں پر قبضہ کیا ہے؟ یہ سادہ سنیوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم شیعوں کے خلاف لڑتے ہیں، جو یہ تھوڑا بہت کام شیعوں کے خلاف کرتے ہیں وہ ایران کی نفرت میں امریکہ کی سپورٹ میں کرتے ہیں۔ یہ امریکہ اور ایران کی جنگ ہے جو پاکستان میں لڑی جارہی ہے۔ ہمارے علماء کو چاہیے کہ اپنی مساجد میں اپنی تقریروں میں اس بات پر کھل کر بیان کریں، یہ پورا بیان پڑھنے کے قابل ہے اس میں قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے سپاہ شیطان کے باطل چہرے کو بے نقاب کیا ہے جسے پڑھ کر اپنے دل میں دین کے غداروں اور صحابہ کے نام پر پلنے والے ملاؤں کی اصلیت واضح ہوتی ہے۔

آیئے یہاں قائد محترم کا بیان عظمت صحابہ ملاحظہ کرتے ہیں۔

عظمت صحابہ کانفرنس

حضرات علماء اہل سنت مشائخ عظام اور ہمارے درد رکھنے والے سنی بھائیو! آج نواب شاہ شہر میں عظمت صحابہ کانفرنس سنی تحریک نواب شاہ نے جس کا اہتمام کیا ہے اس میں مجھ سے قبل علماء اہل سنت بالخصوص مفتی ابو حماد احمد میاں برکاتی اور دیگر علماء اہل سنت نے عظمت صحابہ پر اور صحابہ کی محبت پر اپنے اپنے انداز میں بیان فرمایا۔

سنی تحریک تقریباً سات سال ہوئے ہیں مسلک اہل سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت میں سرگرم ہے۔ شہر کراچی میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔ اور جب ہم چلے تھے آج آپ کے شہر نواب شاہ کے اسٹیج پر جتنے علماء کی زیارتیں ہو رہی ہیں ہم اتنے شہر کراچی میں اس کی ابتداء میں جمع بھی نہ ہوئے تھے۔ سنی تحریک کی بنیاد مسلک حق اہل سنت و جماعت کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کے ازالے کیلئے جس انداز پر سنی تحریک کام کر رہی ہے۔ یہی انداز کو بنیاد بنا کر رکھی گئی۔ بلا مبالغہ عظمت صحابہ کانفرنس یعنی صحابہ کرام کے نام پر ہم جمع

ہوئے ہیں لیکن اصل میں اپنے درد رکھنے والے سینوں کو اور سادہ لوح سینوں کو ہمیں یہ سمجھانا ہے کہ اس ملک میں اس صوبے میں اور ہمارے شہروں میں جتنا نقصان مسلک کو صحابہ کا نام لینے والوں نے پہنچایا ہے اور کسی نے نہیں پہنچایا۔ ہم صحابہ کرام کے حقیقی معنی میں محب ہیں۔ ان (صحابہ ؓ) کے دور میں حضور اقدس ﷺ کی محبت کا جو ثبوت دیا جاتا تھا تو اس وقت یہ لڑائی نہیں ہوتی تھی کہ کس کا کیا مقام ہے۔ بلکہ ہر صحابی سرکار ﷺ پر اپنی جان قربان کرتا تھا اور......

"آج جن جنہے دین لے لیا گیا ہے ان کی محبت کا یہ عالم ہے کہ وہ سرکار ﷺ کی شان میں نکلنے والے جلسے اور جلوسوں کو تو حرام اور بدعت کہتے ہیں اور صحابہ کی شان اور مدحت میں جلوس نکالتے ہیں ہم نے شہر شہر قریہ قریہ جا کر ان سے پوچھا کہ تم سرکار ﷺ کے جلوس کے خلاف ہو تو پھر صحابہ کے نام پر کیوں جلوس نکالتے ہو۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم احتجاجی جلوس نکالتے ہیں ہم نے ان کے احتجاج پر جب احتجاج کیا تو اب یہ دوبارہ لوٹ کر مدحت صحابہ پر آگئے۔

یہ بے چارے بہت قتل و غارت گری کرتے ہیں بہت ہی ہنگامے کرتے ہیں مگر لوگ ان کے جال میں نہیں آتے یہ الگ بات ہے کہ ہماری انتظامیہ ہماری پولیس ہماری حکومت ان کے جال میں آجاتی ہے۔ اور ان سے ڈرتی ہے سنی جلسہ کریں تو اسے پابند کیا جاتا ہے کہ تمہیں چاکنگ نہیں کرنی ہے تمہیں کسی کے خلاف نہیں بولنا ہے۔

تو کیا ہم چپ ہو کر جلسہ کریں ہم چپ کا تعزیہ تو نہیں نکالتے جناب والا! وہ تو شیعہ نکالتے ہیں جناب والا! پاکستان کا ماحول اتنا مہذب نہیں ہوا کہ لوگ خاموش رہ کر اپنا احتجاج نوٹ کروائیں اور یہاں کی حکومت اور انتظامیہ یا پولیس احتجاج سے متاثر ہو کر ان کا احتجاج کا مطالبہ مان لے۔

انتظامیہ تو ان سے ڈرتی ہے جو ہنگامے کرتے ہیں سنی پورے ملک میں اکثریت سے ہیں لیکن ان سے ڈرتی اس لئے نہیں کہ یہ بہت ہی پرامن ہیں۔ یہ محب وطن ہیں۔

سنی تحریک کیوں بنائی گئی؟

اے سنیت کا درد رکھنے والو! سنی تحریک کا قیام اس لئے عمل میں لائے ہیں کہ ان زیادتیوں کا ازالہ ہو سکے جو مسلک حق اہل سنت پر ہو رہی ہیں۔ سنی تحریک کے قیام سے قبل سنیت کا درد رکھنے والے ایک رونا رو رہے تھے یہ کوئی ایسی بات پر اپنے دکھڑے نہیں سنا رہے تھے جسے آپ نہ جانتے ہوں۔ انتظامیہ یا پولیس اور سابقہ حکومتیں واقف نہ ہوں یہ سنی کسی چوراہے پر جمع ہو کر رسمی تقریریں کر کے اپنا احتجاج نوٹ کروا دیتے ہیں لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ مگر اے سنیت کا درد رکھنے والو! جب سنی تحریک کی بنیاد رکھی گئی تو خالد محمود جب ملتان میں شہید ہوتا ہے تو سنی تحریک کا صرف ایک ذمہ دار وہاں ختم قل پر فاتحہ پڑھنے جاتا ہے تو یقین مانو پاکستان کی آرمی اس ختم قل کو روکنے کیلئے آجاتی ہے ہم آرمی کے حامی ہیں ہم پاکستان کے حامی ہیں ہم تو آپ کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ ختم قل میں، شرکت کی غرض سے اگر سنی تحریک کا ایک ذمہ دار کسی ایک شہر سے دوسرے شہر میں جائے تو حکومت لرز جاتی ہے۔ ہل جاتی ہے کہ یہ سنی اگر ایک جگہ جمع ہو گئے سنیوں نے ایک پیغام سن لیا یہ ایک لڑی میں پرو دیے گئے اگر ایک آواز پر لبیک کہنے والی قوم جمع ہو گئی تو یقین مانو یہ تمام بدمذہبوں کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔ یہ تمام بدمذہبوں سے اپنی گئی ہوئی مساجد واپس لے لیں گے۔

سنی تحریک سے قبل صرف رسمی تقریریں کر کے چلے جاتے تھے لیکن وہابی ہو، دیوبندی ہو، شیعہ ہو، جماعتیہ ہو جو کوئی بھی ہو جو بدمذہب ہیں وہ عملی طور پر اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے اپنی طاقت کا لوہا منواتے تھے۔ یہ وجہ حکومت اور انتظامیہ کو ان کا خوف اور دبدبہ ماننے کا سبب بنی۔ ایک شیعہ یا وہابی کو تکلیف ہوتی تھی تو پاکستان کا صدر پاکستان کا وزیر اعظم، اس کی تعزیت میں اس کے غم میں شریک ہوتا تھا، اس ملک میں کسی کی عبادت گاہ پر قبضہ نہیں ہوا یہ ہم سات سال سے رونا رو رہے ہیں۔

تقریر سن کر چلے جانا کوئی کمال نہیں اے سنیت کا درد رکھنے والو! صرف تقریر سن کر

چلے جانا تمہارا کوئی کمال نہیں۔جب سے پاکستان بنا ہے سنیوں نے بہت جلسے کیے ہیں اور تقریریں بہت کرتے ہیں ان کا بارہ بجے کے بعد تو جلسہ شروع ہوتا تھا۔اور یہ تقریریں سن کر واہ واہ کر کے چلے جاتے تھے۔یادرکھو!

صحابہ کا نام لینے والوں کا اصل مقصد

یہ عظمت صحابہ کے جھوٹے گن گانے والے لوگ بولتے شیعوں کے خلاف ہیں لیکن قبضہ مساجد اہل سنت پر کرتے ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ یار یہ تو شیعوں کے خلاف کام کرتے ہیں پھر سنی تحریک والے ان کے خلاف کیوں بولتے ہیں۔تو ہم ایک سادہ سا سوال اپنے سنیوں کو دیتے ہیں،تم اس سپاہ صحابہ نامی تنظیم سے پوچھو کہ تم نے آج تک شیعوں کے ایک امام باڑے پر قبضہ کیا ہے پاکستان میں؟ یہ سادہ لوح سنیوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم شیعوں کے خلاف لڑتے ہیں اور شیعوں کے خلاف بھی یہ امریکہ کی سپورٹ پر لڑتے ہیں۔

شیعہ دیوبندی لڑائی کی اصل نیت

یہ ایران اور امریکہ کی جنگ ہے جو پاکستان کی سرزمین پر لڑی جارہی ہے ہمارے علماء کو چاہیے کہ اپنی مساجد میں اپنی تقریروں میں کھل کر بیان کریں ہاں!اے سنیت کا درد رکھنے والو!سنی تحریک کی بنیاد کے بعد ہمارے علماء نے ہمارے خطباء نے اس بات پر جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی ہے،سنی تحریک کی بنیاد کے بعد خواص تو خواص عوام اہل سنت اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے نکل پڑتے ہیں ہم سینہ تان کر مسلک کا کام کرتے ہیں اے سنیت کا درد رکھنے والو!وہ لوگ جو شیعوں کے خلاف کام کرنے کا دعوی کرتے ہیں صحابہ کی عظمت کا دم بھرتے ہیں ان سے پوچھو ایک بھی امام باڑے پر قبضہ کیا ہے تو دکھاؤ۔ ہماری سینکڑوں مساجد پر پورے سندھ میں پورے ملک میں ان ہی لوگوں نے قبضہ کیا ہے ان مساجد پر جو گیارہویں کے ماننے والے ہیں جو بارہویں کے ماننے والے ہیں جن مساجد میں صلوۃ وسلام پڑھا جاتا تھا پھر بھی بولتے ہیں ہم شیعوں کے خلاف کام کرتے ہیں اور جب ملی یکجہتی بناتے ہیں تو شیعوں کے بوسے لیتے ہیں ساجد نقوی شیعوں کا سربراہ ہے

اور ضیاء القاسمی سپاہ صحابہ کا سرپرست اعلیٰ ہے ان کی اخبار ایک دوسرے کی چمی بوسہ لیتے ہوئے تصویریں چھپی ہیں ہم پوچھتے ہیں کہ تمہارا کیسا مذہب ہے یہ تمہارا کیسا مسلک ہے کہ ایک تم کافر کہتے ہو اور دوسری طرف انکے بوسے لیتے ہو ہم کافر کافر بولنے نہیں آئے انتظامیہ اور ایجنسیوں کے لوگ ہماری بات توجہ سے سنیں دیوبندیوں نے آپ کو پن کی ہوگی وہابیوں نے آپ کو درخواستیں دی ہوں گی مگر......

اے سنیت کا درد رکھنے والو! پورے ملک کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھو ایجنسیوں کے لوگوں، پورے ملک میں سنیوں کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھو سنیوں کا پورے ملک میں قتل و غارت گری کے نام پر کوئی ریکارڈ نہیں ملے گا دہشت گردی سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ملک دشمنی کا ان کی طرف سے کوئی اشارہ نہیں ملے گا یہ الگ بات ہے کہ دیوبندیوں نے ہمارا نام دیا تھا۔

وہابی دیوبندی پر سنی تحریک کا خوف

ملتان میں دیوبندی مارے جائیں تو سنی تحریک یاد آتی ہے کراچی میں دیوبندی مارے جائیں تو سنی تحریک یاد آتی ہے ان کو مارتا کوئی اور ہے لیکن انہیں خواب میں سنی تحریک ہی نظر آتی ہے۔ انہوں نے ہمارے خلاف تھانے میں قتل کی FIR درج کروائی قتل کسی کا بھی ہو اس میں حکومت ہی اصل میں سامنے ہوتی ہے۔ لیکن اس معاملے میں مدعی جو بنے وہ دیوبندی تھے اس جھوٹی FIR پر جب سنیوں نے احتجاج کیا اور شہر کراچی میں ایک مسجد کے معاملے میں پتھراؤ کیا گیا تھا ردعمل کے طور پر سنی تحریک کا احتجاج بھی دیکھا تو دیوبندیوں نے یہ بیان دے دیا کہ ہمارا علماء اہل سنت اور بریلوی مسلک پر کوئی الزام نہیں ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اگر تم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جاؤ تو تمہارے پاس شہر میں بلکہ پورے ملک میں تمہارے جو بھی مسائل ہیں مساجد کے ہوں، تمہاری آبادیوں میں، تمہارے عقیدے، تمہارے مسلک کے خلاف بولے جانے کا مسئلہ ہو سب حل ہو جائیں گے۔

انتظامیہ بحث کرتی ہے کہ ہم دیوبندیوں کا جلسہ کیوں منسوخ کریں ہم اہل حدیث کا

جلسہ کیوں ملتوی کریں۔ اہلحدیث کو دیکھو پورے شہر میں ڈھونڈنے سے نہیں ملے گا یہ عرب کے ریال لے کر ایک سو بیس گز کے پلاٹ پر مسجد بنا کر فساد پھیلاتے ہیں لیکن انہیں کوئی روکنے والا نہیں دیو بندی منافقت، طاقت کے زور پر ہماری مسجد پر قبضہ کر لیتے ہیں اور جب سنی شکایت لے کر جاتا ہے کہ ہماری مسجد پر قبضہ ہو گیا ہے تم انہیں روکو تو انتظامیہ LAW & ORDER کا جواز بنا کر 151 ,17,107 کا مقدمہ قائم کر کے دونوں کو ایک سال کیلئے پابند کر دیتی ہے مگر......

اے سنیت کا درد رکھنے والو! جہاں سنی تحریک کی بنیاد رکھی گئی ہے سنی تحریک کا جہاں بھی وجود ہے، وہاں ایسا نہیں ہوتا کہ اگر انتظامیہ توجہ دیتی تو واہ، لیکن اگر انتظامیہ توجہ نہیں دیتی پولیس کے لوگ تعاون نہیں کرتے تو جو بھی مسجد پر قبضہ کرنے آتا ہے جیسا وہ کرتا ہے ویسا ہی ہم بھی کرتے ہیں، اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے مسلک کا دفاع ہو تمہارے مسلک کا تحفظ ہو تو سنی تحریک کی آواز پر لبیک کہو۔ ہاں ہاں تمہارا کوئی بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس کا ثبوت ہم تمہارے سامنے کھڑے ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! تمہارا کوئی کیا بگاڑے گا انتظامیہ کے افسروں کو جا کر ٹٹولو یہ تمہارے مسلک کے ہوں گے پولیس کی اکثریت تمہاری ہم مسلک ہو گی تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندے بھی تمہارے ہم مسلک کے ملیں گے۔

یہ تمہارے لئے بولتے اس لئے نہیں ہیں یہ تمہاری آواز سے ہم آواز اس لئے نہیں ہوتے کہ تم ایک کال پر لبیک کہتے تم ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہوتے ہو تم سیاسی جماعتوں کے لیے تو قربانیاں دیتے ہو ان کو چندہ دیتے ہو اُن کے لیے راتوں کو جاگ جاگ کر ان کی مہمیں چلاتے ہو مگر تم مسلک کے نام پر کچھ نہیں کرتے۔ حکومت وقت ہو، انتظامیہ ہو، پولیس کے لوگ ہوں، وہ سپاہ صحابہ سے اس لیے ڈرتے ہیں کہ وہ دہشت گردی کرتے ہیں وہ جمع ہو جاتے ہیں یہ تھوڑے ہیں مگر انتظامیہ بلیک میل ہوتی پولیس بلیک میل ہوتی ہے۔

سنیوں کی مسلک سے عملاً بے رغبتی:

تم پورے ملک میں، پورے شہر میں بھرے پڑے ہو مگر تم سے دنیا ڈرتی اس لیے نہیں کیونکہ تم کسی آواز پر لبیک نہیں کہتے تمہاری سینکڑوں مساجد پر قبضہ ہو گیا تم نے کچھ نہیں کیا کیا اسکولوں میں تمہارے خلاف مواد پڑھایا جاتا ہے تمہارے بچوں کا ذہن خراب کیا جاتا ہے مگر تم کچھ نہیں کرتے تمہاری آبادیوں میں تمہارے عقیدے تمہارے نظریے کے خلاف دیوبندی ہو، وہابی ہو، جماعیتہ ہو جلوس نکال کر چلا جاتا ہے اور تم کچھ نہیں کرتے۔ جناب والا! ریڈیو، TV پر تمہارے خلاف مواد بولا جاتا ہے مگر تم احتجاج نہیں کرتے کوئی درد رکھنے والا احتجاج کرتا ہے تو تم ساتھ نہیں دیتے اور سڑک پر نہیں آتے اخبارات اور رسائل کے اندر تمہارے خلاف لکھا جاتا ہے اور تم احتجاج نہیں کرتے

اے سنیت کا درد رکھنے والو! یہی وجہ ہے کہ تمہاری سنوائی نہیں ہوتی تمہاری طرف توجہ نہیں دی جاتی یہی وجہ ہے کہ جب سے سنی تحریک بنی ہے اور جہاں جہاں سنی تحریک کا وجود ہے وہاں سنیوں کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ چار دیوبندی ملتان میں مرے تھے ہمیں پتا نہیں کس نے مارا حکومت وقت کو، انتظامیہ کو، ایجنسیوں کو پولیس والوں کو دیوبندیوں کو پتا نہیں کہ کس نے مارا ہے لیکن شہر ملتان میں LAW&ORDER کا مسئلہ پیدا نہیں ہوا لیکن جب ایک سنی خالد محمود شہید ہوتا ہے تو ملتان شہر میں آرمی آجاتی ہے۔

سنیوں کو کوئی سنبھال نہیں سکتا

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہیں سمجھانا چاہتے ہیں کہ جب سنی جمع ہو جائیں تو انہیں کوئی سنبھال نہیں سکتا سنی جمع ہو جائیں تو کوئی ان کے حقوق پر قبضہ نہیں کر سکتا اور انہیں کوئی سنبھال نہیں سکتا کوئی ان کی بات کو رد نہیں کر سکتا کیا......

اے سنیت کا درد رکھنے والو! مسلک کے نام پر سنی تحریک جب بھی تمہیں پکارے گی تو کیا نواب شاہ اور ہمارے اندرون سندھ کے ساتھی ہمارا ساتھ دیں گے؟

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تو تمہیں مسلک ہے، تمہارے عقیدے سے وفا کرنے کی دعوت دینے آئے ہیں خواہ تم پولیس میں ہو شیعہ جس سیٹ پر بھی ہو اپنے مسلک سے وفا کرتا ہے وہ ڈرتا نہیں دیوبندی D,C,A,C کی سیٹ پر وہ اپنے مسلک سے بے وفائی نہیں کرتا ہے مگر سنی ہو تو نہیں کرتا اس کو اپنا مسلک ہی نہیں معلوم ہوتا کہ میں کیا ہوں بولا میں مولویوں کے جھگڑے میں نہیں پڑتا یہ میرا کام نہیں ہے۔ ہم نے سنی تحریک کی بنیاد رکھ کر سنیوں کو سینہ تان کر یہ بات بتائی ہے کہ تم جس جگہ بھی موجود ہو جس سیٹ پر بھی ہو اپنے مسلک کے لئے کام کرو۔

ملتان کا واقعہ

اے سنیت کا درد رکھنے والو! شہر ملتان میں چار دیوبندی مارے گئے پاکستان کے تمام اخبارات میں اس کو شائع کیا گیا کہ ان کا قتل کے خلاف دیوبندیوں نے قرآنی آیات اور درود شریف کے بورڈ جو سڑکوں اور مسجدوں میں لگے ہوتے ہیں انہوں نے سنی مسجدوں پر حملے کئے اور درود شریف کے بورڈ اتار کر پھینک دیئے اور اپنے پاؤں تلے روند کر ان کی بے حرمتی کی۔ درود شریف اور مقدس آیات کے بورڈوں کی بے حرمتی کے خلاف سنی تحریک ملتان کے منشا بھائی نے احتجاجی کال دی اور شام کو احتجاجی جلوس ایسا نکلا کہ خود سنی حیران رہ گئے اور کسی دیوانے نے یہ اعلان کر دیا کہ کل شہر ملتان میں درود پاک کی بے حرمتی کے خلاف ہڑتال ہوگی ہڑتال والے دن سنیوں کا اتنا بڑا جلوس تھا کہ دیوبندیوں کا ایک مدرسہ "خیر المدارس" کے نام سے وہاں تھا اس کی حفاظت کے لئے پنجاب پولیس، رینجرز اور آرمی اس مدرسے کو گھیرے ہوئے تھی اگر پولیس، رینجرز اور دیوبندی گولیاں نہ چلاتے تو سنی اس مدرسے میں گھس جاتے اور اگر ایک ایک اینٹ بھی اٹھاتے تو اس مدرسے کا نام ونشان مٹ جاتا۔

گولی چل گئی اور ایک سنی خالد محمود شہید ہو گیا اخباروں میں آیا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور صوبائی وزیر ایک ایک پل کی خبر لے رہے ہیں۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہیں سمجھانا

چاہتے ہیں کہ ایک طرف تو چار دیوبندی مرتے ہیں تو ملتان شہر کی انتظامیہ پر جوں تک نہیں رینگتی اور دوسری طرف جب ایک سنی شہید ہوتا ہے تو پورا پنجاب ہل جاتا ہے اور وزیر اعلیٰ خود ایک ایک لمحے کی رپورٹ لیتا ہے سنی جس کا بیٹا شہید ہو گیا تھا اس سے کہا گیا کہ جنازہ رات ہی میں کر دو تو اس کے والد نے کہا بیٹا تو شہید ہو گیا اب جو کچھ پوچھنا ہے سنی تحریک کے مشا سے پوچھو' جنازہ دوسرے دن صبح نکلا اور اس شہید کے جنازے میں سنیوں کی تعداد دیکھ کر انتظامیہ ہل گئی اور انہوں نے میرے ختم قل میں شرکت کو شہر کراچی ہی میں پابند کر دیا۔ ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ سنی تحریک کی یہ طاقت ہے وہ تو ہمیں ائیر پورٹ پر ایجنسیوں نے روکا تو ہمیں پتہ چلا کہ اس ملک میں سنی کتنی تعداد میں موجود ہیں ورنہ عملی طور پر اس کا ثبوت نظر نہیں آتا۔ یہاں تو سینٹ میں دیوبندی نظر آتا ہے اسمبلیوں میں دیوبندی نظر آتا ہے تمہارے محلے کی کمیٹیوں میں دیوبندی زوری گھس آتا ہے انتظامیہ میں پولیس میں دیوبندی نظر آتا ہے۔ سنی موجود بھی ہوتا ہے تو بولتا ہی نہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہاری مسلکی غیرت کو جگانے کے لئے آئے ہیں ہم ادھر ادھر کی بات کرنے نہیں آئے ہم کسی کے خلاف بولنے نہیں آئے بلکہ ہم تو آپ کو آپ کے مسلک سے وفا کی دعوت دینے آئے ہیں۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! سنی تحریک کی بنیاد تھی تو بدین کی صوفی مسجد جس پر دیوبندیوں نے قبضہ کر لیا تھا تو اسے سنیوں نے صرف ایک دن میں دیوبندیوں سے واپس لے لیا۔

اتوار کی چھٹی

جناب والا! جب سے یہ حکومت آئی ہے تو جمعہ کی چھٹی ختم کر کے اتوار کی چھٹی کر رہی ہے موقف یہ پیش کرتی ہے ہم بہتر تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کسی بھی کاروباری آدمی کو یا تاجر سے اس فیصلے کے بعد یہ کہتے سن لو کہ حالات اچھے ہو گئے ہیں تو جو سزا تم دو گے اس کے لئے میں تیار ہوں پورے ملک کا تاجر یہ کہہ رہا ہے کہ تجارت ختم ہو گئی ہے معیشت ختم ہو گئی ہے تباہ ہو گئی ہے۔

ہماری گورنمنٹ نے جمعہ کی چھٹی ختم کر کے امریکہ کو تو خوش کرلیا ہے لیکن یہاں یہ نحوست ہوگئی کہ جناب والا! پوری مارکیٹ بیٹھ گئی اور ہمارا روپیہ ہے کہ ختم ہو رہا ہے روز پیسے کم ہو رہے ہیں یہ ایک کاروبار جملہ ہے جو تاجر حضرات سمجھ سکتے ہیں۔ اخبارات میں ہمارے خلاف مواد شائع کیا جاتا ہے ترجمہ تفسیر دیوبندیوں کی ہوتی ہے ہمارے لوگ خریدتے ہیں ہمارے لوگوں سے پتہ چلتا ہے کہ کوریج بدمذہبوں کو دی جاتی ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! یہ تمہارے شعور کیلئے ہے تم بھی اس انداز پر سوچو تم بھی اس بات کو سمجھو کہ کون تمہارا اپنا ہے کون تم سے مخلص ہے تم بھی سنی تحریک کو پیمانہ بنالو اور اس بات کو جانو کہ کون تمہارا اپنا ہے اور کون پرایا ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہیں یہ بات سمجھانے آئے ہیں کہ سنی تحریک کے ذریعے ہم سنیوں کو ایک لڑی میں پرونے کا کام کر رہے ہیں پشاور میں سنی کو دکھ پہنچتا ہے تو کراچی کا سنی بھی اس کے غم میں شریک ہوتا ہے۔ سنی تحریک کے قیام سے قبل سنی اپنی گلی میں مارا جاتا تھا لیکن کوئی پرسان حال نہیں ہوتا تھا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کہنے پر انہیں قتل کردیا جاتا تھا تو کوئی احتجاج نہیں ہوتا تھا ان کی مسجدوں پر بدمذہب قبضہ کر لیتے تھے تو کوئی احتجاج نہیں ہوتا تھا اور آج اگر ملتان میں ایک سنی شہید ہوتا ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی توہین کی جاتی ہے تو پورے ملک میں احتجاج ہوتا ہے۔

کنزالایمان مسجد کا واقعہ

سنو سنیو سنو! یہ توجہ والی بات ہے کراچی شہر میں دیوبندیوں کے تین جید عالم مار دیئے گئے انہوں نے سنیوں کی مساجد پر حملہ کیا اور توڑ پھوڑ کی مجھے فون کیا گیا کہ کنزالایمان مسجد (گرومندر) پر دیوبندیوں نے حملہ کر دیا ہے یہ مسجد بہت ہی خوبصورت ہے اور بڑی بھی بہت دیوبندیوں کی آنکھ میں چبھتی تھی یہ مسجد دیوبندی یہ سمجھے کہ تین دیوبندی مرے ہیں، ان کے احتجاج کے نام پر ہم اس مسجد پر قبضہ کرلیں گے اور بریلوی کچھ نہیں بولیں گے ہم نے S,D,M اور انتظامیہ کو فون کیا کہ یہ دیوبندی مر گئے بھلے مریں ہمیں اس پر کوئی افسوس

نہیں لیکن انہوں نے ہماری مسجد پر حملہ کیا تم اس کی حفاظت کرو ورنہ ہم خود ہی اس کی حفاظت کرلیں گے (ہمارے کارکنان اس وقت کنز الایمان مسجد میں موجود تھے) الحمد اللہ انتظامیہ نے سنی تحریک کی کال پر توجہ دی دیوبندیوں نے باقاعدہ تردیدی بیان دیا کہ کنز الایمان پر حملے سے ہمارا تعلق نہیں ہے ورنہ دیوبندی ہر مسجد پر قبضہ کر کے بیان دیتے ہیں یہ تو ہماری ہے اور......

انتظامیہ یہ دیکھتی ہے کہ شریر کون ہے پولیس یہ دیکھتی ہے کہ ہنگامہ کون کرسکتا ہے جو ہنگامہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے پولیس اس کے حوالے کردیتی ہے تاکہ S,H,O کی نوکری برقرار رہے، D,C کی نوکری پر حرف نہ آئے اگر ہنگامہ ہوگیا تو اوپر والے پوچھیں گے کہ شہر میں ہنگامہ کیسے ہوا؟

شیعوں کے آٹھ بندوں کا جلوس ہوا تو ان کو تحفظ اس لئے دیا جاتا ہے کہ اگر کچھ ہوگیا تو یہ چاقو چھریاں لے کر سڑکوں پر نکل آئیں گے سنیوں کا مسئلہ ہو تو سنی کہتا ہے مسجد دے دو تو کہتے ہیں کل آنا یہ ایک سال تک 17, 107,151 میں چکر کٹواتے ہیں اس میں چکر کاٹ کاٹ کر سنی تھک جاتا ہے بوڑھا ہوجاتا ہے اور جب مسجد کا مقدمہ عدالت سے جیت کر یہ واپس آتا ہے تو اس علاقے کا ماحول بدل چکا ہوتا ہے۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! تمہارے ساتھ مسئلہ ہو تو کنز الایمان مسجد والے مسئلے کی تقلید کرنا دیوبندی خود بیان دے گا اخبار میں کہ اس مسجد سے ہمارا تعلق نہیں ہے یہ تو بریلوی مسلک کی ہے۔

سنیت کا نام لیوا تو لوگ پہلے بھی تھے

ہم علماء اہل سنت پر الزام نہیں دیتے ہم جماعت اہل سنت پر الزام نہیں دیتے ہم تو سنی تحریک کی بنیاد پر ایسا کہہ رہے ہیں ورنہ سنیت کا نام لیوا لوگ تو پہلے بھی موجود تھے ہم کسی کو الزام نہیں دیتے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری آنے والی نسلیں تمہارے مرنے پر فاتحہ پڑھیں تو خدارا اپنے مسلک کا کام کرو اپنے عقیدے کا کام کرو ورنہ تم اپنے

بزرگوں سے پوچھو جب پاکستان بنا تھا تو وہابی دیوبندی کا نام بھی نہیں ملتا تھا بہت کم ہوتے تھے آج جس پتھر کو اٹھاؤ اس کے نیچے ایک دیوبندی نظر آتا ہے۔ گلی میں ایک دیوبندی نظر ہوتا ہے لیکن شرارت کرتا ہے کہ میں مسجد میں درس دوں گا۔ اسے کہو ایسے دے گا؟

انتظامیہ کے لوگو! پولیس کے لوگو! یہ بات توجہ سے سنو اگر ایک ہی سنی نے مسجد بنائی ہو اس پر کوئی دوسرے مذہب والا قبضہ نہیں کر سکتا اگر ایسے کسی مسئلے پر تم نے توجہ دی تو ٹھیک ورنہ......

اے سنیت کا درد رکھنے والو! جو تمہاری سمجھ میں آئے تم کرنا سنی تحریک تمہارے ساتھ ہے یہ اہلحدیث کے ماننے والے لوگ ''مریدکے'' میں جلسہ کرتے ہیں کہ ہم جہادی قوت ہیں انتظامیہ اور ایجنسیوں کے لوگو توجہ فرماؤ......

حضرت بل کے ماننے والے سنی ہیں یا وہابی

جہاد کے نام کی تربیت دینے والوں سے یہ تو سوال کیا جائے کہ کشمیر کے اندر حضرت بل اور چرار شریف کے ماننے والے سنی ہیں یا وہابی؟ لڑ حضرت بل اور چرار شریف کے معتقدین رہے ہیں کشمیر میں اور یہ اپنے کو جہادی کہنے والے جہاد کی تربیت کراچی میں دیتے ہیں مریدکے دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم جہادی ہیں۔

وہابیوں کے جہاد کا اصل مقصد

اصل میں یہ تمہاری مسجدوں پر قبضہ کرنے کیلئے اور یارسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگانے والوں کو قتل کرنے کیلئے لوگ تیار کر رہے ہیں ریکارڈ اٹھا کر دیکھنا ہے تو سعودی عرب کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھو علماء اہل سنت سے پوچھو تاریخ کا مطالعہ کرو جب وہاں سنیوں کی حکومت تھی اور وہاں حکمران خوش عقیدہ تھے تو اس وقت جہاد کے نام پر توحید کے نام پر ایک ایک دن میں تین تین سو عالموں کو تلوار سے مکہ و مدینہ میں قتل کر دیا گیا۔

یہ موجودہ سعودیہ حکمران ہیں ان کے جد اعلیٰ ڈاکو تھے سفر پر جو قافلے جاتے تھے یہ ان کو لوٹ لیتے تھے اگر اہل حدیث اس تاریخ کو جھٹلا دے کہ موجودہ سعودی حکمران کے جد

اعلی ڈاکو نہیں تھے اور اسے غلط ثابت کر دیں تو ہم پورے ملک میں سنی تحریک کا کام بند کر دیں گے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! سپاہ صحابہ کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھو انہوں نے قتل و غارت گری کی ہے ڈاکے مارے ہیں سنیوں کا ریکارڈ پورے ملک میں مسلک کے نام پر نہیں ملے گا پھر بولتے ہیں کہ ہم جہاد لڑ رہے ہیں اصل میں تربیت دے رہے ہیں سنیوں کو لوٹنے کی دراصل یہ ایک مسئلہ ہے کہ مشرک کا مال و اسباب لوٹنا جائز ہے۔ تو یہ یارسول اللہ ﷺ کہنے والوں کو مشرک کہتے ہیں

اگر سنی اب بھی نہیں جاگے صرف نیازیں کھاتے رہے جھوم جھوم کر نعتیں پڑھتے رہے تو یہ سنیت کا درد رکھنے والوں سے وفا نہیں ہوگی یہ نعتیں پڑھنے سے محبت کا ثبوت نہیں ملے گا بلکہ ہمیں اور تمہیں اس کا عملی ثبوت بھی دینا ہوگا

عظمت صحابہ کیا ہے؟

اے سنیت کا درد رکھنے والو! عظمت صحابہ یہ ہے صحابہ کے نقش قدم پے چلنا یہ ہے کہ سرکار ﷺ کے نام پر سرکار ﷺ کے لائے ہوئے دین کیلئے مر مٹنا جناب والا! محبت صحابہ کیا ہے؟

صحابہ کی محبت یہ ہے کہ اگر کبھی سرکار ﷺ کی جان کا مسئلہ آتا تھا سرکار ﷺ کی شان کا مسئلہ آتا تھا تو صحابہ جنگ کے دوران سرکار ﷺ کے آگے پیچھے گھومتے تھے۔ کہا اگر کوئی تیر اس طرف سے آئے تو وہ مجھے لگ جائے یہ تھی سرکار ﷺ کی محبت ان صحابہ کے دلوں میں اور......

ہم کیسی محبت کرتے ہیں کہ ہمارے مسلک کے اوپر حملے ہو رہے ہیں ہماری مساجد پر قبضے ہو رہے ہین مزارات کے ہم ماننے والے ہیں مگر ان پر بھی قبضے ہو رہے ہیں محکمہ اوقاف میں بدمذہب آ رہے ہیں ٹیکسٹ بک بورڈ میں ہمارا مواد نہیں چھاپا جا رہا، ریڈیو اور T.V پر ہمارا مواد نہیں بولا جاتا۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور سنی سویا پڑا ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ان حقوق کو حاصل کرنے میں سنی تحریک کا ساتھ دو گے؟

اگر ان حقوق کو حاصل کرنے کے جرم میں سنی تحریک کے قائدین پر کوئی حرف آیا ان کو کسی نے پکڑا ان پر کسی نے انگلی اٹھائی تو اے سنیت کا درد رکھنے والو! کیا ہمارا ساتھ دو گے؟

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تو تمہارا ذہن بنانے آئے ہیں بس یہی بات آپ کو سمجھانے آئے ہیں کہ...... اے سنیت کا درد رکھنے والو! ایک پلیٹ فارم پہ جمع ہو جاؤ ایک کال پر لبیک کہنے کی عادت بنالو اگر تمہارا ذہن بن گیا تو یقین مانو تمہاری مساجد پر قبضہ نہ ہو گا۔ تمہاری مسجد پر کوئی بد مذہب حملہ کرنے کا سوچ بھی نہ سکے گا۔ تمہارے مسلک کے خلاف بولا نہیں جائے گا اخبارات میں تمہارے خلاف لکھا نہیں جائے گا،، اسکولوں کالجوں میں تمہارے خلاف مواد نہیں پڑھایا جائے گا۔

اللہ عزوجل سنیت کا درد رکھنے والوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دے۔ ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے بعد اے مالک و مولا! انہیں اپنے حقوق حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرما۔ اس حقوق حاصل کرنے میں جب ان سنیوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے تو اے مالک و مولا! انہیں صبر کی توفیق نصیب فرما!

امین بجاہ النبی الامین ﷺ و ما علینا الا البلاغ المبین۔

مشن صحابہ کے اصل وارث:

مشن صحابہ کے اصل وارث اہلسنت و جماعت بریلوی ہیں، کیونکہ آپ قائد محترم کے بیان میں پڑھ چکے ہیں کہ عظمت صحابہ، صحابہ کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ صحابہ کی پسندیدہ ہستی امام الانبیاء کے نام اور ان کے لائے ہوئے دین پر مرمٹنا ہے۔ صحابہ کی محبت ادب رسول سکھاتی ہے، کیونکہ صحابہ کسی حال میں بھی تعظیم نبی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

اگر سپاہ صحابہ والے بھی سیرت صحابہ کو اپنا لیتے تو نبی کریم ﷺ کے گستاخ نہ ہوتے، نبی کو اپنے جیسا بشر نہ کہتے، نبی مر کر مٹی میں مل گئے یہ نہ کہتے، نبی کا احترام بڑے بھائی جتنا ہے یہ نہ کہتے، نماز میں نبی کا خیال آنے پر نماز ٹوٹنے اور بیل گدھے کا اور زنا کے خیال پر

نماز مکمل ہونے کے فتوے جاری نہ کرتے، نبی کے گنبد خضراء کو صنم اکبر نہ کہتے، نبی کے وسیلہ کو شرک نہ کہتے، کیونکہ یہ تمام فتوے یہ تمام عقائد صحابہ کے نظریات کے خلاف ہیں۔

سپاہ صحابہ سمیت تمام دیو بندی وہابی دین کے دشمن اور گستاخ ہیں۔

اگر صحابہ کی سیرت دیکھنی ہے تو اہلسنت کے کردار کو دیکھ صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والا پائے گا۔

ورنہ یہ دیو بندی وہابی گستاخ نبی، گستاخ صحابہ بلکہ ان دونوں سے بڑھ کر ان کا عقیدہ اور مسلک ڈالر اور ریال ہیں۔ عظمت صحابہ اور اہل بیت کا اصل پاسبان صرف اور صرف سنی بریلوی ہے۔ یہ دعویٰ نہیں حقیقت ہے یہی پیغام سلیم قادری شہید کا تھا۔

اور یہی پیغام سلیم قادری کے ہر سپاہی اور سنی تحریک کے ہر کارکن کا ہے۔

ہماری وضع داری ہے کہ ہم خاموش ہیں ورنہ
یہ رہزن ہیں جنہیں تم رہبر سمجھتے ہو

قرآن بے حرمتی پر جرنیل اہلسنت کے جذبات:

یہ دیو بندی وہابی دیو بندی جو دوسروں کو بے ادب ٹھہراتے ہیں اگر پاکستان بھر میں قرآن کے حرمتی اور درود وسلام والے سائن بورڈ کی توہین کی ایف آئی آر نکلوا کر دیکھیں تو ان دیو بندیوں کا پول کھل جائے گا۔ ہر واقعے کے پیچھے آپ کو انہی کا ہاتھ کارفرما نظر آئے گا۔

ایک ایسا ہی واقعہ 20 اکتوبر بروز جمعہ شام 4 بجے مکی مسجد لیاری میں بھی پیش آیا جہاں دیو بندی موذن نے اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ملکر قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کے اوراق نذر آتش کیئے جن کو اہل علاقہ نے رنگے ہاتھوں پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا تھا جن سے پولیس والوں نے مال متاع لیکر جیب گرم کی اور ان کو چھوڑ دیا۔ جب اس واقعہ کی اطلاع قائد اہلسنت محمد سلیم قادری کو ہوئی تو آپ جذبات میں آ گئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اسی وقت ہنگامی اجلاس طلب کر لیا جس میں تمام ذمہ داروں نے بھرپور شرکت کی۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے قائد اہلسنت نے ذمہ داران کو فوری ایکشن لینے کا فرمایا، اور 22 اکتوبر کو احتجاج کی کال دے دی اجلاس کے دوران بارہا جذباتی مناظر دیکھنے کو ملے۔

قائد اہلسنت کی جانب سے احتجاج کی کال ملتے ہی کارکنان حرکت میں آگئے اور بھرپور جوش وجذبے سے قرآن کی بے حرمتی اور ملزموں کی رہائی کے خلاف جلسے کی تیاری شروع کردی۔

یہ احتجاجی جلسہ 22 اکتوبر بروز اتوار بعداز نماز عشاء غوثیہ مسجد کلری کے پاس منعقد ہوا جس میں چار ہزار سے زائد عشاقانِ قرآن نے شرکت کی۔اس احتجاجی جلسے سے قائد اہلسنت محمد سلیم قادری شہید نے تاریخی خطاب فرمایا: قائد اہلسنت نے اپنے خطاب میں کیا فرمایا؟ کس چیز کا مطالبہ کیا؟ یہ سب کچھ جاننے کیلئے ہم یہاں آپ کے سامنے قائد اہلسنت کی زبان مبارکہ سے نکلے ہوئے الفاظ لفظ بلفظ تحریر کر رہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن کی بے حرمتی

حضرات علمائے اہل سنت اور میرے درد رکھنے والے سنی بھائیو! عموماً روایتی جلسے ہوتے ہیں مختلف عنوانات کے تحت کبھی شعبان میں کبھی میلاد کے اور کبھی گیارہویں کے یہ ہمارا عقیدہ، ہمارا نظریہ ہے اور انہیں انشاء اللہ ہم مناتے رہیں گے۔

لیکن آج جو اس مسجد کے اطراف اس کے چاروں طرف غیور سنی اور درد رکھنے والے مسلمان جمع ہیں یہ تعصب یا محض رائے کے اختلاف کے سبب یہاں جمع نہیں ہوئے ان میں کسی مکتبہ فکر، کسی جماعت سے کوئی علمی نظریاتی اختلاف کی بنیاد پر یہ اشتعال نہیں پایا جاتا انتظامیہ کے کارندے، ایجنسیاں، پولیس کے لوگ اس بات پر توجہ دیں ہماری گفتگو کو غور سے سنیں اس لیے کہ ہم نے یہ جلسہ کسی پلاننگ کے تحت نہیں کیا بلکہ ایک تو قرآن کی بے حرمتی کی گئی، پھر اس کے بعد جنہوں نے بے حرمتی کی ان کے سرپرستوں نے، ان کے ذمہ داران چوری پر سینہ زوری کی کل یہاں پر اشتعال انگیز جلسہ کیا۔

قرآن کی حفاظت کا وعدہ جس نے کیا ہے وہ قرآن کی توہین کرنے والوں کا انجام بھی خود ہی کرے گا، یہ واحد کتاب ہے جس کی ذمہ داری اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لی ہے آخر وقت تک اس کا کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا، ہم تو یہاں جو قرآن کی محبت میں جمع ہوئے ہیں تو یہ ہمارا ایمانی، آئینی اور قانونی حق بنتا ہے ہم قرآن کے ماننے والے ہیں میں نہیں جانتا کہ کی مسجد کہاں پر ہے اس کا امام کون اس کا مؤذن کون ہے؟ مگر میرا دخل صرف اتنا ہے کہ یہاں کے مسلمان اس بات پر احتجاج کر رہے ہیں کہ قرآن کی بے حرمتی کی گئی۔

مؤذن کو کم نظر آتا ہے:

بولا، اس مؤذن کو آنکھوں سے کچھ کم نظر آتا ہے اگر اس کو آنکھوں سے کم نظر آتا ہے تو کہیں ایسا تو نہیں کہ منہ کی جگہ کہیں اور سے کھانے لگتا ہے۔ شلوار کو اوپر پہن لیتا اور کرتے کو نیچے، کبھی ایسے اس کو آذان دیتے ہوئے دیکھا، کہ شلوار کے پائنچے میں اپنا منہ دے لیا ہو، اور ٹانگوں میں کرتا پہنا ہو، اس مؤذن کے سرپرستوں نے اخباری بیان دیا ہے کہ اصل میں ہمارے مؤذن سے غلط فہمی کی بنا پر ایسا ہوا ہے۔ وہ سمجھا تھا کہ عام اوراق ہیں ہمارے ہاں تو آلودگی کے خلاف حکومت ویسے ہی کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے، کہ عام اوراق کو بھی نہیں جلانا چاہیے، اگر دھواں ہوگا تو آلودگی ہوگی۔

ہماری مسجد میں گندگی کرنا پانی گرانا سب کچھ منع ہے، تمہاری مساجد تمہارے حجرے کیسے ہیں، ہمارے ہاں ہماری مسجد ہو، ہمارا حجرہ ہو ہمارا گھر ہو، اس کی اتنی صفائی رکھتے ہیں کہ وہاں راکھ تو کیا عام مٹی بھی نہ آئے۔

یہ تمہارے حجرے یہ تمہارے مؤذن تمہاری مسجدیں کیسی ہیں کہ وہاں کاغذ جلائے جاتے ہیں ظاہر ہے جب کاغذ جلتا ہے تو اس کی راکھ بھی ہوتی ہوگی، کچرا بھی ہوتا ہوگا، تمہارا مذہب گندا تمہارا انداز گندا ہر چیز گندی، مگر تمہارا ذہن بھی اتنا گندا کہ تمہیں جلانے کی سوجھی تو کیا چیز جلانے کی سوجھی، کہ قرآن پاک کے اوراق جلانے کی سوجھی اور جلا بھی دیئے اور جگہ بھی جلا دیتے ہیں۔

قرآن پاک جلانے والے دیوبندیوں کا پرانا ریکارڈ:

انتظامیہ کے لوگ ایجنسیاں اس تنظیم کا اس مسلک کے ماننے والوں کا پرانا ریکارڈ اٹھا کر تو دیکھیں یہ تو سنیوں نے دیکھ لیا اگر سنیوں نے جلانا اور بے حرمتی کرنا نہ دیکھا ہوتا تو یہ جناب والا اسی قرآن کو جلانے کی بنیاد پر اسی جگہ ہنگامہ کرتے، پرانے اخبارات اٹھاؤ تو پنجاب میں قرآن پاک جلانے کے جتنے واقعات ہوئے ہیں کہ ان کی تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ یہ لوگ الزام دوسروں پر لگا کر شہر میں ہڑتالیں کرتے تھے قتل وغارت گری کرتے تھے، ہنگامہ کرتے تھے لیکن تفتیش کرنے پر پتہ چلتا تھا کہ دیوبندی پیش امام یا مؤذن ہی اس قرآن کو جلانے والے ہوتے تھے

یہ قرآن جلا کر اپنی مسجد کے پیچھے پھینک دیتے تھے لوگوں میں اشتعال ہوتا یہ لیڈری کرتے کہ کوئی قرآن جلا کر چلا گیا یہ لوگوں کو اپنا ہم خیال بناتے انتظامیہ کے لوگوں کو پولیس کو رینجرز کو، فوج کو باور کراتے، کہ یہ پورا علاقہ ہمارا ہے کیونکہ جیسے آج آپ لوگ قرآن کی بے حرمتی کے خلاف سڑکوں پر کھڑے ہیں ویسے ہی وہاں کے عام سنی بھی اس احتجاج میں شامل ہوتے تھے تو یہ لوگوں کے مجمعے کی لیڈری کرتے ہوئے انتظامیہ کو باور کراتے کہ یہ پورا علاقہ ہمارا ہے، ہم نے احتجاج کیا ہڑتالیں کی ہیں، تو یہ قوم ہمارے اشاروں پر چلتی ہے یوں یہ قرآن جلا کر فائدہ اٹھاتی ہے،

اس لیے تو انتظامیہ ان سے ڈرتی ہے کہ یہ جمع ہو کر سڑکوں پر آجاتے ہیں، ہم پرامن آئے ہیں، قانونی طریقے سے آئے ہیں، قانونی چیز لے کر آئے ہیں، پھر بھی غیر تو غیر اپنے بھی ڈرتے ہیں، بولا اب کیا ہوگا اب کیا ہوگا، ؟ انھوں نے قرآن جلا دیا جو شعائر اسلام تھا، اور شعائر اسلام کی توہین کرنے والے کی سزا موت ہے۔

شعائر اسلام کی توہین کی سزا پاکستان کے آئین میں دفعہ 295c کے تحت سزائے موت ہے۔ 295c کے مقدمہ درج ہونے اور ثابت ہونے پر پاکستان میں ضمانت نہیں ہے سزائے موت ہے، اس جرم کے ثابت ہونے پر انتظامیہ ہمارے آدمیوں کو فون کرتی

ہے s.d.m تیری اوقات ہے کہ تو ہمارے ایک آدمی کو فون کرے اور صلح کرنے کی بات کرے اور جس نے قرآن جلایا اس کی بے حرمتی مان لی پھر کوئی ان دیوبندیوں سے صلح کی بات کرے، مفاہمت کی بات کرے، تو کسی صحیح العقیدہ جید سنی عالم سے فتوی لو کہ شعائر اسلام کی توہین کی جائے تو کسی آدمی کسی فرد کو اس توہین کرنے والے سے مفاہمت کا اختیار ہے

مسئلہ ہماری عزت کا نہیں۔ اس لئے کہ مسئلہ ہماری ذات کا نہیں ہماری جان کا مسئلہ نہیں ہماری جائیداد کا مسئلہ نہیں ہماری عزت کا مسئلہ نہیں، ہمارے بڑوں کی عزت کا مسئلہ نہیں، یہاں تو اللہ عزوجل اور رسول ﷺ اور اسکی کتاب کا مسئلہ ہے۔

اے دیوبندیو وہابیو! ایک تو تم نے قرآن جلایا پھر احتجاج بھی کیا اور کل اسلحہ لے کر گھومتے رہے اور ہمارے سادہ لوح عام سنیو کو کہا اگر حلالی ہو گے تو جواب دو گے۔ ہم آگئے ہیں، حلالی تھے اس کا ثبوت دے دیا ہے، اگر تم کو جواب دینے نہ بھی آتے پھر بھی ہم حلالی ہی تھے۔ اس لئے کہ حرامی ہی گستاخ رسول ہوتا ہے۔

حرامی ہی گستاخی کرتا ہے یہ قرآن میں جس نے سرکار ﷺ کی شان میں گستاخی کی اس کے لئے قرآن میں یہ بات موجود ہے کہ اس گستاخی کرنے والے سے پوچھا جائے کہ بتا تیرا باپ کون ہے؟

اللہ عزوجل نے کسی بڑے سے بڑے جرم میں، کسی بڑے سے بڑے گناہ میں کسی کا پردہ، کسی کا عیب ظاہر نہیں کیا، لیکن یہ اللہ عزوجل کی سنت ہے کہ گستاخ رسول اگرچہ کیسا ہی پارسا نظر آتا ہو، کتنا ہی مذہبی نظر آتا، کتنا ہی باعمل نظر آتا ہو اس کے خلاف بات کرنا یہ اللہ کی سنت ہے اور کیسی سنت کہ قرآن میں آتا ہے کہ اس سے پوچھ تو سہی کہ تیرا باپ کون ہے؟ تو تو ہے ہی حرامی! سرکار ﷺ نے جب ایک گستاخ کو اطلاع کر دی کہ تو اپنے باپ کا نہیں اسے پکا یقین ہو گیا کہ میں حرامی ہوں، وہ جو گستاخ رسول تھا اسے اس بات کا یقین تھا کہ نبی ﷺ جو بھی بات کرتا ہے وہ درست ہوتی ہے نبی جو بھی بات کرتا ہے وہ غیب کی بات ہوتی ہے۔ اس نے یقین کر لیا جو گستاخ تھا، یہ تو ایسا گستاخ ہے کہ نبی ﷺ کے علم کا بھی قائل نہیں۔

جرم جرم ہوتا ہے چاہے اپنا ہی کرے:

ان لوگوں نے یہ جو قرآن جلایا ان کے دل تو پہلے سے ہی کالے تھے ان کی نظر میں یہ کوئی عیب نہیں ہوگا کیونکہ اپنے نے کیا ہے جرم، جرم کوئی اپنا ہی کیوں نہ کرے جرم جرم ہی ہوتا ہے، انتظامیہ کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ LAW&ORDER مسئلہ پیدا ہوتا ہے ان کی فائل صحیح بنے، S,D,M یہ چاہتا ہے کہ اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس کے علاقے میں امن قائم رہے، کیا قرآن جلانے سے امن ہوگا، کیا درود شریف کے بورڈ اتار دینے سے امن ہوگا کیا ہماری آبادیوں میں دوسرے مسلک کے ماننے والوں کی مسجدیں تعمیر کرنے سے امن قائم ہوگا۔

کاؤجی پارسی ہیں آگ کی پوجا کرنے والے یہ مرتے ہیں تو ان کے عقیدے کے مطابق ہر جگہ دہی ہی لگاتے ہیں، خاص جگہ پر بھی دہی لگاتے ہیں پھر الٹا کر کے کنویں میں لٹکا دیتے ہیں، پھر ان کو گدھ کھاتے ہیں، دنیا میں ہی ان کو دیکھتے ہیں کہ بوٹی بوٹی ہو جاتے ہیں یہ اگر انتظامیہ کو بول دیں، A,C,D,C کو بول دیں تو کلفٹن میں ایک مدرسے کو سیل کر دیا گیا، یہ جس کو کہہ دیں اسی عبادت گاہ کو گرا دیا جاتا ہے۔

اے سنی مسلمانو! اے علمائے کرام! ہم تمہاری توجہ اس طرف چاہتے ہیں، ہم اختلافی بات کرنے نہیں آئے کسی کے خلاف بولنے نہیں آئے، ہماری آبادی میں یہ کاؤجی کہیں تو وہاں عبادت گاہ نہیں بن سکتی مدرسہ نہیں بن سکتا کہ وہ رہائشی علاقہ ہے یہ رہائشی پلاٹ ہے، اس پر عبادت گاہ بغیر NOC نہیں بن سکتی پھر یہ عبادت گاہ کیسے بن گئی۔ DC تو روز کہتا تھا کہ میں اس مسجد کو سیل کرتا ہوں لیکن انھوں نے اسلحہ کے زور پر اسے بنا لیا۔ آج ایک ساتھی آیا بولا اکابرین کیا کر رہے ہیں، کہا اکابرین کیا کریں گے، انہوں نے قرآن جلا دیا ان کا کسی نے کچھ نہیں بگاڑا، قرآن جلانے والے کا تم بگاڑو گے کیا تو تمہارا کوئی کیا بگاڑ سکے گا، نہیں سمجھ میں آیا کہ مجھ سے پوچھنے آتے ہو، سلیم بھائی کیا حکم ہے؟ تیرے کو خالی بولوں تو تو سب کو جا کر بتائے گا کہ سلیم بھائی نے بول دیا کہ یہ کرے گا کچھ بھی نہیں مکر نے والا تو پوچھتا

ہی نہیں۔

کیا قرآن صرف ہماری ہی کتاب ہے؟

ہم یہاں بریلوی بنیاد پر کوئی دیوبندیوں کے خلاف بولنے نہیں آئے کیا قرآن جناب والا ہماری ہی کتاب ہے؟ اے DC! کیا تم قرآن کو نہیں مانتے؟ اے رینجرز کے کارندو! تم نہیں مانتے، اے پولیس والو! تم نہیں مانتے یہ ڈیوٹی نبھا رہے ہو تم کا ہے کی مروت کرتے ہو ان بے غیرتوں کی جو جس کا کلمہ پڑھتے ہیں ان کے خلاف بولتے ہیں، جس قرآن کو اللہ عزوجل کا کلام کہتے ہیں اس کو نذر آتش کرتے ہیں، تم ان کی مروت کرتے ہو تمہیں ہمارا خیال نہیں آتا، اے انتظامیہ کے لوگو! ابھی ہم نے کال نہیں دی ہے جو اتنا بڑا جلسہ دیکھ رہے ہو یہ سنی جو خود جمع ہوئے ہیں کچھ بوڑھے سنی بھی آتے ہیں جو اس نیت سے آتے ہیں کہ چلو مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ہوگا لیکن وہ ضعیف جو اس جذبے سے آتا ہے کہ میں کچھ کر لوں دیکھنا ہے کہ تو اسے دیکھ جو آج لاہور کی جیل میں ہے، جہلم کی جیل میں سزا پا چکا ہے۔

سلامت مسیح اور رحمت مسیح جو گستاخ رسول تھے اس سنی نے اپنے طور پر یہ خبر پڑھی کہ جج نے انھیں بری کر دیا ہے، جبکہ سیشن کورٹ میں انھیں سزائے موت دی تھی (یہ بے نظیر کے دور حکومت کی بات ہے) ہائی کورٹ نے فارغ کر دیا اور راتوں رات انہیں جرمنی روانہ کر دیا ایک سنی دل جلا تھا جو جہلم میں جل رہا تھا اس نے اس گستاخان رسول ﷺ کو بری کرنے والے جج کا پتہ پوچھا اور جا کر اسے قتل کر دیا اور یہ کوئی پرانی تاریخ نہیں سنا رہا یہ کوئی پرانی قصے کہانیاں نہیں سنا رہا ہوں تازہ بات سنا رہا ہوں آج کل کی اس واقعہ کے بعد اس سے کسی نے کہا کہ یار تم نے اس کو تو مارا اس کے تو سب خلاف ہیں۔ لیکن ایک مولوی ان میں سے ہے جو خلفائے ثلاثہ اور ہماری ماں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف بولتا ہے اور مولوی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کی شان میں بہت گستاخیاں کیں ہیں، بولا کہاں رہتا ہے؟ یہ پوچھنے نہیں گیا تھا وہ خود پلاننگ کرتا تھا۔ غازی علم الدین شہید کی طرح آٹھ آنے کی چھری لے کر خود سوچتا کہ کیسے جاؤں گا کیسے کروں گا؟ یہاں تو جس نے کرنا

نہیں ہوتا وہ نعرے لگاتا ہے۔ سلیم بھائی قدم بڑھاؤ ہم قدم بڑھائیں گے۔ تو قاری صاحب سے پوچھنے آتا ہے بابو سے پوچھنے آتا ہے کہ کیا کریں۔ سپورٹر یہ نہیں ہوتا ہے۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہیں یہ بات سمجھانا چاہتے ہیں کہ اس نے سلامت مسیح رحمت مسیح کو بری کرنے والے جج کو مارنے کے لیے کسی سے مشورہ نہیں کیا بلکہ اس نے اس گستاخ صحابہ کو بھی جا کر ماردیا اسکو ایک مقدمے میں سزائے موت ہوگئی۔

اس کے پاس یہ وہابی دیو بندی گئے تھے بولنے لگے تو ہماری تنظیم میں اعلان کردے یہ ماڈرن تھا تو ہم سے بڑا تھا۔ کہ سرکار ﷺ کے نام پر اس جج کو بھی مار آیا اور اقرار کیا کہ ہاں میں نے مارا ہے، ابھی جیل میں ہے لاہور کی ایک مقدمے میں سزائے موت ہوئی ہے دوسرے مقدمے میں بھی سزائے موت ہوئی ہے اس کو معلوم ہے جب سارے وہابی دیو بندی مولوی اس کے پاس جانے لگے کہ تمہارا ہونے کا اعلان کردے ہم تحریک چلائیں گے یہ ہر جگہ لیڈری کرتے ہیں اس کے پاس دیو بندی آنے لگے تو اس نے اپنے بھائی سے کہا،، یار سارے وہابی دیو بندی آتے ہیں میں تو سنی ہوں تو کیا طریقہ اختیار کروں کہ مجھے دور ہی سے لوگ سنی سمجھنے لگیں۔

اس نے کہا،، میری پہچان سنیوں والی بن جائے تو اس نے اپنے بھائی سے ایک ہرا عمامہ اور ایک کتھئی چادر منگوائی اور ہرا عمامہ باندھ کر کتھئی چادر اوڑھ کر بیٹھ گیا۔

اب ایک دن دیو بندی اس سے ملنے آئے اسکو دیکھا اور دیکھتے ہی چلے گئے بولے یار یہ تو دوسرا ہے۔

چیلنج کرنیوالے کو چیلنج

ہم اس کو...... جو کہتا ہے کہ اگر حلالی ہو گے تو آؤ چیلنج کرتے ہیں اگر تجھ کو اپنی طاقت پر اتنا گھمنڈ ہے اور تجھے اپنے حلالی ہونے کا اتنا ہی یقین ہے تو کسی میدان کا اعلان کردے کہ وہاں اپنی قوت لے کر آئیں گے ہم وہاں خود بخود پہنچ جائیں گے۔ یہ جنہوں نے اعلان کیا تھا کہ حرامی ہیں کہ حلالی جواب دینے آؤ گے ہم جواب دینے آگئے ہیں تیری ماں نے

اگر تجھے دودھ پلایا ہے تو تو کسی میدان کا اعلان کر دے اگر ہم وہاں نہ آئیں تو پھر گالی دینا۔

انتظامیہ دیوبندیوں سے کیوں ڈرتی ہے۔

یہ انتظامیہ کے لوگ ان کی چار بندوقیں دیکھ کر ڈر جاتے ہیں اور اسی لیے ڈرتے ہیں کہ انہوں نے کمشنروں کو ہلاک کیا ہے D.C کو ہلاک کیا ہے پولیس والوں کو مارا ہے شاید اسی خوف سے یہ راشی افسران ڈرتے ہیں کہ یہ مار نہ دیں لیکن کیا تم ان سے اس بناء پر ڈر کے ہم کو اشتعال باز بنانا چاہتے ہو۔ نہیں سمجھ میں آ رہی بولو! پہلے ہم قرآن جلانے والوں کو پکڑیں یا انتظامیہ کو پکڑیں اے انتظامیہ کے لوگو! اگر ہماری آواز آپ تک پہنچتی ہے تو سنو! یہ قرآن جلانے والا اسی مسجد میں ہے اگر تم سے یہ اسلحہ بردار قابو میں نہیں آتے ہم سے کہہ کر دیکھو جہاد کشمیر میں ہو رہا ہے یہ اسلحہ لے کر کراچی میں گھوم رہے ہیں ارے بھئی! جہاد تو کشمیر میں ہو رہا ہے تو وہاں جا۔

یہ ہر جگہ جھولیاں پھیلائے کھڑے ہوتے ہیں۔ بولا بھئی یہ شہیدوں کا ہے ہم مزارات کا چندہ لیں تو حرام ہم مزرات کا نذرانہ لیں تو حرام تو تمہارے شہید آئے کہاں سے یہ شہید آ کہاں سے جاتا ہے کیونکہ۔

جب انڈیا کا باڈر کراس کرو گے تو کم از کم ہفتہ بارہ دن لگتے ہیں اور سردی میں چھوٹے چھوٹے پہاڑوں سے لگ کر چلنا ہوتا ہے اور چھپ چھپ کر جانا ہوتا ہے یہ شہید کو بھی واپس لے کر آتے ہیں۔

اگر D.C ہوتا ہے تو یا تو سنی ہوتا ہے یا شیعہ، رینجر کے لوگ سنی یا شیعہ ہوتے ہیں پولیس میں بھی یہی لوگ ہوتے ہیں وہابی تو ان میں ہوتے ہی نہیں اگر انہیں جہاد کا اتنا شوق ہے تو فوج میں جائیں یہ تو ہر جگہ تیار مال پر قبضہ کرتے ہیں مسجد ہم بناتے ہیں قبضہ یہ کر لیتے ہیں مذہبی انقلاب کا ذہن ہم بناتے ہیں اور ہمارے سادہ لوگوں کو کھینچ کر لے جاتے ہیں۔

اے سنیو! تم لوگ ڈرو نہیں پولیس تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی انتظامیہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی تم جب بھی ہمیں پکارو گے ہم تمہارا ساتھ دیں گے لیکن تم اپنی آبادیوں میں دوسروں کو نہ گھسنے دو یہ برادری کے چکر میں نہ پڑو کہ یہ میرا رشتہ دار ہے کسی دیوبندی کو دیکھا ہے کہ رشتہ داری

نبھاتے ہوئے، کسی دیوبندی میمن کو پنجابی کو پٹھان کو بلوچ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی برادری کی بات کرے مگر یہ سنی بولتا ہے اس سے لڑتو جنگ مگر لگتا یہ اپنی برادری کا ہے۔

سنی تحریک کا الٹی میٹم:

اگر انتظامیہ نے پولیس والوں نے ان قرآن پاک جلانے والوں کو گرفتار نہ کیا تو 24 گھنٹے کے اندر اندر تو اے S,D,M ہم تمہیں وارننگ دیتے ہیں کہ تمہارے علاقے میں دمادم مست قلندر ہوگا اگر کل 24 گھنٹے ہو جاتے ہیں اور کوئی اطلاع نہیں آتی تو کل تھانے چلیں گے۔ اس وقت اگر کوئی اس میں مارا بھی گیا تو تم اپنے ضمیر سے پوچھو کہ وہ کس راہ میں مارا جائے گا، علمائے کرام نے بھی آنا ہے،

میں نے کئی احتجاجی جلوس نکالے ہیں اور جلوس میں ہم قیادت کر رہے ہوتے ہیں چل رہے ہوتے ہیں کچھ ایسے سیانے سنی ہوتے ہیں جو فٹ پاتھ پر چل رہے ہوتے ہیں جیسے ہی گیدڑ رنگ ہونے لگتی ہے تو آنے لگتے ہیں تو کیوں نہ ہم اپنا ذہن بنا لیں کہ کوئی نہ بھی ہو تو ہم دو ہی چلیں، کوئی نہ ہی ہو تو ہم ایک ہی چلیں ہم اپنا احتجاج نوٹ کروا دیں اگر کوئی نہیں چلتا تو کم از کم اپنی یہ بات تو پوری کر دیں ہم نے احتجاج کیا تھانے میں جا کر کوئی ایک آدمی ہی پوچھے آپ نے قرآن جلانے والوں کو پکڑا؟ وہ کیا کرے گا آپ کو تھپڑ مارے گا نا آپ کو گالی ہی دے گا نا یا آپ کو بھگا دے گا، اس تھپڑے کھانے یا گالی کھانے پر بھی انشاءاللہ ثواب ملے گا

اگر مسلک کا مذہب کا قرآن کا کا مسئلہ ہو تو اس میں ماں اور باپ سے بھی نہیں پوچھا جاتا کسی عالم سے پوچھ لیجئے کہ شریعت کے معاملے میں اگر والدین بھی روکتے ہیں تو رکیں گے نہیں۔ غازی علم دین شہید نے جب آٹھ آنے کی چھری خریدی تھی تو کسی سے پوچھا نہیں تھا، ابا سے پوچھنے نہیں گیا تھا، بیوی سے نہیں پوچھا تھا۔

دیوبندی اعلیٰ حضرت کو برا کیوں کہتے ہیں:

یہ دیوبندی جو ہمارے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو برا کہتے ہیں تو تمہیں اس لیے چبھن

ہوتی ہے کہ تمہارا پول جو کھولا ہے وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی نے کھولا ہے اے سپاہ صحابہ کے بے غیرتو! تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ تمہاری تنظیم کے سربراہ نے جو شیعوں کے کافر کافر پر تقریریں کی ہیں ان کی کیسٹوں کو سن لو کسی دیوبندی کا نام موجود نہیں بلکہ ان کیسٹوں میں صرف اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کا نام ملے گا سپاہ صحابہ کا سربراہ کہتا ہے کہ میں نہیں کہتا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ شیعوں کو کافر کہتا ہے ارے تیرے دیوبندیوں نے تو انہیں کافر کہا ہی نہیں ہے۔

تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو انگریز کا ایجنٹ بولتا ہے تو اپنی کتابوں کو اٹھا کر دیکھ لو تمہارے مولویوں نے لکھا ہے کہ انگریزوں سے انہیں ماہانہ ملتا تھا وظیفہ ملتا تھا اگر ہم ثابت نہ کرسکیں تو جو چور کی سزا وہ سزا ہمیں دیجیے گا سرِعام تم نے،، حق نواز جھنگوی کانفرنس،، کی اگر حق نواز جھنگوی کی کیسٹ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فتویٰ نہ ملے تو ہمیں سرِعام سڑک پر لٹکا دینا یہ دیوبندی تقریر کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ انگریز کا ایجنٹ ڈوب کر مرنے کا مقام ہے تمہاری تنظیم کا سربراہ جو قتل ہو گیا یہ بہت تنگ کرتا تھا بریلویوں سے پنگا لیتا تھا تو مولانا اشرف سیالوی صاحب نے اس کو مناظرے میں ہرادیا تو اس نے لکھ کر دیا کہ آج کے بعد میں بریلویوں کے خلاف نہیں بولوں گا اس کو لیڈری کا شوق تھا۔

مجھے لیڈری کا شوق نہیں:

مجھے لیڈری کا شوق اس لئے نہیں ہے کہ آج تک قتل و غارت گری میں میرا دامن صاف ہے، قتل و غارت گری، دہشتگردی اور ڈکیتیوں میں میرا کوئی ریکارڈ لے آئے یہ دیوبندی بھی نہیں لاسکتے۔ کچھ اپنے بھی ہوتے ہیں جو کہتے ہیں آج اس کی کوئی بات پکڑیں گے جائز و ناجائز سب پکڑتے ہیں، اپنے تو اپنے ہمارے بارے میں دیوبندی بھی کچھ پکڑ کر نہیں لاسکتے۔

اے دیوبندیو! ہم تمہیں بتاتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف بولتے ہو، تمہارے اکابرین میں سے کسی نے بھی شیعہ کے خلاف کفر کا فتویٰ نہیں دیا چیلنج ہے کسی

دیوبندی نے شیعوں کو کافر نہیں لکھا یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ لے کر ہر جگہ دکھاتے ہیں

ہم سنیوں کے مسائل حل کرتے ہیں

سنا ہے علماء کے خلاف بھی بولا گیا یہ الگ بات ہے سنی ہم لوگوں کو گلے نہیں لگاتے کہتے ہیں یہ پولیس کو کچھ نہیں سمجھتے، یہ ایجنسیوں کو کچھ نہیں جانتے بولتے ہیں یہ اسلحہ رکھتے ہیں، دہشت گردی کرتے ہیں، کھلے عام گھومتے ہیں جناب والا! ہم آپ کے مسائل حل کرتے ہیں، سنیوں کی مساجد کے اگر صلوٰۃ وسلام کا بورڈ اتار دیا ہے تو اس کے ہماری آبادیوں میں اگر اہل حدیث مسجد بنا رہا ہے تو اس کے یہ قرآن جلاتے ہیں اور اگر ہم اس قرآن کی بے حرمتی کے خلاف احتجاج کرتے ہیں تو کیا یہ دہشتگردی ہے یہ دہشتگردی نہیں ہمارا حق بنتا ہے احتجاج کرنا۔

سپاہ صحابہ کے لوگ یہ شیعوں کے لوگ جب ہماری آبادیوں میں آتے ہیں تو چالیس چالیس گارڈ ہوتے ہیں جناب والا! اتنا سلحہ کلاشنکوفیں سرعام لے کر گھومتے رہتے ہیں اور ہمارے سنی آپس میں کہتے ہیں اگر سنی تحریک والوں کو مسجد میں بلائیں گے تو مسئلہ ہوگا یار کیا مسئلہ ہوگا؟ اگر تمہیں کوئی اس پروگرام کے بعد تنگ کرے اگر کوئی وہابی دیوبندی پولیس یا انتظامیہ تمہیں تنگ کریں تو ہمیں بتانا انشاءاللہ اس کو انجام تک پہنچادیں گے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو، بہت سے تمہیں سمجھائیں گے کہ تو کس چکر میں پڑ گیا مسئلہ ہو جائے گا کا ہے کا مسئلہ ہو جائے تو یار بولتا ہے کہ قرآن مجھے جان سے پیارا ہے، سرکار ﷺ پر میری جان، میرا مال، میری آن سب کچھ قربان تو یہ تو صرف تقریروں میں ہے صرف باتوں میں بولتا ہے پر اس کا عملی ثبوت نہیں دیتا اس کا مطلب ہے تیرے دو چہرے ہیں، ہم ایک چہرے کی بات کرنا چاہتے ہیں اے انتظامیہ کے لوگو! اے DC اے SDM اے AC اس مسجد کو سیل کرو۔ قرآن کے جلانے والے کو گرفتار کرو نہیں تو ہم سب تھانے کا گھیراؤ کریں گے۔

سنیو تم کوئی دہشت گرد نہیں ہو:

اے سنیو! اس میں لاٹھی چارج ہوتی ہے، شیلنگ ہوتی ہے گرفتاریاں ہوتی ہیں لیکن تم کوئی دہشت گرد نہیں ہو کہ رہا نہ ہو گے، تو نے کیا کیا ہے کہ پولیس تیرے ساتھ کچھ کرے گی دو تھپڑ ہی مارے گی نا تمہیں دفعہ 144 میں بند ہی کر دے گی نا۔ نہ تو تو جان دینے کی بات کرتا ہے تو کب دے گا اس کا ایک دن تو دے دے۔

اب تو یہ دعوت اسلامی نے یہ بھی سکھا دیا ہے کہ تین دن کے دورے پر نکلو بارہ دن کے دورے پر نکلو تم بھی اپنے اندر تبلیغ کر و یہ تو کرتے ہیں اسلامی بھائی، میں تم سے بات کرتا ہوں اگر گھر والے پوچھیں کہاں تھے؟ تو کہنا کہ دین کا کام کرنے تھانے میں گیا تھا اندر اگر تین دن رہ گئے تو کئی قیدی ایسے ہوں گے جو بیچارے گناہوں کی وجہ سے بہت ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں تو سمجھ لینا کہ بلوچستان کے تین دن کے دورے پر چلے گئے تھے ڈرنا مت کوئی شکوہ مت کرنا۔ یاد رکھو گولی آئے گی تو پوچھے گی نہیں تو کتنی احتیاط کر گھر میں آکر لگ جائیگی۔ اور یہ پولیس پکڑنے پر آئے تو یہ راہ چلتے آدمیوں کے موٹر سائیکل کے کاغذات چیک کرتے ہیں ان کو پڑھنا بھی نہیں آتا یہ اندھیرے میں ایسے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور یہ سامنے والا کھڑا صاحب صاحب کر رہا ہوتا ہے۔

آپ پوچھئے تیرے کو اندھیرے میں نظر کیا آتا ہے؟ تیری تعلیم کتنی ہے تو نقل کر کے پاس ہوا ہے تو جعلی سرٹیفکیٹ سے تو سروس لی ہے تو کیا میرے انگلش کے کاغذات پڑھے گا۔

آپ اس سے ڈر رہے ہیں بولتا ہے بھئی تمہیں بند کرنا پڑے گا ہمارے جو قریبی ساتھی ہیں وہ بولتے ہیں جلد کاروائی کر تھانے لے کر جانا ہے تو تھانے لے جا۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اگر دو چار کم ہو گئے تو یقین مانو تمہارا انقلاب آجائے گا اسی لئے تو تمہیں کوئی مارتا نہیں۔ سنی کیا کرتا ہے کہ کوئی بڑا جلسہ ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ تعداد بہت تھی،، پوچھ کیا کیا؟ بولا،، تقریر کی سلام پڑھا اور گھر چلے گئے،، پوچھا جو وہاں مسجد تھی،، بولا پہلے اپنی تھی سلام بھی ہوتا تھا سب کچھ ہوتا تھا اب ان کا قبضہ ہے جلسہ بہت بڑا تھا تن

کا،،، نیاز بولا، اس حاجی صاحب نے تو سب سے بڑی نیاز کی تھی مگر یہ مسلک کے معاملے میں بولتا ہے یہ میرا کام نہیں ہے میرے ایریا میں پوزیشن بنی ہوئی ہے۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! یہ پوزیشن بنی رہے گی اگر تم سرکار ﷺ کے نام سے وفا کرو تو تمہارا کوئی بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

یہ قوم کچھ کرنا چاہتی ہے:

ہم علمائے کرام کی توجہ چاہتے ہیں ہم سنی مذہبی سیاسی سماجی لوگوں کی توجہ چاہتے ہیں وہ اس قوم میں پیاس ہے یہ قوم کچھ کرنا چاہتی ہے خدارا ان کو لائن دیجئے ہم تو پھر بچے ٹھہرے ہم تو پھر عوام میں سے ٹھہرے اگر آپ نے لائن نہیں دی تو ہماری لائن کو جذباتی حرکت نا سمجھئے گا ہماری لائن کو دہشتگردی مت سمجھئے گا قرآن کے مسئلے پر انھیں سزا ہونی ہی چاہیے اور دنیا ہی میں لوگ دیکھیں گے اس راہ میں انتظامیہ جیسا کرے ویسا ہی تم بھی کرنا۔ یہ ہمارے اکابرین کو گالیاں دیتے ہیں، بولتے ہیں حلالی ہوں گے تو جواب دینے آئیں گے تم تو آج سڑک پر کہیں نظر نہیں آئے ہم نے پوچھا بھی ہم تیار بیٹھے تھے ہم تو یہ سوچ رہے تھے کہ شاید کہیں ٹکریں گے تو ہم تو حلالی تھے آ بھی گئے اور اگر تمہارے سامنے نا بھی آئیں تو بھی ہم حلالی ہی ہیں اس لئے کہ سرکار ﷺ کے محب ہیں حضور ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔

اور تمہاری تگ و دو تمام جدوجہد تمام تحقیق تمام مطالعہ تمہاری تقریریں تمہاری ساری توانائیاں اسی کوشش میں صرف ہوتی ہیں کہ کس طرح سرکار ﷺ کو ایک عام آدمی ثابت کیا جائے۔

اے مالک ومولی! جن لوگوں نے بھی تیرے کلام کی بے حرمتی کی ہے توہین کی انہیں دنیا وآخرت میں ذلیل ورسوا کر اور ہمیں ایسا گندہ عقیدہ رکھنے والوں سے محفوظ فرما۔

اے مالک ومولی! ہمیں استقامت کے ساتھ مسلک کا کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس راہ میں آنے والی تکلیفوں پر صبر کی توفیق نصیب فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ و ما علینا الا البلاغ المبین۔

حکومتی شخصیات کو خط:

قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف 20 اکتوبر کو ہزاروں عشاقانِ قرآن کا جلسہ کر کے پھر بھی قائد اہل سنت محمد سلیم قادری شہید چین سے نہیں بیٹھے۔

اگر ہم جیسا ہوتا تو شاید چار دن اتنا بڑا جلسہ کرنے کا نشہ ہی نہ اترتا لیکن قائد اہل سنت نے گویا قسم کھا رکھی تھی۔ جب تک گستاخان قرآن کو دوبارہ گرفتار کرا کے سزا نہ دلوا دوں چین سے نہیں بیٹھوں گا لہذا آپ نے 23 اکتوبر کو صدر پاکستان جناب پرویز مشرف صاحب وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر صاحب، کور کمانڈر سندھ، مظفر عثمان صاحب اور گورنر سندھ محمد میاں سومرو صاحب کو ایک خط تحریر کیا جس میں آپ نے لکھا۔

السلام وعلیکم!

جناب عالی!

مؤرخہ 20 اکتوبر 2000ء بروز جمعہ شام 4 بجے مکی مسجد لیاری کے مؤذن اور اس کے دو ساتھیوں نے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کے اوراق نذر آتش کیے جس کو اہل علاقہ نے رنگے ہاتھوں پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا اور کلری تھانہ میں اس کی ایف آئی آر درج کروائی گئی جس کا نمبر 237/200 جرم دفعہ 295 لف، 295 ب R/W، 506/34، 504/ ہے۔ 20 اکتوبر 2000ء کو درج ہوئی لیکن پولیس نے ملزمان سے ساز باز کر کے انہیں فرار کرانے میں بھرپور مدد کی، اس اطلاع کے بعد علاقہ مین سخت اشتعال پھیل گیا ہے اور 22 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عشاء غوثیہ مسجد کلری کے پاس چار ہزار کا احتجاجی جلسہ بھی ہوا جس مین ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا مگر ملزمان اب تک گرفتار نہیں ہوئے۔ جس کی وجہ سے علاقہ میں یہود و ہنود کے ان ایجنٹوں کے گھناؤنے فعل سے علاقہ میں سخت مذہبی کشیدگی پائی جا رہی ہے۔ جبکہ ضلع ساؤتھ کی انتظامیہ اور پولیس نے اب تک اس سنگین واقعہ کا کوئی نوٹس نہیں لیا، لہذا آپ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ کہ ملزمان کی فوری گرفتاری کا حکم صادر فرمائیں تا کہ علاقہ کا مذہبی امن برقرار رہے اگر نامزدہ ملزمان گرفتار نہ ہوئے تو یہ

مذہبی اشتعال ضلع ساؤتھ کراچی سے پورے شہر میں بلکہ پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ امید ہے آپ اس سنگین واقعہ کا فوری نوٹس لیں گے اور ضلع ساؤتھ کی نا اہل انتظامیہ اور پولیس کو قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے والوں کی سرپرستی کرنے پر ان کیخلاف محکمہ جات کاروائی عمل میں لائیں گے۔ اور بدکردار قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے والوں کو عبرت کا نشانہ بنائیں گے۔

والسلام
محمد سلیم قادری
مرکزی کنویز سنی تحریک
23/10/2000ء

کاپی برائے کاروائی
ہوم سیکرٹری سندھ
آئی جی پولیس سندھ
ڈی آئی جی کراچی پولیس، کمشنر کراچی

قائد اہل سنت محمد سلیم قادری کا خط (فیکس) ملتے ہی حکومتی ایوانوں میں زلزلہ آگیا فوراً ہلچل مچ گئی، کمشنر، آئی جی، ڈی آئی جی کو سخت کاروائی کے احکامات جاری ہوگئے، اور لیٹر بھیجنے کے دوسرے ہی دن یعنی 24 اکتوبر 2000ء کو ملزمان کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے گرفتار کرلیا گیا۔

ہم ڈرنے والے نہیں

1995ء میں کراچی کے علاقہ رنچھوڑ لائن میں عید میلاد النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے قائد اہل سنت محمد سلیم قادری شہید نے فرمایا:

"خود پر ہونے والے ظلم بتانا فرقہ پرستی نہیں۔"

ہم اپنے مسلک کی بات کریں اپنی عبادتگاہوں کی حفاظت کی بات کریں، محکمہ اوقاف کے ظلم کی بات کریں ہم ذرائع ابلاغ کے ظلم کی بات کریں ہم ریڈیو T.V اخبارات اور وسائل کے خلاف بات کریں، ان کے ظلم کی بات کریں بتاؤ کیا یہ فرقہ پرستی ہے۔ اگر تم اسے فرقہ پرستی سمجھتے ہو، تم اسے افراتفری سمجھتے ہو، تو یہ ہمیں قبول ہے۔ جب تک ہماری جان میں جان ہے، جب تک ہمارے جسم میں خون کا آخری قطرہ ہے ہم یہ کام کرتے رہیں

گے اپنے پرچم کو بلند کرتے رہیں گے۔ یہ ہمارا مشن ہے یہ ہمارا نصب العین ہے۔

مگر یاد رہے سنی تحریک دبنے کا نام نہیں، سنی تحریک ڈرنے کا نام نہیں، سنی تحریک ان مقدمات سے جیل سے ان قید و بند کی صعوبتوں سے جھکنے کا نام نہیں بلکہ……

ان مظالم کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار کا نام سنی تحریک ہے جناب والا! حقوق اہل سنت حاصل کرنے کا نام ہے تم مقدمے قائم کرو ہم فتح حاصل کریں گے۔ ہم تو حقوق اہل سنت حاصل کرنے کیلئے اپنی جان اپنا مال اپنا سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ لے کر سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر آ کھڑے ہوئے ہیں مانا کہ اس میں تکالیفیں ہوں گی۔

مگر اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہمیں اپنی جان، اپنا مال کی قربانی دیکر اپنی طاقت کا لوہا منوانا ہوگا۔

اے نجدیو! تم لوگ جیسا ہمارے ساتھ کرو گے ہم بھی ویسا ہی کریں تم نے غنڈہ گردی کی ہم بھی غنڈہ گردی کریں گے تم نے ڈنڈوں کا استعمال کیا ہم یقیناً اس کا

جواب دیں گے تم نے طاقت کا استعمال کیا تو ہم بھی طاقت کا استعمال کریں گے اگر تمہیں یہ حق حاصل ہے تو ہمیں بھی یہ حق حاصل ہے۔

محترم قارئین کرام! یہ تھے میرے عظیم قائد محمد سلیم قادری جن کے قول و فعل میں کبھی تضاد نہیں دیکھا، جو کہتے کر کے دیکھاتے، جس تقریر میں قائد تحریک نے یہ الفاظ بیان کیے اس تقریر کا ایک ایک لفظ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے، جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری شہید نے رنچھوڑ لائن کے اس عظیم الشان میلاد النبی ﷺ کانفرنس میں اور کیا بیان کیا آیئے پورا بیان ملاحظہ کرتے ہیں۔

دل آزاری

معزز علمائے اہلسنت اور درد رکھتے سنی بھائیو! آپ کے اس علاقے میں یہ جو عید میلاد النبی ﷺ کانفرنس ہو رہی ہے اسکا اہتمام سنی تحریک حلقہ رنچھوڑ لائین نے کیا ہے مجھ سے قبل دیگر مقررین نے اپنے اپنے مخصوص انداز میں موضوع کی مناسبت سے میلاد النبی ﷺ پر

روشنی ڈالی ہم جشن عید میلاد النبی ﷺ کے اس جلسہ کو وسیلہ بنا کر ذریعہ بنا کر سنی تحریک کے مشن کو آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں اس لیے کہ ہمارے یہ سارے جلسے تمام سرگرمیاں سنی تحریک کے مشن کو بتانے اسے کامیاب کرنے اس کا پیغام عوام اہلسنت تک پہچانے اور جب عوام اہل سنت اس پیغام سے متفق ہو جائے تو اس کے بعد وہ سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے وابستہ ہو کر اپنے حقوق کے حاصل کرنے کی جنگ میں میدان عمل میں آجائے سنی تحریک کیا چاہتی ہے؟ سنی تحریک کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ یہ وقتاً فوقتاً ہم آپ کو بتاتے رہتے ہیں اگر چہ سنی تحریک کو بنے مختصر سی مدت ہوئی ہے، بہت کم وقت ہوا ہے تقریباً چار ماہ سنی تحریک اس ملک میں اس شہر میں افراتفری کا عالم نہیں چاہتی ہمارے انداز ہماری activites سے کوئی یہ تأثر ہرگز نہ لے کہ ہم اس ملک میں افراتفری چاہتے ہیں کیونکہ ہم بانیان پاکستان، وہ بانیان پاکستان جو اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھتے تھے کی اولاد ہیں ہم ہرگز یہ نہیں چاہیں گے کہ اس ملک پر کوئی آنچ آئے اس ملک میں افراتفری کا عالم پیدا ہو۔ حکومت وقت بھی اس جان بات پر توجہ دے کہ آخر ہم یہ رونا کیوں رو رہے ہیں، آخر ہم چپہ چپہ قریہ قریہ جا کر اپنے درد رکھنے والے سنی بھائیوں سے یہ اپیل کیوں کرتے ہیں کہ تم سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر آؤ ہمارا دکھ سنو ہمارا پیغام سنو ہم یہ بات نہیں کہتے کہ ہم دوسرے مکتبہ فکر کو اس ملک سے ختم کر دیں گے۔ اس ملک سے نکال باہر کر دیں گے مگر......!

ہمیں ہمارا جائز حق تو دو

ہمیں یہ حق تو دو ہم اس ملک کے بنانے والوں کی اولاد ہیں ہم ان لوگوں کی اولاد ہیں جنہوں نے قربانیاں دے کر یہ ملک حاصل کیا تھا۔ اس لئے ہمیں یہ حق تو ہونا چاہیے کہ ہم اس ملک میں اپنی زندگی اپنے عقیدے، اپنے نظریئے کے مطابق گذار سکیں اس ملک میں تمام لوگ موجود ہیں وہ خواہ ہندو ہوں قادیانی ہوں عیسائی ہوں شیعہ ہوں اہل حدیث ہوں یا دیوبند مکتبہ فکر ہو، یہ تمام لوگ اس ملک میں رہ کر اپنے اپنے نظریات اپنے اپنے عقائد کے مطابق گذار رہے ہیں اس ظلم اور زیادتی کا کوئی رونا نہیں رو رہا۔ سوچو آخر اہل

سنت و جماعت یہ رونا کیوں رو رہی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم افراتفری نہیں چاہتے۔ اشتعال بازی ہم نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن یہ تو ہمارا حق بنتا ہے کہ اس ملک کے شہری ہونے کے ناطے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری عبادت گاہوں کا تحفظ ہو اس ملک کے قانون کی پابندی کرنے والے شہری ہونے کے ناطے یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اپنی عبادت گاہوں کے اندر جا کر اس میں اپنے عقائد اپنے نظریات کے مطابق عبادت کر سکیں ہم اپنے مسلک کے تحت زندگی گذار سکیں۔ بات عبادت گاہوں کی حد تک نہیں بلکہ ہم چار ماہ سے سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے اہل سنت سے ہونے والی ناانصافی کا رونا رو رہے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ رونا یہ درد ایک عرصہ سے ہمارے دل میں اٹھتا تھا اور سسکیاں لے کر دب جاتا تھا، ہم کئی بار سوچتے تھے کہ اہل سنت پر جو ظلم کے پہاڑ اس ملک میں دوسرے مکتبہ فکر توڑ رہے ہیں وہ کسی اور پر نہیں توڑے جا رہے۔ اس ملک میں کسی اور مکتبہ فکر کو یہ شکوہ نہیں کہ اس ملک میں ان کی عبادت گاہوں پر قبضہ ہوا ہو اگرچہ ہندو تھوڑے سے آباد ہیں اقلیت میں ہیں لیکن ان کی عبادت گاہ پر کسی نے قبضہ نہیں کیا شیعہ اس ملک میں آباد ہیں ان کی عبادت گاہ امام باڑے پر کسی نے قبضہ نہیں کیا اس ملک میں وہابی دیوبندی آباد ہیں ان کی عبادتگاہ پر کسی نے قبضہ نہیں کیا اس لئے وہ یہ رونا نہیں رو رہے ہیں۔

اہل سنت کے ساتھ ظلم

لیکن ہم سے ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں مساجد اہل سنت چھین لی گئیں ہماری سینکڑوں عبادتگاہوں پر قبضہ کر لیا گیا یہ ظلم ہے یہ زیادتی ہے اس ملک میں اہل سنت و جماعت اکثریت میں ہے اگر ہم یہ بات نہ بھی کہیں تو......!

اس ملک کے شہری ہونے کے ناطے ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم اپنی زندگی، اپنے نظریات، اپنے عقائد کے مطابق گذار سکیں یہ ہمارا قانونی حق ہے۔

وہ لوگ شیعوں کے خلاف کام کرنے کا دعوی کرتے ہیں ہم شیعوں کے حامی نہیں ہیں ہم شیعوں کو اپنا بھائی نہیں سمجھتے۔ مگر وہ لوگ جو مدحت صحابہ کے جلوس نکالتے ہیں وہ جو صحابہ

کی محبت کا دم بھرتے ہیں انہوں نے شیعوں کے امام باڑے پر قبضہ نہیں کیا بلکہ مساجد اہل سنت پر قبضہ کیا ہے اگر آج ہم ان کے خلاف بولتے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم افراتفری چاہتے ہیں بلکہ ہم تو اپنا حق مانگتے ہیں اور یاد رہے کہ ہم یہ حق مطالبوں کی صورت میں نہیں مانگتے۔

ظلم بہت سے ہیں ایک مسجد کا مسئلہ نہیں دو مساجد کا مسئلہ نہیں بلکہ ہماری ہزاروں مساجد پر پورے ملک پر قبضہ ہوا ہے اگر انتظامیہ کا کوئی ذمہ دار فرد یہ بات کہہ دے کہ تم پر ظلم نہیں ہوا تمہاری مساجد پر قبضہ نہیں ہوا تمہاری عبادتگاہوں پر قبضہ نہیں کیا گیا صرف یہ بات کہہ دے تو ہم سنی تحریک کا کام بند کردیں گے سنی تحریک کا کام ختم کردے گی۔

میں انصاف پسند لوگوں سے یہ سوال کرتا ہوں اگر ہم یہ کام کرنے چلے ہیں تو کیا یہ افراتفری ہے؟ کیا یہ فرقہ پرستی ہے؟ ہمارے عقائد کیا ہیں ہمارے نظریات کیا ہیں؟ ہم اس پر کسی سے بحث کرنے نہیں چلے کسی سے مناظرہ کرنے نہیں چلے یہ الگ بات ہے کہ وہ لوگ جو آٹے میں نمک کے برابر ہیں وہ ہمیں چیلنج دیتے ہیں افراتفری کا عالم تو وہ لوگ چاہتے ہیں۔ آپ ذرغور کیجیے بات صرف مساجد اہل سنت ہی کی نہیں ہم ایک رونا ذرائع ابلاغ کا بھی روتے ہیں۔

ہم افراتفری نہیں کرتے اس لئے……!

جس کا جی چاہتا ہے اہل سنت کے خلاف آکر بول جاتا ہے۔ ہم لوگ افراتفری نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ جس کا دل چاہتا ہماری اکثریت کے شہروں میں اور آبادیوں میں ہمارے خلاف آکر بول جاتا ہے ہم تو اپنی بستیوں میں کہہ رہے ہیں ہم اپنے لوگوں کے پاس گئے ہیں۔ ہم دوسروں کو دعوت نہیں دیتے، ہم دوسرے لوگوں کو اپنی طرف نہیں بلاتے۔ ارے ہم تو اپنے لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ اے سنیت کا درد رکھنے والو! سنی پلیٹ فارم پر آؤ تمہاری عبادتگاہوں کا مسئلہ ہے اس ملک میں کسی اور کی عبادتگاہ پر قبضہ نہیں ہوا صرف تمہاری عبادت گاہوں پر قبضہ ہوا ہے ذرائع ابلاغ کے جتنے بھی ذرائع ہیں ان میں

تمہارے عقیدے، تمہارے نظریئے کے خلاف بولا جاتا ہے ارے ابھی کل ہی کی بات ہے کہ وہ تکبیر رسالہ جو جماعتیوں کا بھی باغی ہے۔

یہ صحافت سے تعلق رکھنے والے لوگ یہ دیوبندی وہابی صحافی لوگ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں آزادی چاہیے اس ملک کی اکثریت اہل سنت و جماعت کی ہے ان کا یہ عقیدہ کہ سرکار ﷺ کا میلاد مناتے ہیں ان کی پیدائش کے دن عید سے بڑھ کر جانتے ہیں ارے ذرا اٹھا کر دیکھیے اس رسالے کو پڑھ کر تو دیکھیے اس میں میلاد پر کیسی بحث کی گئی ہے کروڑوں سینیوں کی دل آزاری کی گئی ہے تم کیسی آزادی کی بات کرتے ہو اگر تم اس کو آزادی سمجھتے ہو تو ہم اسے دل آزاری سمجھتے ہیں ہم اس کے خلاف مطالبہ کرتے ہیں اور یاد رکھو! اپنے مطالبے اپنی طاقت کے بل بوتے پر منوانا ہمارا منشور ہے اپنی طاقت کے بل بوتے پر اپنے حقوق کو حاصل کرنا ہمارا نصب العین ہے اپنی چھینی ہوئی مساجد کو واپس لینا ہمارا مقصد ہے۔

آج حکومت وقت لوگوں کو ٹیبل پر بٹھا کر بات کر رہی ہے کہ تم بات کرو تا کہ فرقہ واریت نہ پھیلے ذرا ان سے پوچھیے جن کو یہ اسلام میں آنے کے بعد بھی کافر سمجھتے ہیں انھیں اسلام سے خارج سمجھتے ہیں ان سے بحث و مباحثہ کرنا ان کو بھائی بندی کی دعوت دینا شرعا کیسا ہے۔ ہاں مگر جو سرے سے اسلام قبول ہی نہ کرے ان کا مسئلہ الگ ہے وہ لوگ جو صحابہ کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔ بک کیوں گئے اور مذکرات کر لئے ہم یہ مذاکرات نہیں کرنا چاہتے بلکہ اپنی عبادتگاہوں کو واپس لینا چاہتے ہیں یہ ہمارا قانونی حق ہے۔ ذرائع ابلاغ کا مسئلہ بیان کیا کہ جس کا دل چاہتا ہمارے خلاف بول جاتا ہے لیکن بات بس یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔

محکمہ تعلیم کا ظلم

اس ملک میں محکمہ تعلیم کا ظلم اٹھا کر دیکھیے محکمہ تعلیم کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیے تو پتہ چلے گا کہ اہل سنت کو کوئی نمائندگی نہیں دی گئی ہم انتظامیہ کو حکومت وقت کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اے ذمہ داران پاکستان ہمارے مطالبات پر ہمارے معاملات پر غور کرو ہم اس ملک کی

اکثریت ہیں۔ ہم اس ملک کے بنانے والوں کی اولاد ہیں ہم، پر کیا کیا ظلم نہیں ڈھائے گئے۔

شانِ مصطفیٰ مسجد سعیدہ آباد میں موجود ہے۔ ہماری مسجد N,O,C ہماری عدالت کا STAY ORDER ہمارے حق میں لیکن جناب وہاں وہابی دیوبندیوں نے ظلم وتشدد کیا تو 22 افراد ایک وقت میں شدید زخمی ہوتے ہیں مگر انتظامیہ کہتی ہے کہ ایسے چھوٹے موٹے واقعات مساجد کے جھگڑوں میں ہوتے رہتے ہیں۔ شیعوں کے آٹھ بندوں کا جلوس نکلے تو بلڈنگوں پر بھی نفری آگے رینجرز پیچھے رینجرز چاروں طرف پولیس پوری ٹریفک جام پورے شہر کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور اہل سنت کی سینکڑوں عبادتگاہوں پر کوئی دوسرا مکتبہ فکر اپنے ظلم وستم کی بنا پر غنڈہ گردی کی بنا پر قبضہ کر لے تو حکومت کچھ نہیں کرتی۔ ہم افراتفری نہیں چاہتے ہم کسی کی عبادت گاہ پر قبضہ نہیں کرنا چاہتے۔ سنی تحریک کا منشور ہے کہ جو جس کی عبادت گاہ ہو اس میں اپنے اپنے نظریات کے مطابق زندگی گذاریں۔

مگر ایسا نہ ہوا یہ ظلم جاری رہا تو یاد رہے ظلم جب حد سے بڑھتا ہے تو اس کے سننے کے حالات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ہم نے صدر وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ وفاقی وزراء محکمہ اوقاف کے علما شہری حکومت کے انتظامی لوگوں کو ٹیلی گراف خطوط پہنچا دیئے ہیں کہ سنی تحریک کے تحت آپ ان معاملات پر نگاہ ڈالو یہ ظلم اور زیادتی اس ملک میں صرف ہمارے ساتھ ہوئی ہے۔ ایک طرف غنڈہ گردی کے زور پر ہماری عبادتگاہوں پر قبضہ کیا جا چکا ہے تو دوسری طرف محکمہ اوقاف قائم کر دیا گیا ہے۔ ذرا غور سے سنیے میں اپنا پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کوئی مانے یا نہ مانے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے جو درد رکھنے والے سنی ہیں وہ ہمارے پیغام کو غور سے سنیں

محکمہ اوقاف کا ظلم

محکمہ اوقاف قائم کر کے ہماری وہ مساجد جو مزارات سے ملحق ہیں سوائے چند ایک کے سب میں وہابی دیوبندی مولویوں کو رکھا گیا ہے۔ یہ ظلم ہے مساجد ہماری ہیں۔ مزارات کے ماننے والے ہم ہیں، ان میں چندے اور نذرانے ہم لوگ ڈالتے ہیں مگر اس سے پلتے

وہابی دیوبندی ہیں یہ زیادتی ہے مگر انتظامیہ نے ابھی تک اس پر توجہ نہیں دی ہم وہابی دیوبندی کے خلاف نہیں بول رہے ہیں آپ بات سمجھئے ہماری مساجد ہیں ہم مزارات کے ماننے والے ہیں ہم نذرانے ڈالتے ہیں۔ لیکن ان مساجد میں ائمہ مؤذنین خادمین دوسرے مکتبہ فکر کے ہوں یہ ظلم ہے۔

ان مساجد میں اماموں کا تقرر کرنے کے لئے محکمہ اوقاف نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو تین ڈسٹرکٹ خطیب کہتے ہیں وہ طے کرتے ہیں کہ کس کو امام رکھنا ہے، کس کو مسجد کا امام بنانا ہے وہ تینوں ڈسٹرکٹ خطیب وہابی دیوبندی ہیں ہم بار بار یہ بات کہہ چکے ہیں یہ ہم پر ظلم ہے زیادتی ہے۔

یہ ہمارا مذہبی حق بنتا ہے کہ اگر ہماری عبادت گاہ حکومت وقت لے بھی لے تو اس میں امام ہمارا ہونا چاہیے امام سنی ہونا چاہیے اگر دیوبندیوں کی مسجد لی ہے تو اس میں دیوبندی امام رکھا جائے اگر شیعوں کا امام بارہ لیا ہے تو وہ شیعوں کے مطابق چلنا چاہیے مگر یہ زیادتی شیعوں کے ساتھ نہیں ہوئی وہابی دیوبندی کے ساتھ نہیں ہوئی ہاں یہ زیادتی صرف اہل سنت و جماعت کے ساتھ ہوئی ہے۔

ان ڈسٹرکٹ خطیبوں میں وہابی دیوبندی کے بجائے علماء اہل سنت کا تقرر ہونا چاہیے ہم اس کا مطالبہ کرتے ہیں اور اگر ہمارے کہنے پر ان کو نہ ہٹایا گیا ہمارے مطالبے پر عمل درآمد نہ کیا گیا تو ان ڈسٹرکٹ خطیبوں کو ہم خود ہٹا دیں گے۔

ہم افراتفری نہیں چاہتے اگر تم ہم پر ظلم کرو گے تو یاد رہے کہ ہم بھی انسان ہیں ہمارا بھی تمہاری طرح نفس ہے ہمارا بھی تمہارے جیسا دل ہے ہمارے بھی جذبات ہیں ہم بھی طاقت رکھتے ہیں۔

جیسا تم کرو گے ویسا ہم کریں گے

تم لوگ جیسا ہمارے ساتھ کرو گے ہم بھی ویسا ہی کریں تم نے غنڈہ گردی کی ہم بھی غنڈہ گردی کریں گے تم نے ڈنڈوں کا استعمال کیا ہم یقیناً اس کا جواب دیں گے تم نے

طاقت کا استعمال کیا تو ہم بھی طاقت کا استعمال کریں گے اگر تمہیں یہ حق حاصل ہے تو ہمیں بھی یہ حق حاصل ہے۔ تم دوسروں کی عبادتگاہوں کو چھیننے کی کاروائی کر رہے ہو تو انتظامیہ تمہیں کچھ نہیں کہتی اگر ہم اپنی عبادتگاہوں کا تحفظ کریں گے تو ہمیں کیوں کہے گی اپنی عبادت گاہوں کا تحفظ کرنا ہمارا مذہبی اور قانونی حق ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! تم تو یہ سمجھتے ہو کہ یہ ملک تم نے بنایا ہے اس ملک میں اکثریت اہل سنت و جماعت کی ہے مگر نصاب تعلیم دیکھو تمہاری اولادوں کا تمہاری نسلوں کا یہ ذہن بنایا جا رہا ہے کہ اس ملک کے بنانے والے اس ملک کے جو بانی ہیں وہ وہابی دیوبندی ہیں یہ آٹھویں جماعت کی اردو کی کتاب جو سندھ ٹیکسٹ بورڈ کی تصدیق شدہ ہے اس میں ''تحریک پاکستان میں علماء کا کردار'' مضمون میں صرف وہابی دیوبندی مولویوں کو پیش کیا گیا یہ ظلم ہے یہ زیادتی ہے ہم ان زیادتیوں کے خلاف سنی تحریک کا پلیٹ فارم لے کر چلے ہیں ہم افراتفری نہیں چاہتے ہم اپنا حق چاہتے ہیں اور ہر طریقے سے ہم اپنا حق حاصل کرنا چاہتے ہیں یاد رہے وہ نذرانے جو محکمہ اوقاف مزارات سے حاصل کرتا ہے۔ میں ثبوت سے کہہ سکتا ہوں، میں ثبوت سے کہہ رہا ہوں اس نذرانے سے محکمہ اوقاف جو کتابیں شائع کرتا ہے وہ کتابیں زیادہ تر وہابیوں کی لکھی ہوئی ہیں جو لائبریریاں قائم کی جاتی ہیں ان میں زیادہ تر وہابی دیوبندی تعینات ہوتے ہیں۔

سب سے پہلے پاکستان میں مذہب کے نام پر جس نے تشدد اور اسلحہ کا اظہار کیا وہ جماعتی ٹولہ ہے وہ جماعتی ٹولہ جو پاکستان بنانے کے بھی مخالف تھا انھوں نے اس ملک کے اندر تشددانہ کاروائیاں کر کے لوگوں کو اس جانب راغب کیا پھر ان کے بعد پھر اس کے بعد سپاہ صحابہ نامی تنظیم نے یہ کام کیا ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اے سنیت کا درد رکھنے والو! مزارات کے تم ماننے والے ہو تم مزارات پر چندے اور نذرانے ڈالتے ہو لیکن ان نذرانوں سے تمہارے خلاف وہابی دیوبندی کی کتابیں چھپتی ہیں تمہارے نذرانوں سے وہابی دیوبندی پلتے ہیں، تمہارے نذرانے تمہارے خلاف استعمال کیے جاتے ہیں یہ ظلم ہے یہ زیادتی ہے۔ تکبیر رسالے کی بات ہوئی ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ یہ رسالہ شہر کراچی ہی

میں نہیں بلکہ پورے ملک میں نکلنا ہی نہیں چاہیے

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پاکستان کا قانون

کیونکہ یہ حکومت پاکستان نے خود یہ قانون منظور کیا ہے کہ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور اس کی سزا موت ہے اور اس رسالے میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن کو منانا عیسائیوں کا طریقہ لکھا گیا جو گستاخی ہے۔ اس پر اسے سزائے موت ملنی چاہیے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہر طرف سے ہر طرح سے ہمارے ذہن کو بدلا جا رہا ہے حکومت ہو تو وہ محکمہ تعلیم کے ذریعے تمہاری نسلوں کا ذہن بدل رہی ہے اخبارات ہوں رسائل ہوں جس کا جی چاہتا ہے تمہارے خلاف لکھ دیتا ہے جس کا دل چاہتا ہے تمہارے خلاف بول جاتا ہے۔ تم اکثریت میں ہو یہ وہابی دیوبندی کم ہیں مگر ان کوئی کچھ نہیں کہتا اس لئے کہ اگر وہابی دیوبندی کو کچھ کہا تو سعودی ریال آنا بند ہو جائیں گے یہ تکبیر رسالے پر اگر بات کی تو صحافی کہیں گے کہ یہ آزادی صحافت کے خلاف ہے ہم بات محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کریں تو یہ جرم ٹھہرے ہم عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کریں تو یہ شرک ٹھہرے۔ اور تم ہماری دل آزاری کرو اور ہم کچھ بولیں تو یہ آزادی صحافت کے خلاف ہو جائے۔

ہم انتظامیہ سے حکومت سے ایجنسیوں کے جو لوگ یہاں موجود ہیں کہ ان سے کہتے ہیں کہ ہمارا یہ پیغام پہنچاؤ کہ تکبیر رسالے کو بند کر دو یا تکبیر کے ایڈیٹر سے کہو کہ وہ توبہ کر لے اگر اس نے توبہ شائع نہیں کی اور اگر یہ رسالہ شائع ہوا تو ہم یہ رسالہ نہیں نکلنے دیں گے۔ ہم اس کا بائیکاٹ کریں گے۔

ان وہابی دیوبندیوں کے دل کی سیاہی دیکھیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر پورے ملک میں جو ہمارے جلوس نکلتے ہیں یہ ان پر حملہ کرتے ہیں۔ قانونی بات سمجھئے اس ملک میں جو قوم جو مکتبہ فکر آباد ہے۔ اس کو یہ آزادی ہے کہ وہ پاکستان کے قانون کے مطابق وہ اپنی زندگی اپنے نظریئے، اپنے عقائد کے مطابق گذاریں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ شیعہ جلوس نکالے تو کچھ نہ

ہو دیو بندی وہابی سر عام ہمارے خلاف بول جائیں تو انتظامیہ کچھ نہ کرے، یہ حزب اللہ جو چند آدمی ہیں جو کیماڑی میں رہتے ہیں ہم ان کو کیماڑی ہی میں دفن کر دیں گے ان لوگوں کے چہرے بھی ڈراؤنے ہوتے ہیں لعنت کا طوق اپنے کاندھے پر اٹھا کر چلتے ہیں یہ جلسہ کریں تو ان کو کوئی نہ روکے یہ ہماری آبادیوں میں ہمارے خلاف بولیں تو کچھ نہ ہو، اگر ہم بات کریں تو لوگ اسے فرقہ پرستی کہیں، لوگ اسے افراتفری کہیں ہمیں فرقہ وارنہ کہیں۔

خود پر ہونے والے ظلم بتانا فرقہ پرستی نہیں

ہم اپنے مسلک کی بات کریں اپنی عبادتگاہوں کی حفاظت کی بات کریں، محکمہ اوقاف کے ظلم کی بات کریں ہم ذرائع ابلاغ کے ظلم کی بات کریں ہم ریڈیو T,V اخبارات اور وسائل کے خلاف بات کریں، ان کے ظلم کی بات کریں بتاؤ کیا یہ فرقہ پرستی ہے۔

اگر تم اسے فرقہ پرستی سمجھتے ہو، تم اسے افراتفری سمجھتے ہو، تو یہ ہمیں قبول ہے۔ جب تک ہماری جان میں جان ہے، جب تک ہمارے جسم میں خون کا آخری قطرہ ہے ہم یہ کام کرتے رہیں گے اپنے پرچم کو بلند کرتے رہیں گے۔ یہ ہمارا مشن ہے یہ ہمارا نصب العین ہے۔

یہ سنی بہت سادہ ہیں جو اکثریت میں ہوتے ہیں وہ منتشر بھی ہوتے ہیں یہ ہماری کوتاہی ہے یہ ہماری کاہلی ہے کہ ہم نظم وضبط ایک پلیٹ فارم ایک تنظیم کے تحت نہیں رہے مانا کہ یہ ہماری کوتاہی ہے لیکن!

سنی تحریک اس کاہلی اس سستی کا ازالہ اپنی ہر شئے کی قربانی دے کر اپنے درد رکھنے والوں کو جو مسلک کا درد رکھتے ہیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دے رہی ہے اور یہ کام کرتی رہے گی۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! کیا تم اس بات پر متفق ہو کہ تم سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر سنیت کا کام کرنے کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کرو گے ہمارے ساتھ قربانیاں دو گے۔ (وہ لوگ ہاتھ نہ اٹھائیں جو دل سے اس کیلئے تیار نہیں ہیں) ماشاء اللہ یہ قربانیاں نعرہ لگانے

کی نہیں ہیں یہ قربانیاں صرف تقریر سننے کی نہیں ہیں بلکہ یہ قربانیاں اپنی جان اپنے مال کہ ہین جنھیں دینے کے لئے آپ کو تیار رہنا ہوگا۔

شیعوں کو کافر لکھا گیا تو انتظامیہ نے کچھ نہ کیا سرکار ﷺ کی شان میں صحابہ کی شان میں اولیاء کی شان میں گستاخیاں کی جاتی ہیں تو کچھ نہیں ہوتا کوئی بند نہیں ہوتا مگر جب ہم نے حقوقِ اہل سنت کی بات کی اپنی مساجد کی بات کے سرکار ﷺ کی محبت وعظمت کی بات کی ہم نے صحابہ واولیاء کی محبت کی بات کی تو کبھی لیاقت آباد کے کارکن بند ہوتے ہیں کبھی برنس روڈ کے کارکن بند ہوتے ہیں کبھی سعید آباد کی مسجد کے معاملے میں ہمارے کارکن سینٹرل جیل میں ایک ہفتے تک بند رہتے ہیں صرف مسجد کے مسئلے میں اور مقدمے کی نوعیت 360 جیسی وکیل صاحبان موجود ہیں 360 میں جو پھنس جائے وہ پھر کورٹوں کے چکر ہی کاٹتا ہے۔ سنیت بھی بھول جاتا ہے اور سارے مسائل بھول جاتا ہے یہ وہابیوں نے یہ دوسری لابیوں نے اہل سنت و جماعت کے ساتھ اس ملک میں یہی کیا ہے۔ بیوروکریسی نے یہی کیا ہے۔

جب مسجد کا جھگڑا ہوتا ہے مسجد ہماری ہوتی ہے ہم جاتے ہیں D,C کے پاس، کمشنر کے پاس، انتظامیہ کے پاس کہ ہماری مسجد پر قبضہ کرلیا گیا ہے ہماری مسجد میں یہ صلوۃ پڑھنے نہیں دیتا تو ......

انتظامیہ دونوں کو بند کردیتی ہے بات سمجھئے یہ انگریزوں کا قانون ہے یہ ظلم ہے مسجد ہماری ہے زیادتی بھی ہمارے ساتھ ہو مخالف کو تو بند کردیا جائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی بند کردیا جائے تو یہ غریب سنی یہ سادہ لوح سنی جس کے پاس سعودیہ کے ریال نہیں جس کے پاس کویت کے دینار نہیں قطر کی امداد نہیں یہی وجہ ہے کہ غریب سنی دب کر بیٹھ جاتا ہیں۔

مگر یاد رہے سنی تحریک دبنے کا نام نہیں سنی تحریک ڈرنے کا نام نہیں، سنی تحریک ان مقدمات سے جیل سے ان قید و بند کی صعوبتوں سے جھکنے کا نام نہیں بلکہ......

ان مظالم کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار کا نام سنی تحریک ہے جناب والا! حقوق

اہل سنت حاصل کرنے کا نام ہے تم مقدمے قائم کرو ہم فتح حاصل کریں گے۔ ہم تو حقوق اہل سنت حاصل کرنے کیلئے اپنی جان اپنا مال اپنا سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ لے کر سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر آ کھڑے ہوئے ہیں مانا کہ اس میں تکالیف ہوں گی اے ہاتھ اٹھانے والو! اے سنیت کے درد کی باتیں کرنے والو! صرف تقریریں سننے کا نام قربانی نہیں یہ ہاتھ اٹھانے کی لاج نہیں بلکہ تمہیں ظلم وتشدد کا شکار ہونا پڑے گا کبھی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا ہوں گی اور کبھی وہابی دیو بندی، یہ شیعہ قادیانی اور کبھی چکڑالوی ان کے ظلم و تشدد کا سامنا کرنا پڑے گا ہم یہی بات کہنا چاہتے ہیں کہ......

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اے قربانی کا دعوی کرنے والو! تمہیں قربانی کی دلیل دینی ہوگی جب مساجد کا مسئلہ ہوگا تو تمہیں سنی تحریک پکارے گی اور کسی اور کے پاس نہیں جائے گی اس کے پاس کسی بیرون ملک کی امداد نہیں کہ ہم کرائے کے لوگوں کو بلا کر اپنے حقوق کی بات کرسکیں۔ یہ قربانی تمہیں دینی ہوگی کبھی اپنی طاقت کا لوہا اپنی افرادی قوت سے منوانا ہوگا اور کبھی اپنی طاقت کا لوہا اپنی جانوں کی قربانی دے کر منوانا ہوگا اپنے مال کی قربانی دے کر منوانا ہوگا یہی سنی تحریک کا پیغام ہے یہی سنی تحریک کا پلیٹ فارم ہے۔ سنی تحریک کسی کے حقوق کے خلاف بات نہیں کرتی سنی تحریک اہل سنت و جماعت جو اس ملک کی اکثریت ہیں یاد رہے یہ دعوی نہیں اس دعوی کی دلیل پورے ملک کا جائزہ لیں انتظامیہ کے لوگوں پر مت جایئے گا یہ رپورٹ حکومت وقت کے پاس بھی موجود ہے سابقہ حکومتوں کو بھی یہ معلوم تھا کہ اس ملک کی اکثریت اہل سنت و جماعت پر مبنی ہے مگر انہیں پتا ہے کیا......

یہ لوگ بہت پر امن ہیں بہت سادہ لوح ہیں یہ کبھی قربانی نہیں دیتے کیا تم اس ریت کو توڑ دو گے اور قربانی کا ذہن بناؤ گے؟ اگر کبھی اہل سنت و جماعت کے حقوق پر اہل سنت کی عظمت پر، اس کی شان پر حرف آئے گا تو کیا تم میدان میں آ کر اپنی جان اپنے مال کو قربان کرنے کا عملی ثبوت دو گے؟

ہم کوئی سیاسی نعرہ لگوانے نہیں آئے

سنی تحریک کا پلیٹ فارم یہی پیغام لے کر آیا ہے ہم کوئی سیاسی نعرہ لگوانے نہیں آئے۔

آپ جس پلیٹ فارم پر ہیں جس جگہ پر ہیں اہل سنت و جماعت کیلئے کام کیجئے سنی تحریک کی یہی دعوت ہے اگر آپ قانون دان ہیں تو بحیثیت قانون دان سنی تحریک کے مددگار بنیئے، اگر آپ ٹیچر ہیں تو بحیثیت ٹیچر سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر آکر کام کیجئے اگر آپ مصنف ہیں تو بحیثیت مصنف تحریر کا کام کر سنی تحریک کا ساتھ دیجئے۔ اگر آپ افرادی قوت کا اظہار کر سکتے ہیں تو اس طریقے سے سنی تحریک کی مدد کیجئے یہ آپ کا کام ہے اس لئے کہ ہمارا کام تھا پیغام پہنچانا عمل کرنا آپ کا کام ہے۔

ہمارے پاس کوئی دولت نہیں ہمارے پاس کوئی کمپیوٹر نہیں جس کی بنیاد پر ہم سنی تحریک کا کام انگلیوں پر بٹن دبا کر فوراً کرلیں ایسا نہیں ہے بلکہ ہم تو آپ کو دعوت دینے آئے ہیں آپ کا ذہن بنانے آئے ہیں کہ اگر آپ ہمارے ساتھ ہوں گے آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔

آپ ہر جگہ ہمارے ساتھ ہوں گے ہمارے کام میں مددگار ہوں گے ہمارے کام میں کم از کم ہاں کرنے والے ہوں گے ہماری حوصلہ افزائی کرنے والے ہوں گے تو ہم ہی سنی حقوق کو حاصل کرنے میں انشاء اللہ عزوجل یقیناً کامیاب ہوں گے ہماری یہی دعوت یہی پیغام ہے۔

آپ آئیں سنی تحریک کے حقوق حاصل کرنے کے لئے سنی تحریک کے مرکزی اور مقامی دفتروں پر رابطہ کیجئے مقامی دفاتر میں ہمارے علاقائی کنوینر موجود ہوتے ہیں اگر آپ سنی تحریک کے اغراض و مقاصد سمجھئے اور اس کو دور دور تک سنی تحریک کے پیغام کی صورت میں پہنچائیں جو علاقائی مسائل سنیت کے خلاف ہوتے ہیں ان کے خلاف جو کام کیا جاتا ہے اس کے لئے سنی تحریک کا پلیٹ فارم حاضر ہے آپ آئیں سب کو یہ دعوت ہے۔ ہم منظّم اور ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے کام کریں اور تمام باطل

قوتوں کے خلاف ایک آواز ہو کر حکومت وقت کو بھی اور دنیا کو بھی بتائیں کہ اہل سنت و جماعت کے بالخصوص نوجوان جاگ اٹھے ہیں۔ ان کے بزرگ ان کے علماء ان کے اکابرین یہ سب ایک ہیں ایک ساتھ ہیں اپنے حقوق حاصل کر کے رہیں گے۔ ہمارا یہی پیغام ہے اللہ عزوجل سے ہماری دعا ہے کہ

اے مالک ومولا! ہم جو یہ سنی تحریک کا پلیٹ فارم لے کر چلے ہیں اس کے کام میں ہمیں جو تکلیفیں آتی ہیں ان پر ہمیں صبر کرنے کی توفیق نصیب فرما اور اس معاملے میں اس کام کرنے میں جو مشکلات آتی ہیں ان مشکلات کے باوجود،...... اے مالک ومولا! ہمیں سنیت کا کام کرنے تک استقامت نصیب فرما۔ اے مالک ومولا سنی تحریک کے کارکنان کے حوصلے بھی بلند فرما۔ اور مسائل جو ان پر آتے ہیں کہ باوجود ان کے سنی تحریک کا کام کرنے کے حوصلے کو مزید بلند فرما، جذبہ عطا فرما۔ امین بجاہ النبی الامین ﷺ

و ما علینا الا البلاغ المبین

عظیم قائد کے تاریخی کارنامے

اگر تعصب اور تنقید کی عینک اتار کر دیکھا جائے تو امیر شہداء اہل سنت محمد سلیم قادری کا ہر ہر کارنامہ، ہر ہر کام، عظیم اور تاریخی ہے بھلے اس میں توہین قرآن کرنے والے مکی مسجد کے مؤذن کو سزا دلوانے کا کارنامہ ہو بھلے ملک میں امن تباہ کرنے والے سپاہ صحابہ کے سربراہ اعظم طارق کے خلاف حکومتی اجلاسوں میں آواز بلند کرنا ہو، چاہے سنی مساجد کے تحفظ کی بات ہو، بھلے مزارات اولیاء کا دفاع، چاہے دیوبندیوں وہابیوں سے سنیوں کی مقبوضہ مساجد واپس لینے کا کام ہو، سنی علماء مشائخ کو تحفظ فراہم کرتے ہوئے انہیں کھل کر عقیدہ بیان کرنے کو کہنے کا ہو۔ الغرض آپ جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری شہید کے کسی بھی کام کو اٹھا کر دیکھ لو وہ تاریخی ہوگا۔

مگر اب ہم آپ کے سامنے چند ایسے کارنامے بیان کرنے لگے ہیں جو بڑی بڑی جماعتیں اور بڑے بڑے لیڈر نہیں کروا سکے۔

لیکن دنیا نے دیکھا کہ سلیم قادری شہید نے ان گھمبیر مسائل کو نا صرف چیلنج کیا بلکہ ان کو پایا تکمیل تک پہنچا کر دم لیا۔

قادیانی وزیر کو برطرف کروانا

جس پاک وطن کے حصول میں ہمارے اکابرین نے جان و مال، عزت و آبرو کی قربانی دی اس ملک میں اگر قادیانی وزیر کو مسلط کر دیا جائے تو ایک سچے عاشق رسول ﷺ کے کیا جذبات ہوں گے؟ وہ شخص قربانیاں دینے والے علماء و مشائخ کے خون سے غداری کرتے ہوئے، قادیانی شخص کو وزارت ملنے پر خاموش کیسے بیٹھ سکتا ہے۔ ایسا ہی معاملہ کچھ قائدِ سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید کے ساتھ بھی ہوا جب 1996ء میں بے نظیر بھٹو کی حکومت کے بعد سندھ حکومت کے نگران سیٹ اپ میں قادیانی وزیر کنور ادریس کو شامل کیا گیا۔ نیوز ملتے ہی امیرِ شہداء اہل سنت محمد سلیم قادری شدید جلال میں آ گئے ہنگامی اجلاس طلب کیا اور قادیانی وزیر کو ہٹانے کے لئے سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے جلسے جلوس اور ریلیوں کا اعلان کر دیا، قائد کا حکم ملتے ہی عوام اہل سنت و کارکنان تحریک روڈوں پر نکل آئے، ابتداء حکومت نے جلسے، جلوسوں اور احتجاجی مظاہروں کو روکنے کی کوشش کی مگر نبی آخر الزمان ﷺ کے دیوانوں کا یہ کارواں تھا جو رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ قائد سنی تحریک نے بھرپور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا تمام ریلیوں، احتجاجی مظاہروں کی خود قیادت کی، علماء مشائخ کو جلسے جلوسوں میں شرکت کرنے پر آمادہ کیا اور دوسری طرف حکومت کو اپنا فیصلہ تبدیل کرنے کے لئے لیٹر بھی لکھا، لیٹر میں کیا لکھا آیئے ملاحظہ کرتے ہیں۔

عزت مآب جناب ملک معراج خالد صاحب
وزیر اعظم
اسلامی جمہوریہ پاکستان اسلام آباد
السلام علیکم!

سنی تحریک ملک کی اکثریت عوام اہل سنت کی نمائندہ تنظیم ہے، سندھ کی صوبائی گورنر

حکومت میں قادیانی وزیر کنور ادریس کی موجودگی اسلامیہ نظریہ و آئین پاکستان کے منافی ہے۔ اس غیر آئینی اقدام سے عوام اہل سنت میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے۔ لہذا جناب والا! مہربانی فرما کر انتہائی اہم حساس مذہبی مسئلے کا فوری نوٹس لے کر سندھ کی نگران کابینہ سے قادیانی وزیر کو برطرف کیا جائے۔ آپ کے اس مسئلے پر احسن اقدام سے آپ کا ممنون و مشکور ہوں گا۔ فقط

والسلام

آپکا خیر اندیش

محمد سلیم قادری

مرکزی کنویز سنی تحریک

20/11/1996

مجاہد ختم نبوت محمد سلیم قادری شہید کا خط ملتے ہی حکومتی ایوانوں میں ہلچل مچ گئی۔ اور نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے فی الفور قادیانی وزیر کنور ادریس کو ہٹانے کا اعلان کر دیا۔

یہ تھے شیر اہل سنت محمد سلیم قادری شہید جو کہا کر دکھایا، آج کل بھی بہت سے لوگ قائد سنی تحریک کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو شیر اہل سنت جرنیل اہل سنت قائد اہل سنت اور نہ جانے کیا کیا لکھواتے ہیں مگر ان کی کارکردگی دیکھی جائے تو زیرو ہے۔

اور آج کل دیو بندی تحفظ ختم نبوت کے ٹھیکیدارو! اپنا کوئی ایک کارنامہ تو بتاؤ؟ اگر نہیں ہے تو پھر اپنے جھوٹے مسلک پر لعنت بھیجتے ہوئے، مسلک حق اہل سنت و جماعت بریلوی قبول کر لو۔ اور ختم نبوت کے عظیم مجاہد محمد سلیم قادری شہید کی تحریک میں شامل ہو جاؤ۔

تکبیر رسالے کا بائیکاٹ

جس نے بھی ناموس رسالت پر حملہ کرنے کی کوشش کی جرنیل اہل سنت شمشیر بے نیام کی طرح اس کی گردن تک پہنچ گئے۔

کراچی کے ایک گستاخ ایڈیٹر صلاح الدین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے اپنے رسالہ تکبیر میں لکھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا عیسائیوں کا طریقہ ہے (معاذ اللہ) قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی نظر سے جب یہ رسالہ گذرا تو فرط جذبات سے آپ کی آنکھیں نم ہوگئیں، دل میں گستاخ رسول کے خلاف کاروائی کرنے کی آگ بھڑکنے لگی آپ نے ایک عظیم الشان جلسہ کیا اور جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا حکومت پاکستان نے خود یہ قانون منظور کیا کہ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور اس کی سزا موت ہے تکبیر رسالے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی گئی ہے اس کو سزا ملنی چاہیے یہ کونسی آزادی صحافت ہے کہ تم ہماری دل آزاری کرو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرو اور ہم بولیں تو آزادی صحافت کے خلاف ہو جائے؟ ہم انتظامیہ سے، حکومت سے، ایجنسیوں کے جو لوگ یہاں موجود ہیں ان سے کہتے ہیں کہ ہمارا یہ پیغام پہنچاؤ کہ تکبیر رسالہ کو بند کر دیا جائے۔ تکبیر رسالے کے ایڈیٹر سے کہو کہ وہ توبہ کرے اگر اس توبہ شائع نہ کی اور رسالہ شائع ہوا تو ہم یہ رسالہ نہیں نکلنے دیں گے اگر انتظامیہ نے توبہ کروا کے معافی نامہ نہ لکھوایا تو ہم یہ کام خود کرلیں گے۔

پھر کراچی کی عوام نے دیکھا جو تکبیر رسالہ MQM کے خلاف لکھ کر بھی پورے جوبن سے شائع ہو رہا تھا، جس رسالے کے خلاف کاروائی کرنے سے MQM ڈرتی تھی۔ اس بے باک اور بے غیرت ایڈیٹر کو جرنیل اہل سنت نے 72 گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ابھی 72 گھنٹے پورے نہیں ہوئے تھے رسالہ کا ایڈیٹر صلاح الدین نے علماء اہل سنت کی موجودگی میں اپنی گستاخی سے توبہ کی اپنا معافی نامہ شائع کیا اور آئندہ کے لئے رسالہ تکبیر کو کراچی سے شائع نہ کرنے کا وعدہ کیا۔ تاریخ گواہ ہے جو رسالہ پورے پاکستان میں کراچی سے سپلائی ہوتا تھا قائد تحریک نے اس کو کراچی کی سرزمین سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھپنا بند کروا دیا۔ جواب اتنک کراچی سے شائع نہیں ہوا یہ تھی میرے قائد کی طاقت۔ آج کے قائدین اور اکابرین بھی اپنی کارکردگی پر نظر دوڑائیں اور چند منٹ کے لئے غور کریں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں ہمیں کیا کرنا چاہیے تھا کیا کر رہے ہیں؟

جنگ اخبار اور ترجمہ کنزالایمان

دشمن نے کسی میدان میں بھی مسلک حق اہلسنت پر حملہ کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا جس پلیٹ فارم پر بھی جب بھی موقع ملا اہل سنت پر کیچڑ اچھالا جب سنی تحریک بنی تو اس وقت قائد تحریک کے سامنے دیگر چیلنجز کے ساتھ ساتھ پرنٹ میڈیا میں اہل سنت کے عقائد و نظریات کے خلاف مواد شائع کرنے کا بھی مسئلہ تھا۔ پہلے تو قائد اہل سنت محمد سلیم قادری شہید نے تمام اخبارات کو اپنی روش بدلنے کا کہا جب ہٹ دھرمی انتہا سے بڑھی تو امیر شہداء اہل سنت محمد سلیم قادری نے کھارادر میں آواز اہل سنت کانفرنس رکھی جو 1991ء میں انعقاد پذیر ہوئی۔

اس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا یہ اخبارات والے ٹوٹل اہل سنت کے خلاف لکھتے ہیں آپ کہیں گے ہم نے نہیں دیکھا۔ آپ کہیں گے ہم نے نہیں دیکھا ہم نے نہیں پڑھا ہم نے نہیں سنا تو سنی تحریک کی آنکھ سے دیکھیے یہ جنگ اخبار یہ دوسرے اخبار جو 65 سے زائد کراچی سے نکلتے ہیں سب کے سب اہل سنت کے خلاف کام کرتے ہیں آپ مین صفحہ پر دیکھیں ترجمہ وہابیوں دیوبندیوں کا ہوتا ہے اس میں زیادہ تر وہ آیتیں ہوتی ہیں جن کا ترجمہ وہابی دیوبندی نے اس انداز پر کیا ہے جو اہل سنت و جماعت پر ہٹ کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ یہ جنگ اخبار عموماً یہی آیات دیتا ہے ہم نے بات چیت کر لی ہے ہم نے انھیں پیغام دے دیا ہے کہ

ہم اپنے سنیت کا درد رکھنے والے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کر رہے ہیں جب ہم متحد ہو گئے تو تم یقین مان لو کہ تم لکھنا بھی چاہو گے تو نہیں لکھ سکو گے نہیں لکھ سکو گے۔

پھر کراچی کی عوام نے دیکھا کہ قائد سنی تحریک نے روزنامہ جنگ کے اس فعل کے خلاف احتجاج کی کال دی اور فرمایا تمام عشاقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم روزنامہ جنگ کا مکمل بائیکاٹ کرو، عوام اہل سنت نے اپنے جرنیل کا حکم ملتے ہی روزنامہ جنگ کا بائیکاٹ کر دیا۔ ایک لاکھ پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہونے والے اخبار کو ایک ہی دن میں عقل آ گئی کیونکہ

بائیکاٹ کی وجہ سے صرف 35 ہزار اخبار بکا۔ وہ بھی جو شہر کراچی سے باہر بھیجا گیا تھا۔ باقی ایک لاکھ پندرہ ہزار ردی کا ڈھیر بن گیا۔ سلیم قادری کی آواز پر سنی قوم کی ثابت قدمی دیکھ کر روزنامہ جنگ کی انتظامیہ کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔ وہی انتظامیہ جو اہل سنت کے خلاف مواد شائع کر کے فخر محسوس کرتے تھے۔ وہی لوگ عاشق صادق سیدی اعلی حضرت کا ترجمہ کنز الایمان شائع کرنے میں ہی عافیت محسوس کرنے لگے۔

میرے عظیم قائد کی برکت اب تک روزنامہ جنگ میں ترجمہ کنز الایمان شائع ہو رہا ہے۔

نوائے وقت میں سنیت کا مواد

جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ صرف روزنامہ جنگ ہی نہیں 65 سے زائد اخبار شائع ہوتے ہیں تمام اخبار ہی مسلک حق اہل سنت وجماعت کے خلاف زہر اگل رہے تھے قائد محترم نے اجتماعی طور پر سب کو متنبہ کرنے کے بعد فرداً فرداً تمام کو مزا چکھانے کا عہد کیا۔ جس میں روزنامہ نوائے وقت بھی شامل تھا قائد اہل سنی تحریک نے روزنامہ نوائے وقت کی انتظامیہ کو اہل سنت کے خلاف مواد شائع کرنے، سنی تحریک کی نیوز نہ لگانے اور سپاہ صحابہ کو نمایاں کوریج دینے پر اپنے تحفظات سے آگاہ کیا اور نوائے وقت کی انتظامیہ کو بتایا کہ اگر آپ لوگوں نے اپنی اس حرکت پر نظر ثانی نہ کی تو عوام اہل سنت اشتعال میں آکر کچھ بھی کر سکتی ہے۔ پھر میں ذمہ دار نہیں ہوں گا۔

نوائے وقت کی انتظامیہ نے امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری کی اس دردمندانہ اپیل پر توجہ دینے کے بجائے اپنی ہٹ دھرمی جاری رکھی جس کے نتیجے میں کچھ نامعلوم مشتعل لوگوں نے نوائے وقت کے مرکزی دفتر پر دھاوا بول دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا دفتر تہس نہس کر دیا اب بھی سبق سیکھنے کے بجائے نوائے وقت کی انتظامیہ نے قائد تحریک پر جھوٹے مقدمات بنوا دیے، جس کے نتیجے میں بھاری نفری کے ساتھ میرے عظیم قائد کے گھر پر چھاپہ مارنے گئے گھر کی تلاشی لی گئی گھر کی خواتین کو ہراساں کیا گیا، جب قائد سنی

تحریک نہ ملے تو آپ کے بڑے بھائی اقبال عطاری جو دعوت اسلامی کے ساتھ وابستہ تھے ان کو اٹھالیا گیا صرف اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ مرکز اہل سنت پر چھاپہ مار کر بے گناہ سترہ کارکنان کو بھی گرفتار کرلیا گیا میرے عظیم قائد نے ان تمام یزیدی قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ عوام اہل سنت نے بھرپور ساتھ دیا بالآخر نوائے وقت اور انتظامیہ کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔ بے گناہ کارکنان رہا کرنے پڑے اور نوائے وقت میں ترجمہ کنز الایمان سمیت اہل سنت کا مواد شائع کرنے میں ہی عافیت جانی۔

جرنیل اہل سنت کی ثابت قدمی اور عوام اہل سنت کی ان سے محبت کی وجہ سے دیگر اخبار نے روزنامہ جنگ اور نوائے وقت سے سبق سیکھتے ہوئے اپنے اخبارات میں اہل سنت کو نمایاں جگہ دینا شروع کردی جو آج تک جاری ہے۔ مجاہد اہل سنت محمد سلیم قادری نے انتظامیہ، پولیس اور دیگر اداروں کی جانب سے بھی عوام اہل سنت پر کیے جانے والے مظالم کو بیان کیا اس بیان کے ایک ایک لفظ میں سنیت کا درد ہے میں یہاں اس بیان کو لفظ ٹو لفظ تحریر کرنا اپنے لیے یوں ضروری سمجھتا ہوں اس بیان میں کیا خاصیت ہے آیئے دیکھتے ہیں

آوازِ اہل سنت کانفرنس

حضرات علماء اہل سنت و سنی تحریک کے مرکزی قائدین اور ہمارے درد رکھنے والے سنی بھائیو! سنی تحریک کے جو کارکنان حیدر آباد کی نااہل انتظامیہ کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنے اور حیدر آباد میں جہاں سنی تحریک کا کام ابتدائی مراحل میں ہے جو کارکنان بند ہوئے تھے جن میں آٹھ حیدر آباد اور دو کراچی کے کارکنان تھے وہ اس وقت سنی تحریک کے ساتھیوں کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے بڑی بڑی ضمانتوں کے بل بوتے پر باہر ہیں اور اس وقت بھی ہمارا ایک ساتھی انتظامیہ کے جھوٹے مقدمات کی وجہ سے حیدر آباد کی جیل میں بند ہیں ان کے احتجاج کے طور پر منعقد کیا گیا ہمارا یہ آج کا استقبالیہ یہ تو ایک رسم ہے بند ہونیوالے کارکنان کو ان پر ہونے والی زیادتیوں پر ان کے دل اگر اس مادی دنیا کی وجہ سے نرم پڑ گئے ہوں تو یہ حوصلہ افزائی کا ایک سلسلہ ہے تو ہم اپنے کارکنوں کو تسلی دے رہے ہیں کہ:

ہم اپنے مسلک، اپنے نظریات اپنے پیغام کو عام کرنے جب چلیں گے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے جو کاروائیاں کریں گے اس میں ہمیں اس قسم کی تکالیف آئیں گی اور......

جب تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑے گا تو ہماری عزت افزائی بھی ہوگی وہ لوگ جو ہمارے اپنے ہیں ہمیں قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے یہ تو ہم اپنے کارکنوں کا ذہن بنا رہے ہیں مگر...... سنی تحریک نے آج سے نو ماہ قبل جب اس پلیٹ فارم کی بنیاد رکھی تو ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہمیں اتنے ظلم، اتنی زیادتیاں کا سامنا کرنا پڑے گا ہم یہ سمجھتے تھے کہ شاید ہمارے خلاف بد مذہب لوگ ہی ہمارے مسلک ہمارے نظریات ہمارے عقائد کی راہ میں روکاوٹ ہیں مگر جب ہم نے اس راہ میں قدم رکھا، جب اس راہ پر اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ یہ ذہن بنا کر چلے کہ ہمیں مسلک حق اہل سنت و جماعت کا پرچار پورے ملک میں سینہ تان کر کرنا ہے۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ملک پاکستان ہمارے لوگوں نے بنایا ہے ہمارے اکابرین کی قربانیوں کا نتیجہ ہے، ہمارے اکابرین کی قربانیوں کے صلے میں ہمیں جو حق ملنا چاہیے تھا جو ہماری عزت افزائی ہونی چاہیے تھی جو ہمارا مقصد ہونا چاہیے تھا وہ اس لئے نہیں ملا کہ کچھ ایسے لوگ جو اس ملک کے بنانے میں شامل نہیں تھے وہ لوگ جو اس ملک کے حامی نہیں تھے وہ لوگ جو آج تک اس ملک کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان کی نگاہ دوسرے ملکوں پر ہے ان کی نگاہ اپنے بڑے اور اپنے مربی جن لوگوں کو یہ سمجھتے ہیں اگر شیعہ ہیں تو اس کی نگاہ ایران پر ہے وہابی دیوبندی ہے تو اس کی نگاہ سعودی عرب پر ہے ہماری نگاہ کسی پر نہیں ہے۔ ہم نے تو یہ ملک اس لئے بنایا تھا ہمارے اکابرین نے ہمارے بڑوں نے علماء اہل سنت نے یہ ملک اس لئے بنایا تھا کہ ہم اس ملک میں رہتے ہوئے اس ملک کے اندر اپنی زندگی، اپنے نظریات، اپنے عقائد کے مطابق گذار سکیں۔

بیوروکریسی بھی سنیوں کی راہ میں روکاوٹ ہے

پہلے ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ ایک مخصوص لابی ہے جس کا تعلق ایران سے ہے جس کا تعلق سعودی عرب سے ہے جو ہماری راہ میں رکاوٹ ہے مگر جوں جوں ہم اپنی منزل کی طرف

بڑھنے کی کوشش کرتے رہے جوں جوں ہم اپنے عملی میدان میں قدم بڑھاتے رہے تو ہمیں یہ پتا چلا کہ اس مخصوص لابی میں پاکستان کی بیوروکریسی بھی شامل ہے یاد رہے! ہم نے ابھی کچھ نہیں کیا یاد رہے! سنی تحریک جو پیغام لے کر چلی ہے اس نے ابھی کوئی بھی کام نہیں کیا اپنی منزل کی طرف بڑھنے کے لئے ابھی تو ہم نے ایک قدم بھی نہیں بڑھایا ابھی تو ہم لوگوں کو اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں ابھی تو ہم اپنا پیغام، اپنی بات لوگوں کو سمجھانے کیلئے ان کے پاس جا رہے ہیں مگر......! اس پیغام پہنچانے میں، اس پیغام کو عام کرنے مین، اپنی بات اپنے لوگوں تک پہنچانے کے لئے ہمیں سب سے زیادہ اگر کسی چیز کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر کسی طاقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ پاکستان کی بے غیرت انتظامیہ ہے۔

ہمارے لئے سرکولر وفاقی وزیر کی طرف سے جاری کیا گیا ہے وزیر داخلہ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے کہ جناب والا! سنی تحریک کو کوئی جلسہ کرنے کی پرمیشن (PERMISSION) نہیں دی جائے یہ بات میں ذمہ داری سے کر رہا ہوں ان کے اس رویے پر ہم ہوئے یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ انتظامیہ بھی یہ سمجھتی ہے کہ......!

یہ سنی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے یہ سنی جب کسی ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں گے تو یہ ایک سیلاب ہو گا جو انتظامیہ اور دوسری تمام لابیوں کو بہا کر لے جائے گا یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے تمام شہروں کی انتظامیہ سنیوں کو متحد نہیں ہونے دیتی۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم آج تک ایک عرصہ سے پر امن طریقے سے یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ آپ ہمارا اور دیکھئے کہ ہم سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے کیا کرنا چاہتے ہیں مگر انتظامیہ جانتی ہے پاکستان کی کرسیوں پر بیٹھے وہ لوگ نہیں چاہتے کہ سنیت کی ترویج واشاعت ہو۔

سنی لوگوں کے وہ حقوق جو پاکستان کے قانون کے تحت ان کا حق بنتا ہے دیدیے جائیں اس لئے کہ اگر وہ حقوق مل گئے تو جناب والا! یہاں کسی "اور" کی بات نہیں ہو گی یہاں پر کوئی "اور" کچھ نہیں کہہ سکے گا یہی وجہ ہے کہ انہیں دبایا جا رہا ہے

انتظامیہ کا ہر ظلم ہمارے حوصلے کو اور بلند کرتا ہے

مگر ہماری ہر کاروائی اور انتظامیہ کا ہر دفع کا ظلم ہمارے کام کو تقویت دیتا ہے ہمارے حوصلوں کو اور بلند کرتا ہے جانب والا! ہمارے جذبوں کو اور ابھارتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے دیکھا کہ حیدر آباد میں ہم پیغام دینے گئے تھے ہم اپنی کسی چھینی گئی مسجد کو واپس لینے نہیں گئے تھے لیکن حیدر آباد کی انتظامیہ ہمیں پورا ہفتہ ٹالتی رہی جلسہ کی اجازت دینے سے۔

ہم نے صرف نعرے نہیں لگائے سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر بند روڈ پر دھرنا دینے کے دوران انتظامیہ نے ظلم کر کے ہمارے کارکنوں کے ہاتھوں کو بریک کر دیا ہے آپ نے سنا ہوگا کہ پولیس والے مارتے ہیں لوگوں کو زنجیر کے لوگ مارتے ہیں دھرنا دینے والوں کو مگر سنی تحریک کے کارکنان کو جمشید کوارٹر کے S,D,M نے اپنے ہاتھوں سے مارا ہے ذرا غور کیجیے اندازہ تو لگایئے ثبوت ہے ہمارے پاس ہم نے اس پیغام کو پہنچانے کے لئے جتنے بھی پروگرام کیے نااہل انتظامیہ ہماری راہ میں رکاوٹ بنتی رہی اور آج بھی بننے کی کوشش کی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے حیدر آباد کی انتظامیہ سے کہا تھا ہمارے ذمہ دار نے کہا کہ تم یہ بات سمجھ لو تم Permission دو یا نہ دو سنی تحریک کی ڈکشنری میں "نہیں" نہیں لکھا ہوا۔ ہم جو کہیں گے وہ کر کے رہیں گے تم اپنا کام کرنا ہم اپنا کام کریں گے انتظامیہ نے ہمارا انداز ہمارا عملی کام خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں ورنہ نہیں کہتے۔ ہم سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر اپنا حق مانگتے ہیں ہم اس ملک کے شہری ہیں ہمارے ساتھ جو زیادتیاں ہوئیں جو ظلم ہوا وہ ہم سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر کسی نہ کسی طرح بتا ہی رہے ہیں مگر کیا یہ زیادتی کم ہے کہ......!

نور مسجد کے مسئلے میں ہمارے ایک سو چار (104) کارکنان کو گرفتار کیا گیا یہ کم نہیں ہے یہ بہت زیادہ ہیں (104) سنی خاندانوں کو ایک مسجد کے معاملے میں پریشان کیا گیا ہے یہ کراچی کے سائٹ علاقے کی انتظامیہ کا ظلم ہے۔ ہم نے اگر یہ کام شروع کیا ہے تو یہ انتظامیہ کے خلاف شروع نہیں کیا مگر انتظامیہ ہمارے سامنے نظر آتی ہے ہم یہ چیلنج کے

ساتھ کہتے ہیں کہ سنی تحریک نے نو ماہ میں جو کام کیا کراچی میں ہم جس جگہ بھی قدم رکھ دیں وہابی دیوبندی ہمارے مقابلے میں کھڑا نہیں ہوتا صرف کراچی کی نااہل انتظامیہ ہر جگہ ہمارے سامنے کھڑی نظر ہو جاتی ہے۔

آج سے پہلے کسی مسجد کے معاملے میں رینجر نہیں آتی تھی جناب والا! نور مسجد میں ڈیڑھ ماہ سے انتظامیہ کا کیمپ لگا ہوا ہے کارکنان کو بتا رہا ہوں یہ جو بات ہم نے کہی ہے کہ کراچی میں کوئی بد، مذہب ہمارے مقابلے میں کھڑا ہونے کی جرأت نہیں کر سکتا نور مسجد میں ڈیڑھ ماہ سے لگا ہوا انتظامیہ کا یہ کیمپ جب ہٹ جائے گا نور مسجد ہم لے لیں گے۔

ہم جو پیغام آپ کو دینے آئے ہیں یہ ایک دکھڑا نہیں یہ کوئی ایک کام نہیں یہ صرف مساجد کی بات نہیں۔

سنیوں کے ساتھ ظلم پورے ملک میں ہوا ہے

ہم جب شہر کراچی میں تھے تو ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ ظلم و زیادتی صرف کراچی میں ہوئی ہے مگر جوں جوں ہمارا پیغام عام ہوتا جا رہا ہے لوگ ہم کو پیغام دیتے ہیں کہ جس ظلم اور زیادتی کے خلاف آپ نے کراچی میں کام شروع کیا ہے وہی ظلم وہی زیادتی ہمارے اپنے شہروں میں بھی ہوئی ہے ہمارے حقوق ضبط کئے گئے آپ خدارا آیئے۔ آپ یقین مانیے ہم ابھی تک پنجاب یا اندرون سندھ نہیں گئے لیکن پنجاب کے کئی شہروں میں سنیت کا درد رکھنے والوں نے سنی تحریک کے انداز پر ہمارے ذریعے سے خود بخود کام شروع کر دیا ہے اس لئے کہ وہابی دیوبندیوں نے پورے ملک میں ہماری عبادتگاہوں پر قبضہ کیا ہے۔

انتظامیہ کہتی ہے کہ یہ سنی تحریک فرقہ وارایت پھیلا رہی ہے یہ درس دیتے ہیں یہ لیکچر دیتے ہیں ہمیں جب ان کے پاس کوئی کام لے کر جاؤ تو یہ کہتے ہیں ہم ان باتوں میں نہیں پڑتے ہم ان جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔ ہم تمہیں جھگڑوں میں کہاں ڈالنا چاہتے ہیں ہم تمہیں فرقہ وارایت کا پیغام کہاں دیتے ہیں ہم تو یہ بات کرتے ہیں جناب والا! جو ہماری گئی ہوئی مسجدیں ہیں وہ ہمیں واپس دلا دو ہم کسی مسجد میں نہیں جائیں گے ہماری گئی ہوئی

عبادتگاہوں کوتم واپس دلادو، ہم کسی مسجد میں بھی نہیں جائیں گے مگر......!

یہ بے غیرت انتظامیہ صرف جناب والا! جوئے کے اڈے چلانے پر رشوت کھاسکتی ہے فحاشی پھیلانے پر رشوت کھا کران کی دلالی کرسکتی ہے شراب کے اڈوں کی رشوت کھا کر ان کی آلہ کار بن سکتی ہے مگر سنیوں کو ان کے حقوق نہیں دلاسکتی جناب والا! ہم کس کس حق کی بات کریں ہم نو ماہ سے کہہ رہے ہیں

ہم اس ملک کی اکثریت ہیں ہمیں صرف وہی حق دے دو جو ہمارا بنتا ہے ہمارا جو حق بنتا ہے وہی دے دو ہم کسی وہابی دیوبندی کی مسجد کو لینا نہیں چاہتے ہم کسی امام باڑے پر قبضہ نہیں کرنا چاہتے۔

شیعوں کے جناب والا! کئی جگہ بغیر پرمیشن کے ماتم ہوتے ہیں تو انتظامیہ لگ جاتی ہے ہم PERMISSION لے کر جلسہ کرنا چاہیں تو انتظامیہ منع کردیتی ہے کہتی ہے جناب والا! جھگڑا ہوگا افراتفری ہوگی، یہاں پر فتنہ ہوگا۔ ارے کیسے ہوگا کیا ہم اپنی آبادیوں میں رہ کر اپنے مکانات جلائیں گے؟ کیا ہم اپنی آبادیوں میں رہ کر اپنی جائیدادوں کو نقصان پہنچائیں گے؟ نہیں نہیں ہمارا یہ پیغام نہیں ہے کہ جناب والا! ہم اپنی آبادی میں رہ کر اپنی دوکانوں کو جلائیں ہم اپنی آبادی میں رہ کر اپنے لوگوں کو ماریں یہ ہمارا پیغام نہیں ہے یہ ہمارا درس نہیں ہے یہ سنی تحریک کا منشور نہیں ہے۔

انتظامیہ اور ایجنسیوں کے لوگ ہمیں غلط انداز میں پیش کر کے ہمارے خلاف یہ پابندیاں لگا رہے ہیں کہ سنی تحریک کو جلسہ کرنے کی اجازت نہ بھی دی جائے۔ یاد رہے! ہم اجازت لینے کا کام کرتے رہیں گے اور اگر تم نے اجازت نہ بھی دی پھر بھی ہم اپنا پیغام پہنچانے کا کام جاری رکھیں گے۔ صرف عبادت گاہوں کا مسئلہ نہیں ہے انتظامیہ نے حکومت نے محکمہ اوقاف قائم کیا تو ایک عرصہ سے اس کا رونا رو رہے ہیں ہم صرف کراچی کی مثال دیتے ہیں۔

کراچی میں محکمہ اوقاف نے زیادتی کی وہ زیادتی یہ ہے کہ محکمہ اوقاف نے جتنی مساجد جتنے مزارات اپنے کنٹرول میں لئے ہیں ان میں زیادہ تر دیوبندی مولوی ہیں۔

مزارات تو ہوتے ہی ہمارے ہیں ہمارے ہی ماننے والے لوگ جاتے ہیں ہمارے لوگ ہی وہاں چندہ و نذرانہ ڈالتے ہیں مگر ان پر قبضہ وہابی دیوبندیوں کا ہے ان پر کنٹرول وہابی دیوبندیوں کا ہے وہ ایسے کہ تین ڈسٹرک خطیب ہیں جو وہابی دیوبندی ہیں آپ کو سن کر حیرانگی ہوگی کہ 31 دسمبر 1991ء ڈسٹرک خطیبوں کی مدت ملازمت ختم ہوگئی ہے مگر یہ دونوں بریلوی سیٹوں پر قائم ہیں اہل سنت و جماعت بریلوی مسلک کی چھاپ لگا کر اپنی سروس کو بحال رکھے ہوئے ہیں انہوں نے پچھلی تاریخوں میں اپنی عمریں بھی گھٹائیں ہیں بات سمجھ رہے ہیں ناں سرکار ملازمت کی مدت ان کی ختم ہوگئی ہے مگر یہ جعلی بریلوی بن کر کاغذوں میں اپنی عمریں گھٹا کر آج بھی موجود ہیں ہم یہ رونا اس لئے رو رہے ہیں کہ ان وہابی دیوبندی ڈسٹرک خطیبوں کو ہٹا کر ہمارے ڈسٹرک خطیبوں کو وہاں رکھا جائے یہ ہمارا حق بنتا ہے یہ چیزیں ہماری ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ان ڈسٹرک خطیبوں کو جن کی مدت ملازمت ختم ہو چکی ہے انہیں ہٹا دیا جائے اگر انہیں ہٹایا نہیں گیا تو ہم ایک تاریخ طے کر کے اعلان کر دیں اور انہیں خود ہٹا دیں گے۔

کیا اے سنیت کا درد رکھنے والو! جب ہم اس تاریخ کا اعلان کریں گے تو تم ہمارے ساتھ ہو گے؟ جتنی بھی مزارات سے ملحق مساجد ہیں ان میں وہابی دیوبندی امام ہیں یہ محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں ہیں ہم ان تمام مساجد کے بارے مین اگر مطالبہ کرتے ہیں کہ ان اماموں کو ہٹا کر ہمارے پیش امام رکھے جائیں اور مزارات کی آمدنی سنیوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جائے یہ ہمارا حق بنتا ہے اس لئے کہ مزارات پر صرف سنی ہی جاتے ہیں نذرانے ڈالتے ہیں اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ان پیش اماموں کو ہم خود ہی ہٹا دیں گے کیا تم ہمارا ساتھ دو گے؟ ایک اور ظلم یہ ہے کہ......!

پاکستانی بینکوں میں صرف سنیوں ہی کی زکوۃ کٹتی ہے

پاکستان کے تمام بینکوں کے اندر زکوۃ کٹتی ہے بات سمجھئے غور سے سنیئے کہ زکوۃ کٹتی ہے تو صرف سنی مسلمانوں کی زکوۃ کٹتی ہے جو لکھے گا کہ سنی مسلمان ہوں اس کی زکوۃ کٹے گی باقی

کسی کی نہیں کٹتی۔ بینک کے اندر کسی شیعہ کی، قادیانی کی غیر مسلم کی زکوۃ نہیں کٹتی آپ کو سن کر حیرانگی ہوگی کہ جب سے یہ زکوۃ کٹوتی اور زکوۃ کی تقسیم کا نظام رائج ہوا ہے تو چاروں صوبوں کے اندر حکومت وقت نے پچھلی حکومتوں نے چار زکوۃ کونسل بنائی ہیں یہ چاروں صوبوں کی ہیں بات سمجھئے وفاقی حکومت نے چار زکوۃ کونسلیں بنائی ہیں جو چاروں صوبوں کی ہیں ان چار صوبوں میں ہم جس میں رہتے ہیں وہ سندھ ہے۔

سندھ زکوۃ کونسل جس وقت سے بنی ہے اس وقت سے لے کر آج تک اس زکوۃ کونسل میں ایک بھی جید سنی عالم دین یا نامور دنیاوی سنی نہیں آیا اس زکوۃ کونسل کا ممبر نہیں بنا مگر آپ کو سن کر حیرانگی ہوگی شیعہ بینک میں زکوۃ نہیں کٹواتا مگر......! تین زکوۃ کونسل کے اندر ممبر شپ موجود ہے جناب والا! زکوۃ کونسل کی تقسیم میں اس کے نظام میں موجود ہے لیکن سنی موجود نہیں ہم حکومت وقت سے یہ بات اس لئے کہتے ہیں کہ......! اگر ہمارے بس میں یہ ہوتا تو جناب والا! بینکوں میں جتنے سنی موجود ہیں ان کی زکوۃ کٹنے نہ دیتے تو یہ بھی ضرور کرتے لیکن، ہم حکومت وقت سے یہ بات تو کہہ سکتے ہیں کہ زکوۃ کونسل ٹیم میں کسی جید عالم دین یا جو سنی ہوں یا کوئی نامور سنی کو ممبر بناؤ ورنہ ہم نے جو تمہیں بندر روڈ پر پاور دکھایا تھا اس سے بڑا کوئی دکھانے کی تاریخ دے دیں گے تو جناب والا! تمہارے لئے مسئلہ ہو جائے گا۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! کیا سنیت کیلئے جب ہم تمہیں پکاریں گے تو تم ہمارا ساتھ دو گے؟ یہ تو ایک بات تھی یہ تو جناب والا! زکوۃ کونسل وادر مساجد ہوں محکمہ اوقاف ہوں ان کی بات تھی لیکن سنیت ان چار پانچ باتوں میں نہیں ہے بلکہ ہم ایک رونا ذرائع ابلاغ کا روتے ہیں۔

ہم گیدرنگ کے قائل نہیں

اخبارات والے کہتے ہیں گیدرنگ دکھاؤ تمہیں کوریج ملے گی ہم ان سے کہتے ہیں کہ ہم گیدرنگ کے قائل نہیں بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ پیغام پہنچانے کے جتنے ذرائع ہیں جو دوسروں کا پیغام پہنچاتے ہیں اگر ہمارا پیغام نہ پہنچائیں گے تو ہم طاقت کے بل بوتے پر اپنا

پیغام پہنچانے کے لئے تمہیں استعمال کریں گے کیا تم اس مسئلے میں ہمارا ساتھ دو گے۔ پھر ایسا بھی ہو گا جو اخبارات پڑھنے میں ہمیں مزا آتا ہے کبھی وہ اخبارات انہیں بھی پڑھنے ہوں گے۔ ان کے اثرات ہمیں ان اخبارات والوں کو دینا ہوں گے یہ اخبارات والے ٹوٹل اہل سنت و جماعت کے خلاف لکھتے ہیں۔ آپ کہیں گے ہم نے نہیں دیکھا ہم نے نہیں پڑھا ہم نے نہیں سنا تو سنی تحریک کی آنکھ سے دیکھیے یہ جنگ اخبار یہ دوسرے اخبار جو 65 سے زائد کراچی سے نکلتے ہیں سب کے سب اہل سنت کے خلاف کام کرتے ہیں آپ مین صفحہ پر دیکھیں ترجمہ وہابیوں دیوبندیوں کا ہوتا ہے اس میں زیادہ تر وہ آیتیں ہوتی ہیں جن کا ترجمہ وہابی دیوبندی نے اس انداز پر کیا ہے جو اہل سنت و جماعت پر ہٹ کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ یہ جنگ اخبار عموماً بھی آیات دیتا ہے ہم نے بات چیت کر لی ہے ہم نے انہیں پیغام دے دیا ہے کہ

ہم اپنے سنیت کا درد رکھنے والے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کر رہے ہیں جب ہم متحد ہو گئے تو تم یقین مان لو کہ تم لکھنا بھی چاہو گے تو نہیں لکھ سکو گے نہیں لکھ سکو گے۔ اور یہ اخبارات میں اگر ہماری تھوڑی بہت خبریں آتی ہیں پیسے دے کر یہ خبریں نہیں آتیں مگر سترہ کارکنان سنٹرل جیل میں بند ہو کر یہ خبریں لگوا رہے ہیں۔ بات سمجھ رہے ہیں سترہ کارکنان اس نا اہل انتظامیہ کی وجہ سے جھوٹے مقدمات میں بند ہیں میرے گھر پر بھی ان لوگوں نے چھاپا مارا مگر ہم اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہم یہ باتیں آپ کو اس لئے بتا رہے ہیں کہ شاید آپ یہ سمجھتے ہوں گے کہ یہ اسٹیج یہ تقریر کرنا بہت آسان ہے یہ پیغام کا کام عام ہے۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! ایسا نہیں ہے ہم شیعوں کے بارے میں آپ کو بتانے نہیں آئے ہم وہابیوں دیوبندیوں کے بارے میں آپ کو باتیں بتانے نہیں آئے ہیں۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ آپ وہابیوں کو برا سمجھتے ہو تبھی تو سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر آئے ہو۔ تم شیعوں کو برا جانتے ہو اسی لئے تو سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر آئے ہو ہم یہ جانتے ہیں کہ تم جماعتیوں کو قادیانیوں کو اور تمام بدمذہبوں کو برا جانتے ہو تمام بدمذہب قوتوں کے خلاف ہو اس لئے تو سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر ہمارا پیغام سننے آئے ہو۔ بلکہ ہم تو یہ بات کرنے

آئے ہیں کہ جناب والا! اس راہ میں آسانی مت سمجھیں یہاں تک کہ آپ کو پیغام پہنچانے کے لئے ہم اس سے پہلے کئی مراحل سے گذرے ہیں۔ تو آج سکون سے چند آدمیوں نے کچھ پیغام سنا ہے۔ ورنہ یہ انتظامیہ نہیں چاہتی کہ ہم تمہیں پیغام سنائیں۔ یہ پہلی بار نو ماہ میں ہوا ہے آپ سن کر حیران ہوں گے سینئر ساتھی جانتے ہیں کہ......!

جب بھی ہم نے پیغام پہنچایا تو ہمیں کسی نہ کسی جھوٹے مقدمات کا سامنا کرنا پڑا شاید اس میں نہ بنے شاید ورنہ انتظامیہ خاموشی سے بتا دیتی ہے کہ اس مسئلہ میں دفعہ 144 اس مسئلہ میں دفعہ 188 لگا دو، جناب والا! اس مسئلہ میں یہ دفعہ لگا دو ہمیں معلوم بھی نہیں ہوتا گھر پیغام آجاتا ہے یا اخبارات میں پڑھ لیتے ہیں کہ بھائی ایک مقدمہ اور قائم ہو گیا۔ ہم اپنے مقدمات کی فہرست اگر آپ کو بتائیں تو آپ حیران ہوں گے مگر ہم بتانا نہیں چاہتے ہمیں یہ معلوم ہے کہ یہ ہمارے اوپر سنی تحریک کے ان ساتھیوں پر جو کام کر رہے ہیں یہ مقدمات اس لئے بنا رہے ہیں کہ یہ جلد تھک ہار کر بیٹھ جائیں تاکہ یہ کام خود بخود ختم ہو جائے۔ ہم پر بڑے بڑے مقدمات قائم کیے گئے مگر ہم پیچھے نہیں ہٹے اگر کوئی اس سے مشکل مرحلہ آجائے تو آپ لوگ ساتھ تو نہیں چھوڑ دو گے، کیا ہمیں چھوڑ تو نہیں دو گے۔

ہم حیدرآباد گئے تو وہاں کے سنیت کا درد رکھنے والے لوگ ہم سے پوچھتے تھے کہ کیا آپ نے سنی تحریک بنائی ہے تو کراچی میں اس کے کیا فوائد، کیا نتائج آئے ہیں؟

ہم نے کہا کہ ہم کراچی میں سنی تحریک کی بنیاد رکھی تو جتنے بھی مسائل ہوئے جتنے بھی معاملات ہوئے ہیں وہ ہمارے قبضے میں جتنی بھی مساجد تھیں ان میں نہیں ہوئے۔ ہم نے حیدرآباد والوں کو بتایا کہ ہم نے جو کام شروع کیا ہے اس کا نتیجہ یہ سامنے آیا ہے کہ کراچی میں اب کوئی وہابی دیوبندی ہماری عبادتگاہوں کی طرف نہیں دیکھ سکتا۔ ہم نئے ساتھیوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ......!

ہم نے اس مختصر مدت میں جس میں صرف پیغام پہنچانے کی نیت سے ہم تو چلے تھے اس میں مشکلات بھی آئی ہیں سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر مشکلات آئی ہیں ورنہ پیغام پہنچانے میں کوئی مشکلات نہیں آتیں۔ مگر ہاں ان مشکلات سے ہم گذرے تو آپ حیران

ہوں گے سنی تحریک کے بارے میں ایویں دنیا کے ہر ملک میں تعریف یا تنقید کے لحاظ سے ریڈیو یا اخبارات میں بولا یا لکھا جاتا ہے۔ اس مختصر مدت میں ہمارے ساتھ جو زیادتی ہوئی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج دنیا کے ہر حصے میں ہمارا پیغام کسی نہ کسی اعتبار سے پہنچ چکا ہے۔ یہ سارے مسائل جو آپ کو سنائے زکوٰۃ کونسل اخبارات، ذرائع ابلاغ، میں ریڈیو اور T,V بھی آتے ہیں اس میں ہم نے باقاعدہ لیٹر جاری کیے ہیں۔ یہ وزیراعظم، صدر اور تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے وزراء کو ہم نے ٹیلی گرام اور خطوط لکھے ہیں۔ کہ جناب والا! آپ اس سلسلے میں توجہ دیں اگر نہ دی تو جس طرح ہم نے اور کام کیئے ہیں نور مسجد کے مسئلہ کا جس طرح ہم نے اخبارات کی کوریج خاص کرنے کیلئے کام کیا ہے تو ریڈیو پاکستان اور کراچی کا T,V سٹیشن وہ بھی سنیوں کی آبادی سے دور نہیں ہے۔ انتظامیہ کے لوگ، اور یہ ایجنسیاں ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہمارا یہ پیغام پہنچائیں۔ غلط انداز میں نہ پہنچائیں بلکہ اس انداز میں پہنچائیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ ہم پاکستان بنانے والوں کی اولاد ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ اس ملک میں افراتفری ہو، بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ سکون سے قانونی طریقے سے کام ہو مگر یہ ہماری پالیسی ہے جو کام سکون سے نہ ہو جو حق مانگنے سے نہ ملے تو ہمارا یہ منشور ہے اور ہمارا یہ طریقہ ہے کہ جو حق مانگنے سے نہ ملے اسے طاقت کے بل بوتے پر چھین لیا جائے۔ یہ ہماری پالیسی ہے۔ اس طاقت کے بل بوتے پر اپنا حق جو مانگنے سے نہیں ملتا چھین لینے کی پالیسی میں کیا اے سنیت کا درد رکھنے والو! تم ہمارا ساتھ دو گے؟ ریڈیو پاکستان اور T,V جب ہمارے خلاف مواد دیا اور ہمارا مواد نہ دے اس سلسلے میں جب ہم کاروائی کریں تو کیا آپ ان تمام کاروائیوں میں ہمارے ساتھ رہو گے۔

ہم گھٹے نہیں بڑھے ہیں

کراچی میں ہم کراچی کی انتظامیہ کو بار آور کراتے ہیں کہ ہم نے تمہاری نو ماہ کی کاروائی دیکھ لی اس عرصہ میں ہم تمہارے مقدمات سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ڈٹے ہیں، گھٹے نہیں بلکہ بڑھے ہیں۔ اس کا ثبوت آج کی یہ بغیر اشتہارات کے کانفرنس میں سنیوں کا

ٹھاٹھیں مارتا مجمع ہے۔ ہم نے کوئی اشتہار نہیں نکالا۔ صرف کنوینز حضرات کو دعوت نامے دیئے تھے سنیوں کو پیغام پہنچا دیا تھا۔

تمام لوگ یہ دیکھ لیں کہ یہ جمع ہونے والے سنی کسی کے بھی آلہ کار نہیں بلکہ یہ سنیت کا درد رکھنے والے لوگ ہیں سنیت کا درد ہے جو سنی تحریک نے نو ماہ میں اپنے لوگوں میں پیدا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ

آج کراچی کے سنیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو حیدر آباد کا سنی احتجاج کرتا ہے، حیدر آباد کے سنی کو درد ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے۔ تو میر پور خاص کا سنی تڑپتا ہے۔ یہ سنی تحریک کا کارنامہ ہے جناب والا! حیدر آباد کا سنی گرفتار ہوتا ہے تو نواب شاہ کا سنی اس کے درد میں بلکتا ہے، لیکن ابھی ہم منزل پر نہیں پہنچے۔ تم یہ مت سمجھنا کہ یہ جلسہ ہمارا آخری جلسہ ہے بلکہ تم یہ سمجھنا کہ اے سنیت کا درد رکھنے والو! جب تک اس ملک میں سنیت کی طوطی نہیں بولے گی جب تک اس ملک کا تمام نظام سنیت کے مطابق نہیں ہوگا سنی تحریک کا کام اس وقت تک جاری رہے گا۔ ان تمام کاموں میں آپ ہمارے ساتھ رہنا۔ اور اس کام میں جو مشکلیں آئیں جو تکالیف آئیں انہیں سہتے رہنا، کسی منفی، پروپیگنڈہ کی نظر مت ہو جانا۔ تم یہ دیکھنا کہ سنی تحریک جو پیغام لے کر چلی ہے اس پر قائم ہے سنیت پر قائم ہے، تو تم ہمارا ساتھ دینا اس ساتھ کے نتیجے میں وہ وقت دور نہیں کہ جب ہم اس ملک کے اندر سنیت کے معاملات کو عروج دے دیں گے۔ اور وہ وقت دور نہیں کہ ہماری منزل گنبد خضریٰ ہے ہم وہاں جا کر اپنا پیغام سنائیں گے۔ اس وقت تک آپ لوگ اگر زندگی وفا کرے تو ہمارا ساتھ دینا۔ ہمارا یہی پیغام ہے ہمارا یہی کام ہے۔

اللہ عزوجل ہمیں ہمارے اس پیغام کو ملک کے کونے کونے تک پہنچانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور اس راہ میں جو تکالیف آئیں، اے مالک و مولا ان پر ہمیں صبر کرنے کی توفیق نصیب فرمانا۔

امین بجاہ النبی الامین ﷺ و ما علینا الا لبلاغ المبین۔

ٹی وی پر تردیدی پروگرام

دیوبندیوں وہابیوں نے جس طرح پرنٹ میڈیا کو یرغمال بنا رکھا تھا اسی طرح الیکٹرونک میڈیا بھی انہی کے نرغے میں تھا جس ٹی وی چینل پر جو مرضی کہتے رہیں کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔ بڑی بیباکی سے شعائر اہل سنت کا مذاق اڑانا ان کا معمول تھا۔

اقتدار کے نشے میں دھت مشیر محکمہ اوقاف وزیراعلیٰ سندھ مولوی احترام الحق تھانوی نے این ٹی ایم ٹی وی چینل کے ایک پروگرام میں مزارات اولیاء کے خلاف بکواس کی تو جرنیل اہل سنت نے فوراً ایکشن لیتے ہوئے خط لکھا جس میں وزیراعظم کو مشیر کے خلاف کاروائی کا مطالبہ کردیا آیئے ایک نظر خط میں موجود تحریر پر ڈالتے ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ

وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان اسلام آباد

السلام علیکم!

سلام بعد عرض ہے کہ مشیر محکمہ اوقاف وزیراعلیٰ سندھ مولانا احترام الحق تھانوی جنہوں نے مؤرخہ 25/10/1995 بروز بدھ کو این ٹی ایم (ٹی وی) پر اہل سنت کے خلاف مواد نشر کیا ہے جو کہ فرقہ واریت ہے۔

ایک ایسا شخص جو مزارات کا ماننے والا ہی نہیں اس کو مزارات کی دیکھ بھال کی ذمہ داری دینا کیسا ہے؟

امید ہے کہ اس پر توجہ فرما کر کروڑوں عقیدہ اہل سنت سے تعلق رکھنے والوں کی دل شکنی سے بچائیں گی۔ شکریہ! والسلام۔

آپ کا مخلص

محمد سلیم قادری

مرکزی کنونیز سنی تحریک

26/10/1995

ایک طرف قائد تحریک نے حکومت کو خط لکھا تو دوسری طرف ٹی وی انتظامیہ کو اپنی غلطی سے باخبر کیا وقت کی نزاکت اور سنیت کی طاقت کو بھانپتے ہوئے ٹی وی چینل کی انتظامیہ نے فوری طور پر اپنی غلطی تسلیم کر لی اور مولوی احترام الحق تھانوی کے اعتراضات کا جواب اپنے پروگرام کے ذریعے نشر کرنے کا عہد کیا پھر دنیا نے دیکھا کہ NTM ٹی وی چینل کے جس پروگرام میں دیوبندی ملا نے اہل سنت پر کیچڑ اچھالا تھا اس ٹی وی کے اس پروگرام میں میرے عظیم قائد محمد سلیم قادری کے حکم پر فخر اہلسنت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب نے دیوبندیوں وہابیوں کی کتابوں سے احترام الحق تھانوی کے اعتراضات کا جواب دیا اور ثابت کیا مزارات پر جانا وہاں حاضری دینا دعا کی قبولیت کا سبب ہوتا ہے یہ تھے میرے عظیم قائد محمد سلیم قادری ان سا ہو تو سامنے لاؤ۔

کنزالایمان مسجد کا قبضہ چھڑانا

ماہ ربیع الاول کی نشریات جاری ہوں اور نیوز چینل کنزالایمان کی زیارت نہ کروائیں یہ ہو نہیں سکتا۔ یہ وہ مسجد ہے جسکی ہر چینل وڈیو بنا کر چلانا اپنے لئے ضروری سمجھتے ہیں اسکی ایک وجہ مسجد کی خوبصورتی اور دوسری وجہ خوبصورت انداز میں لائیٹنگ یہ بھی بتاتا چلوں اسی مسجد میں دعوت اسلامی کے سابق نگران شوری، عالمی شہرت یافتہ نعت خوان عطار کے پیارے حاجی مشتاق عطاری مرحوم بھی خطیب رہ چکے ہیں۔ 1997ء میں دیوبندیوں کے تین ملاں مردار ہوئے تو انہوں نے سنیوں کی مساجد پر حملے شروع کر دیے جن میں کنز الایمان مسجد بھی شامل تھی کیونکہ دارالعلوم بنوری کے نزدیک اہل سنت کی عظیم الشان مسجد دیوبندیوں کی آنکھ میں چبھتی تھی انہوں نے سوچا مولوی تو مر ہی گئے ہیں چلو مسجد تو پکی کریں سنیوں نے کونسا جوابی کاروائی کرنی ہے جیسے ہی میرے عظیم قائد محمد سلیم قادری کو اطلاع ملی آپ نے کشیدہ حالات، ہوائی فائرنگ، دشمن کے خوف کی پروا کیے بغیر کنزالایمان مسجد پہنچ گئے اور ساتھ ہی آپ نے S,D,M اور انتظامیہ کو فون کیا کہ یہ دیوبندی مر گئے بھلے مریں ہمیں اس پر کوئی افسوس نہیں لیکن انہوں نے ہماری مسجد پر حملہ کیا تم اس کی حفاظت کرو ورنہ

ہم خود ہی اس کی حفاظت کر لیں گے (ہمارے کارکنان اس وقت کنز الایمان مسجد میں موجود تھے)

قائد تحریک کی کال بند ہوتے ہی انتظامیہ حرکت میں آ گئی، کیونکہ وہ جانتے تھے سلیم قادری نے جو کہہ دیا کر کے دکھائے گا لہٰذا حالات پر کنٹرول کیا جائے انتظامیہ نے کاروائی کرتے ہوئے مسجد پر دیو بندیوں کو گرفتار کر لیا اور اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ دیو بندیوں نے با قاعدہ تردیدی بیان دیا کہ کنز الایمان پر حملے سے ہمارا تعلق نہیں ہے ورنہ دیو بندی ایسی شریر قوم ہے جو ہر مسجد پر قبضہ کر کے بیان دیتے ہیں یہ تو ہماری ہے۔ سنی عوام بھی اس کو مولویوں کا جھگڑا قرار دے کر پیچھے ہٹ کر بیٹھ جاتی ہے۔ انتظامیہ بھی دیو بندیوں کے شر سے بچنے کے لئے انہی کے حق میں فیصلہ دے دیتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں سنی پر امن ہیں یہ نہیں بولے گا۔ لیکن سلیم قادری شہید حیات تھے تو یہ انتظامیہ بھی فیصلہ کرنے سے پہلے سو بار سوچتی تھی اسکو کہتے ہیں سنیت کی قیادت۔ جس نے قائد بننے کا حق بھی ادا کر دیا ہے۔

گولیوں کے سائے میں جلوس کی قیادت

جن لوگوں نے میرے عظیم قائد جرنیل اہلسنت محمد سلیم قادری شہید کے ساتھ وقت گزارا ہے وہ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ سلیم بھائی قائد یا لیڈر بن کر چلانے کے بجائے فیلڈ میں اتر کر کام کرنے کے عادی تھے۔ جب جہاں کوئی مسئلہ بنتا جلوس میلاد پر فائرنگ ہوتی یا نجدیوں کی جانب سے مساجد و مدارس پر قبضہ، کہیں سنی عالم کی شہادت ہوتی یا مزار پر دہشت گردی ہوتی میرا قائد سب سے پہلے جائے وقوعہ پر پہنچتا۔ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید کے برادر اکبر جناب ابوبکر صاحب فرماتے ہیں ایک جلوس میلاد کے موقع پر بلدیہ ٹاؤن میں دیو بندیوں نے سنیوں کے جلوس پر فائرنگ کر دی سلیم بھائی مرکزی جلوس میں شرکت کے لیے تیاری کر رہے تھے سرکاری سیکورٹی اہل کار ابھی تک نہیں پہنچے تھے جیسے ہی سلیم بھائی کو واقع کی اطلاع ملی آپ نے سیکورٹی اہل کاروں کارکنوں کا انتظار کیے بغیر اپنا

لائسنس والا ویپن لیے جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور جا کر تمام حالات کو کنٹرول کیا۔

پھر 1998ء میں بارہ ربیع النور شریف کو مرکزی جلوس ایم اے جناح روڈ خالق دینا ہال کے پاس سے گزر رہا تھا تب جشن میلاد النبی ﷺ پر دہشتگردوں نے بلا اشتعال فائرنگ شروع کر دی۔ کاغذی لیڈر دیکھتے ہی دیکھتے دائیں بائیں ہونے لگے لیکن دنیائے سنیت نے دیکھا نجدی گولیاں برسا رہے ہیں عوام میں خوف ہراس پھیل رہا ہے لوگ موت کے خوف سے ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں مگر جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری شہید پورے آب و تاب کے ساتھ جلوس کی قیادت کرتے ہوئے منزل کی طرف رواں دواں تھے نجدیوں کی گولیاں بھی میرے عظیم قائد کو میلاد النبی ﷺ منانے جلوس میلاد نکالنے پر عزم سنیوں کی قیادت کرنے، تحفظ ناموس رسالت کے لئے آواز اٹھانے، سنی حقوق حاصل کرنے سے نہ روک سکیں۔ روک بھی کیسے سکتے تھے میرے قائد کو اپنے رب پر پورا بھروسہ تھا کہ میرا حامی و ناصر میرا رب ہے نجدی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے گھبرایا نہیں کرتے

شیریں گفتار میرے قائد کی

اللہ عزوجل نے میرے قائد کو حق گوئی کی عظیم تحفے سے نوازا ہوا تھا۔ میرا قائد جب بیان کرتا تو لوگوں پر سحر کی کیفیت طاری ہو جاتی لوگ گفتگو کی روانی سنتے تو آنکھیں کھلی کی کھلی اور عقل حیران رہ جاتی اگر بات ہوتی تحفظ ناموس رسالت کی تو پنڈال کا ہر فرد جان قربان کرنے کا عزم کر لیتا اگر مسئلہ ہوتا توہین رسالت کا تو سلیم قادری کی آواز پر پروانے مر مٹنے کو تیار ہو جاتے سحر انگیزی کی وجہ لفاظی نہیں اور نہ جو ہر خطابت تھی بلکہ وہ اخلاص تھا جو سلیم بھائی کے سینے میں پوشیدہ تھا آپ نے اپنی تقریروں کے ذریعے باطل گروہوں میں ہلچل مچا دی یہ شیر جب بولنا شروع کرتا تو یوں محسوس ہوتا کہ یہ اپنی طلسم انگیز اور گرجدار آواز سے ہی تمام بد مذہبوں کی بولتی بند کر دے گا اور ایسا ہوا بھی۔ سلیم بھائی کی تقریر میں کیسا درد

اور جذبہ ہوتا تھا یہ آپ ان کی تقریر سن کر ہی اندازہ لگا سکتے ہیں مگر ہم نے کوشش کی ہے آپ ہماری کتاب میں قائد محترم کے بیانات کو پڑھیں لہذا آپ کتاب میں کئی مقامات پر قائد محترم کے بیانات بھی ملاحظہ کریں گے۔

جیو عشق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری ایسی شخصیت تھے جن کا دل خوف خدا اور سینہ عشق مصطفیٰ سے لبریز تھا آپ کی ذات سراپا محبت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں غرق تھی۔ جب کبھی ذکر مدینہ چھڑتا تو آپ، کی آنکھیں نم ہو جاتیں اور دل میں ہلچل مچ جاتی۔ اور یاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بے قابو ہو جاتے کیونکہ عشق محمدی کا چراغ آپ کے سینے میں جل رہا تھا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے دل کی دھڑکن بن چکا تھا آپ اپنے آقا کی محبت اور غلامی میں اتنے منہمک اور مستغرق ہو چکے تھے کہ دنیا کی کسی چیز کسی نسبت سے کوئی غرض نہیں تھی۔ قائد محترم کو دیکھا گیا بڑی سے بڑی تکلیف ہنس کر برداشت کر لیتے۔ لیکن انھیں کبھی یہ گوارا نہ ہوتا کہ کوئی ان کے دل کے چین سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس مین ادنی سی بھی بے ادبی کرے اگر کہیں گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھاتا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا میرا قائد بے قرار ہو جاتا۔ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عبرت ناک انجام تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے اسی عشق کامل نے قائد سلیم قادری کو دنیا اور آخرت میں عزت و وقار ملا۔ یہ ان کے عشق کا اکمال تھا کہ مشکل سے مشکل وقت میں بھی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف گوارا نہ تھا۔ آپ ہر مرحلے میں اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش پا ڈھونڈتے اور اسی کو مشعل راہ بناتے۔ انہوں نے عشق و محبت کے امین اپنے پیر مرشد عاشق اعلی حضرت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری کی رفاقت وصحبت میں رہ کر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیکھا۔ دل میں بسایا سیرت میں اتارا۔ رزم و بزم میں نکھارا اور اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارا۔ آج عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لو مدہم ہوتی جا رہی ہے۔ نئی نسل جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے کہیں اور دل لگائے بیٹھی ہے۔ جیسے اسے خبر ہی نہ ہو ہم کیا ہیں؟ ہمارا مرکز عشق و محبت کہاں ہے؟ عقل بے مایا علم بے عمل جہل بے ثمر لہو بے ہنر

نے ہمارا کاروان ظفر تاراج کر رکھا ہے۔ اگر آج کے نوجوان کے دل میں بھی سلیم قادری جیسا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا تو آج میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے نہ بنتے۔ توہین آمیز فلمیں نہ بنتی۔ اگر کوئی بنانے کی جسارت کرتا۔ تو ٹیری جونز اور دیگر گستاخوں کی طرح آزاد نہ گھومتا۔ کوئی سچا عاشق صادق اس کا کام تمام کر دیتا مگر افسوس آج ہم نے مدینے کے بجائے لندن اور پیرس کی گلیاں دل میں بسالی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تو تیری گلی سے جائے کیوں
جان ہے عشق مصطفیٰ، روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا ناز دوا اٹھائے کیوں
سنگ درے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

سلیم قادری کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ورثے میں ملا تھا جب سے ہوش سنبھالا محبت رسول کا پیغام پھیلایا جس سے محبت ہوتی ہے اسکی ہر ادا اچھی لگتی ہے اسکی پیروی کرنے کو دل کرتا ہے یہی وجہ تھی یہی وجہ تھی ایک ایک سنت پر عمل کرنے کو سعادت سمجھتے

عشق رسول ہی تھا جس نے آپکے چہرے کو سنت کے مطابق سر پر زلفیں سر پر عمامہ کا تاج اور جسم پر کرتا اور شلوار سجانے کا درس دیا اگر آپ کھانا کھاتے تو سنت کے مطابق دستر خوان بچھا کر سیدھا گھٹنا کھڑا جبکہ الٹا بچھا کر کھاتے تین انگلیوں سے آپکا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا جو آپ کو ہر وقت نبی کی ذات پر درود پڑھنے میں مصروف رکھتا تھا آپکے عشق رسول نے آپکو گستاخان رسول کے خلاف برسر پیکار تھا۔

آپ کا عشق رسول تھا جس نے گولیوں کے سائے میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس نکالنے پر مجبور کیا۔ بلاشبہ آپ طریقت میں فنافی الرسول کے مقام پر فائز تھے۔ آپ کا عشق

یہ گوارا نہ کرتا تھا کہ کوئی آپ محبوب ﷺ کی شان میں گستاخی کرے۔

کیونکہ آپ کا حقیقی سرمایا عشق رسول ہی تھا۔ عشق رسول ہی کی وجہ سے آپ نے اپنے اہل خانہ کو وصیت کی تھی میری قبر میرے قد کے برابر گہری کھودنا تا کہ میں قبر میں اپنے محبوب نبی ﷺ کی آمد کے موقع پر کھڑا ہو کر استقبال کرسکوں اور عرض کرسکوں کہ

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

عشق رسول ہی کی بدولت بارہ ربیع النور کو نئے کپڑے نیا جوتا نیا عمامہ نئی عطر لگا کر جلوس میلاد میں شرکت کرتے اور حکومت کو بھی لیٹر کے ذریعے اس خوشی میں شریک ہونے گناہوں کے کام روکنے کی درخواست کرتے آیئے قائد محترم کا عشق ومحبت میں ڈوب کر لکھا ہوا خط ملاحظہ کرتے ہیں۔ جو آپ نے ماہ ربیع الاول کے مبارک موقع پر وزیر اطلاعات کو لکھا تھا۔

عزت مآب جناب خالد خان کھرل صاحب
وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات اسلام آباد
السلام علیکم!

ربیع الاول کے مبارک مہینے کا آغاز ہو چکا ہے۔ بارہ ربیع الاول سرکار دو عالم ﷺ کے یوم ولادت کی آمد آمد ہے۔ عاشقان مصطفیٰ ﷺ جشن ولادت کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ لیکن ریڈیو اور ٹی وی پر مسلسل گانے ڈرامے فلمیں اور لغو اشتہارات پیش کیے جارہے ہیں۔ مذہبی پروگراموں کا دور دور تک پتہ نہیں ہوتا۔ جو مذہبی پروگرام پیش کیے جارہے ہیں ان میں ایسے مقررین کو پیش کیا جارہا ہے جنکے عقیدے میں جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا جائز ہی نہیں ہے۔ برائے مہربانی بحیثیت وزیر اطلاعات ونشریات ہر دو اداروں کا نوٹس لیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ مذہبی پروگرام کرنے اور ان پروگراموں میں سنی مقررین کو موقع فراہم کرنے کا حکم صادر فرمائیں۔

جناب کھرل صاحب

عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں کو ویسی کوریج نہیں دی جاتی جیسی ملنی چاہیے ٹی وی کے حکام کو حکم صادر کیا جائے کہ وہ ملک بھر میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے پروگراموں کی کوریج کے لیے خصوصی انتظامات کریں۔

امید ہے جناب والا تعاون فرمائیں گے۔ شکریہ

والسلام

آپ کے تعاون کا طلبگار

محمد سلیم قادری

مرکزی کنوینر سنی تحریک

4/8/1995

قائد سنی تحریک کو یہ خط لکھنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ اس وقت ہر سو نجدی افکار چھائی ہوئی تھی میڈیا بھی نجدیوں کے چنگل میں تھا۔ قائد محترم کی جہد مسلسل کا نتیجہ ہے کہ اب ماہ ربیع الاول کے 12 دنوں میں ہر چینل خصوصی نشریات چلاتا ہے سنی علماء ومشائخ کو بلایا جاتا ہے محافل نعت ہوتی ہیں۔ اور بالخصوص گیارہ اور بارہ ربیع النور کا دن تو تمام چینل ہی محفل، جلوس کی لائیو کوریج کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے اسٹوڈیو میں مذہبی پروگراموں کا انعقاد کرتے ہیں۔ یہ سب میرے عظیم قائد کی خلوص نیت سے کی جانے والی محنت کا نتیجہ ہے۔ قائد محترم ہر ماہ بارہ ربیع الاول کو خصوصی خطاب فرمایا کرتے تھے۔ جس کو اکثر اوقات موضوع محبت رسول ﷺ یا عشق رسول ﷺ ہوتا۔ آیئے 1995ء میں کراچی۔ کے علاقہ سولجر بازار کراچی میں کیا جانے والا بیان محبت رسول ﷺ لفظ بلفظ ملاحظہ کرتے ہیں۔

محبت رسول:

ہمارے درد رکھنے والے سنی بھائیو! آج کا یہ جلسہ انجمن اتحاد نوجوانان اسلام سولجر کی جانب سے منعقد کیا گیا ہے اس جلسے کا مقصد محبت رسول ﷺ ہے۔

جشن میلاد النبی ﷺ سرکار مدینہ تاجدار مدینہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر مسلمان

اس نعمت کے شکرانے میں اس کا چرچا کرتے ہیں اور اس بات کا اظہار کرتے کہ ہم خوشی کے طور پر دنیا کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر اگر کسی نعمت کو سب سے اعلیٰ سب سے اچھا پسندیدہ سمجھتے ہیں تو وہ سرکار ﷺ کی ذات ہے مگر یاد رہے کہ: جشن عید میلا دالنبی ﷺ صرف رسمی طور پر منانا یہ محبت رسول ﷺ کی دلیل نہیں ہے قرآن پاک نے ہمیں اس رسم سے ہٹ کر محبت رسول ﷺ کا ایک ضابطہ دیا ہے۔ ایک اصول دیا ہے کہ ہم محبت رسول ﷺ مین جس ذات کو اپنی جان اپنے مال اور دنیا کی تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت سمجھتے ہیں اس کی محبت کی دلیل کیا ہے؟ اس کا ضابطہ قرآن میں اس طرح دیا گیا ہے کہ لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة یعنی بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی نمونہ ہے مگر کیسی بہترین اور حسین نمونہ ہے یعنی سیرت مصطفیٰ ﷺ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

جشن عید میلا دالنبی ﷺ کے حوالے سے میں اسی آیت کو موضوع بناتا ہوں کہ ہم لوگ بھی محبت کا دعوی کرتے ہیں ہم میں سے ہر شخص عشق رسول ﷺ کا دعوی کرتا ہے ایک پیمانہ ہے محبت رسول ﷺ کو ناپنے کا۔ یہ پیمانہ، یہ ضابطہ، یہ طریقہ کار شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ﴿مدارج النبوۃ﴾ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

محبت کے تین اصول

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ جب کسی کو کسی محبت کرتا دیکھو تو یہ بات ضرور دیکھو کہ کیا وہ اس کی محبوب کی یاد میں تڑپتا ہے، کیا وہ اس کی یاد میں آنسو بہاتا ہے،، یاد رہے کہ ہم جو محبت رسول ﷺ کا دعوی کرتے ہیں تو ہمیں خود کو شیخ صاحب کے بتائے ہوئے اس پیمانے پر ناپنا چاہیے، ہمیں خود کو جانچنا چاہیے، کہ ہم اس پیمانے پر پورا اترتے ہیں یا نہیں اگر ہم میں سے کوئی شخص چاہے وہ مرد ہو یا عورت ایسا ہے جو دن رات سرکار ﷺ کی یاد میں دن رات تڑپتا رہتا ہے، ہر وقت بلکتا رہتا ہے تو سمجھ جاؤ کہ یہ اپنے دعوی میں سچا ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ دوسرا اصول محبت کا دوسرا اصول یہ ہے کہ جس کو جس سے محبت ہو وہ دن ہو یا رات اس کی محبوب کی یاد میں روتا رہتا ہے راتوں کو اس کی یاد میں بے

چین رہتا ہے اگر ہم میں سے کوئی محبت رسول ﷺ کا دعوی کرتا ہے اور اس دعوی کو دوسری شرط پر پورا بھی اترتا ہے کہ کبھی روتا ہے، راتوں کو جاگتا ہے، سرکار ﷺ کے دیدار کے لئے تڑپتا ہے، سرکار ﷺ کی یاد میں بلکتا ہے، تو یقین جانیے کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص ایسا ہے تو یقیناً وہ اس قابل ہے کہ اس کے ہاتھ اور پاؤں چومے جائیں۔

شیخ صاحب محبت کے دعوے کے تیسرے اصول بیان فرماتے ہیں کہ یہ اصول پچھلے تمام اصولوں، پیمانوں ضابطوں، پر حاوی ہوتا ہے، اور سب سے وزنی ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ تیسرا اصول: پہلا اصول یاد ہے، دوسرا اصول رونا ہے، اور محبت کے دعوی کا تیسرا اصول یہ ہے کہ،، جس کو کس سے محبت ہو جائے تو محبّ ہر وقت اس بات کی تلاش میں رہتا ہے کہ میرے محبوب کو کیا چیز پسند ہے وہ کیسی ادا کو پسند کرتا ہے، آپ نے دیکھا ہوگا اگر کسی کو کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو محبّ کوشش کرتا ہے کہ میرے محبوب نے جیسے کپڑے پہنے ہیں ویسے ہی میں بھی پہنوں۔ میرے محبوب نے جیسی جوتیاں پہنی ہیں ویسی ہی میں بھی پہنوں، وہ جہاں جاتا ہے وہیں میں بھی جاؤں، وہ جو کھاتا ہے وہی میں کھاؤں الغرض وہ اپنا پہننا، اپنا گھومنا، اپنا کھانا، غرض ہر کام اپنے محبوب جیسا کرتا ہے اپنی محبوب کی ولا میں کرتا ہے یہ محبت رسول ﷺ کا تیسرا اصول ہے، محبت رسول ﷺ کا جو دعوی کرتا ہے اسے چاہیے کہ اس اصول اس پیمانے پر عمل کرے۔

ہمارا عمل کس جیسا ہے

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ ”ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہمارا چلنا کس کے جیسا ہے ہمارا پھرنا کس جیسا ہے، ہمارا لباس کس کے جیسا ہے، ہمارا چہرہ کس کے جیسا ہے ہمارا کھانا کس کے جیسا ہے، ہمارا کاروبار کا انداز کس کے جیسا ہے، ہمارے گھر کے معاملات کس کے جیسے ہیں۔ اگر ہم محبت رسول ﷺ کا دعوی کرتے ہیں تو اگر ہماری زندگی کا ہر معاملہ محبتِ رسول ﷺ پر مبنی ہے تو ہمارا چلنا سرکار ﷺ کی سنت ہوگا، ہمارا پہننا سرکار ﷺ کی سنت ہوگی، ہمارا کھانا سرکار ﷺ کی سنت ہوگا الغرض زندگی کا ہر معاملہ محبت رسول ﷺ پر ہوگا ہمارا ہر عمل

اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوگا۔

اگر کوئی شخص ان تینوں اصولوں میں سے کسی ایک اصول پر عمل کرتا ہے سرکا صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرتا ہے، یہ بھی سچا ہے، اگر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں روتا ہے، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لئے تڑپتا رہتا ہے، یہ بھی سچا ہے، اگر کوئی محبت کے سب سے بڑے، سب سے حاوی نظریہ اصول پر عمل کرتا ہے یعنی وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر ادا کے اپنانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو اپنی پسند اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسند کو اپنی ناپسند سمجھتا ہے تو یہ بھی سچا ہے۔ ہمیں خود اپنا محاسبہ کرنا ہے جناب والا! جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا ایک مقصد ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا ان کی محبت کو بڑھانا ہے آج عہد کریں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہر وقت تڑپا کریں گے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے ان کے نام پر خود کو قربان کرنے کی کوشش کریں گے ان کے نام پر خود کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے، ڈریں گے نہیں، مگر ہاں! اے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دم بھرنے والو! اے عشق رسول کی باتیں کرنے والو! ہم تو صرف محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ہی کرتے ہیں ہم عام زندگی کے عملوں پر جب نظر ڈالتے ہیں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف دعوی نظر آتا ہے۔

جناب والا! محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ دیکھنا ہے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی بارگاہ میں آیئے، اولیاء اللہ کی بارگاہ میں آیئے، بزرگان دین کی بارگاہ میں آیئے، علماء اہلسنت کی بارگاہ میں آیئے تو پتہ چلے گا کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز اس واقعہ سے لگایئے، جسے شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدراج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں خطبہ دیتے ہیں خطبہ کے دوران ایک شخص مسجد کے اندر کھڑا ہو جاتا ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کھڑے ہونے پر خطبے کے دوران اس کو فرماتے ہیں کہ بیٹھ جا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ باہر سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آرہے تھے، آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے کانوں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم سنا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ مسجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر جوتیوں پر ہی بیٹھ جاتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہو اور میں نہ بیٹھوں اور

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمانوں میں میرا نام لکھا جائے، اندازہ لگایئے کہ صرف اس آواز ہی پر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر ہی جوتیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہیں یہ بات بتانے آئے ہیں کہ دیکھو صحابہ عشق رسول میں کیسے تھے، صحابہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مر مٹنے کا جذبہ رکھتے تھے ان کے چلنے کا انداز پھرنے کا انداز پینے کا، الغرض ہر کام محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ہوتا تھا بلکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان قربان کرنے کا جذبہ رکھتے تھے۔

صحابہ کا انداز ہوتا تھا کہ اگر کسی کی طرف سے کوئی پتھر آتا کوئی تیر آتا جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کفار پھینکتے تھے تو یہ صحابہ کرام اسے اپنے جسموں پر کھا لیتے تھے، خود تو لہولہان ہو جاتے تھے لیکن اپنے محبوب کی طرف کوئی پتھر کوئی تیر نہ آنے دیتے تھے۔ کہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ ہو، کوئی ایذا نہ پہنچے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم محبت رسول کا دعوی کرتے ہیں، لیکن آج کتنے بد بخت لوگ ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں، یاد رہے! سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کرنا، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا، بھی یقیناً یقیناً سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانا ہے، ان ایذا رساؤں کا ہمیں مقابلہ کرنا ہوگا انھیں ایسا کرنے سے روکنا ہوگا، ان کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہونا پڑے گا، جشن عید میلا النبی منانے کا ایک مقصد یہ ہے کہ ہم محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار کرتے ہیں۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مر مٹنے کا عہد کرتے ہیں، اس عہد کا طریقہ یہ ہے کہ ہم نیت کریں کہ بقیہ زندگی سنت کے مطابق گذاروں گا، میں بقیہ زندگی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گذاروں گا۔ میں بقیہ زندگی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے پرچم کو بلند کرنے میں گذاروں گا۔

مسلمانوں کی ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں بے حسی

آج کے دور میں کچھ ایسے مسلمان کہ کچھ بھی ہو جائے ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی، ہماری ماں کو، ہمارے باپ کو، ہمارے گھر والوں کو کوئی گالی دے دے، کوئی برا بھلا کہہ دے، تو ہم لڑنے کو دوڑتے ہیں، مرنے مارنے کی باتیں کرتے ہیں۔ مگر ہائے حسرتاہ،

ہائے افسوس، کہ سرکار ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے والے آج سرعام دندناتے پھر رہے ہیں اور ہم کچھ نہیں کرتے

اے سنیت کا درد رکھنے والو! سمجھانا یہ ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ یہ میلاد کی محفلیں اسی طرح ہوتی رہیں ہم اسی طرح سرکار ﷺ کی شان میں ترانے گاتے رہیں، محبت رسول ﷺ میں اسی طرح جھومتے رہیں، تو اس کے لئے ہمیں ایک پلیٹ فارم پہ جمع ہونا پڑے گا اور محبت رسول ﷺ کا ثبوت دینا ہوگا۔

اس طرح کہ جہاں سنت بیان کرنے کی ضرورت پڑ جائے ہم سنت بیان کریں گے۔ جہاں ضرورت پڑ جائے سنت پر عمل کرنے کی وہاں ہم سنت پر عمل کریں گے، جہاں ضرورت پڑے سرکار ﷺ کی شان بیان کرنے کی وہاں سرکار ﷺ کی شان بیان کریں گے جہاں ضرورت پڑ جائے سرکار ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں کا مقابلہ کرنے کی وہاں مقابلہ کریں گے، یاد رہے! یہ افراتفری نہیں کہ کوئی سرکار ﷺ کی شان میں گستاخی کرے اور کوئی اس کے خلاف کام کرے۔ اس گستاخ کے خلاف کام کرے یہ غیر قانونی نہیں بلکہ: پاکستان کے آئین کے مطابق، پاکستان کے قانون کے مطابق جو سرکار ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے اس کی سزا موت ہے اس سے اندازہ لگایئے کہ پھر گستاخ رسول ﷺ کے خلاف لڑنا کیسے جرم ٹھہرا گستاخ رسول ﷺ کے سامنے کھڑا ہونا افراتفری کیسے، فرقہ واریت کیسی، ہم جو بات سمجھانے آئے ہیں وہ یہ ہے کہ: اے سنیت کا درد رکھنے والو! اے محبت رسول ﷺ کا دم بھرنے والو! چراغاں کر کے جشن عید میلاد النبی ﷺ ظاہری طور پر منانے والو! یہ چراغاں اپنے دل کے اندر کرو، محبت رسول ﷺ کا اظہار اپنے دلوں میں اس طرح کرو کہ سنت رسول ﷺ کی پابندی بھی ہو اور محبت رسول ﷺ کا اظہار چراغاں سے بھی ہو اور گستاخ رسول ﷺ کے سامنے ایسے کھڑے ہو جاؤ جیسا کہ: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ایک شخص آتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ: حضور میں آپ سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہوں میں آپ کو کچھ آیتیں سنا کر بحث کرنا چاہتا ہوں،، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کہو اس نے قرآن کی چند آیات پڑھیں ان آیتوں کے

پڑھنے کا اصل مقصد یہ تھا کہ سرکار ﷺ کی شان گھٹا کر بیان کی جائے، سرکار ﷺ کی شان گھٹانا مقصود تھا وہ شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر بیٹھا ہوا تھا یہ آیتیں سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ، کھڑے ہو جاؤ! اب تم میرے دستر خوان پر مت بیٹھنا میں سمجھ گیا ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ جناب والا! ہمارے اسلاف سے بڑھ کر ہمارے کیا اخلاق ہوں گے، لوگ کہتے ہیں کہ لڑنا جھگڑنا کیسا؟ یہ تو بداخلاقی ہے، یہ تو خلاف شرع ہے، ایسوں کو دعوت دیتے ہیں کہ گستاخ رسول ﷺ کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انداز دیکھیں۔

گستاخ رسول ﷺ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کچھ لوگ آتے ہیں یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو لڑواتے ہیں ہم بھی مسلمان ہیں یہ بھی مسلمان ہیں ہم بھی روزہ رکھتے ہیں یہ بھی روزہ رکھتے ہیں ہم بھی نماز پڑھتے ہیں یہ بھی نماز پڑھتے ہیں سب تو مسلمان تو لڑنا کیسا؟؟؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وقت کے امیر ہیں وقت کے خلیفہ ہیں کچھ بزرگ لوگ کچھ بوڑھے لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ،، اے عمر! ہماری مسجد کا پیش امام ہے جو ہر روز عشاء کی نماز میں، عبس وتولی پڑھتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پیش امام کو بلوایا روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ اس سے پوچھا اور نہ ہی کوئی بات کی بلکہ اسے قتل کر دیا محض اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو سمجھ گئے تھے کہ یہ شخص قرآن کے کچھ حصوں سے وہ معنی مراد لیتا ہے کہ جس سے سرکار ﷺ کی توہین ہوتی ہے سرکار ﷺ کی بے ادبی وگستاخی ہوتی ہے۔ آج بھی لوگ قرآن پڑھتے ہیں حدیث بیان کرتے ہیں ہمارے وہ لوگ جو سادہ ہوتے ہیں کہتے کہ یہ بھی قرآن پڑھتے ہیں یہ بھی تو حدیث سناتے ہیں پھر یہ جھگڑا کیسا ہے؟ یہ اختلاف کیسا ہے؟ ارے نادانو! اختلاف اپنے مال کا نہیں ہے اختلاف اپنی جان کا نہیں ہے اختلاف اپنی عزت کا نہیں ہے ارے اختلاف تو سرکار کی شان کا ہے یہ کہتے ہیں سرکار ﷺ عام انسانوں جیسے ہیں سرکار ﷺ عام لوگوں کی مثل ہیں

ہم کہتے ہیں کہ سرکار ﷺ سید البشر ہیں رب کے محبوب ہیں مالک کائنات ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اے محبت رسول کی بات کرنے والو! بات ہماری محبت کی نہیں بات ہماری عزت کی نہیں بات ہماری شان کی نہیں بات اپنے مال کی نہیں یہاں تو شان مصطفیٰ ﷺ کی بات ہے جناب والا! یہاں تو عظمت مصطفیٰ ﷺ کی بات ہے، ہم کہتے ہیں کہ سرکار ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام میں اعلیٰ ہیں یہ کہتے ہیں کہ نبی ہمارے جیسے تھے جناب والا! ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے بعد کسی ذات کو علم غیب ہے کوئی کوئی اس کوئنات کے بارے میں جانتا تو سرکار ﷺ کی ذات ہے یہ کہتے کہ سرکار ﷺ علم تو پاگلوں جیسا ہے جناب والا! سرکار ﷺ علم ان کے مطابق جانوروں جیسا ہے دیوانوں جیسا ہے اس بات کا جناب والا! ثبوت ہے کہ یہ لوگ گستاخ رسول ﷺ ہیں جیسا کہ ان کے بڑوں نے کہا اور یہ اس پر عمل پیرا ہیں یہ اسے غلط ثابت کردیں تو ہم لوگ سنی تحریک کا کام بند کردیں گے یہ امحبت رسول ﷺ کی بات ہے عظمت رسول ﷺ کی بات ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر یہ افراتفری کیسی ہے؟ یہ فرقہ واریت کیسی ہے؟ یاد رکھو! فرقہ واریت وہ ہوتی ہے کہ کسی بڑی جماعت سے کٹ جاؤ اپنے عقیدے کو چھوڑ دو اور کسی چھوٹی ٹکڑی میں لگ جاؤ یہ فرقہ واریت ہے۔ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ پوری دنیا میں ہم جو عقیدہ رکھتے ہیں یہ کم نہیں اگر کوئی اس دعویٰ کو غلط ثابت کردے تو ہم فرقہ واریت پر مبنی ہیں ہم ایک فرقہ ہیں جناب والا! ہم فرقہ نہیں ایک جماعت ہیں اہلسنت والجماعت ہیں پاکستان ہو، ہندستان ہو بنگلہ دیش ہو انڈونیشیا ہو مصر ہو سعودی عرب میں ہو، دنیا کا کوئی بھی ملک ہو، اس میں ہم جس عقیدے کے ماننے والے ہیں اگر ہم ہیں تو ہم فرقہ ہیں اگر ہم قلیل ہوں تو فرقہ اور کثیر ہوں تو ہم جماعت ہیں اور۔ جماعت ہی کل قیامت میں جناب والا! جنتی ہوگی۔ جو سب سے بڑی جماعت ہوگی وہی جنتی ہوگی اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہماری رسمی طور پر ثواب کی غرض سے محفلوں کو مت لو بلکہ تم ایک پلیٹ فارم پہ جمع ہو جاؤ جب بھی سنیت کی بات ہو تم اکھٹے ہو جاؤ یہ سنیت کی بات صرف سٹیج کی حد تک نہیں ہے بلکہ یہ گستاخ رسول ﷺ گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہ یہ بد بخت لوگ تمہاری میلاد النبی ﷺ گیارہویں شریف کی محفل میں کیا کیا کوشش نہیں

کرتے انہیں رکوانے کی کیا کیا کوشش نہیں کرتے۔

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آئینی تحفظ حاصل ہے

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم اس ملک کی اکثریت ہیں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا قانونی حق ہے قانونی طور پر آئینی طور پر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفظ حاصل ہے مگر جناب !D.C کہتے ہیں، انتظامیہ کے لوگ کہتے ہیں کہ جلوس مت نکالو یہ ریلیاں مت نکالو یہ جلسے بغیر PERMISSION مت کرو۔ کالوں کا جلوس نکلے تو جناب والا! اوپر ہیلی کاپٹر ہوتے ہیں نیچے بکتر بند گاڑیاں ہوتی ہیں انہیں مکمل تحفظ حاصل ہوتا ہے دیوبندی احتجاجی جلوس نکالیں تو انہیں تحفظ حاصل ہوتا ہے ہم ریلیوں کا انعقاد کریں، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منائیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کریں جس کو آئینی تحفظ حاصل ہے جی ہاں! جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آئینی تحفظ حاصل ہے۔

یہ بارہ ربیع الاول کو جو چھٹی ہوتی ہے ملک بھر میں، یہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ہوتی ہے وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہیں۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! انتظامیہ ہم سے کہتی ہے کہ ہم ریلی نہیں نکالنے دیں گے مگر ہم ہر وہ کام جو کہتے ہیں کر دیتے ہیں اے سنیت کا درد رکھنے والو! تمہاری رسمیں تمہارے نظریے تمہارے عقیدے، میں اس کو نافذ کرنے کی راہ میں اگر کوئی رکاوٹ بنتا ہے اور تم اس کے خلاف کوئی کام کرتے ہو یقین جانو، سنی تحریک ہر طرح تمہارے ساتھ ہوگی سنیت کا درد رکھنے والوں کو ہم جگہ جگہ یہ بولتے ہیں کہ خدارا۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! تم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جاؤ تمہاری سینکڑوں مساجد پر قبضہ کر لیا گیا مگر تمہیں شعور بھی نہیں تمہیں خبر بھی نہیں۔ تم صرف یہ کہتے ہو کہ نماز ہی تو پڑھنی ہے جہاں چاہو پڑھ لو شریعت کی کسی کتاب میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ ہر ''ایرے غیرے نتھو خیرے'' کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے نماز فرض ہے اور ایک کے پیچھے نہیں ہوتی جس طرح ہم سودا ٹٹول کر لیتے ہیں کہ اچھی چیز ہے یا بری۔ امام تو ہماری نمازوں کا محافظ ہوتا ہے، اگر امام کوئی چھیڑ اچھاڑی کر دے تو پورا محلّہ جلوس نکالتا ہے، کہتے ہیں کہ اس

کا منہ کالا کرو اس کو گدھے پر بیٹھاؤ اسے چھیڑیں گے اور اگر کوئی سرکار ﷺ کی شان میں بے ادبی کرے، گستاخیاں کرے تو کہتے ہیں کہ یار یہ مولویوں کا جھگڑا ہے۔

اگر مولوی سے کوئی دنیاوی غلطی ہو جائے تو یہ سب آ کر کہتے ہیں کہ مولوی کو مارو لیکن یہ مولوی جب سرکار ﷺ کی شان کی گستاخیاں کرے تو یہ کچھ بھی نہیں کہتے، بولتے ہیں کہ مولویوں کا جھگڑا ہے۔

ارے ہم مولوی نہیں ہیں، ہم مولویوں کے جھگڑے میں نہیں آئے ہیں ہم تو سرکار ﷺ کی محبت میں میدان میں آئے ہیں، ہم سیاسی نعرہ لگا کر میدان میں نہیں آئے ہیں ہم چندہ لینے نہیں آئے ہیں، بلکہ سنیت کا درد رکھنے والو کو یہ بات کہنے آئے ہیں کہ خدارا......

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اگر سنیت کا درد رکھتے ہو تو سنی تحریک کے پلیٹ فارم پہ جمع ہو جاؤ، حقوق اہل سنت کے لئے مساجد اہل سنت کے تحفظ کے لئے اور اوقاف کے تحفظ کے لئے میڈیا، T.V پر اپنے مسلک کی آواز بلند کرنے کے لئے۔

T.V شیعوں کا امام باڑا بن جاتا ہے

یہ محرم کے دس ایام میں کیسا ہو جاتا ہے، امام باڑا لگتا ہے، اور یکم ربیع الاول سے لیکر بارہ ربیع الاول تک ہمارے ایام ہیں دیوبندی وہابی یہ نہیں مناتے، شیعہ آٹھ ربیع الاول تک تو سوگ مناتا ہے، تم خود بتاؤ ان ایام میں ہمارا کتنا مواد نشر کیا جاتا ہے؟ ہمارے مذہبی پروگراموں کے بجائے گانے، فلمیں، ڈرامے نشر کیے جاتے ہیں اور اگر کوئی تقریر کرنے آ بھی جائے تو وہ داڑھی منڈا ہوتا ہے کوئی شیعہ ہوتا ہے کوئی دیوبندی ہوتا ہے اور کوئی جماعتیہ ہوتا ہے۔

سنی جشن عید میلاد النبی ﷺ لکھتے اور مناتے ہیں جبکہ دیوبندی سیرت النبی ﷺ لکھتا ہے کیونکہ یہ سرکار ﷺ کی ولادت پر اور ان کے جشن کے اظہار پر جلتے ہیں جس طرح شیطان جلا تھا سرکار ﷺ کی ولادت پر۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو ہر طرف مت جاؤ بلکہ اپنی ہی جماعت کی طرف آؤ، اپنے ہی عقیدے کی طرف آؤ ہم یہی دعوت دینے آئے ہیں

ہم رسمی طور پر کوئی تقریر کوئی دعوت دینے نہیں آئے بلکہ آپ کے پاس یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ جب بھی مسلک کا مسئلہ ہو جشن عید میلاد النبی منانے کا مسئلہ ہو، مساجد کا اوقاف کا ہو T,V ریڈیو پر اپنا مواد نشر کرنے کا مسئلہ ہو تو سنی تحریک کا ساتھ دیجئے، سنی تحریک کے ذمہ داروں کے قدم کے ساتھ قدم ملایئے ہمارا یہی پیغام ہے۔ ہم یہی دعوت دینے آئے ہیں اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ...... اے مالک ومولا ہمیں محبت رسول ﷺ کا جذبہ عطا فرما، اس جذبے میں زندہ رکھ اور اسی جذبے میں موت نصیب فرما، اے مالک ومولا ہمیں سنی تحریک کا پیغام جو کہ محبت رسول ﷺ ہی کا پیغام ہے عام کرنے کی توفیق نصیب فرما اور اس پیغام کے عام کرنے میں آنے والی تکلیفوں پر اے مالک ومولا ہمیں صبر کی توفیق نصیب فرما اے مالک ومولا! ہماری ان دعاؤں اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرما۔

امین بجاہ النبی الامین ﷺ وما علینا الا البلاغ المبین۔

قائد کی زبان سے نکلا ایک ایک لفظ عشق مصطفیٰ ﷺ میں ڈوبا ہوا اور سنیت کا ترجمان ہوتا قائد کا بیان پڑھا آپ نے اندازہ لگالیا ہوگا سلیم قادری اپنے اندر تحفظ ناموس رسالت ﷺ کس قدر رکرتے تھے۔ اور بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے حق بات کرتے ہوئے انجام نہیں سوچا ہوگا۔ کیونکہ جو بندہ کسی کام کا انجام سوچ کر کرتا ہے تو کام کرنے سے پہلے سو بار سوچتا ہے، مگر سلیم قادری شہید ایسی شخصیت تھے جو انجام سے نہیں ڈرتے تھے۔ ہمیشہ حق بات کرتے تھے۔ بھلے حق بات کرنے کے جرم میں جان جاتی ہے تو جائے مگر حق بات نہیں چھوڑتے تھے۔

حق بات کا اعلان سر عام کریں گے
اگر یہ جرم ہے تو پھر سو بار کریں گے

جرنیل اہل سنت کے فلاحی کام

قائد سنی تحریک نے جس مذہبی اور تنظیمی کاموں میں مقبولیت کے جھنڈے گاڑے فلاحی کاموں میں بھی کسی سے کم نہیں تھے۔ کیونکہ آپ پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت

دیکھنا چاہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ایسے کام بھی پورے زور وشور سے جاری رکھے جن سے اس ملک کی عوام کو فائدہ ہو کیونکہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری پاکستان کو صحت مند اور پھلتا پھولتا ترقی کرتا دیکھنا چاہتے تھے۔

میرے عظیم قائد کے بڑے بھائی جناب ابوبکر بھی کہتے ہیں سلیم قادری شہید کو فلاحی کاموں میں بہت دلچسپی تھی۔ ان کے پاس اگر کوئی حاجت مند آتا تو اس کا مسلک عقیدہ پوچھے بغیر اس کی حاجت پوری کرتے۔ ابوبکر بھائی کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں دیکھا کہ سلیم قادری شہید کے پاس آکر کسی نے دست سوال دراز کیا ہو اور سلیم قادری شہید نے ان کو کچھ دیا نہ ہو۔

قائد اہل سنت محمد سلیم قادری کے اندر خدمت خلق کا جذبہ بچپن سے تھا۔ لیکن جب 1990ء میں سنی تحریک کا قیام عمل میں آیا تو اسی وقت آپ نے فلاحی کاموں کیلئے ایک شعبہ قائم کیا جس کا نام اہل سنت کمیٹی رکھا۔ اس شعبے کے تحت کون کون سے فلاحی کام کیے آیئے دیکھتے ہیں۔

اہل سنت خدمت کمیٹی ہسپتال

میرے عظیم قائد کی عظیم سوچ دیکھیے آپ نے صرف مذہب اور مسلک کے کام کو ہی اوڑھنا بچھونا نہیں بنایا۔ بلکہ انسانی خدمت کے لئے بھی بے شمار کارنامے انجام دیے۔ ان کاموں میں کراچی کے بلدیہ ٹاؤن کے علاقہ سعید آباد میں واقعہ درجنوں بیڈ پر مشتمل عظیم الشان اہل سنت خدمت کمیٹی ہسپتال ہے جس میں تمام امراض کا علاج تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ دل کے مریضوں کے لئے شعبہ ECG کا افتتاح بھی قائد سنی تحریک نے خود اپنے دست مبارک سے کیا اہل سنت خدمت کمیٹی ہسپتال میں اب تک لاکھوں مریضوں کا علاج وہ بھی مفت کیا جا چکا ہے۔

میرے قائد عظیم نے صرف اسی پر ہی اکتفا نہ کرتے اہل سنت کمیٹی ہسپتال کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر فری میڈیکل کیمپ بھی لگواتے ہیں۔ اس کے علاوہ مریضوں کی

جان بچانے شہر کے مختلف مقامات پر بلڈ بینک قائم کرواتے، جہاں سنی تحریک کے کارکنان سمیت کثیر تعداد میں اپنے خون کا عطیہ دیتے۔

ایمبولنس سروس

میڈیکل کے شعبے میں صرف ہسپتال میڈیکل کیمپ بلڈ کیمپ ہی نہیں بلکہ ایمبولنس اور میت بس سروس کی سہولت بھی قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید نے غریب عوام کو مہیا کی ان ایمبولنس سروس اور میت بس سروس کا قیام میرے عظیم قائد کا شاندار کارنامہ تھا جس کے ذریعے غریب مریضوں کو مقامی ہسپتال میں منتقلی کا کام لیا جاتا اور بوقت ضرورت میتوں کے لئے بھی ایمبولنس سروس اپنا کردار ادا کرتی۔

تعلیمی خدمات اور کمپیوٹر لیب

الحمد للہ عزوجل جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری خود ایک پڑھے لکھے انسان تھے علم کی قدر جانتے تھے خود غربت کے دور میں تعلیم حاصل کی اس لیے ایک طالبعلم کی ضروریات اور اسکی مجبوریوں سے بخوبی آگاہ تھے یہی وجہ تھی کہ سلیم قادری شہید غریب طلباء کو مفت سہولیات دینے کے لیے درسی کتب اور یونیفارم کے ساتھ ساتھ غریب طلباء کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنا چاہتے تھے اسکے لیے انہوں نے ضیاء الدین کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ کا قیام عمل میں لایا جس میں طلباء فری کمپیوٹر سیکھتے کیونکہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید جانتے تھے کہ آج کے بچے کل کے جوان ہیں انہوں نے بڑے ہو کر ملک وقوم اور اسلام کی خدمت کرنی ہے اگر یہ نوجوان پڑھا لکھا ہوگا ملک اور اسلام دشمن قوتوں کا ہر میدان مقابلہ کر سکے گا

جہیز کا سامان مہیا کرنا

بیٹی باعث رحمت ہے لیکن آج کل دیکھا گیا ہے اگر کسی کے گھر میں بچی کی ولادت ہو جائے تو کچھ لوگ اس کو معیوب سمجھتے تھے غمگین نظر آتے ہیں (معاذ اللہ) شاید اسکی ایک وجہ زمانہ جاہلیت کی سوچ اور دوسری وجہ غربت ہے کیونکہ آج کل ایک غریب آدمی کو بیٹی کی

شادی کرنا جہیز کے ساتھ رخصت کرنا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جب میرے عظیم قائد نے غریب بچیوں کے جہیز نہ ہونے کی وجہ سے شادیاں نہ ہونے کی داستان سنی تو غمزدہ ہو گئے پریشان ہو گئے۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دکھیاری امت کے دکھ درد میں شریک ہونے کی نیت سے صاحب ثروت لوگوں کے تعاون سے جہیز فنڈ کا قیام عمل میں لائے جس کے ذریعے وہ غریب بہن بیٹیاں جو جہیز نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھیں ان کی شادی کے موقع پر ان کو جہیز مہیا کیا جاتا۔ قائد محترم کے بھائی محمد اقبال عطاری فرماتے ہیں سلیم بھائی کی آمدنی معقول تھی لیکن پھر بھی کچھ پیسے بچا کر کچھ دوسروں سے اکٹھے کر کے غریب عورتوں میں سلائی مشینیں تقسیم کرتے۔

راشن کی تقسیم امدادی کیمپ

میں اپنے عظیم قائد محمد سلیم قادری کے کس کس کارنامے کا ذکر کروں آپ اپنی عمر کو دوسروں کی بھلائی کے لئے وقف کر دیا تھا آپ حد سے زیادہ سخی تھے جو کوئی محتاج اور ضرورت مند آپ کی خدمت میں آتا آپ اس کی دل کھول کر امداد کرتے بعض اوقات ایسا بھی دیکھنے میں آیا کہ کسی حاجت مند نے سوال کیا آپ کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ ادھار پکڑ کر اس کی امداد کرتے۔ ویسے تو سارا سال امدادی کام جاری رہتا مگر رمضان المبارک میں اہتمام کے ساتھ غریب لوگوں کو اناج، راشن، کپڑے مہیا کرتے، شہداء کے لواحقین کو راشن اور دیگر سامان بھیجتے تاکہ عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ صرف یہی ہی نہیں قدرتی آفات، زلزلہ طوفان، میں بھی امدادی سرگرمیاں جاری رکھتے جب 1998ء میں ٹھٹھہ اور بدین سمیت کئی اضلاع میں سیلاب آیا تو اس وقت بھی میرا عظیم قائد محسن انسانیت محمد سلیم قادری شہید کسی سے پیچھے نہ تھا۔ آپ سیلاب متاثرین کے لئے سامان کے کئی ٹرکوں پر مشتمل قافلہ کے ساتھ متاثرین کے پاس پہنچے ان کی امداد کی۔

شب برات، بارہ ربیع الاول شب قدر سمیت دیگر بڑی راتوں اور مقدس ایام میں کیمپ لگواتے حکومتی سطح پر عوام کے لیئے سہولیات کا مطالبہ کرتے اور دیگر ضروریات کو پورا

کرنے کیلئے انتظامیہ کی توجہ دلاتے آیئے شب برأت پر لکھا ہوا قائد محترم کا خط ملاحظہ کرتے ہیں۔

محترم جناب کمشنر صاحب

جناب والا!

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے، سنی تحریک کے زیر اہتمام گزشتہ کئی سالوں کی طرح اس سال بھی انتہائی رحمتوں و برکتوں والی رات 15 شعبان المعظم شب برائت کے موقع پر کراچی کے تمام تر قبرستانوں کے قریب زائرین کی سہولت و رہنمائی کیلئے پانی/دودھ کی سبیل کیمپ لگائے جائیں گے۔ شرپسند عناصر پر کڑی نگاہ رکھنے اور ٹریفک کی روانی کنٹرول کرنے کے لئے تحریک رضا کار اس موقع پر موجود ہوں گے۔

جناب والا! لاکھوں مسلمان شب برأت کے موقع پر بزرگان دین اولیاء کرام کے مزارات وعزیز رشتہ داروں کی قبر پر ایصال ثواب کی نیت سے قبرستان حاضری دینے جاتے ہیں مگر افسوس قبرستانوں کی حالت انتہائی خستہ ہے۔ صفائی ستھرائی پانی بجلی کا انتظام اس روز انتہائی ناقص ہوتا محکمہ ٹریفک کے افسران کی عدم دلچسپی کی بناپر اس روز قبرستانوں کے قریب ٹریفک جام ہوتی ہے۔ سابق کمشنر کراچی کی توجہ ان مسائل کی جانب مبذول کرائی گئی تو انہوں نے فرمایا تھا کہ آئندہ سال 15 شعبان سے ایک ہفتہ قبل بلدیہ عظمی کے ای ایس سی ڈپٹی کمشنر حضرات چیف فائر آفیسر واٹر بورڈ کے افسران کا اجلاس طلب کیا جائے گا اور اس میں سنی تحریک کو بھی نمائندگی دی جائے گی۔ اجلاس میں فوری حل طلب مسائل پر کاروائی کی جائے گی۔ جناب والا! شب برأت کی نسبت ہماری تمام تر کاوشیں خالصتاً نیک نیتی مذہبی جذبے اور شہریوں کے مفاد میں ہیں۔ برائے مہربانی متعلقہ افسران کا فوری طور پر خصوصی اجلاس طلب کیا جائے جس میں سنی تحریک کے نمائندے کو بھی مدعو کیا جائے۔ تاکہ اس مقدس شب کو لاکھوں مسلمانوں کو جو مسائل درپیش ہوتے ہیں ان پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔ امید ہے خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ فقط والسلام

محمد سلیم قادری

مرکزی کنوینر سنی تحریک

کس کو کیسے چلانا ہے

اور قائد تحریک جناب محمد سلیم قادری شہید کا ہر سال معمول تھا کہ تمام اداروں کو لیٹر روانہ کر کے عوامی مسائل پر انتظامیہ کے لوگوں کی توجہ دلواتے تھے۔ اگر کوئی ادارہ بہتر کارکردگی دکھاتا تو امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری شہید اس ادارے کے سربراہاں کی حوصلہ افزائی بھی کرتے تھے۔ ایسا ہی ایک مکتوب اور بھی ہے۔ آیئے ملاحظہ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی مینیجنگ ڈائریکٹر

کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کراچی

جناب عالی!

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیریت ہوں گے 15 شعبان المعظم شب برأت مورخہ 25 دسمبر 1996ء کو قبرستانوں کے قریب بجلی کا مؤثر انتظام کرنے پر آپ کا بہت بہت شکریہ امید ہے کہ آئندہ بھی خصوصی انتظامات فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

فقط والسلام

محمد سلیم قادری

مرکزی کنوینر سنی تحریک

اسے کہتے ہیں قیادت ایک طرف عوام کی دل جوئی کر رہے ہیں ان کے مسائل کے لئے آواز بلند کر رہے ہیں تو دوسری جانب حکومت کی اچھی کارکردگی پر ان کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ میرا قائد اعلیٰ ظرف کا مالک تھا۔ تنگ نظر نہیں صرف اپنی منوا کر بدمعاشی نہیں کرتا تھا اگر کسی ادارے میں کوئی اچھائی موجود ہوتی تو اس کی اچھائی کو پسند کرتے ہوئے تعریف بھی کرتے۔ اور جو ادارے سنی کا مظاہرے کرتے ان کی فوری پکڑ کرتے ایک طرف سنی تحریک کے ذمہ داران نے DSP میر پور خاص سے ملاقات کر کے جلسے کی اجازت مانگی تو

بلا جواز DSP نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب قائد محترم تک اطلاع پہنچی تو فرمایا جلسہ ہوگا آپ تیاری کرو دیکھتے ہیں کیسے روکتا ہے۔ قائد کا حکم ملتے ہی کارکنان نے جلسے کا پنڈال سجا دیا اس جلسے سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا DSP کہتا ہے جلسہ یہاں مت کرو وہاں کرو یہ نہیں کرنے دیں گے وہ نہیں کرنے دیں گے جناب والا! میں کہتا ہوں یہ DSP کیا اس سے بڑے بڑے افسران ہمارے شہر کراچی میں جو اس شہر میر پور خاص سے خطرناک سمجھا جاتا ہے وہ افسران ہمارے گھروں پر ہمارے آفسوں پر کتے بلے کی طرح بیٹھے رہتے ہیں کہ سر جلسہ کہاں کریں گے جلوس کب نکلے گا۔ میر پور خاص کے سنی یتیم مسکین نہیں ایک دو ٹکے کا DSP ہمارے جلسے کو ادھر ادھر کرنے کا سوچے ہم پاکستانی ہیں ہمارے بڑوں نے قربانیاں دی ہیں

DHO کے خلاف کاروائی کی درخواست

اگر سربراہ ایکٹو ہو تو اس کی ٹیم بھی ایکٹو ہوتی ہے ہر کام کو بروقت کرنے کی عادی ہوتی ہے ایسا ہی کچھ قائد محترم کے جانثاروں میں دیکھنے کو ملا، اگر کوئی ادارہ عوامی خدمت میں سستی کرتا تو قائد کے تربیت یافتہ سپاہی فوراً تڑپ جاتے غافل افسر کو متنبہ کرتے اگر نہ سنتا فوراً اوپر رجوع کرتے اس طرح کا مسئلہ 4 اگست 1997ء کو بھی دیکھنے میں آیا جب DHO ویسٹ نے اپنی ذمہ داری میں سستی کی اس پر امیر شہداء اہل سنت محمد سلیم قادری شہید کے حکم پر سنی تحریک کے رہنما افتخار بھٹی شہید نے DHO کے سیکرٹری ہیلتھ سندھ کو خط لکھا آیئے دیکھتے ہیں۔

السلام علیکم! آپ کے علم میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر عارف میمن DHO کراچی ویسٹ اپنی ذمہ داری صحیح طور پر نہیں نبھا رہے موصوف ذاتی مفادات کے حامل افراد کے ہمراہ روزانہ ڈیڑھ دو بجے آفس تشریف لاتے ہیں جبکہ صبح سے ملاقات کے لیے انتظار میں بیٹھے ہوئے ملاقاتی اگر دفتر کے کارندے سے پوچھیں کہ صاحب کب آئیں گے تو جواب ملتا ہے کہ صاحب سیکرٹریٹ یا ضلعی وزٹ پر گئے ہیں جبکہ ہماری معلومات کے

مطابق DHO ویسٹ نے مہینوں مہینوں وزٹ کے لیے کبھی کسی ہیلتھ سنٹر کا رخ نہیں کیا جناب والا! DHO ویسٹ دفتر تشریف لانے کے بعد دروازہ بند کر کے ہمراہ آنے والوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف جاتے ہیں ملاقات کے لئے اندر جانے کی کوشش کی جائے تو دربان کہتا ہے کہ اندر میٹنگ ہو رہی ہے "صاحب" اس وقت نہیں مل سکتے لہذا ملاقات کیلئے کل آئیں اس طرح ملاقات کے لئے کئی دن رلایا جاتا ہے۔

اگر ملاقات ہو جائے تو D.H.O صاحب ملاقاتی کی بات کو سنے بغیر دفتر سے رخصت کر دیا جاتا جناب والا! سنی تحریک کے ذیلی شعبہ اہل سنت خدمت کمیٹی کے زیر اہتمام سعید آباد میں فری ہسپتال قائم کیا گیا ہسپتال میں حفاظتی ٹیکوں کا مرکز بھی بنایا گیا جس کے لئے باقاعدہ طور پر دفتر سے منظوری حاصل کی گئی ہے لیکن جب بھی دواؤں کے سلسلے میں DHO کے سٹور سے رابطہ کیا جائے تو دوائیں دستیاب نہیں ہوتیں۔ اور عملہ غائب رہتا ہے اور تعاون نہیں کیا جاتا DHO صاحب سے دواؤں کے سلسلے میں ملاقات کرنا چاہیں تو ان کے پاس وقت نہیں ہوتا، اگر یہ کہا جائے کہ DHO ویسٹ اور ان کا عملہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کے بجائے مسائل پیدا کر رہے ہیں تو یہ بے جا نہ ہوگا اس سے قبل ویسٹ کی عوام DHO کے رویے سے تنگ آ کر سراپا احتجاج بن جائیں تو آپ سے التماس ہے کہ DHO ویسٹ کا تبادلہ کسی ایسی جگہ کر دیا جائے جہاں ان پر انتظامی امور چلانے اور پبلک ڈیلنگ کی ذمہ داری نہ ہو۔ ڈاکٹر عارف میمن کی جگہ کسی نیک ایماندار فرض شناس اور ہمدرد شخص کو بطور DHO ویسٹ تعینات کیا جائے۔

امید ہے کہ جناب والا! میری درخواست پر فی الفور توجہ دیں گے اور ویسٹ عوام کو ڈاکٹر عارف میمن سے نجات دلا کر فرض شناس ڈاکٹر کو بطور DHO ویسٹ تعینات فرمائیں گے۔ شکریہ

والسلام

افتخار احمد بھٹی

رہنما سنی تحریک (4/8/97)

محترم قارئین! آپ نے دیکھا قائد کے تربیت یافتہ مجاہدوں نے بھی اپنے آپکو قائد کے رنگ میں کیسے رنگا اور اس واقع سے یہ بھی پتہ چلا کہ جب کوئی سرکاری افسر غریب عوام کے ساتھ زیادتی کر رہا ہو اپنی ذمہ داریاں اپنے فرائض نبھانے میں سستی کرے تو اسکے خلاف فوری قانونی کاروائی کی جائے۔ اگر قانون کے رکھوالے اپنے کارندے کی سستی کے خلاف کاروائی سے گریز کریں تو عوام کے ساتھ دوڑ پر نکلیں کیونکہ یہ حکومتی لوگ عوام کے ٹیکسوں والی رقم سے تنخواہیں اور مراعات حاصل کرتے ہیں اگر اپنی ذمہ داری پوری نہ کریں تو ان کے خلاف کاروائی عوام کا حق ہے، اور قائد کے فلاحی کاموں میں دلچسپی سے یہ ثابت ہوتا ہے اور درس ملتا ہے کہ ہم فلاحی کاموں میں بھرپور حصہ لیں فلاحی کاموں کے جن شعبہ جات میں قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید نے حصہ لیا کارکن بھی اپنے اپنے شہروں وہ شعبہ جات قائم کریں عوام کو سہولیات فراہم کریں کیونکہ یہی قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کا مشن اور درس ہے۔ اگر آج ہم بھی اپنے شہروں میں فری ڈسپنسری، فری کمپیوٹر لیب، لائبریری، ایمبولینس سروس، راشن کی تقسیم اور امدادی کیمپ لگائیں گے فلاحی کام کریں گے تو انشاءاللہ اس سے سنی تحریک کا کام بڑھے گا اور قائد کی روح خوش ہوگی۔

شفیق ہو تو میرے قائد جیسا

امیر شہداء اہلسنت محمد سلیم قادری شہید جس طرح عام انسانوں'' غریبوں پر شفقت فرماتے اس سے کہیں بڑھ کر اپنے کارکنان پر شفیق تھے۔ اپنے کارکن کی آزمائش کو اپنی آزمائش سمجھتے تھے اگر کوئی کارکن مشکل میں ہوتا تو اس کی فوراً مشکل کشائی کرتے خود بھلے جس حال میں ہوتے۔ پاکستان سنی تحریک کے ماہنامہ سنی ترجمان جنوری ۲۰۱۳ء میں ابو اویس محمد ریحان قادری اپنے کالم ''اٹھا! قلم قائد کی یاد میں'' لکھتے ہیں ۲۸ اپریل ۲۰۰۱ء کراچی کے علاقے کورنگی نمبر ۵ میں غزالی زماں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں میرے قائد محمد سلیم قادری نے اپنا آخری خطاب فرمایا۔

ریحان بھائی لکھتے ہیں کہ قائد کا خطاب سننے والے خوش نصیبوں میں سے ایک میں

بھی ہوں۔ میں اپنے دوست ریاض الدین قادری کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہوا میں نے اپنے دوست کا ذکر اس لیے کیا کہ میں اس وقت کافی چھوٹا تھا میرا کانفرنس میں جانا نا ممکن تھا۔ کیونکہ ہمارے علاقے ''لائنز ایریا'' سے کورنگی کافی دور ہے اس لیے میں احسان مند ہوں اپنے دوست کا جسکی بدولت میں اپنے قائد کا خطاب سن پایا۔ ہم بس کے ذریعے کانفرنس میں پہنچے پنڈال میں عوام اہلسنت کافی تعداد میں موجود تھی۔

علامہ مظہر سعید کاظمی ''حامد سعید کاظمی'' ارشد سعید کاظمی اور دیگر علماء اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔ دوران کانفرنس شرکاء کانفرنس میں بے تابی دیکھنے میں آئی اور عوام اہلسنت میں یہ بے تابی اپنے عظیم قائد محمد سلیم قادری کو دیکھنے کی تھی۔ اور پھر رات گیارہ بجے انکی یہ بے چینی ختم ہوئی جب جرنیل اہلسنت محمد سلیم قادری شہید پنڈال میں جلوہ افروز ہوئے۔ عوام اہل سنت نے اپنے عظیم قائد کا کھڑے ہوکر پر جوش نعرے لگاتے ہوئے استقبال کیا۔ عوام رش کی وجہ سے کافی مشکل سے قائد سنی تحریک کو اسٹیج تک لے جایا گیا۔ مقررین کے خطاب ہوتے ہوتے ایک بج گیا اب شرکاء کانفرنس کچھ بیزار ہونے لگے۔ کوئی جماہی لینے لگا تو کوئی ادھر ادھر چلنے لگا تو کوئی ساتھ بیٹھے مہمان سے باتیں کرنے لگا کیونکہ زیادہ تر لوگ جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری شہید کا خطاب سننے آئے تھے اور ہم بھی قائد کی محبت میں آئے تھے جیسے جیسے ٹائم بڑھتا جارہا تھا مجھے اور ریاض کو گھر جانے کی فکر بڑھتی گئی کیونکہ رات بارہ بجے کے بعد بس یا ویگن ملنا مشکل ہو جاتا ہے مگر اپنے قائد کی جانب دیکھتے تو یہ فکر بھول جاتی۔ تمام جید علماء کرام بیان کر چکے تھے ہم مایوس ہوئے شاید اب قائد محترم بیان نہ کریں ہم نے پرچیاں بھجیں کہ قائد سنی تحریک کو بیان کا موقع دیا جائے مگر انتظامیہ نے اس پر عمل درآمد نہ کیا شاید وہ جانتے تھے اگر سلیم قادری کو پہلے بیان کرنے دے دیا جائے۔ تو عوام کاظمی برادران کا بیان سنے بغیر چلی جائے گی۔

اس دوران تیز ہوا چلنے لگی جس کی وجہ سے اسٹیج پر لگی اسکرین (بیک گراونڈ بڑا فلیکس) زوردار آواز کے ساتھ قائدین پر آ گرا، اسکرین جس وقت گری تھی اس وقت رات کا ڈیڑھ بجے کا وقت تھا۔ دو بجے جب مائیک پر اعلان ہوا، انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ اب میں

خطاب کی دعوت دے رہا ہوں قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کو اللہ اکبر میری آنکھوں نے وہ منظر دیکھا کہ پنڈال میں خاموشی کا سناٹا چھا گیا۔ اتنی خاموشی کی آس پاس کی گلیوں میں جو لوگ سلیم بھائی کا خطاب سننے کے لئے اپنے گھروں کے دروازے کھول کر نکل رہے تھے ان دروازوں کی آوازیں پنڈال میں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

سلیم بھائی نے مختصر سا خطاب فرما کر فرمایا کہ ٹائم بہت کم ہے اور اصل خطاب علامہ مظہر سعید کاظمی صاحب کا ہونا ہے۔ پھر کاظمی صاحب کا خطاب ہوا اور پھر تقریباً 3 بجے سلام کے بعد کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ قائدین جانے لگے میں اور میرا دوست ریاض سلیم بھائی سے مصافحہ کرنے کے لئے ان کی گاڑی کے پاس گئے سلیم بھائی دیگر کارکنان کے ساتھ مصافحہ کر رہے تھے جب میرے دوست نے سلیم بھائی سے مصافحہ کیا تو سلیم بھائی نے فرمایا کہ مولانا آپ یہاں کیسے؟ ریاض نے جواب دیا جی وہ کانفرنس میں آئے تھے پھر قائد محترم نے پوچھا کس میں آئے ہو؟ ریاض نے جواب دیا جی بس میں۔ آپ نے پوچھا! ابھی کس میں جاؤ گے؟ ریاض بھائی نے کہا دیکھتے ہیں اللہ مالک ہے۔ یہ سن کر قائد محترم نے اکرم قادری شہید کو آہستہ سے کچھ کہا۔ پھر اکرم بھائی نے اس وقت کے مکتبہ انچارج آفتاب قادری کو بلا کر کہا آپ اپنی بائیک پر ان دونوں کو لائنز ایریا چھوڑتے ہوئے جانا۔ دوسرے دن صبح نیوز پیپر میں نیوز آئی کہ کل رات کانفرنس میں اسکرین کے گرنے سے قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی ٹانگ میں فیکچر آگیا ہے۔ اور ڈاکٹروں نے آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

یہ پڑھ کر میں تو حیران رہ گیا کہ رات ڈیڑھ بجے یہ واقعہ پیش آیا اور میرا قائد تین بجے تک اتنی تکلیف میں بھی کانفرنس میں موجود رہا خطاب بھی کیا خطاب کے بعد کارکنان سے مسکرا مسکرا کر ملاقاتیں بھی کیں پھر میرے اور ریاض کے لئے فکر مند ہونا ہمارے گھر جانے کا بندوبست کرنا۔

اے قائد سلام ہے تجھے آپ نے اپنی تکلیف کسی کو نہیں بتائی ایسے ہوتے ہیں قائد جو اپنی تکلیف کے باوجود اپنے کارکنان کے لئے فکر مند ہوتے ہیں۔ اور یہ سلیم قادری شہید کا خاصہ تھا کہ آپ اپنے لیے نہیں دوسروں کے لئے جیتے تھے، آپ اپنے آپ کو آزمائش میں

ڈال کر دوسروں کو آسانیاں فراہم کرتے تھے۔

یہ ایک واقعہ نہیں کارکنان پر شفقت و محبت کے ہزاروں واقعات ہیں قائد کی محبت میں رہنے والے ہر کارکن کی اپنی داستان ہے میں کون کون سی تحریر کروں بس ایک ہی بات کروں گا جو قائد مسلک کے لئے اپنے ملک کیلئے دنیا کی تکالیف برداشت کرتا ہے اپنے کارکنان کو سہولیات فراہم کرتا ہے آج ہمیں اسی قائد کے مشن سے وفا کا عہد کرنا ہوگا۔ اور یہ بھی عہد کرنا ہوگا بڑی سے بڑی آزمائش آجائے کتنے ہی کٹھن حالات کیوں نہ ہوں قائد کے فلسفے کو عام کرتے رہیں گے۔ جب تک دم میں دم ہے قائد کی سنت سمجھتے ہوئے خود تکالیف برداشت کر کے سنی عوام کو اور اپنے کارکنان کو آسانیاں مہیا کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

جرنیل اہل سنت کی حاضر دماغی

جب مؤرخہ 20 اکتوبر 2000ء بروز جمعہ شام 4 بجے مکی مسجد لیاری کے مؤذن اور اس کے ساتھیوں نے قرآن کے اوراق اور احادیث مقدسہ کے اوراق نذر آتش کیے تو محلے والوں نے پکڑ کر پولیس کو دے دیا جن پر مقدمہ بھی ہوا بعد میں دیوبندیوں نے مقدمہ ختم کرنے کے لئے چال چلی کہ مؤذن کو نظر نہیں آتا اس کی نظر کمزور ہے اس لیے ایسا ہوا جس پر میرے قائد نے حاضر دماغی سے کام لیتے ہوئے فرمایا اگر اس مؤذن کو آنکھوں سے کم نظر آتا ہے تو کہیں ایسا تو نہیں کہ منہ کی جگہ کے بجائے کہیں اور سے کھانے لگتا ہے۔ شلوار کو اوپر پہن لیتا ہے اور کرتے کو نیچے کبھی اسے اس کو اذان دیتے دیکھا ہو کہ شلوار کے پائنچے میں اپنا منہ دے دیا ہو اور ٹانگوں میں کرتا پہنا ہو اگر غلط فہمی سے بھی آگ لگائی تو کیوں لگائی پتہ نہیں ہماری حکومت آلودگی کے خلاف کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے اور یہ مقدس اوراق جلا کر ماحول اور فضا کو بھی آلودہ کر رہا ہے۔ ہماری مساجد میں پانی گرانا آگ جلانا گندگی پھیلانا سب منع ہے۔ تمہاری مساجد کیسی ہیں جہاں آگ جلائی جاتی ہیں انتظامیہ شہید اہل سنت کی حاضر دماغی اور مدلل گفتگو پر لاجواب ہوگئی اور گستاخ قرآن کے خلاف کاروائی شروع کر دی۔

فکرِ رضا کا داعی

میں نے قائد محترم کی والدہ ماجدہ اور قائد محترم کے دونوں بھائیوں سے الگ الگ ایک سوال پوچھا کہ جرنیل اہل سنت حضور ﷺ کے بعد کس شخصیت سے سب سے زیادہ متاثر تھے؟ کس کی یاد میں بے چین رہتے تھے؟ اس سوال کے جواب میں مجھے سب سے ایک ہی جواب ملا! ''امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی'' سے اور والدہ محترمہ نے یہ بھی بتایا کہ ہر سال یوم رضا کے موقع پر باہر سنی تحریک کا مرکزی پروگرام ہوتا تھا سلیم قادری گھر میں بھی یوم رضا کے موقع پر اعلیٰ حضرت کے ایصال ثواب کے لئے ختم شریف کا اہتمام کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ کنز الایمان اور فتاوی رضویہ شریف خود بھی پڑھتے اور ہر ملنے والے کو پڑھنے کی ترغیب دلاتے۔ اور سلیم قادری کی محنت کا نتیجہ یہ ہے آج نوائے وقت، روزنامہ جنگ، خبریں اور دیگر اخبار میں سیدی اعلیٰ حضرت کا ترجمہ شائع ہوتا ہے۔

سلیم قادری کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کیوں؟

1995ء میں یوم رضا کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے قائد محترم نے کہا کہ سنی تحریک پر اعلیٰ حضرت کی خصوصی نظر کرم ہے اس لیے ہم مسلک اعلیٰ حضرت پر خلوص دل سے عمل پیرا ہیں اور ان کا پیغام عام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے آج اعلیٰ حضرت کے نام پر ہونے والے جلسے میں ہمارے کارکنوں میں جوش ولولہ قابل دید ہے۔ پھر 2000ء کو حیدر آباد میں قائد سنی تحریک نے یوم رضا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ اپنے اسلاف کی قربانیوں کو فراموش کر دیتے ہیں تو تاریخ گواہ ہے کہ وہ لوگ یا قومیں کبھی کامیابی سے ہم کنار نہیں ہوئیں، عوام اہل سنت مسلک حق اہل سنت اور مشن اعلیٰ حضرت کے تحفظ کیلئے اپنی جدوجہد کو تیز سے تیز کر دیں اس میں ہماری بقا ہے اہل سنت کے تحفظ کے لیے کام کرنے کی جتنی ضرورت آج ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ اگر آج ہم نے اہل سنت کے لیے جدوجہد نہ کی تو آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ دونوں کانفرنس

میں کیے گئے بیان سے ثابت ہوتا ہے امیر شہداء اہل سنت سیدی اعلی حضرت سے انتہا درجے کا عشق رکھتے تھے۔ اس کی یہ وجہ تھی کیونکہ سیدی اعلی حضرت نے اسلام اور ناموس رسالت کے تحفظ اور ابقاء کے لیئے تن من دھن کی بازی لگادی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام باطل مذاہب سمیت فرقہ نجدیہ وہابیہ کے ردو ابطال کے ساتھ ساتھ دیگر فرقہ باطلہ کی سرکوبی مین بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے امام اہل سنت کے نیزے (قلم) کی مار نے تمام باطل فرقوں کے سینے چھلنی کر دیئے آپ نے مسلمانوں کی بے دریغ اور بے لوث خدمات سرانجام دینے کا بیڑا اٹھایا۔ دشمنان اسلام اور شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعوں کو قلم کے ذریعے گرایا۔ اسلام اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اپنے ہاتھ پر لہرایا۔ امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان نے ان بے لگام زبانوں کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دراز تھیں ان کو ابدی خاموش کر دیا۔

جس کی شدت سے کلیجے منکروں کے پھٹ گئے
ہے قلم احمد رضا کا تیر بے مثال

اسی وجہ سے قائد سنی تحریک محمد سلیمؒ قادری کو اعلی حضرت سے پیار تھا قائد محترم اعلی حضرت کے بارے میں اور کیا جذبات رکھتے تھے آیئے 1996ء میں یوم رضا کے موقع پر کیا گیا بیان لفظ بلفظ پڑھتے ہیں۔

پیغام رضا کانفرنس

حضرات علمائے اہل سنت بالخصوص حضرت علامہ مولانا شبیر احمد اظہری صاحب اور ہمارے وردر کھنے والے سنی بھائیو! آج کا یہ جلسہ آج کی یہ کانفرنس اعلی حضرت امام اہل سنت علامہ مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے موقع پر، حلقہ متوسلین کی جانب سے اس کا اہتمام کیا گیا ہے، عرس اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریب صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ اس وقت دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی سنی مسلمان موجود ہیں وہاں وہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یوم منا رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالی کا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر فضل ہے کہ خود ان کی حیات

میں بھی ان کے نام کے ڈنکے ایشیا یورپ افریقہ اور عرب ممالک میں اس کم وسائل والے دور میں بھی بجتے تھے، اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ وفات کے بعد ان کے اس دنیا سے پردہ کرنے کے بعد جوں جوں دن گذرتے گئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات بڑھ گئے۔ جبکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں دوسرے مسلک کے جو جید علماء اور بڑے بڑے مولوی تھے آج ان کا کوئی نام لیوا نہیں، یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یوں تو ہر سنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یوم مناتا ہے جلسوں کی صورت میں کانفرنسوں کی صورت میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے موقعہ پر تمام سنی تنظیمیں ملک بھر میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق مختلف تقریبات کرتی ہیں۔ مگر سنی تحریک پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی نظر کرم اس لئے ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر خلوص دل سے عمل پیرا ہیں اور ان کا پیغام عام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں یہ ہی وجہ کہ آج اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر ہونے والے اس جلسے میں ہمارے کارکنون میں جوش ہمارے کارکنوں کا ولولہ قابل دید ہے۔ عوام اہل سنت اس بات کو گرہ سے باندھ لے کہ ہم سنیت کا درد رکھنے والوں کو مخاطب کر کے بولتے ہیں کہ سنی تحریک کوئی غیر سنجیدہ لوگوں کا ٹولہ نہیں ہے، سنی تحریک کوئی چھوکروں کی تنظیم نہیں ہے بلکہ سنی تحریک سنجیدہ اور مسلک کا درد رکھنے والوں کی تنظیم ہے اسکی سنجیدگی کا ثبوت یہ ہے کہ اس کے مدمقابل جتنے فرقے جتنی تنظیموں کے لوگ تھے وہ اپنی غیر سنجیدگی کے باعث یا تو قتل و غارت گری میں بند ہیں، ڈاکوؤں میں بند ہیں دہشتگردی میں بند ہیں یا انتظامیہ نے ان کی غیر محب الوطنی کا معاملہ دیکھ کر انھیں دبا دیا مگر سنی تحریک اب ابھی اسی جذبے سے کام کر رہی ہے ہم انتظامیہ کے لوگ پولیس کے اہل کار اور ایجنسیوں کے محب الوطن سنجیدہ لوگوں کی توجہ اس طرف دلانا چاہتے ہیں کہ یہ ہمارا غیر سنجیدہ عمل نہیں، یہی وجہ ہے کہ آج پورے ملک میں سنی تحریک کی راہ میں روکاوٹ بننے والے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے ماننے والوں کی راہ میں جو روکاوٹ بنتے تھے یوم رضا کی راہ میں جو لوگ روکاوٹ بنتے تھے بلوں میں گھسے ہوئے ہیں یا پاکستان کی جیلوں میں بند ہیں، مگر ہم نے ہر جگہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ

علیہ ہی کے مسلک کی بات کی ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جو سرکار ﷺ کی شان میں ذرا سی گستاخی کر دے تم اس سے دور ہو جاؤ، تم اس سے بالکل ہٹ جاؤ، چاہے وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، اسے اپنے سے دور کر دو جیسے مکھن سے بال نکالا جاتا ہے کہ پتہ تک نہیں چلتا، یا دودھ سے جس طرح مکھی نکال کر پھینکی جاتی ہے یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی محبت رسول ﷺ کا ثبوت ہے، محبت رسول ﷺ کا دعویٰ دیوبندی بھی کرتے ہیں، وہابی بھی کرتے ہیں شیعہ بھی کرتے ہیں الغرض تمام مسلک کے ماننے والے کرتے ہیں، مگر یاد رکھیے! اس دعوے کا ثبوت کسی کے پاس نہیں ہوتا، اس لئے کہ یہ لوگ اپنی کتابوں میں ہمارے عقائد کا تو رد کرتے ہیں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر نیا دین لے آنے کا الزام

کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نئے مسلک کی بنیاد رکھی اور نئی نئی باتیں ایجاد کیں، آپ یقین مانیے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی نئی بات ایجاد نہیں کی بلکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو وہ شخصیت ہیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو وہ ولی ہیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو وہ امام ہیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو وہ عالم ہیں، کہ جنہوں نے جو بھی بات کہی قرآن وسنت کی روشنی میں کہی۔ بدعت تو وہ ہوتی ہے جو نئی بات ہو آج تک چودہ سو سال گذر گئے کسی نے یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے، جس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا رد کیا بدعت تو یہ تھی، کہ کوئی کہے اللہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ یہ نئی بات یہ بدعت تھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا عقیدہ رکھنے والے پر کفر کا فتویٰ دیا

جناب والا! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے محض رسم ورواج کو مسلک کا نام نہیں دیا جب کہ حقیقت ایسی نہیں بلکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات پر نگاہ ڈالیں تو فتاویٰ رضویہ ایک ثبوت ملے گا، جس کی بارہ جلدیں ہیں۔ ان 26 جلدوں میں سے جناب والا! جب ایک سنی عالم نے احادیث کو جمع کرنا شروع کیا تو آپ حیران ہوں گے کہ چھ جلدوں پر

مشتمل احادیث کی کتب تیار ہو گئیں۔ مشکوٰۃ شریف جتنی بڑی یعنی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی رضویہ میں احادیث کا جو حوالہ دیا ہے انہیں جب جمع کیا گیا تو وہ ضخیم چھ جلدوں پر احادیث کا مجموعہ بن گیا یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق جو صرف فتاوی رضویہ سے ظاہر ہوئی ہے۔

لوگ کہتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی شخصیت کا نام ہے جو غیر رسمی، غیر شرعی باتیں کرتا تھا، لیکن جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات پر نظر پڑتی ہے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ کسی دیوانے کی باتیں نہیں ہیں بلکہ ایک عالم کی ایک مفتی کی ایک مدبر کی باتیں نظر آتی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر نگاہ پڑتی ہے تو ایک بہترین صوفی نظر آتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر نگاہ پڑتی ہے تو ایک بہترین سیاستدان نظر آتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر نگاہ پڑتی ہے تو ایک بہترین عاشق رسول ﷺ نظر آتے ہیں۔

دیوبندی اپنی ساری زندگی اور ساری توانائیاں سرکار ﷺ کی ذات میں عیب نکالنے میں لگاتے ہیں، یہ لوگ سنیوں کو طنزاً کہتے ہیں۔ کہ دیکھو عاشق رسول ﷺ جاتا ہے۔ یقین مانیے سنیوں کا ہر عمل عشق رسول ﷺ کے مطابق ہوگا۔ سنیوں کا اگر کوئی آدمی باعمل نہ بھی تو پھر بھی وہ سرکار ﷺ کی ذات سے یقیناً عشق کرتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی قلم کے ذریعے جہاد کیا تقریر کے ذریعے جہاد کیا آپ کے بھتیجے مولانا حسنین رضا خان جب عرض کرتے کہ آپ ذرا ہلکا ہاتھ رکھیں آپ جب ان کا رد کرتے ہیں تو یہ آپ کے خلاف بہت لکھتے ہیں، بہت بولتے ہیں تو! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر جواب دیا کہ: چلو جتنی دیر یہ میرے خلاف لکھتے اور بولتے ہیں اتنی دیر بارگاہ رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے سے تو رکے رہتے ہیں، نہیں سمجھ آیا: یہ وہ کردار ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین جنگوں میں ادا کیا کرتے تھے کہ جب سرکار ﷺ پر کوئی قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کرتا تھا تو صحابہ کرام علیھم الرضوان کی کوشش یہ ہوتی، یہ آرزو ہوتی کہ وہ تیر میں اپنے سینے پر کھاؤں وہ تلوار کا وار میرے سینہ پر لگ جائے مگر، میرے سرکار ﷺ پر کوئی آنچ نہ کوئی زخم نہ آئے۔

اسی سنت پر عمل ہمارے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کہ یہ میری ذات کو برا بھلا کہتے رہیں میرے خلاف لکھتے رہیں جب تک ایسا یہ کریں گے تو اتنی دیر تو یہ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر گستاخانہ حملے لکھنا اور بولنا بند کر دیں گے۔

جناب والا! ہم تو ان کے پیروکار ہیں مگر ہاں ہم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس سنت پر بھی عمل پیرا ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھ میں تو قلم ہے اور جب تک یہ چلتا ہے میں ان کے خلاف لکھتا رہوں گا، اگر میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور کوئی گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا تو میں ابھی قلم سے قتل کر رہا ہوں تو میں انھیں اسی تلوار سے قتل کر دیتا، یہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ثبوت ہے۔

جناب والا! یہ تو قاضی وقت کا کام ہے کہ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سزا دیں ہم کوئی یہ بات بولنے نہیں آئے کہ آپ قتل و غارت گری کریں یہ تو وہ لوگ جو صحابہ کی محبت کا دم بھرتے ہیں وہ کرتے ہیں آج پتہ چلا کہ وہ لوگ جیلوں میں بند ہیں کسی مذہبی معاملے میں نہیں بلکہ ڈاکہ مارنے کے جرم میں چوریاں کرنے کے جرم میں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! جب سے ہم نے مسلک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بات کی ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا ہے، ہمارا دعویٰ ہے کی سنیوں میں جس انداز میں سنی تحریک مقبول ہوئی ہے، آج سنی تحریک سے ہٹ کر پورے پاکستان میں اگر کوئی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر قوت دکھا سکتا ہے ہر شہر کے اپنے لوگ اگر کسی قوت کی صورت میں جمع ہو سکتے ہیں، ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر سنی تحریک کے مقابلے میں کوئی بد مذہب، کوئی شیعہ، کوئی دیوبندی لا سکتا ہے، تو ہم سنی تحریک کا کام بند کر دیں گے اس کا منہ بولتا ثبوت مکی مسجد ناظم آباد ہے جس کا لیز آڈر محکمہ اوقاف نے دیوبندیوں کو دے دیا تھا ہمارے ساتھیوں نے ایک ڈیڑھ ہفتے میں واپس لے لی ہے یہ تازہ کام ہے۔

T,V پر دیوبندی اور سنی عالم آنے کا تاریخی واقعہ

کون سا وہی جس نے T,V پر کہا تھا کہ مزارات پر جانا صحیح نہیں بلکہ شرک ہے اور ان

سے مدد مانگنا شرک ہے، آپ کو پتہ ہے یا نہیں ہم نے T,V انتظامیہ کو کہا تو یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ کسی سنی عالم (مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب) نے T,V پر آکر دکھایا کہ دیکھو تمہاری کتابوں میں یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں کہ مزارات پر جانا جائز ہے اور وہاں جانا باعث اجر و ثواب ہے اور ان کے مزارات پر دعا مانگنا قبولیت کا سبب ہوتا ہے۔

آپ اس پروگرام کی VIDEO دیکھئے اگر آپ کے پاس موجود نہیں تو مرکز سے منگوایئے یہ سنی تحریک کا کارنامہ ہے جس میں سنیوں نے ساتھ دیا یہ پروگرام STN پر نشر کیا گیا۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! فکر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے وفا یہ کہ فکر رضا یہ ہے کہ انہوں نے جو کام قلم سے کیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے لوگوں کو جو جس جس شعبہ میں تھے انہیں تنبیہ کرتے تھے انھیں سمجھاتے تھے۔ برطانیہ کے دور حکومت میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تم یہ اپنے مقدمات کے سلسلے میں عدالتوں میں کیوں جاتے ہو اور کیوں اپنی رقمیں برباد کرتے ہو، تم اپنے علماء سے یہ فیصلے کراؤ ان کے پاس آؤ

یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سوچ تھی لائن دی تھی کہ تم اپنا پیسہ وکیلوں کو دے کر مت ضائع کرو بلکہ مقدمات میں علماء سے رجوع کرو وہ تمہارے فیصلے کریں گے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سوچ دیکھیے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: تم اپنی بینکیں کیوں نہیں بناتے سنی مسلمان جو ہندوستان میں تونگر ہیں جو رئیس ہیں وہ کیوں نہیں بینکیں بناتے وہ کاروبار کیوں نہیں کرتے تاکہ مسلمانوں کی رقمیں غیر مسلموں کے پاس نہ جائیں دوسرے لوگوں کے پاس نہ جائیں،، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ درد تھا لوگ کہتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے صرف کفر کے فتووں پر کام کیا، نہیں نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی فلاح کے لئے ہر شعبہ میں کام کیا۔ ہم سنیت کا درد رکھنے والوں سے یہ کہتے ہیں کہ کیا تم صرف اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر یا یوم رضا منا کر چلے جاؤ گے نہیں نہیں بلکہ فکر رضا تو یہ ہے کہ عرس اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے وفا تو یہ ہے کہ پیغام رضا سے

وفا تو یہ ہے کہ ہمیں سوچنا ہے کہ اگر ہم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جیسا کام نہیں کر سکتے، فتویٰ نویسی کا کام نہیں کر سکتے تو جناب والا! ہم پیغام رضا کو عام کرنے کا کام تو کر سکتے ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! سنی تحریک اسی پیغام کو عام کرنے کا کام کر رہی ہے انگریز کے دور میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر ایک جھوٹا مقدمہ قائم کیا گیا جب سماعت کا وقت آیا جب پیشی کا وقت آیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں انگریز کی عدالت میں قدم بھی نہیں رکھوں گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! کیا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سنت پر عمل نہ کرو گے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کی سنت پر عمل نہ کرو گے کہ جنہیں مذہبی محبت کی وجہ سے جیل بھیجا گیا۔

اے سنت کا درد رکھنے والو! اگر کبھی مسلک حق اہل سنت و جماعت کے حقوق کی خاطر آواز اٹھانے کے مقدس جرم میں تمہیں جیل جانا پڑے تو کیا اکابرین کی سنت پر عمل کرو گے ڈر تو نہ جاؤ گے بھاگ تو نہ جاؤ گے۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم اس عرس اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر تمہیں یہ پیغام دینے آئے ہیں کہ خدارا مسلک کا کام کرو تمہارے عقیدے کے خلاف تمہارے نظریئے کے خلاف منظم کام ہو رہا ہے۔ سنی تحریک نے پانچ سال سے جو کام شروع کیا ہے اس سے اتنی جلدی فی الحال انقلاب نہیں آنے والا، تمہیں بھی کچھ کرنا ہوگا سنی تحریک کا ساتھ دینا ہوگا مانا کہ اس راہ میں تکلیفیں آئیں گی، مانا کہ اس راہ میں شیطان ہمیں بہکائے گا مگر ہم اللہ عزوجل سے یہی دعا کرتے ہیں کہ اے مالک و مولا جب بھی مسلک اہل سنت کے لئے قدم بڑھانے میں کوئی بھی ہماری راہ میں رکاوٹ بنے شیطان روکاوٹ بنے وسوسہ ڈالے تو اے مالک و مولا ہمیں اس راہ میں استقامت عطا فرما اور مسلک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا پرچم بلند رکھنے کی توفیق دینا۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم کسی کو نوکری کا لالچ دینے نہیں آئے کسی کو کوئی لالچ دینے نہیں آئے، کسی کو دنیاوی مفاد کی دعوت دینے نہیں آئے، ہم تو یہ دعوت یہ ذہن دینے آئے ہیں، کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے مسلک کا وقار بلند ہو اس ملک میں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے عقیدے کے مطابق

وقار وعزت اور دبدبے کے ساتھ زندگی گذار سکو تو اس کے لئے تمہیں قربانی دینی ہوگی، اگر تم مالدار ہو تو تمہیں مال کی قربانی دینی ہوگی اگر تم عالم ہو تو تمہیں تقریر وتحریر کی قربانی دینی ہوگی، اگر تم افرادی قوت کے مظاہرے کی طاقت رکھتے ہو تو تمہیں افرادی قوت کی قربانی دینی ہو گی اگر مسلک کا کام کرنے کے مقدس جرم میں جیل جانا پڑے تو تمہیں اس کے لئے بھی تیار رہنا پڑے گا، تمہیں اپنے سینوں پر گولیاں کھانے کا ذہن بھی بنانا پڑے گا ہم تم سے ڈاکے مروانے نہیں آئے۔

ورنہ کئی لوگ ہیں جو دیکھ کر بہک گئے ہیں انہوں نے ان لوگوں سے ڈاکے مروائے ہیں، قتل وغارت گری کروائی ہے، سپاہ صحابہ سندھ کا ایک زمیندار ایک عہدے دار جیل میں بند ہے جس کے موبائل فون پر ہونے والی بات چیت کی ریکارڈنگ کراچی کی دہشتگردی کی عدالت میں سنائی گئی کہا،، ایک شیعہ کو مارو تین ہزار اور ایک کلاشنکوف لے لو،، ہمارا ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے ہم کوئی ایسا کام نہیں کیا ہے۔

ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے مسلک ہمارے عقیدے پر عمل کرنے دیا جائے ہماری آبادیوں میں ہمارے مسلک کا کام ہو جہاں دیو بندی آباد ہیں وہاں دیو بندی ہی رہیں ہماری مساجد ہماری ملکیت ہیں، ان پر کوئی قبضہ نہ کرے ان کے ہم قانونی مالک ہیں، ہم نے کوئی دہشتگردی کی لائن نہیں دی، ہم نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان لوگوں کو حکومت سندھ نے کال کوٹھڑی دکھادی ہے یہ تصویریں اخبارات میں چھپی ہیں، سپاہ صحابہ کے جتنے ذمہ داروں کو دہشتگردی کے جرم میں سزائے موت ہوئی تھی تو حکومت کی جانب سے یہ آرڈر نکلا تھا کہ پہلے ان کو کال کوٹھڑی دکھادو تو یہ تصویر چھپی کہ سپاہ شیطان کے جتنے ذمہ دار تھے سب کال کوٹھڑی میں کھڑے تھے۔

جبکہ سنی تحریک کے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوا سنی تحریک کے ذمہ دارون کے ساتھ ایسا کوئی عمل نہیں ہوا اور اگر ہوگا بھی تو ہمارے علماء نے گستاخان رسول ﷺ کے رد کرنے کے مقدس جرم میں کالے پانی کی سزائیں کاٹی ہیں۔

برصغیر میں سب سے پہلے بدمذہبوں کا رد کرنے والی شخصیت

اسماعیل دہلوی جو اہل حدیث کا امام تھا اس نے جو کتابیں لکھیں ان کا سب سے پہلے رد مولانا فضل حق خیر آبادی نے کیا 1857ء میں تحریک آزادی کی حمایت اور حکومت برطانیہ کے خلاف انگریزوں کی حکومت کے خلاف جس شخصیت نے سب سے پہلے فتوی دیا کہ ان سے نجات حاصل کی جائے وہ سنی عالم مولانا فضل حق خیر آبادی ہی تھے وہابی دیوبندی نہ تھے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہیں یہی بتانے آئے ہیں کہ 1857ء میں تحریک آزادی کا اعلان کیا اور 1947ء میں پاکستان وجود آیا ایک صدی یا تقریبا نوے سال، لگے انقلاب لانے میں اے سنیت کا درد رکھنے والو! سنی تحریک کے قیام کی مختصر مدت یعنی صرف پانچ سال میں انقلاب نہیں آئے گا لیکن وہ دن ضرور آئے گا کہ یہ قرآن کا فیصلہ ہے کہ جو لوگ حق پر ہیں وہی غالب آئیں گے میرا یقین ہے میرا عقیدہ ہے کہ ہم حق پر ہیں اس لئے ہم غالب آئیں گے ہاں اسی لئے قربانیاں دینا پڑیں گی۔ اس کے لیے ایک مدت گزارنا پڑے گی ایک عمر گذارنا پڑے گی مگر بالآخر ہم غالب آئیں گے۔ اور ہم ہی چھا جائیں گے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس انقلاب تک ہم زندہ رہیں اس چھانے اور غالب آنے کے وقت تک ہم موجود ہوں لیکن ہماری آنے والی نسلیں اس کام کا نتیجہ دیکھیں گی۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! یہی ذہن بنالو ہم تمہیں یہی ذہن دینے آئے ہیں کہ مسلسل جدو جہد کو اپنا شعار بنالو، جب ایسا ذہن بناتے رہو گے، تو وہ وقت دور نہیں کہ جس رفتار سے سنی تحریک کام کر رہی ہے۔ انشاء اللہ عزوجل اپنی منزل بہت جلد حاصل کرلے گی انشاء اللہ ہم اپنا کام جاری رکھیں گے۔ اس کام کو جاری رکھنے میں جو دوسری تقریبات ہوتی ہیں۔ یوم رضا کے بعد وہ میلاد النبی کی ہوتی ہیں۔

پچھلے سال جنگ اور دوسرے تمام اخباروں نے اس بات کو نمایاں طور پر شائع کیا، کہ کراچی شہر میں نمایاں تبدیلی آئی ہے، لکھا ہے کہ اس سال پچھلے سالوں کے مقابلے

میں کراچی شہر میں بہت زیادہ میلاد النبی ﷺ کے موقع پر سجاوٹ کی گئی، لائٹنگ کی گئی اور جھنڈے لگائے گئے ہیں یہ سنی تحریک ہی نے نہیں بلکہ تمام سنیوں نے کیا ہے یہ ایک کارنامہ ہے کہ بغیر کچھ کیے، بغیر منظم ہوئے اس قوم کا کام بڑھتا ہی جارہا ہے۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! اگر تم منظم ہو کر یہ کام کرو تو کیا مسئلہ ہو، تمہاری طرف کوئی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تمہارا جھنڈا کوئی اتار نہیں سکتا تمہارا جلوس کوئی روک نہیں سکتا۔ تمہارا جلسہ کوئی روک نہیں سکتا، اس لئے کہ یہ انتظامیہ وغیرہ یہ دیو بندی یہ وہابی یہ شیعہ تمہارے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ تم جس طرف بھی چلے جاؤ تم ہی تم نظر آتے ہو مگر تمہیں خود اپنی حیثیت نہیں پتا۔ جس دن تمہیں یہ معلوم ہو جائے گی یقین مانو تمہاری راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں بن سکے گا۔

جلتا وہ ہی ہے جسے دشمنی ہوتی ہے

ہم سرکار ﷺ کی خوشی مناتے ہیں، سرکار ﷺ کا جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں اس پر بھی وہ جلتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ جس کو جس سے دشمنی ہوتی ہے وہ اس کی ہر بات سے جلتا ہے، جس کسی کے پاس دولت ہوتی ہے وہ اسے چھپاتا ہے کہ ساتھ والا جل جائے گا۔ تو جلتا وہ ہی ہے جس سے دشمنی ہوتی ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں سرکار ﷺ کی آمد کے موقع پر زیادہ چہل قدمی ہو مگر سب سے زیادہ جلن کس کو ہوتی ہے، وہابیوں کو، دیو بندیوں کو، یہ ہر مسئلے میں جلتے ہیں، یوم رضا کریں تو جلیں، جھنڈے لگائیں تو جلیں، جلسہ کریں تو اسے رکوانے کے لئے درخواستیں دیں جلسے سے بھی جلتے ہیں۔ بارہویں ربیع الاول کے چراغاں کے موقع پر بولتے ہیں بتی یہاں نہیں لگے گی، بتی یہاں لگے گی ورنہ شادی بیاہ میں بھی پڑوسی ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں، چلو جہاں مرضی ہو وہاں لگالو، جیسا چاہو ویسا کرلو۔

لوگ کہتے ہیں کہ سنی تحریک جذباتی چھوکروں کی تنظیم ہے مگر یاد رکھئے! سنجیدہ لوگوں کی تنظیم ہے، ہم نے کوئی افراتفری نہیں کی۔ ہم ایک ہسپتال بنا رہے ہیں ایمبولنس سروس شروع کی ہے، کمپیوٹر سنٹر بنا کر سنی طلباء کو مفت تعلیم دیں گے یہ سنیوں میں پہلی بار ہوا ہے۔ اور سنی تحریک سنجیدہ تنظیم ہے اگر ہم محب الوطن نہ ہوتے تو جناب والا! لوگوں کو تعلیم سے

آراستہ کیوں کرتے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو قوم بھی ترقی کرتی ہے اس کے لئے تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہوتا ہے ورنہ تم سپاہ صحابہ، دیو بندی، شیعوں کو دیکھ لو، کیا انھوں نے ایسے کام کیے ہیں، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم چھوکرے ہیں ہم غیر سنجیدہ ہیں کہ ہم ان کو دعوت دیتے ہیں کہ ہمارا کام آکر دیکھو کیا یہ غیر سنجیدگی کا ثبوت ہے، اے سنیت کا درد رکھنے والو! دنیا سے پوچھو کیا غیروں کی امداد کرنا یہ چھوکرا پن ہے؟ غیر سنجیدگی ہے؟ رمضان میں اناج تقسیم کرنا، چھوکرا پن ہے؟ کیا غیر سنجیدگی ہے؟ نہیں نہیں بلکہ یہ سنیوں سے محبت کا ثبوت ہے۔ اس ملک سے محبت کا ثبوت ہے ہم اسی بات پر اپنی تقریر ختم کرتے ہیں کہ اے مالک و مولا ہمیں مسلک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر قائم رکھ، مسلک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر زندہ رکھ اس پر ہمیں موت دے، اے مالک و مولا ہمیں اسی کا کام کرنے کی توفیق نصیب فرما۔

امین بجاہ النبی الامین ﷺ و ما علینا الا البلاغ المبین۔

علم اور علماء سے محبت

جرنیل اہل سنت کی علم اور علماء سے محبت قابل دید تھی اور یہ اعلیٰ حضرت ہی کا فیض تھا امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری شہید کے بڑے بھائی جناب اقبال عطاری صاحب بتاتے ہیں جب بھی سلیم بھائی علماء سے ملتے ادب اور احترام کا دامن نہ چھوڑتے اگر کوئی عالم قادری ہاؤس پر یا مرکز اہل سنت پر آپ سے ملاقات کے لئے آتا آپ گھر سے باہر آکر استقبال کرتے اپنے ہاتھوں سے پانی پلاتے کھانا لگاتے۔ علماء کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو ایسے بیٹھتے جیسے طالب علم اپنے استاد کے سامنے بیٹھتا ہے صرف علماء ہی نہیں دین کے طلباء کا بھی بے حد ادب و احترام کرتے۔ مالی تعاون کرتے دینی مقابلوں میں حصہ لینے والے اور پوزیشن ہولڈر طلباء کی دلجوئی کرتے تحائف دیتے۔ طلباء اور علماء کے ساتھ وقت گذارنا سعادت سمجھتے، اگر کہیں پروگرام میں علماء سے سامنا ہوتا تو احتراماً کھڑے ہو جاتے شرعی مسائل پر گھنٹوں گفتگو کرتے۔

میرا قائد عظیم مہمان نواز

ملن ساری مہمان نوازی اور دل جوئی جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری شہید کا وصف خاص تھا۔ یہ وصف آپ میں بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ سعید آباد میں قادری ہاؤس مہمان نوازی میں مشہور تھا قائد سنی تحریک کے پاس جو بھی آتا کھانا کھائے بغیر نہ جانے دیتے۔ قائد سنی تحریک کے بھائی ابوبکر قادری فرماتے ہیں مہمان نوازی میں نے سلیم قادری سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔ آپ کے دوسرے بھائی محمد اقبال عطاری فرماتے ہیں جب قائد محترم محمد سلیم قادری باہر تشریف رکھتے تو آس پاس کے لوگ آپ کے پاس آجاتے۔ آپ کو باہر بیٹھا دیکھ کر راہ چلتے بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہو جاتے اور سب کو سنیت کا درد اور درپیش مسائل سے آگاہ کرتے اس دوران سب کو کھانا کھلاتے۔

اقبال بھائی فرماتے ہیں کبھی ایسا بھی ہوتا قائد محترم چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھا رہے ہوتے تو اوپر سے سلیم رضا بھائی بھی آجاتے ان کو بھی ساتھ ملا لیتے پھر اتنے میں عبد الوحید قادری بھائی بھی آجاتے، عباس قادری بھائی بھی آجاتے ان کے ساتھ اور دوست بھی ہوتے قائد محترم ان کو بھی کھانے میں شریک کر لیتے۔ ابھی کھانا چل رہا ہوتا افتخار بھٹی صاحب اور اکرم قادری بھی آجاتے قائد محترم سب کو بٹھاتے جاتے اور ہوٹل والے کو کھانے کا آرڈر دیتے جاتے۔ پندرہ پندرہ لوگ ہو جاتے۔

میں نے سوال کیا اقبال بھائی قائد محترم اتنا خرچہ کہاں سے کرتے تھے: انکا تو کوئی ذریعہ معاش بھی خاص نہ تھا؛ اقبال بھائی فرمانے لگے ہاں سلیم بھائی مالی طور پر اتنے مضبوط نہیں تھے مگر انکا دل بہت مضبوط تھا رب پر توکل تھا۔ اس لیے خود ہی اسباب پیدا ہو جاتے۔ کیونکہ قائد محترم کی جب بھی محفل سجتی اسوقت یونس بھائی' اقبال بھائی' اشرف قادری بھائی' رضا علی قادری' فہیم بھائی اقبال جلالی بھائی' غنی بھائی' ولی ترک بھائی' میں سے کوئی نہ کوئی موجود ہوتا تھا کیونکہ ان کو پتہ ہوتا سلیم بھائی سخی دل ہیں کوئی نہ کوئی آرڈر کرتے رہیں گے پھر جو آرڈر آتا تو ان اسلامی بھائیوں میں سے کوئی نہ کوئی ہوٹل والے کو بل پیش کر دیتا تھا۔

اور یہ اسلامی بھائی سلیم قادری کی طرف سے دیا گیا آرڈر پر بل دینا اپنی سعادت سمجھتے تھے اور اکثر ایسا بھی ہوتا قائد محترم گھر سے کھانا منگواتے۔ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری طلباء و علماء اور مبلغین کی مہمان نوازی کر کے نہایت خوش ہوتے۔ جب آپ کے پیرو مرشد حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری آپ کے دولت خانے پر قدم رنجہ فرماتے تو آپ پھولے نہ سماتے پیر صاحب کے ساتھ آئے تمام اسلامی بھائیوں کو بھی بہت عزت واحترام دیتے پیر صاحب کی آمد کی خبر سن کر جو بھی ذمہ داران یا اسلامی بھائی آئے قائد محترم انکو بھی دل کی گہرائیوں سے ریسیو کرتے۔ جو ہو سکتا انکی خدمت کرتے۔ یہی وجہ ہے آج بھی لوگ سلیم قادری کو یاد کرتے ہیں یقیناً یہ ایک اچھا عمل اور اولیاء کاملین کے مبارک افعال میں سے ہے آپ کسی بھی ولی کامل کی حیات طیبہ پر نظر ڈال کر دیکھ آپکو مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ ملے گا۔

عظمت اولیاء کے پاسبان

امیر شہداء اہل سنت محمد سلیم قادری شہید کے برادر اکبر محمد اقبال عطاری فرماتے سلیم بھائی کو اولیاء کاملین سے اندھی عقیدت تھی کسی شہر میں جانا ہوتا تو وہاں کسی ولی کے مزار کی معلومات لیتے اگر وہاں کسی ولی کامل کا مزار ہوتا تو پہلی فرصت وہاں حاضری دیتے۔ قائد محترم کا یہ معمول سنی تحریک کے قیام سے پہلے کا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے سنی تحریک کے منشور میں تحفظ مزارات اولیاء کو شامل کیا۔

سلیم قادری شہید کو اکثر یہ فرماتے سنا گیا مزارات تو ہوتے ہی ہمارے ہیں ہمارے ہی ماننے والے لوگ جاتے ہیں ہمارے ہی لوگ وہاں چندہ و نذرانہ ڈالتے ہیں مگر ان پر قبضہ دیوبندیوں اور وہابیوں کا ہے مگر ان پر کنٹرول دیوبندیوں وہابیوں کا ہے جتنی بھی مزارات سے ملحق مساجد ہیں ان میں دیوبندی وہابی امام ہیں اگر ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان اماموں کو ہٹا کر ہمارے اہل سنت کے امام رکھے جائیں اور مزارات کی آمدنی سنیوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جائے یہ ہمارا حق ہے اس لیے کہ مزار پر صرف سنی ہی جاتے ہیں۔

یہ الفاظ سنی تحریک کے قیام کے صرف ایک سال بعد کھارادر میں میرے قائد کی زبان سے نکلے تھے۔ اسکے علاوہ سنی تحریک کے زیر اہتمام

1998ء کو میر پور خاص میں پہلا جلسہ ہوا جسکا نام ''عظمت اولیاء کانفرنس'' رکھا جس میں کثیر علماء نے خطابات کیے اولیاء کی سیرت وفضیلت بیان ہوئی اس جلسہ میں میرے عظیم قائد نے بھی بیان کیا لیکن اولیاء کی سیرت نہیں بلکہ اولیاء کا حقیقی مشن بیان کیا سنیت کا درد بیان کیا۔

طالبان سے متعلق پیشین گوئی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے عظیم قائد کو کیسی کیسی صلاحیتوں سے نوازا تھا میں کیا کیا بیان کروں۔ آج پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنے والے نام نہاد طالبان جنہوں نے سر زمین افغانستان سے جنم لیا ہے امریکی ڈالر پر وہ پلتے ہیں مزارات اولیاء سنی علماء پاک آرمی حکومتی اداروں پر خودکش حملے کرنا جو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ 1995ء یا 96 میں جب انکے بارے میں میرے قائد سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا مجاہدین تو اسکو کہتے ہیں جنہوں نے افغانستان کو آزاد کروایا۔ اور اسے آباد کیا۔ اور'''' طالبان'''' اسکو کہتے ہیں جو اب مجاہدین کو مار رہے ہیں پھر آپ سے سوال کیا گیا طالبان افغانستان میں امن قائم کریں گے:

جس پر آپ نے ارشاد فرمایا امن قائم نہیں ہوگا قتل وغارت گری زیادہ ہوگی پھر سوال ہوا امن کیونکر قائم نہیں ہوسکتا؛ جنہوں نے روس کو شکست دی بڑے طاقت ور ہیں۔ اور وہ سنی علماء تھے مولانا مجددی سنی عالم تھے۔ حضور غوث پاک کی اولاد کے سلسلے کے بزرگ وہاں موجود ہیں یہ ربانی صاحب سنی ہیں جب انہوں نے جنگ جیت لی سپر پاور روس کو شکست دی افغانستان پر قبضہ کرلیا۔ تو یہ طالبان جو اپنے ہی استادوں کو قتل کررہے ہیں اپنے ہی استادوں کے خلاف جہاد کررہے ہیں یہ ان کے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔

قائد محترم کی یہ وہ گفتگو تھی جو آپ نے 1995ء''96 میں کی تھی پھر 1998ء میں میر پور خاص کے جلسہ میں طالبان کے فتنے پر میرے قائد نے بار بار توجہ دلائی مگر اعلیٰ حکام تھے

کہ ان کا نشہ اقتدار کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اقتدار کا نشہ کم ہوتا تو ملک کے لیے کچھ سوچتے۔

اس وقت کے حکمران کرسی کا مزا لے کے رخصت ہو گئے مگر فتنہ طالبان پورے ملک کے لیے وبال بن گئے۔

یہی وہ طالبان جو آج مزارات اولیاء سنی مساجد و مدارس ''علماء و مشائخ پر خوکش حملے کر رہے ہیں یہی وہ طالبان ہیں جنہوں نے ڈیرہ اسمٰعیل خان جیل پر حملہ کر کے سپاہ صحابہ ''لشکر جھنگوی سمیت دیگر کالعدم تنظیموں کے 200 سے زائد خطرناک قیدی فرار کروائے۔'' (روزنامہ ایکسپریس 31-07-2013)

ملک کے اندر ان طالبان کے کون سے ظلم کا بیان کروں۔ مجھے اب بھی داتا دربار 'حضرت عبداللہ شاہ غازی' بابا فرید گنج شکر'' بابا حیدر سائیں' سخی لعل شہباز قلندر سمیت سینکڑوں مزارات اولیاء پر طالبان کے حملوں سے تڑپتی لاشیں یاد ہیں، میں پیر سمیع اللہ شہید کا لٹکتا لاشہ نہیں بھولا لیکن آج میرا یہ موضوع نہیں ہے اس پر پھر بات کریں گے یہ تو الفاظ قائد کے سامنے آئے تھے۔ تو سوچا کچھ تلخ یادیں تازہ کرتا چلوں جس میں عظمت اولیاء کانفرنس میں قائد محترم نے طالبان کے بارے میں بتایا اس بیان میں اور کیا گفتگو کی آیئے ملاحظہ کرتے ہیں۔

عظمت اولیا کانفرنس

حضرات علماء اہلسنت اور میرے درد رکھنے والے سنی بھائیو! آپ کے شہر میر پور خاص میں سنی تحریک کے ضلعی ذمہ داروں کی جانب سے عظمت اولیاء کانفرنس کا اہتمام کی گیا ہے۔

سنی تحریک کے قیام کے بعد یہ پہلی بار موقع ہے کہ میر پور خاص میں کسی جلسے کی صورت میں بولنے کا موقع مل رہا ہے اولیاء کرام کی عظمت اور شان یقیناً ہمارے علماء اہل سنت جو یہاں تشریف فرما ہیں مدلل اور تفصیلاً بیان فرمایا ہوگا۔ ہم سنیوں کی تو پہچان ہی یہ ہے کہ یہ حضور ﷺ صحابہ کرام اور بزرگان دین کے ادب و احترام کرنے ہی کی وجہ سے

پہچانے جاتے ہیں۔ ورنہ ہمارے شہروں میں ہماری آبادیوں میں کہنے کو تو اور بھی سنی ملتے ہیں جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جلسے بھی کرتے ہیں عظمت صحابہ کے نام پر جلوس بھی نکالتے ہیں جب وہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جلسہ کرتے ہین تو ان کی تمام تر تیاریوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ کس طرح سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عام آدمی کی طرح پیش کریں۔ یہ عظمت صحابہ کے نام پر جلوس تو نکالتے ہیں مگر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نکلنے والے جلوس کو بدعت وحرام کہتے ہیں اصل میں یہ پرانے شکاری ہیں یہ سنی بن کر ہماری مسجدوں میں گھس جاتے ہیں اور ہمارا وہ سنی جو سادہ ہوتا ہے کہتا ہے کہ......

نماز ہی تو پڑھنی ہوتی ہے ان کے پیچھے نماز تو اپنی ہی پڑھنی ہوتی ہے، نہ امام کا کیا ہے؟ امام جو بھی ہو نماز اپنی ہو جاتی ہے۔ یہ لوگوں کی اپنی منطق ہے۔ یہ مال خریدتا ہے تو ٹھوک بجا کر خریدتا ہے۔ یہ کاروبار کرتا ہے تو ٹھوک بجا کر کرتا ہے، یہ شادی کرتا ہے تو دوسروں سے ٹھوک بجا کر کرتا ہے۔ مگر ایمان ٹھوک بجا کر نہیں رکھتا جبکہ نماز اپنے مال سے اپنے لین دین سے دنیا کے ہر معاملات سے اہم ہے یقیناً جب کسی کا وکیل ہی درست نہ ہوگا تو اس کا مقدمہ کیسے جیتے گا؟ انتظامیہ یہ سمجھتی ہے لہ اکثریت دیوبندیوں کی ہے یہ کام کرتے ہیں اس لئے مساجد ان کی ہیں یہ سنی بن کر انتظامیہ کے جلسوں میں گھس جاتے ہیں پولیس والوں میں گھسے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ رعب ودبدبہ جماتے ہیں جیسا کہ آج یہ جلسہ کرنے میں دقت ہوئی ہوگی۔ وہ وقت اور تھا کہ جناب والا! سنی یتیموں اور مسکینوں کی طرح تمہارے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہوتا تھا، کبھی اسلام کے معاملے میں کھڑا ہوتا تھا کہ ہماری مسجد مین دیوبندی گھس آئے ہیں اور سلام پڑھنے نہیں دیتے کبھی وہابی ہماری آبادیوں میں آجاتے ہیں اور اپنے مسلک کی تبلیغ کرتے اور ہم A,C کے دفتر کے باہر اور D,C کے دفتر کے باہر انتظار کرتے تھے آج ہم پہلی بار یہاں جلسہ کر کے جارہے ہیں۔

ہم یتیم ومسکین نہیں

جناب والا! ہم یتیم ومسکین نہیں ہیں ہم نے سنی تحریک کی بنیاد اس نکتے پر رکھی ہے۔

کہ سنی تحریک سے قبل جب لوگ ہماری مساجد پر قبضہ کرتے تھے سیرت کے نام پر جلسے کرتے تھے صحابہ کی عظمت میں جلسے اور جلوس کرتے تھے بظاہر شیعوں کے خلاف بولتے تھے مگر قبضہ سنیوں کی عبادت گاہوں پر کرتے تھے ہمارے خلاف ہماری آبادیوں تقریر کرتے تھے۔ انتظامیہ کے لوگ پولیس کے لوگ وہابی دیوبندیوں سے اس لئے ڈرتے ہیں کہ وہ مذہب کے نام پر پورے ملک میں قتل و غارتگری کرتے ہیں دہشت گردی کرتے ہیں۔ مساجد میں جناب والا! قتل و غارتگری کرتے ہیں امام باڑوں میں قتل و غارتگری کرتے ہیں۔ سنیوں کا دامن اس پاک ہے سنیوں کا دامن صاف ہے پورے ملک میں اگر تم ثبوت دے دو کہ انہوں نے قتل و غارت گری کی ہے تو ہم میر پور خاص میں ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں سنی تحریک کا کام بند کردیں گے۔ پھر بولتے ہیں کہ جلسہ یہاں مت کرو وہاں کرو یہ نہیں کرنے دیں گے وہ نہیں کرنے دینگے۔ D,S,P کیا اس سے بڑے بڑے افسران ہمارے شہر میں جو اس سے خطرناک تصور کیا جاتا ہے۔ وہ ہمارے گھروں میں ہمارے آفسوں میں کتے بلے کی طرح بیٹھے رہتے ہیں کہ سر جلسہ کہاں کریں گے۔ جلوس کب نکلے گا۔

میر پور خاص میں سنی کوئی یتیم مسکین نہیں کہ ایک دو ٹکے کا D,S,P ہمارے جلسوں کو ادھر ادھر کرنے کے بارے میں سوچ لے ہم کوئی یتیم و مسکین نہیں ہیں۔ ہم پاکستانی ہیں ہمارے بڑوں نے، ہماری قوم نے اس ملک بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اگر تیرا جھکاؤ دیوبندیوں کی طرف ہے تو تو دیوبندیوں کی تاریخ پڑھ لے یہ تو اکھنڈ بھارت کے قائل تھے یہ تو گاندھی کی دھوتی کے نیچے بیٹھا کرتے تھے ہمارے علماء گواہ ہیں کہ سوائے ایک مولوی کے کسی دیوبندی نے تحریک پاکستان میں کوئی کردار ادا نہیں کیا بلکہ......

ان کا بڑا مفتی محمود جو مر گیا اس نے پاکستان کی اسمبلی میں یہ بات کہی تھی کہ ”ہم نے پاکستان بنانے کے گناہ میں شرکت نہیں کی“

پھر تم کس منہ سے ان کا ساتھ دیتے ہو اگر تم اس وردی کا فائدہ اٹھاتے ہو اور سنیوں کو تنگ کرتے ہو تو ہمارا چیلنج ہے کہ آج کے بعد تم تنگ کر کے دکھانا ہم قانونی طریقے اور اپنی

عوامی حیثیت اپنی طاقت کے بل بوتے پر اپنے مسلک کا کام کریں گے اور تم ہماری راہ میں آنا بعض لوگ کہیں گے کہ یہ افراتفری کرنے آیا ہے شہر کراچی میں قتل وغارتگری کیا سنیوں نے کی ہے نہیں بلکہ...... شیعوں نے کی ہے وہابیوں نے کی ہے، دیوبندیوں نے کی سیاسی جماعتوں نے کی ہے سنیوں کا دامن اس سے پاک ہے۔ اگر تمہارے پاس ان کا ریکارڈ ہوتو دیوبندیوں کے پاس ہو وہابیوں کے پاس ہو کسی سیاسی جماعت کے پاس ہو تو لاؤ ریکارڈ کہ سنیوں نے خون خرابہ اس ملک میں کیا ہو یا قتل وغارتگری کی ہو۔

شیعوں کا ریکارڈ میں دکھا سکتا ہوں، دیوبندیوں کا ریکارڈ میں دکھا سکتا ہوں وہابیوں کا ریکارڈ میں دکھا سکتا ہوں جماعتیوں کا ریکارڈ میں دکھا سکتا ہوں ان کو سزائے موت ہوئیں ہیں ڈاکے مارنے پر ہوئی ہیں قتل وغارت گری کرنے پر ہوئی ہیں بسیں جلانے پر ہوئی ہیں اور ملک میں ہڑتالیں کرنے پر ان سب پر ہوئی ہیں۔

مگر سنیوں پر ایسا نہیں ہوا ہے پھر سنیوں کی راہ میں روکاوٹ کیوں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سنیت کا درد رکھنے والو! تم اس ملک میں اکثریت میں ہو تم اس ملک کے بنانے والوں کی اولاد ہو تم محب الوطن ہو اس لیے تم نے کبھی قتل وغارت گری نہیں کی دہشتگری نہیں کی۔

تمہاری مسجدوں پر دیوبندیوں نے قبضہ کرلیا

ہم یہاں کے D,C کو چیلنج کرتے ہیں۔ ہم یہاں کی انتظامیہ کو چیلنج دیتے ہین کہ تم سروے کر کے دیکھ لو جس مسجد کی بنیاد جس مسلک جس عقیدے کے ماننے والوں نے رکھی ہے ان کو دے دی جائے تو یقین مانو دیوبندیوں کی دو چار سے زیادہ مساجد نہ ملیں گی۔ زیادہ مساجد ہماری ہی ملیں گی

یہ دنیا کا قانون ہے کہ جس مسلک جس عقیدے کے ماننے والے نے جو عبادت گاہ بنائی ہو اس پر کسی دوسرے نظریئے کا ماننے والا قبضہ ہوسکتا۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہیں اپنی تقریریں سنانے نہیں آئے تقریر سنا کر چلے نہیں جائیں گے بلکہ یہاں پر ایسے حالات چھوڑ جائیں گے جو تمہیں تمہارے مسلک تمہارے عقیدے کا کام کرنے کے لئے وقتا فوقتا ابھارتے رہیں گے سمجھاتے رہیں، اس

شہر میر پور خاص کی اکثریت سنی ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اے علماء کرم توجہ فرماؤ! ہم یتیم و مسکین نہیں ہیں ہاں ہم مسلک اہل سنت کے مطابق شدت کی پالیسی پر عمل کرتے ہیں کچھ لوگ ہم سے نالاں ہوں گے کچھ اپنے لوگ ہم سے روٹھے ہوئے ہوں گے مگر ان کا روٹھنا ممکن ہے بزدلی کی بنیاد پر ہو اصولوں کی بنیاد پر نہ ہو۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تم کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ تم اکثریت میں ہو۔

یہ دنیا کا قانون ہے یہ بین الاقوامی قانون ہے آپ کو حیرانگی ہوگی کہ اگر اس آبادی میں ہندو اقلیت میں عیسائی اقلیت میں ہوں قادیانی جن کو کافر قرار دے دیا گیا ہے اقلیت میں ہوں اگر ان کی کوئی عبادت گاہ ہو تو اس پر کوئی دوسرا قبضہ نہیں کر سکتا مگر......

اے سنیت کا درد رکھنے والو! تمہاری عبادتگاہوں پر قبضہ کر لیا جاتا ہے اس کی وجہ تمہارا منظم نہ ہونا ہے تمہارا ایک پلیٹ فارم پر جمع نہ ہونا ہے۔ کوئی ہماری بات کو سیاسی رنگ نہ دے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مذہبی لوگ فرقہ واراریت پھیلا رہے ہیں قتل و غارتگری کر رہے ہیں ہم نے تو آپ کو چیلنج دیا ہے کہ ہمارا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لو۔ کیا شیعوں کے امام باڑے پر قبضہ ہو جائے تو وہ چپ رہے گا کیا دیوبندیوں کی مسجد پر قبضہ ہو جائے تو وہ چپ رہیں گے۔ تو پھر آخر سنی اس ظلم کے خلاف آواز کیوں بلند نہ کرے لوگ کہتے ہیں انتظامیہ سے پولیس والوں سے بنا کر رکھو۔ اسے ان کیا بنا کر رکھیں۔

پولیس کا تو یہ حال ہے کہ پولیس رات کو رستے پر کھڑی ہو اور کوئی شریف آدمی آدھی رات کو دوکان بند کر کے آ رہا ہو تو یہ پولیس والے ہر گاڑی کو ہاتھ دیتے ہیں جو ڈاکو ہوتا ہے چور ہوتا ہے وہ پولیس کے آگے رکتا ہی کب ہے لیکن جو شریف آدمی رک جاتا ہے اسے یہ تنگ کرتے ہیں اور پانچ روپے بھی دے دے تو یہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمارے شہروں میں تو ایسا ہوتا ہے میں سارے پولیس والوں کو نہیں بولتا پولیس والے اچھے بھی ہوتے ہیں اچھے اور برے تو پولیس والے ہر جگہ ہی ہوتے ہیں مگر ایسے جو برے نہیں ہوتے وہ آتے آتے ہو جاتے ہیں۔

میلاد جلوس پر پتھراؤ کا واقعہ

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم نو سال سے صرف تقریریں ہی نہیں کر رہے یہ دیوبندی ربیع الاول کے جلوسوں پر حملہ کر دیتے ہیں تو سنی صرف اخباری بیان دے کر کام چلا لیتے ہیں۔ اس بار ربیع الاول کے جلوس پر پتھراؤ ہوا تو ہم نے علماء کرام سے عرض کیا یاد رہے ہم علماء کو بھی آگے کرینگے ایسا نہ ہو کہ یہ تقریر کر کے چلے جائیں اور کہیں "یہ مولویوں کا جھگڑا نہیں یہ ہمارا کام نہیں" ہم علماء کو بھی آگے کریں گے۔ ہم نے علماء سے کہا کہ اس حملہ کے خلاف اگر تم علماء کی سطح پر اعلان کر دو تو ٹھیک ورنہ ہم سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر احتجاج کریں گے پھر ہم سے یہ شکوہ نہ کرنا کہ ہمیں پیچھے چھوڑ دیا ہم نے نشتر پارک میں صاف کہا کہ علماء آپ بھی اعلان کرو اگر آپؐ نے اعلان نہ کیا تو ہم اعلان کرین گے مگر کوئی D,C کی میز پر چائے پی کر چلا آتا ہے یا بوتل پی کر چلا آتا ہے تو پھر ہم صلاح الدین ایوبی والا معاملہ کریں کہ پہلے اپنوں سے نمٹیں گے بعد میں غیروں کو پکڑیں گے جب علماء نے اعلان کیا تو یہ بات حلفیہ طور پر کہتا ہوں

شہر کراچی کی انتظامیہ رات ڈھائی بجے میرے گھر آتی ہے جبکہ اعلان جماعت اہل سنت نے کیا تھا توجہ والی بات ہے کہ ان کو چاہیے تھا کہ جماعت اہل سنت کے سرکردہ لوگوں سے ملتے جنہوں نے احتجاج کا اعلان کیا تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم سنی تحریک کو احتجاج سے دستبردار کرو تم جیسا چاہو گے ہم ویسا کرنے کو تیار ہیں مگر......

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم نے کہا ہمارے علماء نے اعلان کیا ہے ان سے رابطہ کرو اگر وہ احتجاج واپس لیتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہم احتجاج سے باز نہ آئیں گے۔ انتظامیہ والوں نے کہا کچھ کیجیے ہم نے کہا کہ ہم دو ہی باتیں کر سکتے ہیں یا تو ہمیں نظر بند کر دو یا ہمیں گرفتار کر لو اس کے علاوہ ہمارا کوئی سبب نہیں کہ ہم احتجاجی جلوس میں شریک نہ ہوں یہ مذاکرات صبح دس بجے تک چلتے رہے۔ آخر یہ انتظامیہ ہمارے پاس کیوں آئی بات سمجھنے کی ہے سنیو! ہر بات کھل کر نہیں کہی جا سکتی۔

دیوبندی ہر جائز و ناجائز کام کرتا ہے سنی سادہ ہوتا ہے سنی ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوتا ہے کہ صاحب بات سنیئے یہ صاحب ہمارا ملازم ہے ہمارے ٹیکسوں پر ہمارے مال سے اس کو تنخواہ ملتی ہے پھر آخر یہ ہماری کیوں نہیں سنے گا یہ ہمارا حق ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ جب سے سنی تحریک بنی ہے اور جہاں سنی تحریک نے اپنا کام شروع کیا ہے یہ دیوبندی ہو یہ وہابی ہو، شیعہ ہو انتظامیہ کے لوگ ہوں انہوں نے بلوں میں گھسنا شروع کر دیا ہے۔

لوگ بولیں گے یہ صرف اختلافی تقریر کرنے آیا ہے تو بھائی کیا کروں میری مسجد پر قبضہ ہو جائے تو کیا میں نہ بولوں تمہاری زمین پر کوئی قبضہ کر لے تو تم لڑتے ہو۔ تمہاری ماں یا ہماری ماں یا بہن کو کوئی گالی دے دے تو ہم لڑتے ہین تو وہ لوگ جو سرکار ﷺ کو اپنے جیسا مانتے ہیں۔ سرکار ﷺ کا علم غیب معاذ اللہ جانوروں پاگلوں جیسا مانتے ہیں، ہمارے آقا و مولی ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں تو کیا ہم ان کے خلاف نہ بولیں؟ کیا ہم ان کے خلاف نہ بولیں؟

گستاخ رسول ﷺ کا شرعی مسئلہ

سنو! اے سنیت کا درد رکھنے والو! وہ کافر جو اسلامی ممالک کے اندر ٹیکس دے کر ابتداء ہی سے اپنے مذہب پر رہتے ہیں ان کے ساتھ رہنا ان کے ساتھ معاملات کرنے کی شریعت میں اور مسائل ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کی شان مین گستاخی کرتا ہو صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان مین گستاخی کرتا ہو بزرگان دین کی شان مین گستاخی کرتا ہو یا کسی مسلئے کی بنیاد پر سے کافر قرار دیا گیا ہو۔ تو یہ شرعی مسئلہ ہے اس سے لین دین جائز نہیں اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں اس سے بات چیت کرنا جائز نہیں۔

جناب والا! ہمارا ایک کارکن فیصل آباد میں شہید ہوا طاہر شہید سپاہ صحابہ کے وہاں کے ضلعی صدر نے خود گولی ماری صرف ٹینکی پر یا رسول اللہ ﷺ لکھنے پر بولتے ہیں ہم عظمت صحابہ کے پاسبان ہیں ہم سرکار ﷺ کی عظمت بیان کرتے ہیں تو تم کہتے ہو یہ بدعت ہے

ہم سرکار ﷺ کی شان میں جلوس نکالتے ہیں تو تم بولتے ہو بدعت ہے اور خود مدحت صحابہ میں جلوس نکال کر اسے عین اسلام کہتے ہو۔ یہ کیسا اسلام ہے؟ یہ کیسا عقیدہ ہے؟

انہوں نے ایک پوسٹر نکالا جس مین اعظم طارق کی فوٹو چھاپ کر نیچے لکھا سنیوں کا وزیراعظم تو ہمارے پنجاب کے سنیوں نے کہا ''ایدامنہ تے ویکھو''

یہ لوگ بولتے ہیں افغانستان ہم نے فتح کیا ہے کشمیر کو ہم ہی فتح کرین گے تو اگر افغانستان تم نے فتح کیا تو تمہاری حکومت کیوں نہیں آئی؟ جماعت اسلامی بولتی ہے افغانستان ہم نے فتح کیا روس کو ہم نے شکست دی تو بھئی تمہاری حکومت کیوں نہ آئی تم تو حکمت یار خان کے ساتھی تھے۔ اور آج اس کا نام بھی کوئی نہیں جانتا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں جتنی مذہبی جماعتیں ہیں شیعوں کو چھوڑ کر اور ایک دو وہابیوں کی جماعتوں کو چھوڑ کر تمام جماعتیں سنی حنفی ہیں۔

اس وقت جو افغانستان کا سربراہ ہے یہ بات اخبارات میں آئی ہے کہ اس نے بارہ ربیع الاول کے روز سرکار ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ایک بڑی تعداد میں قیدیوں کو رہا کیا۔

طالبان کون ہیں؟

مجاہدین یہ اس کو بولتے ہیں جنہوں نے افغانستان کو جہاد کے ذریعے آزاد کروایا اور اسے آباد کیا اور طالبان اس کو کہتے ہین جو اب مجاہدین کو مار رہے ہیں یہ عجب معاملہ ہے۔

ایک کانفرنس کے دوران مجھ سے پوچھا گیا آج کے افغانستان میں کیا طالبان امن قائم کریں گے (یہ جس دن افغانستان پر طالبان نے قبضہ کیا تھا اس سے ایک ہفتہ بعد کی بات ہے۔ آج تو دو سال ہو گئے ہیں) تو میں نے دو سال قبل جواب دیا تھا کہ امن قائم نہیں ہو گا قتل و غارتگری زیادہ ہو گی پوچھا امن کیونکر قائم ہو سکتا ہے؟ میں نے کہا جنہوں نے روس کو شکست دی ہے وہ بڑے طاقت ور ہیں اور وہ علماء تھے مولانا مجددی سنی عالم تھے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اولاد کے سلسلے کے وہاں بزرگ موجود تھے یہ ربانی صاحب سنی ہیں جناب والا! اور دوسرے عالم سنی ہیں۔

میں نے کہا جب انہوں نے جنگ جیت لی سپر پاور روس کو شکست دیدی افغانستان پر قبضہ کرلیا تو یہ طالبان جو اپنے ہی استادوں کو قتل کررہے ہیں اپنے ہی استادوں کے خلاف جہاد کررہے ہیں یہ ان کے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔

پرسوں کے جنگ اخبار میں یہ کالم موجود ہے کہ B,B,C نے یہ رپورٹ شائع کی ہے کہ قازقستان میں اس وقت جو لوگ روس کے خلاف لڑ رہے ہیں یہ نقشبندی اور قادری سلسلے کے لوگ ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہیں یہ سمجھانا چاہتے ہیں اے انتظامیہ کے لوگو! ایجنسیوں کے کارندو! توجہ فرماؤ جہاں بھی حق کیلئے جنگ لڑی گئی ہے وہ سنی لوگوں نے ہی لڑی ہے جہاں بھی جہاد ہوا ہے وہ سنیوں ہی نے کیا ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! کشمیر میں بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم جنگ کررہے ہیں تو جناب والا! حضرت بل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کو ماننے والے کون لوگ ہیں؟ دیو بندی تو حضرت بل کے مزار کو نہیں مانتے، وہابی تو کسی مزار کو نہیں مانتے چرار شریف کے مزار کو بھی سنی مانتے ہیں تو پھر ان کا تحفظ کرنے کے لئے کیا وہابی، دیو بندی لڑ رہے ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! کشمیر مین بھی سنی مسلمان ہی جہاد کررہے ہیں آپ سیٹلائیٹ نشریات دیکھو کشمیر میں شہید ہونے والے کے جنازے میں نعرہ تکبیر لگاتے ہوئے جارہے ہوتے ہیں تو نعرہ رسالت بھی لگارہے ہوتے ہیں، جب مجاہدین شہید ہوتے ہیں تو جنازے کے شرکاء نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت لگاتے ہیں پھر بھی یہ لوگ ڈھونگ رچاتے ہیں کہ ہم لڑ رہے ہیں۔

اتنا پلپلا نہیں ہونا چاہیے

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اتنی جلدی بوکھلا نہیں جانا چاہیے اتنا پلپلا نہیں ہونا چاہیے کہ جو بھی ہماری آبادیوں کے اندر آکر ہمیں ورغلا دے کہ ہم وہاں بھی جہاد کرتے ہیں ہم وہاں بھی جہاد کرتے ہیں یہاں بھی ہم لاشیں بہادیں گے تو انتظامیہ کے لوگ ڈرتے ہیں

پولیس ڈرتی ہے سنی بھی ڈرتا ہے بولا یار یہ دہشتگردی کریں گے مسجد کے معاملے میں اپن نہیں پڑتے یہ مولویوں کا مسئلہ ہے۔

تم اس میرپور خاص کا جائزہ لو تو پتا چلے گا کئی لوگ سنی تھے جو صلاۃ وسلام کے ماننے والے تھے جو نذر و نیاز کے قائل تھے لیکن وہ آج وہ نہیں کرتے اس کی کیا وجہ ہے اے سنیت کا درد رکھنے والو! ان لوگوں کا کام ہے کیا......!

اے سنیت کا درد رکھنے والو! تم سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے اپنے مسلک سے وفا کیلئے سنی تحریک کا ساتھ دو گے (ڈرڈر کے ہاتھ اٹھایا) کل مسلک کے نام پر تمہارے شہر کی سنی تحریک کے ذمہ دار نے تمہیں کوئی کال دی تو کیا ساتھ دو گے؟ ہماری مسجدوں پر جن پر قبضہ کرلیا گیا انہیں اگر واپس لینے کی کاروائی کی گئی تو کیا ساتھ دو گے؟ ہماری آبادیوں میں دوسرے لوگ تقریریں کریں۔ ہم انہیں نہ کرنے دیں گے تو کیا ساتھ دو گے؟ اگر انتظامیہ کے لوگ ظلم وزیادتی کریں ہم احتجاج کریں تو کیا ساتھ دو گے؟ کہیں ان کے ظلم سے پیچھے تو نہیں ہٹ جاؤ گے؟ انتظامیہ کے لوگ، ایجنسیوں کے کارندے نوٹ کریں ہمارے علماء توجہ فرمائیں کہ اگر انشاء اللہ ایسا ہی جذبہ رہا تو وہ وقت دور نہیں جب ہم اپنے مقاصد یعنی اہل سنت کا بول بالا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

سنی تحریک کا جناب والا! یہی طریقہ کار ہے کہ ہم صرف سنیوں سے ملتے ہیں سنیوں سے ہی لین دین کرتے ہیں صرف سنیوں ہی کے نکاح میں جاتے ہیں ہم ان پلپلے سنیوں میں سے نہیں ہیں کہ یار اپن کو کیا اپن اس چکر میں نہیں پڑتے۔

یہ رشتہ داری کا معاملہ بھی آجائے تو ایک وقت تھا جب پاکستان بنا تھا تو ہمارے بزرگ خواہ وہ اردو بولنے والے ہوں خواہ وہ سندھی بولنے والے ہوں پنجاب کا سرحد کا ہو کہتے تھے کیا یہ وہابی ہے تو اس کے لئے نہ دعا کرتے تھے نہ اس سے رشتہ داری کرتے تھے نہ لین دین کرتے تھے۔

یہ لوگ اب پلپلے ہو گئے ہیں ایمان ہلکا ہو گیا، ایمان کمزور ہو گیا اس کی کیا وجہ ہے دین سے دوری ہے اے مسلک کا درد رکھنے والو! دین سے دوری وجہ ہے۔ اے سنیت کا درد ر

رکھنے والو! ہم آج تم کو یہی ذہن دینے آئے ہیں یہی سوچ دینے آئے ہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تقریر کر کے چلے جائیں تم کہو یہ فرقہ وارایت پھیلاتے ہیں

یاد رکھو اپنے مسلک کا اپنی عبادتگاہ کا تحفظ فرقہ وارایت نہیں فرقہ وارایت یہ ہے کہ دوسرے کے خلاف بولو اور چلتے آدمی کو کچھ کہا جائے سمجھتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ سنی مسلک کی خاطر جیل جانے سے ڈرتا ہے۔ دیوبندی اس چال کو سمجھ گئے ہیں جب کسی کو تنگ کرنا ہوتا ہے تو پولیس والے 151، 107 مقدمہ تیار کر کے صبح A,C کی عدالت میں بھیج دیتے ہیں عام سنی اس چال کو سمجھتا نہیں وہ چلے بھی جائیں تو سمجھتے ہیں چلے میں چلے گئے ہم لوگ جاتے نہیں اگر ان کے گھر والوں سے پوچھو تو کہتے ہیں دورے پر گیا ہوا ہے سنی نکلتا نہیں مسلک کیلئے اس کو تکلیف ہوتی ہے

یاد رہے یہ قانون ہے عبادت گاہ بھی ملکیت ہوتی ہے اور وہ وقف بھی ہوتی ہے، اس پر بغیر ولی کی اجازت کے نماز نہیں ہو سکتی یہ مسئلہ کسی دیوبندی مفتی سے لے لو اہل حدیث مولوی سے لے لو کسی شیعہ سے لے لو سنی عالم سے لے لو یہ علماء سے مسئلہ پوچھ سکتے ہو دیوبندی کے نزدیک بھی ایسا ہی ہے مگر یہ ایسے ڈھیٹ ہیں کہ ان کو نمازوں کی فکر ہی نہیں بس مساجد پر قبضہ کرنا ان کا کام ہے

دیوبندی ''مسجد مافیا''

ایک ہوتا ہے لینڈ مافیا جو زمینوں پر قبضہ کرتا ہے، یہ ہے ''مسجد مافیا'' مساجد پر قبضہ کرنے کے ان کو باہر سے پیسے ملتے ہیں اور انتظامیہ والے بولتے ہیں کہ جھگڑا ہوتا ہے۔ جھگڑا ہوتا ہے تو بھائی تو تنخواہ کس چیز کی لیتا ہے جو شر پھیلاتا ہے جو جھگڑا کرتا ہے جو دوسرے کی عبادتگاہ پر قبضہ کرتا ہے اسکو روکو ہماری مسجد میں دیوبندی گھس آتے ہیں تو بولتے ہیں صلوۃ و سلام پڑھنے پر جھگڑا ہوگا، کیسے ہوگا؟ ہماری مسجد ہے ہم چار دیواری میں چاہے جو کچھ کریں کوئی ہمیں کیسے روک سکتا ہے یہ ہر جگہ ٹانگ اڑاتے ہیں مگر......

جب سے سنی تحریک آئی ہے ہم نے ان کے سارے ہتھکنڈے ان کے سارے کام

بند کر دیئے ہیں کیا اگر میر پور خاص میں بھی ایسا مسئلہ ہوا تو ساتھ دو گے؟ پھر دیکھیں کون دیوبندی آتا ہے کون طاقتور ہے کون زیادہ ہے اور یہ انتظامیہ کتنی پاورفل ہے یہ پولیس کتنی پاورفل ہے عوام کے ریلے کے آگے کچھ نہیں ہوتا اگر تم منظم ہو جاؤ تو یہ تمام لوگ تمہارے تابع ہوں گے

تم اکثریت میں ہو تم نے پاکستان بنایا ہے مگر تمہیں مساجد میں نقصان ہوا محکمہ اوقاف میں نقصان ہوا جناب والا! سکولوں کالجوں میں تمہارے خلاف مواد پڑھایا جاتا ہے ہم سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے تمہیں کوئی روایتی تقریر سنانے نہیں آئے اور اشعار سنا کر چلے جائیں گے بلکہ...... ! اے سنیت کا درد رکھنے والو! تمہیں یہ سوچ دینے آئے ہیں کہ...... !

ہمارے جانے کے بعد کہیں پانی نہ ہو جانا کوئی سیاسی لیڈر آ کر تقریر نہ کر دے کوئی دوسرا آ کر تمہارے پاس تقریر نہ کر دے اور تم بہک جاؤ سنی تو ویسے ہی ڈھیلا ہوتا ہے کہا یہ بھی صحیح بولتا ہے۔

سنی ہر جگہ کھڑا ہوتا ہے دیوبندی ایسا نہیں کرتا اہل حدیث ہر جگہ نہیں جاتا شیعہ سب جگہ نہیں جاتے سنی سب کی تقریر سننے جاتے ہیں پوچھو کیا کرنے گیا تھا؟ بولا یار اس کی قرأت بہت اچھی ہے بھئی تیرے کو کس نے بولا تھا کہ تو تلاوت سننے جا؟ بولا میں ان کا جلسہ دیکھنے گیا تھا کہ کتنے آدمی تھے ایسے سینکڑوں ملیں گے جو تعداد دیکھنے آتے ہیں اور ان کا جلسہ کامیاب بنا دیتے ہیں۔ تو اس لئے اے سنیت کا درد رکھنے والو! سب کی تقریر سننے مت جایا کرو کوئی تمہیں آ کر یہ نہ کہہ دے کہ یہ فرقہ واریت ہے۔ یہ فرقہ واریت نہیں ہے بلکہ ہم یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ...... !

ہم اپنے مسلک، اپنے عقیدے، اپنے نظریئے کے مطابق زندہ رہنا چاہتے ہیں ہم دوسروں کی عبادت گاہوں پر قبضہ کی بات نہیں کرتے ہم دوسروں کو کافر نہیں بولتے ہیں بلکہ سنیت کا درد رکھنے والوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دینے آئے ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! جب تم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جاؤ گے تم سب سے بڑی جماعت ہو تم سب سے زیادہ ہو جو سب سے زیادہ ہو وہ جماعت ہوتی ہے فرقہ وہ ہوتا

ہے جو جماعت سے نکلا ہوا ہو، دیکھ لو دیو بندی کتنے ہیں، اہل حدیث کتنے ہیں شیعہ کتنے ہیں یہ سنی جناب والا! پیشاب کردیں تو دیو بندی بہہ جائیں۔

تم کوئی ایسا تر نوالہ نہیں ہو کہ......!

اے سنیت کا درد رکھنے والو! تم کوئی ایسا تر نوالہ نہیں ہو کہ جو تمہیں ہر کوئی چبا لے تم کوئی ایسی کم تعداد میں نہیں ہو کہ ایک پھول لگانے والا، کوئی دو پھول لگانے والا، کوئی تین پھول لگانے والا تم کو کوئی ہاتھ بھی لگا لے۔

اگر کبھی ایسا معاملہ ہو تو تم اس سے کہنا ہم یہاں موجود نہ ہوں ہم تمہارے درمیان موجود نہ بھی ہوں تو تم اس سے کہنا کہ "ہم پر اتنی سختی کر ہم پر اتنا ظلم کر کہ ہم بچ نہ سکیں اگر ہم بچ گئے اور ہم باقی رہ گئے تو تمہارا معاملہ بھی سلامت نہیں رہے گا۔

ہم افراتفری کی دعوت دینے نہیں آئے ہم قتل و غارتگری کی دعوت دینے نہیں آئے ہم کافر کافر بولنے نہیں آئے بلکہ ہم تو یہ بتانے آئے ہیں کہ ہماری مساجد ہے اگر ہم اس کو واپس لینے کا کام کرتے ہیں تو یہ ہمارا قانونی حق ہے ہماری آبادیوں میں دوسرے لوگ اپنی تبلیغ نہیں کر سکتے، اگر ہم اپنا مواد، اپنا لٹریچر عام کرتے ہیں اپنے مسلک کی ترویج و اشاعت کرتے ہیں تو اس راہ میں انتظامیہ کے لوگ رکاوٹ بنتے ہیں کیونکہ کہ ان میں یہ لوگ گھسے ہوئے ہوتے ہیں، اور سنی ان سیٹوں پر ہوتا بھی تو کام نہیں کرتا جبکہ شیعہ اگر D,C کی سیٹ پر بھی ہو اور جلوس کے ساتھ چل رہا ہو تو ہاتھ سے ماتم کرتا ہے چھپ چھپ کر اپنی رسم ادا نہیں کرتا سمجھ میں آرہی ہے یا کہ نہیں اور......!

تم لوگ بولتے ہو یار میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں تو جب وہ بڑے ہو جائیں گے تب لڑو گے۔ جس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں وہ بولتا ہے بچے چھوٹے ہیں اور جب وہ بڑے ہو جائیں تو بولتا ہے کہ میں بوڑھا ہو گیا تو بھائی تو مسلک کا کام کب کرے گا۔

میں صبح لیٹ اٹھتا ہوں کیونکہ فجر پڑھ کر سوتا ہوں ہمارے ہاں بڑی بڑی نیازیں ہوتی ہیں سو سو دو سو دیگوں کی کھچڑا یا دلیموں کی جب لوگ کبھی دعوت دیتے ہیں تو میں کہتا ہوں انشاءاللہ جلد اٹھا تو آپ کے ہاں ضرور آؤں گا اٹھتا ہوں تو سو کی سو دیگیں ہضم سب دیگیں خالی ہو

جاتی ہیں، یعنی ایک گلی میں اتنی دیگیں پک جائیں تو ایک محلہ ہی کھا جاتا ہے۔ بولا یہاں سب، اے سب سنی رہتے ہیں اور جب جن کے ناموں کی نیازیں پکتی ہیں ان کی توہین کا مسئلہ آتا ہے تو کہتا ہے یہ مولویوں کا مسئلہ ہے یہ ہمارا مسئلہ نہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! جن کے ناموں پہ کھاتے ہو ہم ان ناموں سے وفا کرنے کی دعوت دینے آئے ہیں ہم چندہ لینے نہیں آئے۔

ہماری تو پالیسی یہ قانونی طریقے کے مطابق اصولی طریقوں کے مطابق اگر ہمارا حق مل جائے تو ہم LAW & DRDER کا مسئلہ پیدا نہیں کرتے مگر جو حق قانونی طریقوں سے نہیں ملتا تو اسے......! اے سنیت کا درد رکھنے والو! طاقت کے بل بوتے پر چھین لینے کی پالیسی ہے کیا اس پالیسی میں ہمارا ساتھ دو گے؟

علماء کی بارگاہ میں عرض

علماء سے عرض ہے کہ آپس کے اختلافات کو چھوڑ کر خالصتاً مسلک کی بنیاد پر اگر سنی تحریک آپ کو بلاتی ہے تو سنی تحریک کی پالیسی پر سنی تحریک کے ذمہ داروں کا ساتھ دیجیے ہمارا کوئی بھی دنیاوی مقصد نہیں ہے ہمارا مقصد صرف مسلک اہل سنت، مسلک اعلیٰ حضرت کا بول بالا کرنا ہے۔

ہاں یہ سنی بہت کہلوانے لگ گئے مگر ہم وہ سنی ہیں کہ جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام آتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں کسی کو سنی کہلاتا دیکھو تو پوچھو کون سا سنی ہے کیونکہ دیوبندی بھی اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں بعض گلابی سنی ہوتے ہیں

گلابی سنی وہ ہوتا ہے جس کے عقائد تو سنیوں جیسے ہوتے ہیں مگر کہتا ہے یار میں کسی کو برا بھلا نہیں کہتا۔ ذرا سا گھر میں اس بھائی سے جھگڑا ہو جائے تو سالوں بات نہیں کرتا بزرگان دین کی توہین کرتا ہے تو بولتا ہے کہ یار میں ایسے جھگڑے میں نہیں پڑتا اس کے خلاف ہوں مگر ہوں سنی۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ کھڑے ہو کر سلام پڑھ بولا نہیں یار اس سے اختلافی مسئلہ پیدا ہوتا ہے گلابی سنی تو یہ گلابی سنی بھی بہت نقصان دہ ہوتے ہیں ہم وہ سنی ہیں

کہ اگر کوئی پوچھتا ہے کہ کون سے سنی ہیں تو ہم جواب دیتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ والے سنی ہیں۔

مسلک امام احمد رضا مسلک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کوئی نیا مسئلہ نہیں بلکہ پاک و ہند میں دودھ کا دودھ پانی کا پانی انہوں نے کیا ہے اور ہم کو تمیز سکھائی ہے کہ دیوبندی الگ مسلک ہے وہابی الگ مسلک ہے، بس آخر اس جملے پر کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ......

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو (یعنی دوست ہو باپ ہو، بھائی ہو، بیٹا ہو) اس کو اپنے درمیان سے ایسے نکال دو جیسے دودھ سے مکھی کو نکال دیا جاتا ہے اس سے کوئی تعلق نہیں رکھو"

اے سنیت کا درد رکھنے والو! بس اسی مسلک کو سامنے رکھو اسی پر جیو اور اسی پر مرنے کی دعا کرو یہی جنتی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی حق پر نہیں ہے۔ بس ہمارا یہی عقیدہ ہے اور ایمان نام ہی اسی کا ہے کہ کسی چیز پر مضبوطی سے قائم ہو جائے۔

اللہ عزوجل ہمیں مسلک اہل سنت و جماعت پر قائم و دائم رکھے اور اس کا کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور اس راہ میں جو تکلیفیں ہمیں آئیں ان پر صبر کی توفیق نصیب فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

شاید آپ سوچیں

ہوسکتا ہے شیطان آپ کو وسوسہ ڈالے یہ کونسی عظمت اولیاء کانفرنس ہے جس میں سلیم قادری شہید نے عظمت اولیاء پر تو ایک لفظ بھی نہیں بولا تو میرے بھائی یہی عظمت اولیاء اور شان اولیاء ہے جو میرے قائد محمد سلیم قادری شہید نے اپنے خطاب میں بیان کی۔

عظمت اولیاء کا صرف یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اولیاء کے نام پر دیگیں چڑھاؤ لنگر کھاؤ اور گھر کو جاؤ عظمت اولیاء تحفظ ناموس رسالت کا نام ہے عظمت اولیاء اولیاء کے کردار کو اپنانے کا نام ہے عظمت اولیاء عوام کو مسائل سے بچانے کا نام ہے امت مسلمہ کے لیے

کڑھنے کا نام ہے۔ اگر اس وقت جب میرے عظیم قائد نے طالبان کے فتنے سے عوام کو اور حکمرانوں آگاہ کیا تھا اگر اسی وقت اس فتنے کو لگام دے دی جاتی تو آج ہماری پاک آرمی کے دستوں پر نعرہ تکبیر لگا کر حملہ نہ کیا جاتا۔ بے گناہ لوگوں کا خون نہ بہایا جاتا آج بھی وقت ہے میرے عظیم قائد کی سوچ کو مان لیا جائے ان نام نہاد ظالمان کو نشان عبرت بنانے کے لئے ان کے خلاف نتیجہ خیز آپریشن کیا جائے، تا کہ اہلیان پاکستان کو سکھ کا سانس مل سکے، امت مسلمہ کو آسانیاں فراہم کرنا ہی تعلیمات اولیاء ہے۔ اسی مشن کی خاطر میرے قائد نے جان کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ تاریخ گواہ ہے اگر تحفظ مزارات اولیاء پر حقیقی معنوں میں کسی شخصیت نے کام کیا ہے تو وہ سلیم قادری کی شخصیت ہے۔ تحفظ مزارات اولیاء کے لئے قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری نے صرف گفتار نہیں عملی کردار ادا کر کے دکھایا ہے۔ اور مزارات اولیاء کو ماننے والے سنی قائدین اور لیڈروں کو عملی کام کر کے دیکھایا ہے۔

ساڈا حق ایتھے رکھ

میرے عظیم قائد نے بہت سارے کام جو بہت عرصے سے رکے ہوئے تھے جس پر سنی مایوسی کا شکار تھے کر دیے۔ مگر کچھ کام ایسے تھے جن پر میرے عظیم قائد نے کام شروع تو کیا مگر دوسرے کاموں کی طرح ان میں فوری کامیابی نہیں ملی ان میں محکمہ اوقاف، بیت المال، محکمہ تعلیم سمیت دیگر سرکاری محکموں میں اہل سنت کی نمائندگی کے لئے اپنے لوگوں کو تعینات کروانا اور بد مذہبوں کو فارغ کروانا تھا۔ لیکن اس کے باوجود میرے شیر دل لیڈر نے ہمت نہیں ہاری۔ حکمرانوں کو خطوط لکھے اور جلسے جلوس کے ذریعے اپنی طاقت سے آگاہ کرتے رہے۔ ایک مرتبہ آپ نے گورنر سندھ کو خط لکھا جس میں محکمہ تعلیم سے متعلق گفتگو فرمائی کہ جناب گورنر صاحب محکمہ تعلیم کی اسٹیرنگ کمیٹی نے تعلیمی اداروں سے شب معراج، شب قدر اور گیارہویں شریف کی چھٹیاں ختم کر دیں ہیں جو ایک زمانہ سے تعلیمی اداروں میں رائج تھیں جناب والا! چاہیے تو یہ تھا کہ اہم مذہبی ایام کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے نصاب تعلیم میں ان مذہبی ایام کے عنوانات پر مضامین شامل کیے جائیں۔

ایک اور موقع پر آپ نے محکمہ تعلیم سے متعلق اہل اقتدار کو خط لکھا جس میں آپ نے تحریر کیا نصاب تعلیم میں سنیوں کے ساتھ ناانصافی کی جارہی ہے تحریک پاکستان کے حوالے سے کسی سنی عالم دین کی خدمات کا ذکر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ تحریک پاکستان میں سنیوں نے مرکزی کردار ادا کیا جب کہ اسلامیات کی کتابوں میں دیوبندی مکتبہ فکر کا ترجمہ چھاپا گیا ہے۔ ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں اسلامیات میں ترجمہ کنزالایمان شامل کیا جائے۔ اسی خط میں آپ تحریر فرماتے ہیں جناب والا! یہ بات آپ کے علم میں ہوگی کہ ملک میں عقیدہ اہل سنت کے ماننے والوں کی اکثریت ہے لیکن ملک میں سب سے زیادہ انہی لوگوں کو استحصال ہورہا ہے۔ کراچی سمیت پورے پاکستان میں ہماری سینکڑوں مساجد پر قبضہ کیا گیا ہے۔ محکمہ اوقاف نے اہل سنت کی مرکزی مساجد کو اپنی تحویل میں لے کر دیوبندی مولویوں کے حوالے کر دیا ہے۔ جو عقیدہ اہل سنت کے خلاف کام کر رہے ہیں، بڑے بڑے مزارات کو بھی اوقاف نے قبضہ میں لے لیا ہے۔ اوران مزارات کی آمدنی عقیدہ اہل سنت پر خرچ کرنے کے بجائے دیوبندی عقیدے کی ترویج وترقی پر خرچ کیا جارہا ہے۔ اسی طرح دیگر محکموں مثلاً بیت المال، زکوۃ کونسل، مذہبی اور اسلامی نظریاتی کونسل میں سنیوں کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے، امید ہے جناب والا! تمام آئینی، اختیارات وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے امن کی بحالی اور سنیوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ کریں گے۔ جس کے لئے سنی تحریک سمیت تمام محب وطن شہری جناب کے بے حد مشکور وممنون ہوں گے۔ شکریہ

فقط والسلام

آپکے تعاون کا طلبگار

محمد سلیم قادری

مرکزی کنوینز سنی تحریک

صرف خطوط ہی نہیں بلکہ میرے قائد نے جلسے جلوس بھی کیے سنیوں کو اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں سے آگاہ کیا۔ فکر اہل سنت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ

نے حکومتی زیادتیوں کا ذکر ساتھ ساتھ پولیس انتظامیہ میں چھپی کالی بھیڑوں کو بھی للکارا ہے دیوبندیوں کو بھی آئینہ دکھایا ہے۔ محکمہ اوقاف، بیت المال کا معاملہ بھی اٹھایا، اس بیان میں آپ نے کیا کچھ کہا آیئے جرنیل اہل سنت کے پورے بیان کو تحریری طور پر ملاحظہ کرتے ہیں۔

فکر اہل سنت کانفرنس

حضرات علماء کرام اور ہمارے درد رکھنے والے سنی بھائیو! جو مختلف شہروں سے مختلف جگہوں سے کھلے آسمان میں ٹھنڈک میں فکر اہل سنت کانفرنس (المدد یا رسول اللہ ﷺ کانفرنس) میں پورے جوش اور ولولے کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یقیناً یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب ہم ظالم سے ایک ایک ظلم کا حساب لیں گے، میں ان تمام علماء اہل سنت اور درد رکھنے والے سنیوں کا شکر گزار ہوں کہ ان پر خطر حالات میں جہاں بدمذہبوں کا ظلم و ستم ہے وہاں انتظامیہ کی بھی دہشتگردی ہے ان تمام حالات کے باوجود اس کانفرنس کا کامیاب ہونا انتظامیہ کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے، بالخصوص انتظامیہ کے ان کارندوں کو اپنا بوریا بستر اسمیٹ لینا چاہیے کہ جنہوں نے ،، المدد یا رسول اللہ ﷺ ،، کا نعرہ لگانے پر ایک تھانے میں ہمارے کارندوں پر تشدد کیا، اور وہ کارکنان مجھے اطلاع ملی ہے کہ اب تک اسی تھانے یا انتظامیہ کی کسٹڈی میں ہیں، ہم یہاں افراتفری پھیلانے نہیں آئے ہیں، ہم کسی کے خلاف بات کرنے نہیں آئے، ہم کسی دوسرے مسلک کے لوگوں کو اپنے نظریے کی دعوت نہیں آئے۔ بلکہ..............

ہم تو اپنے لوگوں کو اپنے درد رکھنے والے سنیوں کو اپنا دکھڑا ہمارے ساتھ ہونے والی زیادتیاں، اپنا مسلک اپنے نظریے کے تحفظ کا پیغام پہنچانے آئے ہیں، ہم کسی کے خلاف کام کرنے نہیں آئے، اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہارے پاس کوئی لمبی چوڑی تقریریں لے کر، کوئی دل لبھانے والی باتیں لے کر نہیں آئے، بلکہ اس پونے دو سال کی مدت میں جب سے سنی تحریک کا قیام عمل مین آیا ہے، اس کے پیغام پہنچانے کا کام اور اس

قوم کو جو اس ملک میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں عقیدے اور نظریے کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہے، اسے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا کام کرنے کے لئے چلے ہیں، اے سنیت کا درد رکھنے والو! یہ کام ہم نے کوئی آسانی سے نہیں کیا، آپ اندازہ لگائیے ہم اس ملک کے بنانے والوں کی اولاد ہیں، علماء ہوں عوام ہوں خواص ہوں تاریخ پاکستان اٹھا کر دیکھو بالخصوص انتظامیہ کے وہ لوگ جو کرسیوں پر بیٹھ کر سمجھتے ہیں کہ ہم مضبوط ہیں یہ تمہاری غلط فہمی ہے، مضبوط تو ہم ہیں، دیکھ لو۔

اہل سنت کے حق ہونے کی دلیل

جب سے پاکستان بنا ہے تمام حکمران طبقے تمام بدمذہب لوگ اہل سنت کو کاٹ رہے ہیں، اہل سنت کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مگر ان کے حق ہونے اور جناب والا! ان کے غیب سے تائید ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ سب ان کی کاٹ کر رہے ہیں۔ مگر یہ بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں، بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں، یہ کوئی منظم گروہ نہیں، بلکہ یہ اس ملک میں سب سے زیادہ ہیں مگر اس بات کا ہمیں بھی افسوس ہے کہ یہ منظم نہیں ہیں، ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہیں۔ بلکہ یہ منتشر ہیں، آپ کو حیرانگی ہوگی کراچی میں لوگ ہمیں یہ کہتے ہیں کہ پنجاب سنیوں کا ہے، فیصل آباد سنیوں کا گڑھ ہے، ہم سنتے تھے کہ صرف سعودیہ میں نعت پڑھنا یا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کہنے پر پابندی ہے۔ اور ظلم ہوتا ہے، مگر ہاں ہاں۔

المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے پر بے غیرت SHO کا ظلم

فیصل آباد کے ایک تھانے کے اندر ہمارے کارکنوں پر تفتیش کے نام پر دس چھتر مارے گئے، ان کارکنوں نے دس چھتر کھانے کے بعد، المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا تو وہاں کے SHO نے وہاں کے تفتیشی افسر نے کہا کہ اسے دس چھتر اور مارو تا کہ اسے پتہ چلے کہ المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کا کیا مزہ ہوتا ہے۔

آپ یقین مانیے کہ انہوں نے دس چھتر اور مارے، مگر ہمارے کارکن نے پھر بھی کہا "المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" اس بے غیرت SHO نے پھر تیسری دفعہ بھی اسے دس چھتر اور

مارے۔اے SHO اے DC، اے SP تم یہ سمجھ لو تمہارا، ہمارے کارکنوں کو رات کو چھاپہ مار کر بند کر دینا ان کی F,I,R اسی تھانے میں درج کی ہے کہ یہ رات کو گرفتا ہوئے تھے، مگر ان کی عقلوں پر غیب سے پردہ پڑھ گیا کارکن رات کو گرفتار ہوتا ہے، F,I,R میں رات کا وقت درج ہے اور 307 کا مقدمہ صبح کے ٹائم میں درج کرتے ہیں،

اے D,C یہ تو مانا کہ ہم قانونی کاروائی کریں گے، اور ہائیکورٹ میں تمہیں طلب کریں گے اے S,P تم کب تک نوکری پر رہو گے، تم کب تک وردی میں رہو گے، تم جیسا کرو گے ہم بھی ویسا ہی کریں گے۔ اگر تم انسان ہو تو ہم بھی انسان ہیں، مانا کہ تم اپنی سیٹ کے بل بوتے پر ہمارے سامنے دیوار بنو گے، مگر یاد رکھو! تمہاری یہ دیواریں ہم کراچی سے گراتے آئے ہیں تم تو ایک شہر کے D,C ہو ہمارے شہر میں تو ہمیں تو تمہارے جیسے چار بے غیرت D,C اوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تم کہتے ہو یہ صلوۃ لکھا ہے، یہ ضروری نہیں ہے اور یہ ایک صلوۃ جو تمہارے دفتر کے باہر لکھا ہے تو اپنے پورے ملک میں نہیں بلکہ ان نجدی ایوانوں میں لگانا چاہتے ہیں جو اکابرین سے چھینا ہے اس صلوۃ وسلام کا بورڈ ہم تو ان تمام مساجد میں لگانا چاہتے ہیں جو تمہاری سربراہی میں چھینی گئی ہیں

تم ہماری طاقت کا اندازہ لگانا چاہتے ہو سنا ہے تم نے ہمارے رحیم یار خان کی فائل نہیں منگوائی ہے کیا تم نے اس فائل میں ہماری کسی بزدلانہ کاروائی کو دیکھا ہے؟ کیا تم نے حیدرآباد کی رپورٹ نہیں منگوائی؟ اس مین بھی تمہیں ہمارا کوئی بزدلانہ مسئلہ نہیں ملے گا، تم کراچی سے بھی رپورٹ منگوالو، تمہیں کہیں بھی سنی ڈرتا نظر نہیں آئے گا سنی جان تو دے دے گا مگر مسلک پہ حرف نہیں آنے دے گا۔ یاد رہے! اے درد رکھنے والے سنیو! میں تمہیں یہ کہنے نہیں آیا کہ تم بہت ہو اب انقلاب آئے گا۔ بلکہ یہ باتیں تو ہم ان لوگوں کو سنا رہے ہیں جنہوں نے اس کانفرنس میں رکاوٹ بننے کی کوشش کی۔

میں ان تمام ساتھیوں کو ان تمام کارکنوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے یہ ظلم وستم سہنے کے باوجود اس کانفرنس کا انتظام کیا۔اے D.C اے S.P تم تو ان کارکنوں کو بند کر کے ڈرانا چاہتے ہو جبکہ ہم نے سینہ پر گولیاں کھانے کا درس دیا ہے ہم نے سر اٹھا کر

جینے کا دس دیا ہے۔ جناب والا! اس ملک میں کسی اور کے ساتھ یہ زیادتی نہیں ہوئی یہ ظلم ستم نہیں ہوا جو ہمارے اور آپ کے ساتھ ہوا ہے کوئی بھی دعوی نہیں کر سکتا اگر انتظامیہ کا کوئی فرد یا کوئی شخص آکر ثبوت دے کہ جو دکھڑے ہم سنا رہے ہیں یہ دکھڑا کسی اور مسلک کا کسی اور جماعت کے ماننے والوں کا ہے تو آپ یقین مانیئے جو یہ ثابت کردے تو ہم کہیں گے یار یہ ظلم تو سب کے ساتھ ہو رہا ہے اس لئے ہم سنی تحریک کا کام بند کر دیں گے لیکن یقین مانیئے کہ ایسا نہیں ہے۔

ظلم صرف سنیوں پر ہوا ہے

ہم نے کراچی شہر کا سروے کیا ہم سمجھتے تھے کہ ظلم صرف کراچی میں ہوا مگر جب ہم نے سروے کیا چلا کہ یہ ظلم پورے ملک میں ہر اس سنی کے ساتھ ہوا جو یارسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگاتا ہے اور مدینے سے محبت رکھتا ہے۔

یہاں قادیانیوں کے ساتھ یہ زیادتی نہیں ہوئی کہ کسی نے ان کی عبادت گاہ پر قبضہ کیا ہو جبکہ قادیانی کافر قرار دیئے گئے ہیں ان کی عبادت پر انتظامیہ نے بھی دخل اندازی نہیں کی یہ دیوبندی ہیرو بنتے ہیں کہ ہم نے قادیانیوں کے خلاف جہاد کیا۔

1974 کا ریکارڈ اس بات پر گواہ ہے کہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے میں آخری جتنے بھی الفاظ تھے جتنا بھی مواد تھا وہ علماء اہلسنت نے پیش کیا تھا، تمہارے مولوی تو چیمبر میں چلے گئے تھے اس لئے کہ قادیانیوں نے کہا تھا،، ہم تو ،تحذیر الناس،، لائے ہیں جس میں مولوی قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند کہتا ہے کہ سرکار ﷺ آخری نبی نہیں اگر ان کے بعد کوئی نبی آ بھی جائے تو بھی سرکار کی ختم نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

تو دیوبندی آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ کیا کریں؟ یار یہ تو بڑوں نے غلطی کی ہے، تو سارے دیوبندی مولوی چیمبر میں چلے گئے ہمارے پاس ریکارڈ ہے اور قانونی ریکارڈ ہے کہیں لوگ یہ سمجھیں کہ گپیں مار رہا ہوں۔

قادیانیوں کو کن علماء نے کافر قرار دیا

آپ اسلام آباد چلے جائیں اور جب قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا تھا اس وقت کا ریکارڈ دیکھیں اس بات کو جاننے کے لئے کہ قادیانیوں کو جب کافر قرار دیا گیا ہے اس مناظرے میں آخر کون کون سے علماء تھے اور کس نظریے سے تعلق رکھتے تھے کس عقیدے سے تعلق رکھتے تھے تو آپ کو پتا چلے گا کہ وہ علمائے اہلسنت ہی تھے جنہوں نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا

یہ بھی تو اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں میں لاہور گیا ایک نے رقعہ بھیجا کہ وہ بھی سنی کہلاتے ہیں اور آپ بھی سنی ہیں ہم کیا کریں؟ تو میں نے کہا کہ یہ لوگ شکاری ہیں آپ لوگ شاید جانتے ہوں۔

جب بٹیر کا شکار کیا جاتا ہے بٹیر کا شکاری شکار کھیلنے کے لئے تو ہاتھ پر کپڑا ڈال لیتا ہے اور ہاتھ کے پیچھے سے آواز نکالتا ہے بٹیر کی سی جنگل میں چھپ کر تو بٹیر جو اسی جنگل میں ہوتا سمجھتا ہے کہ اپنی برادری کا کوئی آگیا ہے کوئی میرا اپنا ہی ہے تو وہ بٹیر اس ہاتھ کے قریب ہو جاتا ہے اور وہ شکاری اس بٹیر کو دبوچ لیتا ہے۔ یہ وہابی، دیوبندی کہیں تو ایک سادہ لوح عام سنی بھی ان کی طرف نہیں جائے گا اس لئے سنی سنی کہتے پھرتے ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! جب انہوں نے سپاہ صحابہ نامی تنظیم بنائی ہے جب سے یہ لوگ سنی حقوق کے علمبردار ہونے کا نعرہ لگا رہے ہیں، انہوں نے ایک امام باڑے پر قبضہ کیا ہو یا ایک امام باڑے کو ڈھایا ہو نہیں بلکہ انھوں نے جتنی مساجد پر قبضہ کیا ہے، وہ تو سنیوں کی ہیں۔ تم سرکار ﷺ کی شان میں نکلنے والے جلوس کو بدعت کہتے ہو اور صحابہ کی شان میں، صحابہ کی مدحت میں جلوس نکالتے ہو بے غیرتو! کبھی سعودی حکومت سے مطالبہ کرو کہ تم نے صحابہ کے مزارات پر بلڈوزر گھما دیا ہے یہ ظلم ہے۔

خلفائے راشدین کے عرس پر دیوبندیں کا چھٹی کا مطالبہ

یہ کہتے ہیں خلفائے راشدین کے ایام پر چھٹی کی جائے اے بے ادب بے غیرت آدمی! تو

حضرت عثمان کے یوم پر چھٹی کا مطالبہ کرتا ہے اور ان کے مزار پر سعودی عرب میں سعودی حکومت نے بلڈوزر گھما دیا پلین کر دیا تو تجھے شرم نہیں آتی تم یہاں سنیوں کو دھوکہ دیتے ہو کہ صحابہ کرام سے محبت کرتے ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہیں یہ بات بتانے آئے ہیں کہ جو ظلم تمہارے ساتھ ہوا صرف وہابی دیوبندیوں نے نہیں کیا ہے بلکہ انتظامیہ میں کانگریسی ذہنیت کے لوگ ہر جگہ ہمیں تنگ کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہاں بھی اس ظلم و ستم کا آغاز ہو گیا ہے۔

جب حق آتا ہے تو باطل جانے کے لئے سسکیاں لیتا ہے کچھ اچھلتا ہے کچھ تڑپتا ہے اس تڑپنے میں لوگ سمجھتے ہیں کہ طاقت آگئی ہے مگر تم یہ جان لو کہ ہم آئے ہی اس لئے ہیں کہ باطل کا خاتمہ کر دیں۔

ہم پنجاب کے کچھ شہروں میں گئے تو سپاہ صحابہ اور اس جیسی دوسری تنظیمیں بغیر کچھ کیے بغیر کچھ کرائے خود بخود جانے لگیں بتاؤ! فیصل آباد میں بھی ایسا ہو رہا ہے یہ جانے لگے ہیں کہ نہیں یہ دبنے لگے ہیں کہ نہیں نہیں دبتے تو وہی تم کرو جیسا وہ کرتے ہیں یہ ظلم نہیں ہے یہ افراتفری نہیں ہے اس لئے کہ انہوں نے ہماری مساجد پر قبضہ کر لیا ہے اور ہم ان کی عبادت گاہوں کا تحفظ کر رہے ہیں۔

انہیں انتظامیہ قبضہ کرنے پر نہیں روکتی، انہیں یا رسول اللہ ﷺ مٹانے پر نہیں روکتی تو ہمیں ان کی حفاظت کرنے پر کیسے روکے گی یہ تو ہمارا قانونی حق ہے۔

گذشتہ حکومتوں نے ایک محکمہ بنایا، محکمہ اوقاف کے نام سے داتا صاحب کے ہم ماننے والے ہیں اولیاء اللہ کے مزارات پر ہم جاتے ہیں، وہابی، دیوبندی کے پاس تو لولا لنگڑا ولی بھی نہیں ہے یہ جتنے مزارات ہیں اس کے ماننے والے اہل سنت ہیں، چندہ اور نذرانہ یہ ڈالتے ہیں مگر......

اے سنیوں! تمہیں معلوم ہے کہ یہ آمدنی کہاں خرچ ہوتی ہے؟ کس پر خرچ ہوتی ہے؟ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں اس دعوے کو انتظامیہ کا کوئی کارندہ ایجنسیوں کا کوئی فرد یا حکومت کا کوئی ذمہ دار غلط ثابت نہیں کر سکتا، ان مزارات کی آمدنی دیوبندیوں کی فلاح و

بہبود اور تمہارے خلاف خرچ کی جاتی ہے

محکمہ اوقاف کے رول میں یہ بات موجود ہے کہ مسجد لیتے وقت جس مسلک کی ہو لینے کے بعد اس مسجد کا نظم وضبط اسی مسلک کے تحت چلے گا اس کے خلاف نہیں چلے گا، یہ تو رول ہے یہ تو قانون ہے، ہماری عبادت گاہیں اس محلے میں موجود ہیں اس آبادی میں سارے سنی آباد ہیں اللہ نہ کرے اگر سارے سنی یہاں سے چلے جائیں ہجرت کرلیں کوئی آفت آجائے یا کوئی حادثہ پیش آجائے تو جناب والا! اس عبادت گاہ کو سیل کر دیا جائے گا۔ یہ ایک انتظامیہ کا قانون ہے مگر انتظامیہ وہ عبادت گاہ کسی دوسرے مذہب کسی دوسرے مسلک کے ماننے والوں کو نہیں دے سکتی پھر بتاؤ یہ قادیانیوں پر ہوا ہے کہ ان کی عبادت گاہ کسی اور نے لے لی ہو کیا کسی شیعہ کے ساتھ ہوا۔ نہیں نہیں کسی کے ساتھ نہیں ہوا مگر اہل سنت کے ساتھ یہ ظلم ہوا ہے۔

اگر اس ظلم کے خلاف ہم نکلے ہیں اس ظلم کیخلاف ہم نے آواز بلند کی ہے، اس ظلم کے خلاف ہم جہاد کرنے چلے ہیں تو مانا کہ تمہارا ظلم وستم خواہ وہ پولیس کی وردی میں ہو، D,C کی سیٹ میں ہو، دیوبندی A,C کی صورت میں ہو یہ ظلم ہمارے سامنے آتا رہے گا مگر انشا اللہ عز وجل ضرور وہ دن آئے گا کہ جب یہ سنیوں کے ساتھ ٹکرانے والے پاش پاش ہو جائیں گے۔ اس کا ثبوت:

رحیم یار خان کے D,C اور A,C کا واقعہ

رحیم یار خان کے D,C نے ہماری گرفتاری کے احکامات جاری کیے ابھی پوری گرفتاری کے ایام ختم نہیں ہوئے تھے کہ الحمد للہ ملتان کے ایک بزرگ سنی کی کوشش سے ہماری گرفتاری کے دوران ہی اس کی سیٹ جانے کے آرڈر آگئے۔ اور الحمد للہ ابھی جیسے ہی ہم رحیم یار خان پہنچے تو A,C رحیم یار خان حافظ یوسف جو ابھی حال ہی میں گیا تھا وہ دیوبندی تھا، پہنچتے ہی اطلاع ملی کہ جناب والا! اس کو کل ہی یہاں سے معطل کر دیا، تبادلہ نہیں ہوا یہ وہ A,C اور D,C تھے جو کہتے تھے کہ ہم سنی تحریک کو ختم کرنے کا کام کر رہے

ہیں، ان بزرگ نے جو ملتان کے ہیں فرمایا: ارے تم سے پہلے کتنے ہی آئے سنیوں کو ختم کرنے کیلئے وہ خود ختم ہو گئے ہیں۔ مگر سنی بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! یہ مت سمجھنا کہ یہ مولویوں کا جھگڑا ہے کیا، کسی شیعہ کو یہ کہتے سنا ہے یہ سپاہ صحابہ اور فقہ جعفریہ کا جھگڑا، صرف ہمارے ذاکرین کا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ سب شیعہ لگے ہوئے ہیں سب دیو بندی لگے ہوئے ہیں یہ سنی بہت سادہ ہین جو کہتا ہے کہ،، اے سنیو! ہم تمہارا ذہن بنانے آئے ہیں تمہیں اپنے مسلک کا تحفظ خود کرنا ہوگا، اپنی عبادت گاہوں کا تحفظ خود کرنا ہوگا، بے غیرت انتظامیہ کا ظلم وستم تمہیں خود سہنا ہوگا، ہاں اس راہ میں جب تم ہمیں پکارو گے تو ہم وہاں پر موجود ہوں گے ہم کہتے نہیں ہیں مگر جو کہتے ہیں وہ کرتے بھی ہیں۔

کراچی میں ایک گستاخ پیدا ہوا تھا، صلاح الدین جو تکبیر رسالے کا ایڈیٹر ہے اس نے تکبیر میں لکھا ہے کہ سرکار ﷺ کا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا عیسائیوں کا طریقہ ہے (نعوذ باللہ) ہم نے صرف 72 گھنٹے وارننگ دی تھی، آپ یقین مانیے وہ لوگ جو ہم کو ایم کیو ایم (MQM) کا ایجنٹ کہتے ہیں وہ کان کھول کر سن لیں کہ اس گستاخ رسول ﷺ ایڈیٹر صلاح الدین نے ایم کیو ایم کے خلاف بہت کچھ لکھا، بہت ہی لکھا تھا لیکن ایم کیو ایم اسے کراچی سے نکال نہیں سکی تھی، کراچی سے بھگا نہیں سکی تھی مگر جب اس نے گستاخی لکھی اس گستاخی کو تحریک کیا تو ہم نے وارننگ دی کہ یا تو یہ توبہ کرلے یا انتظامیہ خود اس کو گرفتار کر کے اس کے رسالے کا DECLEARATION منسوخ کردے، کراچی کے علماء اس بات پر گواہ ہیں (علماء نے ہی اسے توبہ کروائی تھی اور معافی لکھوائی تھی) اگر اس نے یا انتظامیہ نے ایسا نہیں کیا تو یہ کام ہم خود کرلیں گے۔ جب تک یہ معافی نہیں مانگتا کراچی کی ایک کروڑ کی آبادی میں اس رسالے کو نہ کوئی پڑھے گا اور نہ کوئی اسے دیکھے گا۔ دیکھنے والا خود ذمہ دار ہے اور پڑھنے والا خود ذمہ دار، سنو سنیوں سنو! شہر کراچی میں اس رسالے کی ایک کاپی بھی فروخت نہیں ہوتی تھی ہماری طاقت دیکھ کر لوگ کہتے تھے کہ ضرور ان کی کوئی سپورٹ کر رہا ہے ورنہ یہ خود اتنی طاقت مین نہیں ہیں

اے سنیت کا درد رکھنے والو! جب تم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جاؤ گے ایک جگہ پر جمع ہو جاؤ گے تم ایک طاقت ہو تمہیں ایران کی مدد کی ضرورت نہیں ہے، لوگ کہتے ہیں عراق کی مدد ہوگی، عراق کے بچے خود بھوک سے بلک بلک کر مر رہے ہیں وہ ہماری مدد کیا کرے گا ہمیں سعودی عرب کی سپورٹ کی ADD نہیں ہے۔ بلکہ:

سنی تحریک کو کون سپورٹ کرتا ہے

جناب والا! سنی تحریک کے ذمہ دارو! قائدین سنی تحریک کے ساتھی! سنی تحریک کے کارکنان اگر کسی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ سبز گنبد ہے۔ اگر ہماری کوئی جائے پناہ ہے اگر کوئی ہماری سپورٹ کرتا ہے، ہماری مدد کرتا ہے، تو وہ بغداد میں حضور غوث الاعظم ہیں۔

ہم کو لوگ درس دیتے ہیں کہ انتظامیہ والوں سے بنا کر رکھو، ارے! ان سے کیا بنا کر رکھیں یہ تو نا اہل لوگ ہیں جو ذرا سی طاقت دکھاتا ہے اس کے سامنے جھک جاتے ہیں، ان کے چکر میں مت آیا کرو یہ چائے پلا کر ٹھنڈا کر دیتے ہیں یہ بوتل پلا کر ٹھنڈا کر دیتے ہین لیکن ہم اس مٹی کے نہیں بنے ہوئے جو بوتلوں سے ٹھنڈے ہو جائیں گے

انتظامیہ کے لوگو! تمہاری چائے ہمارے جذبات کو ٹھنڈا نہیں کر سکتی، ارے! ہم تو سرکار ﷺ کی چاہ مین کام کر رہے ہیں، ہم تو سرکار ﷺ کی محبت میں یہ گیت گا رہے ہیں۔ ہم تو یہ ذہن بنا کر آئے ہیں اور سنیت کا درد رکھنے والوں کو کہتے ہیں کہ:

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اگر تم اپنا وقار چاہتے ہو تم اپنا تشخص چاہتے تو ہو، جس شعبے میں تمہارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے مثلاً مساجد محکمہ اوقاف، ذرائع ابلاغ، اگر تم اس کا حل چاہتے ہو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جاؤ سنیو! تمہارا مواد کوئی اخبار شائع نہیں کرتا، ریڈیو T.V پر تمہارے خلاف بولا جاتا ہے، سنیو! یہ جتنے بھی ڈگڈگی بجانے آتے ہیں ان کی ڈگڈگی مت سنا کرو بلکہ ان سے سوال کیا کرو کہ مذہبی معاملے میں ہمارا کیا بنے گا، نوکری تو مل جائے گی؟ نالیاں تو بن جائیں گی؟ سڑکیں تو بن جائیں گی؟ مگر:

اے سنیت کا درد رکھنے والو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری آنے والی نسل وہابی دیوبندی بن

جائے، جب پاکستان بنا تھا اس وقت اگر کسی کو وہابی بول دیا جاتا تھا تو وہ یہ سمجھتا تھا کہ مجھے گالی دی گئی ہے، ایسا ہی نا ہمارے ہاں وہابی بولنے کو گالی سمجھا جاتا تھا مگر اب یہ وہابیوں نے گلی گلی کوچے کوچے جا کر جلسے کر کے اپنی شناخت بنالی ہے ایک الگ فرقے کے طور پر

سنو سنیو! یہ قانون ہے یہ Rule ہے D,C کے NOC دینے Permission دینے کے قواعد وضوابط میں یہ ضابطہ ہے کہ یہاں جو ہم جلسہ کر رہے ہین کہ اس کے اطراف آبادی کون سی ہے اگر سنیوں کی ہے تو ٹھیک Permission ملے گی اگر سنی یہاں پر آباد نہیں ہیں تو ہمیں اجازت نہیں ملنی چاہیے، یعنی D,C کسی بھی مسلک کے جلسے کی Permission دینے سے پہلے اس بات کا جائزہ لے گا کہ جہاں یہ جلسہ ہو رہا ہے اس علاقہ میں کس مسلک کے ماننے والوں کی اکثریت ہے اگر اجازت مانگنے والوں کی اکثریت ہے تو D,C پرمیشن دے گا، لیکن اگر وہاں کوئی اور قوم آباد ہے کسی اور مسلک کے ماننے والے آباد ہیں تو D,C اس جلسے کی پرمیشن نہیں دے سکتا۔

انتظامیہ میں جو سنی ہے وہ توجہ فرمائیں، تم سنی ہو کر بھی مسلک کا ساتھ نہیں دیتے تمہارے اس تھانے میں المدد یا رسول اللہ ﷺ کہنے پر جس نے چھتر مارے ہیں تم خود تحقیق کر لو وہ کون ہے؟ اور کس کے اشارے پر ایسا کیا گیا ہے؟ ایسا ایک کونسلر کے کہنے پر کیا گیا ہے جو وہابی دیوبندی ہے اور وہ S,H,O کالا ہے کالا، او کالے! تم سن لو ہم تمہیں اپنا بھائی نہیں سمجھتے اس لئے کہ ہم صرف سنیوں ہی کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ اگر اس چھتر مارنے پر انتظامیہ نے اس پر تحقیق کی تو ٹھیک، اس پر کوئی کاروائی کی تو ٹھیک ورنہ سنی خود کاروائی کر لیں گے۔ انتظامیہ اس بات کو نوٹ کرے، اس S,H,O اور کونسلر کے ساتھ کاروائی کرو، قانونی ضابطوں کے تحت جو اصول بنتا ہے اس کے تحت اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ہم خود یہ کارروائی کریں گے تم سے جو ہو سکتا ہے وہ تم کر لینا۔ سنیو! ہم تمہیں یہ دعوت دینے آئے ہیں اے سنیت کا درد رکھنے والو! تمہاری آبادیوں، تمہاری بستیوں، تمہاری مسجدوں میں اگر تمہارے خلاف کوئی بولتا ہے، یہ RULE ہے یہ حق ہے، یہ قانون ہے اس کو روک دو۔ اگر قانونی طریقے سے رکتا ہے تو واہ نہ رکے تو اپنی طاقت کے بل بوتے پر اسے روک دو جو

تمہارے ساتھ ہوگا،ہم تمہارے دکھ میں تمہارے زخموں میں، تمہارے ظلم سہنے میں، تمہارے برابر شریک ہوں گے، تم جو ہمیں پکارو گے تو ہم تمہارے ساتھ ہوں گے

محکمہ بیت المال کا معاملہ

آپ بتاؤ! پاکستان میں کس کی اکثریت ہے پنجاب میں کس کی اکثریت ہے سنا ہے حکومت نے ایک محکمہ بنایا ہے، بیت المال غریبوں کو امداد تقسیم کرنے کیلئے، غریبوں کو رقم تقسیم کرنے کیلئے، ہم سمجھتے تھے کہ جو سب سے زیادہ ہوگا یہ دنیا کا نظام ہے، یہ پوری دنیا کا اصول ہے جمہوریت کا یہ طریقہ ہے جو سب سے زیادہ ہیں انھیں زیادہ وقت دیا جاتا ہے انھیں محکموں میں سیٹیں دی جاتی ہیں۔ بیت المال کا محکمہ بنایا تو اس کا سربراہ اہل حدیث وہابی کو بنایا گیا، پتہ ہے نہیں پتہ! سنیو! تمہیں کچھ بھی خبر نہیں ہے تم تقریریں سن کر چلے جاتے ہو تم صرف باتیں سن کر واہ واہ کر کے چلے جاتے ہو اور سو جاتے ہو اور صبح اپنے کام دھندے میں لگ جاتے ہو۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہیں تقریر سنانے نہیں آئے واہ واہ کروانے نہیں آئے نعرے لگوانے نہیں آئے بلکہ تم اس بات کا عہد کرنے کے لئے آئیں ہیں کہ جب تمہارا مسلک تمہیں پکارے گا، تو تم قربانی دینے کے لئے تیار ہو گے، ہم تو یہ ذہن بنانے آئے ہیں صرف بیت المال کا مسئلہ نہیں ہے، زکوۃ کا محکمہ تو بہت پہلے قائم ہوا تھا۔ اس زکوۃ کے محکمے میں جتنے سربراہ جتنے افسران ہیں وہ زیادہ تر وہابیہ دیوبندی ہیں سب محکموں میں یہ لوگ چھائے ہوئے ہیں۔

ابھی صوبہ پنجاب کی حکومت نے ایک اعلان کیا ہے کہ ہم محکمہ اوقاف کی مساجد اور مزارات کو ان کے حوالے کر رہے ہیں جو ان کے وارث ہیں یاد رہے یہ بھی ایک چال ہے میں داتا دربار گیا وہاں حاضری ہوئی تو میں نے کل ہی وہاں ایک نئی بات دیکھی۔ اب کچھ پولیس والے مزار کے اطراف میں کھڑے کر دیے گئے ہیں جو وہی منظر پیش کرتے ہیں جو حاجی حضرات آکر بتاتے ہیں جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اطراف میں پہرے دار کھڑے ہوتے ہیں

کہ کوئی ہاتھ لگائے تو اس کا ہاتھ ہٹادے کوئی چوم رہا ہو اسے دھکا ماردیں۔

سنیوں تم بے ہوش ہو

سنیو تم بے ہوش ہو تمہیں کچھ خبر نہیں ہے تمہاری آمدنی کا ذریعہ پہلے بند کردیا گیا غور کرو! مزارات پر نذرانے تم ڈالتے ہو لیکن اسے خرچ دیوبندیوں پر کیا جاتا ہے تمہارے خلاف تمہارے ہی پیسے سے کتابیں چھاپی جاتی ہیں کیوں کہ ان محکموں میں دیوبندی قابض ہیں، اب مزارات پر بھی سعودی طرز پر اہلکار کھڑے ہونا شروع ہو گئے ہیں، عنقریب جب تم ان پر دعا مانگو گے تو تمہارے چہرے کو پھیر دیا جائے گا۔

کیا تمہیں معلوم ہے کہ سعودی عرب پر پہلے کس کی حکومت تھی؟ وہاں کے حکمران کون تھے؟ مزارات کے ماننے والے کون لوگ تھے؟ سب مین اور آپ تھے لیکن آج وہاں یا رسول اللہ ﷺ کہنا جرم ہے، وہاں نعت خوانی کرنا جرم ہے مزارات پہ جانا جرم ہے۔ بلکہ مزارات کو مسمار کردیا گیا، یہی سب کچھ کرنے کا کام تھا تمہارے ہاں بھی شروع ہو گیا ہے

جناب والا! ہم آپ کو یہی بات سمجھانے آئے ہیں کہ یہ تمام ظلم وستم زیادتیاں انتظامیہ کی نااہلی مساجد پر قبضہ، سرکاری مذہبی محکموں میں دیوبندیوں کی بھرتی ان تمام مظالم کے خلاف کوئی اور قوم آسمان سے نہیں اترے گی۔ بلکہ ان تمام مظالم اور زیادتیوں کے ازالے کے لئے ہمیں اور تمہیں مل کر کام کرنا ہوگا۔ اور اس راہ میں جو تکالیف آئیں گی، انھیں برداشت کرنا ہوگا یہ جو پچاس سال کے دکھڑے ہیں ہم پر ہونے والے مظالم ہیں یہ ایک دن میں حل نہیں ہوں گے۔ اس کے لئے ہمیں اور تمہیں مسلسل کوشش کرنا ہوگی۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ......

اے سنیت کا درد رکھنے والو! تم کسی پروپیگنڈے کا شکار تو نہیں ہو جاؤ گے۔ ہم اس ملک میں اکثریت سے ہیں لیکن ہائے افسوس، ہائے حسرت ہم اکثریت میں ہونے کے باوجود سب سے زیادہ مظلوم ہیں

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اس مظلومیت کو دور کردو۔ اپنے گھروں سے نکلو اور اپنے

گھروں سے نکل کر اپنے نظریئے اور اپنے عقیدے کا تحفظ کرو۔ سنی تحریک کا یہ ہی پیغام ہے۔ تم جس جگہ بھی مسلک کا کام کرو چاہے تم چھوٹے ہو یا بڑے ہم تو ہر سنی کو اپنے سر کا تاج سمجھتے ہیں، اور یہی ہماری دعا ہے کہ:

اے مالک و مولا ہم نے جو یہ سنیت کا پیغام، اور سنیت کا درد اور سنیت کے ساتھ ہونے والی زیادتیاں ان کو سنائی ہیں ان سنیوں کو اور ہم سب کو ان کو سمجھنے کی توفیق نصیب فرما اور:

اے مالک و مولا ہمیں سنیت کا کام صحیح طریقے سے کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے مالک و مولا ہمارے ان کلمات کو ہمارے اس کام کاج کو اپنی بارگاہ قبول و مقبول فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔ و ما علینا الا البلاغ المبین۔

میرے قائد نے سچ فرمایا

قارئین کرام! میرے عظیم قائد نے سچ فرمایا یہ تمام ظلم و ستم، زیادتیاں، انتظامیہ کی نا اہلی، مساجد پر قبضہ، سرکاری مذہبی محکموں میں دیوبندیوں کی بھرتی، ان تمام مظالم کے خلاف کوئی اور قوم آسمان سے نہیں اترے گی۔ بلکہ ان مظالم کے خلاف ہمیں کچھ کرنا ہوگا۔ اگر آپ میدان میں آؤ گے تو یہ حکومتی کارندے اور بد مذہب دہشت گرد سب اپنی اوقات جان لیں گے۔ اگر ایک سلیم قادری کی کاوش سے پنجاب حکومت مزارات اہل سنت کے سپرد کرنے کا سوچ سکتی ہے تو وفاقی حکومت کیوں نہیں؟

مجھے یقین ہے اگر میرے قائد کو تھوڑا موقع اور ملتا تو پنجاب حکومت کو اپنے کیے وعدے پر عمل درآمد کے لئے بھی رضامند کر لیتے۔ اے سنیوں تم شیر ہو اپنی طاقت کو پہچانوں تمہیں حکومت اور بد مذہبوں نے گیدڑ بنا دیا ہے سلیم قادری کے نقش قدم پر چلو پھر دیکھنا یہ مسائل کیسے حل ہوتے ہیں۔

اتحاد اہل سنت اور میرے قائد کی سوچ

اہل سنت کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے یہ وہ جملہ ہے جسے آج کل ہر سنی کی زبان

سے سن رہے ہیں اور یہ جملہ ایک عرصہ سے بولا جارہا ہے لیکن اب 2013ء کے الیکشن میں تمام سنی تنظیمات کی بدترین شکست کے بعد یہ مطالبہ زور پکڑ گیا ہے۔ جہاں مذہبی سوچ رکھنے والے چار لوگ مل بیٹھتے ہیں ایک ہی بات کرتے ہیں "جب تک سنی متحد نہ ہوئے ہمارا کچھ نہیں بنے گا، حکومتی لوگ سنیوں کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتے رہیں گے۔" یہی میرے قائد کے دل کی آرزو تھی آپ اپنے بیان میں سنیوں کو ایک پلیٹ فارم ہونے کا درس دیتے تھے۔ ایک دفعہ عظمت صحابہ کانفرنس میں آپ نے فرمایا...... اے سنیت کا درد رکھنے والو! ایک پلیٹ فارم پہ جمع ہو جاؤ ایک کال پر لبیک کہنے کی عادت بنالو اگر تمہارا ذہن بن گیا تو یقین مانو تمہاری مساجد پر قبضہ نہ ہوگا۔ تمہاری مسجد پر کوئی بدمذہب حملہ کرنے کا سوچ بھی نہ سکے گا۔ تمہارے مسلک کے خلاف بولا نہیں جائے گا اخبارات میں تمہارے خلاف لکھا نہیں جائے گا،، اسکولوں کالجوں میں تمہارے خلاف مواد نہیں پڑھایا جائے گا۔ اور ہمیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی توفیق دے امین۔

اگر سنی متحد ہو جائیں

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہاری توجہ اس طرف دلانا چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی الہ دین کا چراغ نہیں ہاں! ہمارے پاس سنیت کا درد رکھنے والا دل موجود ہے لیکن ہمارے پاس کوئی ایسی مشین نہیں جس سے ہم سنیت کا انقلاب برپا کرسکیں ہم تو سنیت کا درد رکھنے والوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ:

اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا کوئی مقام ہو تمہاری سنوائی ہو تم یہ چاہتے ہو اس ملک کے اندر تمہارا کوئی مقام ہو تو تمہیں اتحاد کا اظہار کرنا ہوگا تمہیں اپنی طاقت کا لوہا خود اپنے بازوؤں سے منوانا ہوگا۔

ہاں ہاں! اگر تم یہ چاہتے ہو کہ گستاخ رسول ﷺ کو اس ملک میں دفن کر دیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اس ملک میں جو تمہارے، مسلک کے خلاف بولے جو سرکار ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرے ان کو دفن کر دیا جائے۔ تو اس کے لئے تمہیں اتحاد کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اے

سنیت کا درد رکھنے والو! اگر تم اسی طرح اپنے اتحاد کا اپنے اتفاق کا اظہار کرتے رہے تو یقین مانو تمہاری بستیوں میں تمہاری آبادیوں میں تمہارے خلاف کوئی نہیں بول سکتا کوئی تمہاری مسجدوں پر قبضہ نہیں کرسکتا کوئی بھی تمہارے خلاف کام نہیں کرسکتا

اس بیان میں قائد سنی تحریک نے مزید کیا کہا آیئے ملاحظہ کرتے ہیں۔

المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

معزز علمائے اہلسنت اور میرے درد رکھنے والے سنی بھائیو! آج ملیر سعود آباد میں یہ جلسہ جس کا عنوان ہے،، المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس،، ہورہا ہے جلسے کا انداز اس کا رنگ ڈھنگ کارکنوں کا جوش ولولہ یقیناً یہ سنی تحریک ملیر کے کارنوں کی محنت کا نتیجہ ہے کہ اتنی رات گئے دور دراز سے آئے ہوئے کارکنان اتنے جذبے کے ساتھ اس کانفرنس میں تشریف فرما ہیں یقیناً یہی جذبہ رہا یہی محبت، اور یہی ولولہ اگر ہمارے دلوں میں ہمارے ذہنوں میں تو وہ وقت دور نہیں کہ جب ہم اپنے مقصد میں یعنی جس سنی مقاصد کے حاصل کرنے کیلئے سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے ہم چپہ چپہ قریہ قریہ جا کر سنیوں کو دعوت دے رہے ہیں کہ اپنے حقوق اپنے نظریے کا تحفظ اور اپنے مسلک کی ترویج واشاعت کا درد اپنے مسلک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کر کے اس مسلک کے تشخص کو اجاگر کررہے ہیں۔ ہم جو مسلک اہل سنت کے لیئے کام کررہے ہیں، اگر یہی جذبہ رہا تو یقیناً ہم اپنے مقاصد میں بہت جلد کامیاب ہوجائیں گے، یہ الگ بات ہے کہ ہم جو یہ پیغام پہچانے کا کام کررہے ہیں وہ اخباری بیانات کے ذریعے یا کوئی غل غپاڑہ وقتل وغارت گری کر کے کررہے ہیں ایسا نہیں ہے بلکہ:

ہم نے اس مسلک کے تحفظ کے لیے جو پیغام دیا ہے تو بلا معاوضہ اس کام میں ہمارے سینکڑوں کارکنان قید وبند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے ہیں ہمارے کارکنان میں سنیت کے لیے قربانی کا جذبہ اس قدر ہے کہ آج تک ہمارے دو کارکنان اس راہ میں شہید ہوچکے ہیں۔

ہم فرقہ واریت یا افراتفری یا کسی کے خلاف بات نہیں کرتے اگر کوئی یہ ثابت کردے کہ ہم جناب والا! غیر ضروری باتوں کے ذریعے دوسروں کو مشتعل کرتے ہیں، یا غصہ دلاتے ہیں یا ہم کسی پر طعن و تشنیع کرتے ہیں، تو ہم سنی تحریک کا کام پورے ملک میں بند کر دیں گے۔ جناب والا! ہمارا مواد سر عام اخباروں میں تقسیم کیا جاتا ہے ہمارا لٹریچر، ہماری کیسٹ، دیکھ لو ہم کسی پر طعن و تشنیع نہیں کرتے، بلکہ

ہم تو ان سنیت کا درد رکھنے والوں کو جو سمجھتے تھے اور سوچتے تھے کہ مسلک کا کام ہونا چاہیے اپنے حقوق حاصل کرنے چاہیے، جمع کرنے کا کام کر رہے ہیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ، ہاں ہاں! حضور اقدس ﷺ کی شان میں جو گستاخیوں کے بل پاس ہوتے ہیں تو اس کے سد باب کے لئے ہمیں متحد ہونا پڑے گا۔ ہاں فرقہ وارانہ فسادات کروانے والی تنظیموں پر اگر پابندی لگائی تو اس ملک میں جو اکثریت میں ہیں اس صوبے، اس شہر میں جو کثرت سے ہیں یعنی اہل سنت و جماعت انھیں آپس میں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا پڑے گا، ہاں! ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی زندگی اپنے نظریئے کے مطابق گذارنے دی جائے۔ یقیناً اس میں کوئی بھی افراتفری کی بات نہیں ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی عبادت گاہوں میں اپنے عقائد کے مطابق عبادت کرنے دی جائے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ دوسروں کی عبادت گاہوں پر قبضہ کرلیا جائے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ دوسرے مسلک دوسرے مکاتب فکر کے ماننے والوں کو ختم کر دیا جائے، اس ملک سے نکال دیا جائے، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی ہمارے نظریئے اور ہمارے عقیدے کے مطابق گذرے اور کوئی اس میں رکاوٹ نہ ڈالے۔

ہماری تقریروں پر لوگوں کا اعتراض

لوگ کہتے ہیں کہ ہماری تقریریں فرقہ وارانہ ہیں تو کیا ہم ان لوگوں کا ذکر کرنا چھوڑ دیں جو جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کو شرک و بدعت کہتے ہیں۔ اور دیوبند مدرسے کے جشن منانے کو عین اسلام ثابت کریں وہ لوگ جو سرکار ﷺ کی تعظیم کو شرک کہیں اور خود

مدرسہ دیو بند کے صد سالہ جشن میں سارے دیو بندی مولوی کافرہ مشرکہ اندرہ گاندھی کی تعظیم میں کھڑے ہو جائیں یہ بات اس وقت کے تمام اخبارات میں چھپی تم خود پڑھ لو۔ ان بدبختوں سے پوچھو کہ اگر تم اندرہ گاندھی کی تعظیم میں کھڑے ہو جاؤ تو یہ عین اسلام ٹھہرے۔ اور اگر ہم سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و ادب میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام تو یہ شرک ٹھہرے۔ ہم ایسے برے مذہب پر لعنت بھیجتے ہیں۔ جس میں جناب والا! سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم شرک ٹھہرے، ہم تو جناب والا! کسی پر بغیر ثبوت کے الزام نہیں لگاتے۔ ہم اس ملک میں افراتفری پھیلانے کے لئے کافر کافر کا نعرہ نہیں لگاتے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی زندگی اپنے نظریئے کے مطابق گذارنے دی جائے۔

لوگ کہتے ہیں یہ کس قسم کی باتیں کرتے ہیں ایسی باتیں تو کسی بھی دوسرے فرقے کے لوگ نہیں کرتے اس لیے ان لوگوں سے ہم کہتے ہیں کہ یہ زخم ہم نے کھایا ہے یہ نقصان اہلسنت کو ہوا ہے اس ملک میں دیو بندی کو یہ نقصان نہیں ہوا وہابیوں کو نہیں ہوا شیعوں کو نہیں ہاں ہاں قادیانیوں کو یہ نہیں ہوا اگر اس ملک میں کی عبادت گاہوں پر قبضہ ہوا ہے تو ہو اہلسنت کی عبادت گاہیں ہیں اور ان پر قبضہ کرنے والے دیو بندی ہیں۔

انتظامیہ کہتی ہے کہ جناب آپ کیسی باتیں کرتے ہیں مسجد تو اللہ کا گھر ہے جس کا دل چاہے نماز پڑھائے۔ نہیں نہیں! اے انتظامیہ کے لوگو! کان کھول کے سن لو یہ پاکستان کا قانون ہے کہ جو بھی عبادتگاہ بنائے گا وہ اس کی پراپرٹی ہے وہ اسی کی جائیداد ہے ملک ہے اس پر کوئی قبضہ نہیں کر سکتا اگر ہم ان قبضہ کی مساجد کو واپس لینے کا کام کر رہے ہیں تو یہ افراتفری نہیں۔

اخبارات میں سنیوں کے خلاف لکھا جاتا ہے علماء حضرات توجہ فرمائیں جنگ اخبار میں جمعہ کے دن اسلامی صفحہ پر ایک مضمون چھپا تھا "خاتم الانبیاء" کے نام سے اس میں مضمون نگار نے اس بدعقیدہ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ بارہ ربیع الاول کے دن جو خوشیاں منائی جاتی ہیں جو جشن منایا جاتا ہے یہ پیدائش کا دن نہیں بلکہ وفات کا دن ہے۔

ہم نے جنگ اخبار کے چلانے والوں کی اس جانب توجہ دلائی اور کہا کہ اس مضمون کا

بقیہ حصہ جو اگلے جمعہ کو شائع ہونا ہے ہم تمہیں سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے یہ بات کہتے ہیں کہ اس مضمون کی باقی قسط شائع نہ کی جائے۔ یہ ہمارا قانونی حق ہے، اے جنگ اخبار والو! تم ہمارے بائیکاٹ کا اندازہ لگالیا ہوگا کہ ہم کس قدر طاقتور ہیں اور کتنی تعداد میں ہیں۔

یہ الگ بات ہے کہ پہلے سنی اکثریت میں ہونے کے باوجود متحد نہ تھے لیکن اب سنی تحریک کے قیام کے بعد ہم انہیں سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر جمع کر کے ایک لڑی میں پرو رہے ہیں پاکستان کے آئین میں اس دن کی چھٹی ''میلاد النبی ﷺ کے نام سے ہے۔ نہ کہ وفات النبی ﷺ کے نام سے۔ ہمارے اس توجہ دلانے پر جنگ اخبار نے آج تک اس مضمون کا بقیہ حصہ شائع نہیں کیا یہ الگ بات کہ اب بھی کچھ اخبار ہمارے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہاری توجہ اس طرف دلانا چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی الہ دین کا چراغ نہیں ہاں! ہمارے پاس سنیت کا درد رکھنے والا دل موجود ہے لیکن ہمارے پاس کوئی ایسی مشین نہیں جس سے ہم سنیت کا انقلاب برپا کر سکیں ہم تو سنیت کا درد رکھنے والوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ:

اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا کوئی مقام ہو تمہاری سنوائی ہو تم یہ چاہتے ہو اس ملک کے اندر تمہارا کوئی مقام ہو تو تمہیں اتحاد کا اظہار کرنا ہوگا تمہیں اپنی طاقت کا لوہا خود اپنے بازوؤں سے منوانا ہوگا۔

ہاں ہاں! اگر تم یہ چاہتے ہو کہ گستاخ رسول ﷺ کو اس ملک میں دفن کر دیں تو یہ غیر قانونی نہیں بلکہ:

یہ پاکستان کا قانون ہے کہ سرکار ﷺ کی شان میں گستاخی کرنیوالے کی سزا موت ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ فرقہ واریت ہے۔ یہ لڑائی جھگڑے کی بات ہے، ہونا تو یوں چاہیے تھا کہ:

جن کتابوں میں گستاخانہ عبارتیں موجود تھیں۔ ان کا چھاپنا بیچنا بھی ممنوع قرار دیا جائے۔ لیکن آئین میں یوں تحریر ہے کہ آج کے بعد جو بھی سرکار ﷺ کی شان میں گستاخی

کرے گا اس کی سزا موت ہے۔ یعنی جن کتابوں میں پہلے سے ایسی گستاخانہ عبارتیں موجود تھیں ان پر حکومت نے کچھ نہ کیا۔ ہم تو یہ بات کرتے ہیں کہ اے سنیت کا درد رکھنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ اس ملک میں جو تمہارے، مسلک کے خلاف بولے جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرے ان کو دفن کر دیا جائے۔ تو اس کے لئے تمہیں اتحاد کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ سنی تحریک ڈیڑھ سال سے اس اتحاد کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اس اظہار کو روکنے کیلئے ہم پر ظلم کئے گئے۔ لیکن ہم نے یہ سب مظالم برداشت کئے۔

رحیم یار خان میں حافظ قرآن ریاض احمد شہید ہوئے آپ کو سن کر حیرت ہو گی کہ انتظامیہ کی شیلنگ سے ان کے سر اوپر کا حصہ مکمل اڑ گیا۔ یہ محض اس لئے کہ سپاہ شیطان نامی تنظیم یہ چاہتی تھی کہ وہاں سنی تحریک کا جلسہ نہ ہو۔ لیکن حافظ ریاض احمد اس راہ میں رکاوٹ تھے۔ ہم یہ باتیں رسمی طور پر نہیں کرتے بلکہ ہم نے پنجاب میں یہ بات ثابت کر دی ہے کہ:

اگر سنی متحد ہو جائیں سنی ایک ہو جائیں تو یہ دوسری تمام قوتیں جناب والا! یہ دوسری تمام طاقتیں، جو بظاہر طاقت ور نظر آتی ہیں، تمہارے جمع ہونے سے ہی ان کی طاقت ختم ہو جائے گی۔ یہ تمہارے سامنے کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتے، اے سنیت کا درد رکھنے والو! تم سب سے زیادہ ہو لیکن تم اس ملک میں مظلوم ہو یہ باتیں ہم صرف اس لئے نہیں کرتے کہ کسی کو بے وقوف بنانا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ کسی اور موضوع پر بولیے اور بات کیجئے، ہم کہتے ہیں کہ علماء تقاریر کرتے ہیں یہ ان کے کرنے کے کام ہیں مگر ہم وہ کام کرتے ہیں جو ہم سے پہلے پاکستان بننے کے بعد کسی نے نہ کیا ہم نے اپنے مسلک کے لئے سروں پر کفن باندھ کر سینے پر گولیاں کھانے کا کام شروع کیا ہے۔ جو بہت کم لوگوں نے کیا ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! تم سب سے زیادہ سادے ہو، تم بھولے ہو، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "سنی بھولی بھالی بھیڑیں ہیں" سنیوں کو جو بھی چاہتا ہے چرا لے جاتا ہے۔ آپ یقین مانیے یہ سنی ہے جس کو سب کاٹ کاٹ کر لے جا رہے ہیں یہ سنی ہے جو سب کی بات سنتا ہے۔

سب کی مت سنا کرو

اے سنیت کا درد رکھنے والو! سب کی مت سنا کرو صرف اپنوں کی سنا کرو اپنے کیا کہتے ہیں اپنوں کا دکھڑا کیا ہے۔ اپنوں پر کیا زیادتیاں ہوئیں ہیں وہ سنا کرو۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شیعوں کے ایجنٹ ہیں۔ جبکہ ہم علی الاعلان کہتے ہیں ہم تو کسی کو اپنا بھائی نہیں سمجھتے ہم تو کسی کو اپنا نہیں سمجھتے سوائے سنیوں کے، علماء اہل سنت کے، ہم کسی کو اپنا بھائی نہیں سمجھتے ہم تو سنیوں کو اپنے سر کا تاج سمجھتے ہیں۔ میں یہ بات سمجھانا چاہتا ہوں کہ اے سادہ لوح سنیوں! تم کسی کے فریب میں نہ آؤ سب کے جال میں نہ آؤ۔ بلکہ اس بات کو سمجھو کہ ہم سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے یہ رونا کیوں روتے ہیں؟ ہم اپنے حقوق چاہتے ہیں۔ ہر مسئلے میں ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے

پورے ملک کے اسکولوں میں کالجوں میں عربی اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ کی اکثریت وہابی دیوبندی ہے۔ ہم اس ملک کی اکثریت ہیں، اسکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والوں کی اکثریت سنی ہے۔ جناب والا! ہماری نسل اسکولوں کالجوں میں پڑھتی ہے۔ ہم تو یہ رونا روتے ہیں کہ ان کو پڑھانے والے اساتذہ بھی سنی ہوں۔ تا کہ بدعقیدہ ٹیچر ان کے ذہن خراب نہ کر سکیں۔

ہم انتظامیہ سے کہتے ہیں خدارا ہمارے مسلک پر توجہ دو، ورنہ ہم سیلاب بنانے کا کام کر رہے ہیں۔ وہ والا سیلاب نہیں جو منگلا ڈیم کو توڑ کر لایا گیا ہم تو اس عوامی سیلاب کا ذکر کر رہے ہیں، جس کا مظاہرہ اکثر آپ ہم سے کرواتے رہتے ہیں اور ہم کرتے رہتے ہیں اور یہ سیلاب بنانے کا کام ہم چند شہروں میں نہیں بلکہ پورے ملک میں کر رہے ہیں

یہ الگ بات ہے کہ رحیم یار خان میں دیوبندیوں نے قبضہ کیا ہوا تھا ایک عرصہ سے سنی تحریک کے قیام کے بعد عیدگاہ سنیوں کے ہاتھ آئی اس طرح کی خبریں آپ اخبارات میں پڑھتے رہتے ہوں گے ان خبروں سے وہابیوں کو دیوبندیوں کو بڑی جلن ہوتی ہے

ہم ایک جلسے میں حیدر آباد گئے تو انہوں نے کراچی کے تمام اخبارات کی کٹنگ

D.C کے سامنے رکھ دی اور کہا کہ انہوں نے کراچی کا امن وامان برباد کردیا ہے حیدرآباد میں انکا جلسہ مت ہونے دو لیکن الحمدللہ وہ جلسہ ہوا دراصل یہ ہم سے بدلہ لینا چاہتے تھے۔ سپاہ شیطان نامی تنظیم نے شہر کراچی کے علاقہ لیاقت آباد میں جلسہ کرنا چاہا تو ہم نے سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے انتظامیہ کو کہا کہ یہ جلسہ مت ہونے دینا ورنہ حالات کی ذمہ داری مقامی انتظامیہ پر ہوگی انتظامیہ نے تعاون کیا اور اس جلسہ کو ملتوی کردیا۔

اتحاد کے فائدے

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اگر تم اسی طرح اپنے اتحاد کا اپنے اتفاق کا اظہار کرتے رہے تو یقین مانو تمہاری بستیوں میں تمہاری آبادیوں میں تمہارے خلاف کوئی نہیں بول سکتا کوئی تمہاری مسجدوں پر قبضہ نہیں کرسکتا کوئی بھی تمہارے خلاف کام نہیں کرسکتا۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! یہ بھی شعور پیدا کرو کہ کون تمہارا اپنا ہے اور کون تمہارے خلاف بولتا ہے کون تمہارے خلاف لکھتا ہے۔ بالکل بھی سادہ مت بنو اس طرح نہ رہو کہ تمہیں کچھ پتا ہی نہ ہو ہوش کے ناخن لو! اگر اب بھی تم نہ جاگے تو جان لو کہ سارا معاملہ ختم ہو جائے گا۔

سعودی عرب کی جانب سے حکومت پاکستان کو مسجدیں بنانے کے لئے رقم دی گئی جو تقریباً 50 مسجدیں ہیں اے سنیوں! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تمہارے لئے بنائی جائیں گی ان میں تمہارے امام ہوں گے؟ نہیں نہیں! اے سنیوں! یہ مسجدیں ان جگہوں پر بنائی جائیں گی جہاں پر اب بھی سنیوں کی کثرت ہے یا ان گاؤں یا دیہاتوں میں بنائی جائیں گی جہاں سادہ لوح سنی بستے ہیں۔ ان کے ذہن خراب کرنے کیلئے بنائی جائیں گی بلکہ ایسے دیہاتوں میں ان کے مدرسے اور مساجد تعمیر ہو رہی ہیں یہ سب سے بڑا طوفان ہے ان کو روکنا بھی ہمارا قانونی حق ہے۔ یہ رول کے خلاف ہے ہماری آبادی میں کوئی اور عبادت گاہ نہیں بنا سکتا لیکن یہاں بنائی جارہی ہیں۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! جب تمہیں پتہ چلے کہ فلاں گاؤں میں فلاں جگہ کوئی غیر ملکی مسجد بنا رہا ہے تو تم سنی تحریک کو اطلاع دو ان شاءاللہ سنی تحریک

ایسا نہیں ہونے دے گی۔ کیا انھیں روکنے میں ہمارا ساتھ دو گے؟

اے سنیت کا درد رکھنے والو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر مصیبتیں آئیں تمھیں تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑے تو تم سنی تحریک کا ساتھ تو نہ چھوڑ دو گے؟ یاد رکھو تنظیموں اور تحریکوں کے کام میں بڑی تکلیفیں آتی ہیں بڑے دکھ سہنے پڑتے ہیں۔

وہابی دیوبندی ہماری آبادیوں میں ''اولیاء اللہ کانفرنس کے نام سے لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لئے جلسہ کرتے ہیں لیکن یہ دراصل ان جلسوں میں اولیاء اللہ کا رد کرتے ہیں اور جب ہمارے کارکنان انھیں اس بات سے منع کرتے ہیں۔ کہ ہماری آبادی میں ہمارے نظریئے، ہمارے عقیدے کے خلاف مت بول تو یہ اخبار میں بیان دیتے ہیں کہ یہ افراتفری مچاتے ہیں۔ اور فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں۔

فرقہ وارانہ تنظیموں پر پابندی کا حکومتی اعلان

حکومت کہتی ہے کہ ہم فرقہ وارانہ تنظیموں پر پابندی لگائیں گے ہم کہتے ہیں کہ ہم تمہارے اس فیصلے کا خیر مقدم کریں گے تم فرقہ وارانہ تنظیموں پر پابندی لگاؤ ہم تمہارے ساتھ ہوں گے۔ مگر تم کن پر پابندی لگاؤ گے؟ ان پر جو سرکار ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں یا ان پر جو سرکار ﷺ کو اپنے جیسا مانتے ہیں۔ آپ کو حیرت ہوگی یہ وہابی اہل حدیث جو پاکستان میں اتنے ہیں اگر سنی واقعی صرف پیشاب ہی کر دیں تو یہ حقیقتاً اس میں بہہ جائیں۔ کہتے ہیں کہ یہ ایک فرقہ وارانہ تنظیم ہے۔ جس کا خود ان کے جید علماء بھی ساتھ نہیں دیتے، اب ان عقل کے اندھوں، دین کے اندھوں اور بہروں سے کہا جائے کہ آؤ اور دیکھو کہ ہمارے ساتھ اس سٹیج پر یہ ہمارے علماء ہیں جو سنی تحریک کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ پھر جناب والا! حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر کرم، ان کی مدد ہے ان کا سایہ ہے، یہی تو وجہ ہے کہ:

جب تمہارا مولوی احسان الٰہی ظہیر جو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بہت بڑا گستاخ تھا یہ جب لاہور میں مرا تو آپ اس کی ویڈیو دیکھ سکتے ہیں کہ اس ویڈیو میں اس

کے جو آخری الفاظ تھے وہ یہ تھے کہ آج میں گیارہویں والے کا آپریشن کروں گا، یہ تمام بات اخبارات میں بھی آئی یہ بم دھماکے میں بری موت مرا۔ احسان الٰہی ظہیر جو وہابی دیوبندیوں کا بڑا تھا ان کا سرپرست تھا وہابیوں کا سربراہ تھا دیکھ لو کیسی موت مرا۔

تم ہم پر پابندی کی بات کرتے ہو اور خود ہماری آبادیوں میں آکر گیارہویں کے خلاف بولتے ہو بارہویں کے خلاف بولتے ہو۔ یہ فرقہ واریت ہے، یہ فرقہ پرستی ہے۔ ہم تو اپنی آبادیوں کے اندر اپنے لوگوں سے اپنے عقیدے کی بات کرتے ہین۔ لاؤ RULS&REGULATION لاؤ قانون پھر لاؤ قانون کے وہ تمام ضابطے کہ اپنی آبادی مین اپنی مسجد میں اپنا نظریہ اپنے لوگوں کو بتانا فرقہ واریت ہے۔ تو ہم سنی تحریک کا کام بند کردیں گے۔

ہم تو تم سے کہتے ہیں کہ ہماری آبادی ہوتی ہے تم گنتی کے ایک ہوتے ہو دو ہوتے ہو، یا بہت جمع کرلو تو جناب والا! پونے آٹھ ہو جاتے ہو اس سے زیادہ نہیں ہوتے ہماری آبادی میں ہمارے عقیدے کے خلاف بولتے ہو اور جب ہم تم کو ایسا کرنے سے روکتے ہیں۔ تو تم نہین مانتے۔ گیارہویں کا رد کرتے ہو، بارہویں کا رد کرتے ہو، ارے رد تو تمہارا ہونے والا ہے۔ دفع تو تم ہونے والے ہو

سنی تحریک کی فعالی

جب سے سنی تحریک وجود میں آئی ہے سنیوں نے پورے سندھ میں پورے پنجاب میں بلکہ پورے ملک میں وہابی دیوبندیوں کے ظلم کے خلاف جب بھی ہمیں پکارا ہے، آپ یقین مانیے یہ مبالغہ آرائی نہیں ہے ہم نے ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہیں کی ہے۔ ہمارے ساتھی فوراً وہاں پہنچ جاتے ہیں اور وہاں کے سنیوں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور ہم اس کا ثبوت اس وقت تک دیتے رہیں گے جب تک ہمارے جسموں میں کون کا آخری قطرہ بھی موجود ہے۔ ہم کسی کے خلاف بات نہیں کرتے ہم کسی سیاسی جماعت کے خلاف بات کرنے نہیں آئے۔ ہم تو اپنے کارکنوں کو یہ دعوت دینے آئے ہیں کہ:

اے سنیت کا درد رکھنے والو! سنیت کے ناطے سنی تحریک مین آؤ سنی تحریک ہی تمہارے حقوق کی ضامن ہے۔ ہماری یہ پالیسی ہے کہ جو حق مانگنے سے نہیں ملتا اسے طاقت کے بل بوتے پر چھین لیا جائے۔ ہاں! اس چھننے کی پالیسی میں مہذب لوگ اور قانون صحیح طور پر نہ سمجھنے والے لوگ سمجھتے ہیں کہ جناب والا! یہ افراتفری یہ فرقہ واریت ہے۔ ایسا نہیں ہے۔

اسلحہ لائسنس کیوں بنتا ہے

آپ انتظامیہ سے پوچھئے کہ اسلحہ لائسنس کس لئے بنتا ہے۔ یقیناً اپنی جان اپنی آن اپنے مال اپنے گھر کی حفاظت کے لئے بنتا ہے میں یہ بات آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ لوگ اپنی جائیداد کی حفاظت کرتے ہیں، اپنے مال کی حفاظت کرتے ہیں۔

مگر ہم سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے جو دنیا کی سب سے قیمتی چیز ہے جو ہر مسلمان کو خود اس کی جان سے بھی عزیز ہے یعنی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے کی حفاظت کرتے ہیں اس جذبے کا دفاع کرتے ہیں اس کا اظہار اپنی طاقت دکھا کر کرتے ہیں اور یہ طاقت کا اظہار جب بھی ضرورت پڑے گی ہم کرتے رہیں گے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! جب بھی تمہارے مسلک پر آنچ آئے گی یا کوئی تمہارے عقیدے کے خلاف کام کرے گا اور اس کے سد باب کے لئے جب سنی تحریک تمہیں پکارے گی تو کیا سنی تحریک کا ساتھ دو گے؟ اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہمارے بے شمار مسائل ہیں اگر ایک مسئلے کا ذکر کریں تو دوسرا دکھڑا رہ جاتا ہے۔ کوئی ایک کام ہو تو بات بنے۔ ہر درد کا رہ رہ کر خیال آتا ہے۔ مسجدوں کا دکھڑا سنا چکے مگر اس کا حل نہیں ہوا۔ محکمہ اوقاف کی بات کی مگر اس کا بھی کوئی رد عمل نہ ہوا، محکمہ تعلیم کا مسئلہ ہے۔ ذرائع ابلاغ کا مسئلہ ہے، محکمہ بیت المال کا مسئلہ ہے۔

ہم یہ سمجھتے تھے کہ صرف سندھ کے بیت المال کا سربراہ دیوبندی ہے لیکن آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ پورے ملک کے بیت المال کا جو سربراہ ہے وہ اہل حدیث ہے۔ اب بتاؤ کن لوگوں میں بیت المال تقسیم کرے گا، اور کن کن لوگون کو نوازے گا۔

ہم اکثریت میں ہیں اگر ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ بیت المال کا اور زکوۃ کے محکمے کا سربراہ بھی اکثریت میں سے ہونا چاہیے۔ تو کیا اے سنیو! ان مطالبات کو منوانے کے لئے گھروں سے نکلو گے سڑکوں پر آؤ گے؟

دیوبندی مولوی کے سنی ہونے کی خوشخبری

سنو سنیوں! خوشخبری سنو! گوجرانوالہ میں دیوبندی مولوی سعید احمد قادری جس نے رضا خانی مذہب کتاب لکھ کر اہل سنت کا رد کیا تھا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فیض دیکھیے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ کے فیوض و برکات دیکھیے کہ اس پر فیوض و برکات کی ایک کرن ڈالی تو وہ دیوبندی مولوی سنی ہو گیا۔ اس کا توبہ نامہ ہمارے پاس ہے۔ گوجرانوالہ میں اشتہار شائع ہوئے اس نے ایک سنی عالم کے ہاتھ پر توبہ کر لی۔ اور لکھا کہ میں ان رضا خانی کتابوں سے توبہ کرتا ہوں۔

اے وہابیو! اے دیوبندیو! ہم تم کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ تم مولوی سعید احمد قادری کی طرح توبہ کر لو جس نے رضا خانی کتابیں لکھی تھیں آج وہ خود اہل سنت و جماعت خود رضا خانی ہو گیا ہے۔ جناب والا! رضا خانی کوئی مذہب نہیں یہ لوگ الزام دیتے ہیں

یہ سپاہ شیطان نامی تنظیم جو سپاہ صحابہ بنتے ہیں یہ نہیں کہتے ہیں کہ ارے اعلیٰ حضرت کا فتویٰ کہ شیعہ کافر ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ دیکھیے۔ اس کا کیا معنی نکلتا ہے تم اب اعلیٰ حضرت کہتے ہو کل تک تو تم انکو رضا خانی مذہب کا بانی کہتے تھے۔ تم ان کو برا بھلا کہتے تھے۔ بدعتی کہتے تھے۔ اگر تم پہلے غلط تھے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ صحیح تھے تو فتویٰ تم پر لوٹتا ہے کیونکہ:

یہ شرعی مسئلہ ہے آپ علماء سے پوچھیے جو کسی کو بدعتی کہے اور وہ بدعتی نہ ہو تو فتویٰ لوٹ کر آتا ہے۔ کسی کو حرامی کہے اور وہ حرامی نہ ہو، تو فتویٰ لوٹ کر آتا ہے۔ کسی کو کافر کہے اور وہ کافر نہ تو فتویٰ لوٹ کر آتا ہے تم یہ سب کچھ پہلے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہتے تھے۔ اب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا کہتے ہو۔ اور تمہارا پچھلا فتویٰ تم پر لوٹ کر آتا

ہے۔تم بدعتی ہو، تم حرامی ہو، تم کفر کرتے ہو، کیونکہ تم سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے ہو اور صحابہ کی محبت کا دم بھرتے ہو؟

ہمارے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فیض دیکھو کہ اپنے خلاف کتاب لکھنے والے کو ایسی توفیق فرمائی کہ وہ خود رضا خانی ہوگیا۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم یہ بات کہتے ہین کہ جناب والا! جو بات غلط ہے انھیں غلط کہیں جو صحیح ہیں انھیں صحیح کہیں، اس بات پر اگر کوئی اتحاد کرتا ہے تو اس کا ساتھ دیں۔

سنی تحریک کو اتحاد کی دعوت

لوگ کہتے ہیں کہ آیئے اتحاد کرتے ہیں ہمیں پیغامات آتے ہیں ابھی قادری مسجد کا مسئلہ تھا یقین مانیے وہابی دیوبندی اور شیعوں نے مل کر جلوس نکالا اور ہمیں بھی کہا آپ بھی ہمارا ساتھ دیں۔ ہمارے ساتھ آیئے ہم نے کہا ہم ایسے جلسوں میں نہیں جاتے۔ جہاں پر سب ہوں یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ کا فتویٰ علماء کو معلوم ہوگا۔ کہ ندوۃ العلماء کی تحریک پر جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا تھا۔ ارے یہ کوئی مذہب ہے، یہ کوئی دین ہے کہ جناب والا! سب ہمارے ساتھ آکر بیٹھ جائیں کوئی کسی کافر کو سٹیج پر بیٹھاتا ہے کبھی کسی قادیانی کو سٹیج پر بٹھایا جاتا ہے۔ جو کفر کرے انھیں کوئی سٹیج پر بٹھاتا ہے، نہیں نہیں!

ہمارا اتحاد اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ تم گستاخانہ عبارتوں اور پچھلی باتوں سے تائب ہو جاؤ توبہ کرلو۔ اور اہل سنت کے قائل ہو جاؤ تم ہمارے سر کے تاج ہو پھر ہم کچھ نہیں کہیں گے ہماری عبادت گاہیں ہمیں واپس دے دی جائیں پھر ہم کسی کو کچھ نہیں کہیں گے جناب والا! یہ ہمارے اتحاد کا قانون ہے۔ اصول ہے اس کے علاوہ ہمارا کوئی نظریہ نہیں بس ہم ہی اہل سنت ہیں۔ جو کچھ ہم ہیں ہمارے ہی عقائد سچے ہیں ہم انہی پر جینا اور مرنا چاہتے ہین۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ:

اے مالک ومولا ہمیں مسلک حق اہل سنت وجماعت پر ایسا جینا نصیب فرما کہ سینہ

تان کر مسلک کا کام کریں اور اس راستے میں جب موت آئے تو اے مالک ومولا سنی ہمارے مرنے کے بعد بھی ہمارے مرنے پر فخر کریں۔ یہ دعا ہے اے مالک ومولا ہماری اس دعا کو قبول فرمائے مالک ومولا ہم جو اس راہ میں نکلے ہیں اس راہ میں جو مصیبتیں آتی ہیں جو تکلیفیں آتی ہیں ان پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے مالک ومولا ہماری دعا ہے کہ یہ سنی جو مختلف حصوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ تو ایسا سبب پیدا کر دے کہ یہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں، اپنی طاقت کا لوہا اپنے اتحاد سے منوالیں اے مالک ومولا ہماری اس دعا کو اپنی بارگاہ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکت سے قبول ومنظور فرمالے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔ و ما علینا الا البلاغ المبین۔

اب بھی وقت ہے

اب بھی وقت ہے۔ اگر ہمارے قائدین غیرت کی گولی کھالیں میرے عظیم قائد کی سوچ کو عملی جامہ پہنا دیں اور اہل سنت کے بکھرے ہوئے شیرازے کو ایک لڑی میں پرو دیں تو وہ دن دور نہیں جب تمام سرکاری محکموں میں بدمذہبوں کے بجائے سنیوں کی بھرتیاں ہوں گی محکمہ اوقاف، بیت المال، زکوٰۃ کونسل، مذہبی امور جیسے اہم سرکاری محکمے اپنے لوگوں کے پاس ہوں گے سنیت کے اتحاد کی بدولت پارلیمنٹ میں ہمارے اکابرین بیٹھے ہوں گے۔ یہ سب ہوگا اسی صورت میں جب ہم اپنی اپنی دوکان بند کر کے اپنے اوپر سے قائد اہل سنت کا لیبل ہٹا کر ایک عام ورکر کی طرح کام کریں گے۔ کسی اہل قائد کو اپنا لیڈر مان کر اس کی پیروی کریں گے۔ اگر ایسا نہ کیا تو ہر دور میں اور میدان میں حکومتی ظلم ہمارا مقدر بنتا رہے گا۔

سلیم قادری کسی بدمذہب کے ساتھ اتحاد کی دعوت قبول کرلے یہ ہو ہی نہیں سکتا قارئین جیسا کہ آپ پچھلے بیان میں بھی پڑھ چکے ہیں جب قادری مسجد کے مسئلے دیوبندیوں، وہابیوں نے اور شیعہ نے مل کر جلوس نکالا تو میرے عظیم قائد کو بھی شرکت کی دعوت دی آپ نے فرمایا ہم ایسے جلوسوں میں نہیں جاتے جہاں سب ہوں یہ اعلیٰ حضرت کا

فتویٰ علماء کو یاد ہوگا۔ جناب والا! سب ہمارے ساتھ آ کر بیٹھ جائیں کوئی کسی کافر کو سٹیج پر بیٹھاتا ہے کبھی کسی قادیانی کو سٹیج پر بٹھایا جاتا ہے۔ جو کفر کرے انھیں کوئی سٹیج پر بٹھاتا ہے، میرے شیر دل قائد محمد سلیم قادری نے دیوبندیوں کو للکار کر کہا کہ

ہمارا اتحاد اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ تم گستاخانہ عبارتوں اور پچھلی باتوں سے تائب ہو جاؤ توبہ کرلو۔ اور اہل سنت کے قائل ہو جاؤ تم ہمارے سر کے تاج ہو پھر ہم کچھ نہیں کہیں گے۔ منہ توڑ جواب سن کر بھی نجدی مایوس نہیں ہوئے جب موقع ملا جرنیل اہل سنت کو اتحاد کی دعوت دیتے رہے جب قائد تحریک کے حکم پر کارکنان سنی تحریک سندھ کی نگران کابینہ میں قادیانی وزیر کی شمولیت پر نتیجہ خیز تحریک چلائی تو ایک بار پھر دیوبندیوں نے میرے قائد کی صلاحیتوں کو تسلیم کیا اور مل کر کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا جس کا جواب امیر شہداء اہل سنت محمد سلیم قادری نے 1996ء کو آرام باغ کراچی سنی کونشن کے نام سے جلسہ رکھ کر دیا۔

جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جناب والا! ہم نے قادیانیوں کے خلاف مہم چلائی کچھ سنی عالموں اور کچھ دیوبندی عالموں نے مرکز پر ہم سے رابطہ کیا کہ قادیانی وزیر کے خلاف کوئی مشترکہ کام کیا جائے

ہم نے ان علماء کو جواب دیا کہ ہم محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والے ہیں ان کا ایک قول ایک عالم نے سنایا تھا۔ ان کا وہ قول ہم نے ان سنی عالموں کو سنا دیا کہ ایک کفر کے خلاف تو کام کریں، ایک کفر کے خلاف جہاد تو کریں اور دوسرے کفر کو بغل میں رکھیں۔

اگر قادیانی کافر ہیں تو انھیں علماء اہل سنت نے ہی کافر قرار دیا ہے۔ تو جناب والا! دیوبند کے مولوی قاسم نانوتوی کی گستاخانہ عبارتوں کا، اشرف علی تھانوی کی کفریہ عبارتوں پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ اور دیوبندی ان مولویوں کے ماننے والے ہیں۔ ہم ایک کفر کے خلاف جہاد کریں اور دوسرے کفر کو بغل میں رکھیں۔ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔ اسی بیان میں قائد محترم نے مزید کیا فرمایا ملاحظہ کرتے ہیں۔

سنی کنونشن

حضرات علماء اہل سنت بالخصوص حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی صاحب، حضرت علامہ مولانا مفتی احمد میاں برکاتی صاحب اور جگر گوشہ غزالی دوراں حضرت علامہ مولانا ارشد سعید کاظمی صاحب، مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب، اور دیگر علماء اہل سنت یہ بھی ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ اس وقت ہمارے اسٹیج پر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے شہزادے بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔

سنی تحریک کے رفقاء، ہمارے مرکزی ذمے داروں ہمارے کارکنوں کی جانب سے ان علماء اہل سنت کا جو اپنی بے پناہ مصروفیات ترک کر کے جو کہ خالصتاً دینی ہیں ہم تو جوانوں کی حوصلہ افزائی فرمانے کے لئے ضعیف العمری ہونے کے باوجود بڑے دور دراز سے سفر کر کے آئے، شکریہ ادا کرتا ہوں اس امید پر کہ یہ آئندہ بھی ہماری حوصلہ افزائی فرماتے رہیں گے۔ اور ملکی سطح پر ہماری سرپرستی فرماتے رہیں گے۔

سنی تحریک کی عمر تقریباً چھ سال ہوئی ہے جب کوئی تنظیم بنتی ہے، جب کسی تنظیم کا قیام عمل میں آتا ہے تو اس تنظیم کے لوگ اس کے بانی اس کے کارکنان اپنے لوگوں میں جا کر اس کا پیغام پہنچاتے ہیں اور ان لوگوں کو اپنی تنظیم میں آنے کی دعوت دیتے ہیں اور اس کے پلیٹ فارم پر لوگوں کو جمع کرتے ہیں۔

ہم نے پیغام پہنچانے کا کام شروع کیا مانا کہ اس کو صرف چھ سال ہوئے ہیں یہ مجمع بہت بڑا ہوتا یہ کنونشن بہت بڑا ہوتا مگر یوں ہوتا کہ ہم اس چھ سالہ مدت میں لوگوں کو صرف اپنا پیغام پہنچانے کا کام کرتے لوگوں کو اپنا درد سناتے اور لوگ جمع ہو جاتے اور ہم ایک جگہ جلسہ کر لیتے۔ وہ وہاں پر پیغامات سنتے اور اپنے گھروں کو چلے جاتے اگر ہم ایسا کرتے تو یقیناً یہ مجمع بہت بڑا ہوتا مگر......

یاد رہے اس چھ سالہ مدت میں ہم نے شہر کراچی میں پورے ملک میں اس پیغام کو پہنچانے کا کام شروع کیا، تو صرف تقریریں نہیں کیں صرف لٹریچر شائع کر کے سنی تحریک کے

پیغام کو نہیں پہنچایا بلکہ......

اے علماء اہل سنت، اے ہمارے سروں کے تاج! ہم نے کراچی شہر سے جب یہ پیغام پہنچانے کا کام شروع کیا تو کراچی کے حالات ایسے نہ تھے کہ ہم سنی تحریک کا پیغام گلی گلی کوچہ کوچہ جا کر پہنچاتے۔ تو روشنیوں کا شہر جناب والا! اندھیروں میں چلا گیا تھا اس امن کے شہر میں گولیوں کی گھن گرج میں دن رات گذر جاتے تھے۔ مگر ہم نے ان حالات کے باوجود کراچی شہر میں سنی تحریک کی بنیا رکھی اور اپنے ان لوگوں کو جو درد رکھتے تھے ان اندھیروں میں ان گولیوں کی گھن گرج میں جا کر یہ پیغام دیا کہ......

اے سنیت کا درد رکھنے والو! تم اس ملک میں اکثریت میں ہو تم تعداد میں سب سے زیادہ ہو، تم اس ملک کے بنانے والوں کی اولاد ہو مگر تم زیادہ ہونے کے باوجود منتشر ہو، تمہاری مساجد پر قبضہ ہو رہا ہے، محکمہ اوقاف حکومت نے اس بناء پر بنایا ہے، کہ جھگڑے نہ ہوں مزارات کے جو وارث ہیں جو متولی ہیں انہی کے نظم وضبط کے مطابق ان کا نظام چلے مگر ایسا نہ ہو سکا۔ ہم لوگوں کو جمع کرنے کا کام کرتے رہے تو جناب والا! اس میں یہ صرف نہ ہوا کہ ہم صرف تقریریں کرتے ہیں بلکہ......

اس راہ میں ہمارے ہزاروں کارکنان قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے، ہمارے آٹھ کارکنان اس چھ سالہ مدت میں ڈاکے مارتے ہوئے نہیں دہشتگردی کرتے ہوئے نہیں، چوریاں کرتے ہوئے نہیں گاڑیاں جلاتے ہوئے نہیں بلکہ......

جناب والا! یارسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگاتے ہوئے سنی تحریک کا پرچم بلند کرتے ہوئے سنی تحریک کا پیغام پہنچاتے ہوئے اس راہ میں شہید ہو چکے ہیں ہمارا ایک کارکن سنی تحریک کا جھنڈا لگاتا ہے اورنگی ٹاؤن میں جھنڈا لگاتے ہوئے اس کا ہاتھ بجلی کے پول پر موجود کرنٹ کی تار پر لگ گیا اور وہ شہید ہو گیا۔

سنی تحریک کے کارکنان کا جذبہ

اے علماء اہل سنت! توجہ فرمائیں ہمارے کارکنان کے جذبہ پر کہ اسے نیچے کھڑے

دوسرے کارکنان نے کہا کہ اتنی اونچائی پر مت جاؤ اتنی بلندی پر مت جاؤ خطرہ ہے، تو اس نے جواب دیا کہ ''اگر میں اس راہ میں مر بھی جاؤں یا مارا جاؤں تو شہید کہلاؤں گا'' یہ ہمارے کارکنان کے حوصلے ہیں، یہ ہمارے کارکنان کے ذہن ہیں ابھی تو ہم صرف پیغام پہنچارہے ہیں، جلسہ کنونشن اجتماع لوگوں کو پیغام پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے۔

رحیم یار خان میں بھی ہمارے تین کارکنان ''المدد یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگاتے ہوئے پولیس کی شیلنگ سے شہید ہوئے۔ جناب والا! فیصل آباد میں ہمارا ایک کارکن طاہر صرف پانی کی ٹینکی پر ''یارسول اللہ ﷺ'' لکھنے کے جرم میں شہید کر دیا گیا اس کے قاتل کا مقدمہ ابھی چل ہی رہا تھا کہ اس کے ساتھی سپاہ صحابہ کے کارکن ہی نے اسے جیل میں قتل کر دیا یہ عذاب ہے دنیا میں۔

ہم علماء سے جو کافی تعداد میں آئے ہوئے ہیں اور ان میں سے کچھ علماء تو ایسے نامور ہیں کہ سنیوں میں ان کا اور ان کے گھرانوں کا نام دلیل سمجھا جاتا ہے مؤدبانہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارا پیغام آپ اپنے محبین، معتقدین، مریدین کو پہنچائیں۔

اگر ہم دہشت گرد ہوتے تو اپنے کارکنان کا بدلہ دہشتگردی سے لیتے، ہمارے پاس کارکنان ہیں ہمارے پاس ایسا کرنے کی طاقت ہے، ہم تمام وسائل رکھتے ہیں ہم قانون سمجھتے ہیں۔ مگر ہم نے محبِ وطن ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیا اور انصاف کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا ورنہ شہر کراچی کے حالات اب بھی پر امن نہیں ہیں آج بھی اخبار کی ہیڈنگ ہے کہ بم دھماکے میں اتنے لوگ مر گئے۔

لوگ ہمیں چھوکرا کہتے ہیں غیر سنجیدہ کہتے ہیں ہم یہ دعوی کرتے ہین کہ سنی تحریک جس انداز پر کا کام کر رہی ہے۔ اس شہر میں اس صوبے میں اس ملک میں اگر سنیوں کی کوئی اور تنظیم اس طرح مہذب انداز میں کام کر رہی ہے تو ہم سنی تحریک کا کام بند کر دیں گے۔ یا ہم اس میں ضم ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ ہم مل کر کام کرنا چاہتے ہیں۔

ہم سنی تحریک کا کام ڈیوٹی سمجھ کر کرتے ہیں

جناب والا! سنی تحریک کے مرکزی رہنماو قائدین سنی تحریک کے کام کو مشغلہ سمجھ کر نہیں کرتے کہ جب فارغ ہوں تو کوئی کام کرلیا، بلکہ اے علماء اہل سنت ہم اس کام کو ڈیوٹی سمجھ کر کرتے ہیں۔ ہم رات دن ایک کر کے ایک ایک سنی آبادی میں جا کر اس کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً ایسے پروگرام کر کے عوام اہل سنت تک اس کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ ہم اس ملک کی اکثریت اہل سنت و جماعت کو کسی سیاسی پارٹی کے نام پر نہیں بلکہ سنیت کے نام پر جمع کرنے کا کام کرتے ہیں۔

دیوبندی تھوڑے تھے مگر جب مسلم لیگ ہو تو ان کو سپورٹ کرتی ہے، PP ہو تو ان کو سپورٹ کرتی ہے، برسر اقتدار طبقہ ان کو سپورٹ کرتا ہے۔ محض رقم کی بنیاد پر ان کے سنٹر بنائے جاتے ہیں۔ شیعہ ہوں جو بہت تھوڑے ہیں اگر ان کا جہلم ہو تو ہماری جا کنگ پورے روڈ سے پوری سڑکوں سے صاف کر دی جاتی ہے۔ اس لئے کہ انتظامیہ ان سے ڈرتی ہے۔ کمشنر ان کا شیعہ ہوتا ہے D,C ان سے ڈرتا ہے۔ حکومت ان سے اس لئے ڈرتی ہے کہ یہ پورے ملک میں LAW & ORDER کا مسئلہ پیدا کر دیں گے۔

انتظامیہ کو پتہ ہے کہ سنی بہت زیادہ ہیں مگر ان کے بارے میں علم کہ یہ ایک کال پر لبیک نہیں کہتے۔ یہ ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہیں۔ یہ ٹکڑیوں میں منتشر ہیں۔ یہ الگ الگ بولیاں بولتے ہیں اس لئے اے سنیت کا درد رکھنے والو! تمہارے اشتہارات خود انتظامیہ مٹواتی ہے۔ تمہارے پرچموں کو خود انتظامیہ اترواتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ جانتے ہیں کہ

یہ کبھی LAW& ORDER کا مسئلہ پیدا نہیں کر سکتے یہ کبھی امن وامان کی صورت حال خراب نہیں کر سکتے یہ کبھی انتظامیہ کے لئے کوئی مسئلہ کھڑا نہیں کر سکتے۔ مگر ہاں! اے علماء اہل سنت جب سے ہم نے سنی تحریک کا قیام عمل میں لایا ہے، ہم نے اپنی استطاعت کے مطابق، ہم نے اپنی طاقت کے مطابق مذہب کا مسلک کا اگر نام لیا ہے اور کام کیا ہے تو

ہم نے اپنے نام پر قوت دکھائی ہے۔ صرف اپنے نام پر دیوبندیوں کو ساتھ ملا کر نہیں اہل حدیث کو اپنے ساتھ ملا کر نہیں۔ شیعوں کو اور جماعتیوں کو ساتھ ملا کر نہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اس بات کو غور سے سنو! اگر کسی سیاسی جماعت کو کسی بھی مذہبی اور سیاسی تنظیم کو اگر کوئی فکر ہے اس ملک میں تو وہ یہ ہے کہ سنیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع نہ ہونے دیں۔ اس لئے کہ اگر یہ مسلک کے نام پر جمع ہو گئے تو پھر کسی کی لیڈری نہیں چلی گی۔ جانب والا! محرم کا مہینہ ہوتا ہے تو صدر نظر آتا، وزیر اعلیٰ بھی پیغامات دیتا ہے۔ انتظامات کنٹرول کرتا ہے۔ اور یہ سنی جو سال بھر اپنے مذہبی اپنے مسلکی اپنی نیازیں اپنے عرس اپنے جلسے اپنے مدارس اپنی تنظیمیں چلاتے ہیں۔ تو صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، انتظامیہ کے لوگوں کو خیال نہیں آتا۔ انھیں پتہ ہے کہ یہ الگ الگ سارا کام کرتے ہیں۔ اگر سنی ایک جگہ متحد ہو جائیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں تو یقین مانیے کہ یہ تمام تنظیموں کو اپنی لیڈری کی فکر ہو جائے۔

سیاسی تنظیموں کو بندہ، اور چندہ دینے والے کون ہیں؟

اگر کسی بھی سیاسی تنظیم کو کوئی چندہ دیتا ہے تو اس کا عقیدہ ٹٹول کر دیکھو وہ سنی ہی نکلے گا اگر سیاسی تنظیموں کا ورک کرتے کسی کو دیکھو گے وہ بھی سنی ہی نظر آئے گا۔ ان کے لئے عورتیں بھی کام کرتی ہیں۔ مگر وہ بھی سنی ہوتی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے مرد بھی اپنے مسلک کا کام نہیں کرتے؟ اپنے مسلک، اپنے مذہب کا کام نہ کرنے کیلئے حیلوں سے کام لیتے ہیں۔ بہانوں سے کام لیتے ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! جب ہم نے سنی تحریک کی بنیاد رکھی تو لوگ ہم سے پوچھتے تھے، لوگ ہم سے سوال کرتے تھے کہ جب ہم مسلک کا کام کریں گے ہم مذہب کا کام کریں گے، تو ہمارے پیچھے کون آئے گا؟ ہمارا سپورٹر کون ہوگا؟ ہمارا ساتھ کون دے گا؟ اے سنیت کا درد رکھنے والو! کراچی سے لے کر پشاور تک ہم نے اس بات کا ثبوت دیا کہ اگر جناب والا! رحیم یار خان میں ہمارا کارکن شہید ہوا انھوں نے رات کو اطلاع دی تو ہم صبح

ضرور پہنچے۔ اگر فیصل آباد میں کارکن شہید ہوئے انہوں نے رات کو اطلاع دی تو ہم شام کو ضرور پہنچے کبھی لاہور میں کوئی مسئلہ ہوا۔ اگر کسی اور شہر میں مسئلہ ہوا تو ہم ایک ہی آواز پر ہم وہاں پہنچے۔ سنی ڈرتا تھا مسجد پر قبضہ ہو تو سنی کہتا تھا وہابی قبضہ کر رہے ہیں۔ انتظامیہ کے لوگ محکمہ اوقاف کے نام پر ہم سے زیادتی کرتے تھے۔ ہمارے جلسون کو نہ ہونے دیتے تھے، ہمارے جلوسوں کو روکتے تھے۔

قادیانیوں کا مسئلہ ہوا تو تمام مذہب لوگ، تمام مسلک کے ماننے والے یہ بات سوچتے ہین کہ ہم تنہا ان کے خلاف کام نہیں کر سکتے۔ کوئی تحریک نہیں چلا سکتے علماء اہل سنت اس بات پر ضرور توجہ دیں پچھلے دنوں ابھی جو نگران گورنمنٹ گئی ہے سندھ کا بینہ میں ایک قادیانی وزیر لے لیا گیا۔ اس پر تمام مسلک کے ماننے والوں نے جلوسوں کی صورت میں ریلیوں کی صورت میں احتجاج نوٹ کروایا۔

ہمارا مسلک جاننے کے لئے سنی تحریک نہیں بنی تھی کہ لوگ ہم سے پوچھتے تھے کہ آپ کی تائید کون کرتا ہے؟ کون آپ کا حامی ہے؟ آپ کی سند کیا ہے؟ اب خود سند بن گئے ہیں۔ مطلب یہ سمجھانا ہے کہ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ کون ہو؟ اب لوگ پوچھتے ہیں کیا سنی تحریک والے تمہیں جانتے ہیں؟ اگر سنی تحریک والے جانتے ہین تو یہ پکے سنی ہین ورنہ کئی پلپلے سنی بھی ہیں، کئی گلابی سنی بھی ہیں۔ بولتے ہیں کہ ہم کسی کے خلاف نہیں بولتے ہم کسی کو برا بھلا نہیں کہتے مگر ہین سنی۔

جناب والا! ہم نے قادیانیوں کے خلاف مہم چلائی کچھ سنی عالموں اور کچھ دیوبندی عالموں نے مرکز پر ہم سے رابطہ کیا کہ قادیانی وزیر کے خلاف کوئی مشترکہ کام کیا جائے

ہم نے ان علماء کو جواب دیا کہ ہم محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والے ہیں ان کا ایک قول ایک عالم نے سنایا تھا۔ ان کا وہ قول ہم نے ان سنی عالموں کو سنا دیا کہ ایک کفر کے خلاف تو کام کریں، ایک کفر کے خلاف جہاد تو کریں اور دوسرے کفر کو بغل میں رکھیں۔

اگر قادیانی کافر ہیں

اگر قادیانی کافر ہیں تو انھیں علماء اہل سنت نے ہی کافر قرار دیا ہے۔ تو جناب والا! دیو بند کے مولوی قاسم نانوتوی کی گستاخانہ عبارتوں پر، اشرف علی تھانوی کی کفریہ عبارتوں پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ اور دیوبندی ان مولویوں کے ماننے والے ہیں۔ ہم ایک کفر کے خلاف جہاد کریں اور دوسرے کفر کو بغل میں رکھیں۔ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا ہم جو بھی کام کریں گے سنی تحریک کی قوت پر کریں گے۔ ہم سنی تحریک کے کارکنوں کو کال دیں گے ان کی طاقت پر ہم سندھ سطح پر ہڑتال کریں گے وہ تمیں جماعتیں تھیں، دیوبندی اہل حدیث لوگ کہتے ہیں، بریلوی بھی تھے مگر ہمیں پتہ نہیں شیعہ جماعتیہ جنہوں نے اس قادیانی وزیر کے خلاف ریلیاں نکالی جلوس نکالے مگر کچھ نہ ہوا

لوگ ایسوں کو اپنا سربراہ بناتے ہیں ایسے لوگوں کو اپنا بڑا مانتے ہیں جو بندوں کو مارنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ قتل کر دینا دہشت گردی کرنا لوٹنا مارنا اپنی حکومت لانے کیلئے ہنگامہ آرائی، قتل و غارت گری کرنا جائز سمجھتے تھے۔ اور لوگ پھر بھی ان کو اپنا سربراہ سمجھتے، اگر سنی تحریک پرامن ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ چھوکرے ہیں ہم قوت رکھتے ہیں، طاقت بھی رکھتے ہیں، جناب والا! ہم دنیاوی وسائل بھی رکھتے ہیں مگر ہم پرامن تحریک ہیں، اگر کوئی ہماری اس پر امن پالیسی کو ہماری کمزوری سمجھتا ہے تو یہ اس کی بھول ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! تم کسی جا بھی ہو کسی جگہ پر بھی ہو سنیت کا کام کرو اگر تمہیں اس راہ میں کوئی تکلیف آئے گی اگر کوئی مسئلہ ہوگا تو ہم تمہارے ساتھ ہیں ہمارے وہ علمائے اہلسنت جو مسلک کے ساتھ مخلص ہیں ان سے پوچھئے ہمیں سنیوں جب بھی پکارا کراچی میں حیدرآباد میں ملتان سے ہمارے عالم آئے ہیں ان سے پوچھئے فیصل آباد میں ہمارے علماء سے پوچھئے ہمیں جب بھی مسلک کے نام پر پکارا گیا ہم فوراً حاضر ہوئے

سنی تحریک دو چار گلیوں کی تنظیم نہیں ہے وہ لوگ جو ہم پر دہشتگردی کا الزام لگاتے ہیں اور خود دہشتگرد ہیں لیکن وہ لوگ جو ہمیں ایجنسیوں کا ایجنٹ کہتے ہیں خود ایجنسیوں کے

ایجنٹ ہیں ہم ان لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم ایک دوشہروں کی تنظیم نہیں ہیں کہ جہاں پر بھتہ لے کر بدمعاشی کر کے لوگوں کو ڈرا دھمکا کر اپنا ماتحت بنالیں بلکہ۔ سنی تحریک کا پورے ملک میں وجود ہے ہمارے کارکنان ہمارے دردرکھنے والے لوگ ہیں ہمارے ہمدرد ہیں اے انتظامیہ کے لوگو! اے حکومت کے لوگو! تم سنیوں کے غصب شدہ حقوق واپس دے دو ورنہ ہم چھین کرلیں گے سنی تحریک کے بننے سے قبل ہماری مساجد پر قبضہ ہوتا تھا سنی انتظامیہ کے دروازوں پر ہاتھ باندھ کر کھڑے رہتے تھے اور ہمارا کوئی نمائندہ اندر چلا بھی جاتا تھا تو ہو بوتل پلا کر ٹھنڈا کر دیتے تھے سنی تحریک کے ساتھ ابھی بعض لوگ انتظامیہ کے دفتروں میں جاتے ہوئے ڈرتے ہیں ہم دردرکھنے والے سنیوں کو سمجھاتے ہیں کہ

ہم نے وہاں کوئی ہاتھ ملانے والی بوتل پی کر ٹھنڈا ہونے والی کہانی نہیں کی ہم نے ہمیشہ مسلک کیلئے بات کی ہے یہ انتظامیہ کے لوگ ہمارے بڑوں سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ مانتے کسی کی نہیں۔ ہم نے مسلک حق اہلسنت و جماعت کے آگے کسی کی نہیں مانی اور اس کا اعلان بھی کرتے ہین اور اس پر کام بھی کرتے ہیں اس کام کے دوران کچھ جو لوگ ہمارے ساتھ لگے تھے تھک ہار کر بیٹھ گئے ہیں کچھ جناب والا! ہمارے اس انداز سے ہماری اس روش سے ہمارے اس طریقے کار اسے نالاں بھی ہیں مگر ہم کیا کریں؟

ہماری تو ابتدائی پالیسی رہی ہے ابتداء سے یہ طریقہ کار رہا ہے کہ ہم قانونی طور پر کام ضرور کرتے ہیں اس لئے کہ ہم ملک سے محبت کرتے ہیں۔ دیوبندیوں نے یہ ملک نہیں بنایا یہ تو جناب والا! اس بنانے میں مخالف تھے جماعتیوں نے یہ ملک نہیں بنایا کہ یہ جماعت اکھنڈ بھارت کی قائل تھی اہل حدیث نے اس ملک کو نہیں بنایا شیعوں کی سازشوں کو تم آج بھی دیکھ سکتے ہو۔

اے ایجنسیوں کے لوگو! اے انتظامیہ کے لوگو! ہم تو اس ملک کے بنانے والوں کی اولاد ہیں اس لئے ہم اس ملک میں افراتفری نہیں چاہتے مگر ہاں! جو جائز حق ہے ہمیں قانونی طریقے سے نہیں ملتا تو اسے ہم طاقت کے بل بوتے پر چھین لیتے ہیں۔

اے ایجنسیوں کے لوگو! پاکستان بننے سے لے کر آج تک ریکارڈ اٹھا کر دیکھو تمہیں پتا

چلے گا کہ قتل وغارتگری کے معاملے میں کسی سنی کا نام نہیں ملے گا دیوبندی کا ملے گا شیعہ کا ملے گا اہل حدیث کا ملے گا مگر سنی کا نام نہیں ملے گا۔

اے سنیو! تم امن کی بات کرتے تھے تم ملک سے محبت کی بات کرتے تھے۔ تو جناب والا! تم کو ایسا دھکیل دیا گیا تم کو ایسا کمزور کر دیا گیا کہ آج تمہاری کوئی سنوائی نہیں ہے تمہارے حقوق تمہیں نہیں دیئے گئے وہابیوں کا ترجمۃ القرآن جسے سعودی حکومت بھی نہیں چھاپتی دنیا کے کسی ملک میں نہیں چھپتا لیکن یہ پاکستان میں چھپتا ہے۔ حالانکہ یہاں کی اکثریت سنیوں کی ہے محکمہ اوقاف بنا کر تمہارے ساتھ سعودی حکومت والا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ یہاں کے اخبارات کے خریدار تو سنی ہیں مگر اس میں مذہبی کالم لکھنے والے دیوبندی وہابی لوگ ہیں

سنیوں تم سب کچھ کھو بیٹھے

سنیو! تم اکثریت کے چکر میں اکثریت کے گھمنڈ میں سب کچھ کھو بیٹھے تمہارا کچھ حق باقی نہ رہا مگر جب ہم نے سنی تحریک کی بنیاد رکھی ہم نے اس پر کام کیا اپنی بات اپنی طاقت اپنی استطاعت کے مطابق منوائی ہے۔ یہ سنی تحریک جو وقتاً فوقتاً جلسے کرتی ہے احتجاجی کالیں دیتی ہے میلاد کے جلوس نکالتی ہے۔ میلاد ریلی جو کراچی میں رات کو نکلتی ہے اور جگہ بھی نکلتی ہیں اور ہمارا دعویٰ ہے کہ رات میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے نام پر جتنی بڑی ریلی کراچی شہر میں نکلتی ہے اتنی بری ریلی میلاد کے نام پر دنیا کے کسی شہر میں نہیں نکلتی ریلی کا پروٹوکول تو دیکھو یہ انتظامیہ کیہ بے حسی ہے اگر شیعوں کا آٹھ ربیع الاول کو تعزیہ نکلے تو اتنی نفری ہوتی ہے کہ پورے شہر کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے آپ چار منٹوں کا سفر چار گھنٹوں میں بھی طے نہیں کر پائیں گے، اس قدر سخت سکیورٹی ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت کو پتا ہے کہ یہ جب چاہیں بندہ مار سکتے ہیں قتل کر سکتے ہیں بم بلاست کر سکتے ہیں یہ دھرنا دے سکتے ہیں۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! ہم تمہیں سمجھانا چاہتے ہیں ہم دہشتگردی کی لائن نہیں دے رہے تمہیں قتل وغارت گری کی لائن نہیں دے رہے ڈاکوؤں کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھو تو

اس جرم میں شیعوں کے لوگ پکڑے گئے، ہیں اہلحدیث کے لوگ پکڑے گئے ہیں دیوبندیوں کے لوگ پکڑے گئے ہیں، جماعتیوں کے لوگ پکڑے گئے ہیں۔ مگر سنی تحریک کا پورے ملک میں ایسے معاملات کا ریکارڈ نہیں ملے گا۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! سنی تحریک جو یہ وقتاً فوقتاً قوت دکھاتی ہے ہمارے کارکنان اس سے حوصلے بلند کرتے ہیں ہمارے علماء کی تائید ہماری کارکردگی کو دیکھ کر بڑھتی چلی جارہی ہے اگر ہم نے آئندہ کبھی کوئی ایسی کال دی قادیانی وزیر کو برطرف کرنے جیسی یا کسی ہڑتال کی صورت میں تو کیا ہمارا ساتھ دو گے۔

لوگوں کو جب ہم کام کی طرف دعوت دیتے ہیں سنی تحریک کی دعوت دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کام تو بہت اچھا ہے سنی تحریک وقت کی ضرورت ہے مگر میرے چھوٹے بچے ہیں۔ تو پھر کام کون کرے گا؟

اے سنیت کا درد رکھنے والو! یہ کہہ کر تم جان نہیں چھڑا سکتے سرکاری ملازم ہونے کی مجبوری ظاہر کر کے تم جان نہیں چھڑا سکتے کسی مسجد کا امام ہو کر جان نہیں چھڑا سکتے۔

اے علماء اہل سنت اس بات پر توجہ فرمائیں کہ ہمارے سامنے کسی مسلک کی عوام نہیں ہے بلکہ ان کے بڑے ان مولوی ان کے ذاکرین ان کے قائدین نظر آتے ہیں۔ اے سنیت کا درد رکھنے والو! سنیوں کے سامنے شیعہ دیوبندی اہل حدیث عوامی سطح پر نہیں ٹھہر سکتے تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے، ان بڑے فعال ہیں ان کے بڑے کام کرتے ہیں۔

اگر ہمارے بڑے ہمارے سروں پر صرف ہاتھ رکھ دیں تو

ہمارے بڑے صرف ہمارے سروں پر ہاتھ رکھ دیں تو ہم وہابی ہو، دیوبندی ہو، شیعہ ہو، جماعتیہ ہو، ان کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے ہیں ہماری ابتداء سے یہ پالیسی ہے کہ اگر قانونی طریقوں سے ہمارے تقاضے پورے ہوتے ہیں تو واہ! سر آنکھوں پر ورنہ.........

جو حق مانگنے سے نہیں ملتا قانونی طریقے سے نہیں ملتا تو ہم اسے عوامی طاقت کے بل بوتے پر چھین لیتے ہیں ہم طاقت کے بل بوتے پر اپنے مسائل حل کروانا چاہتے ہیں ہم نے

اس راہ میں جانیں دی ہیں۔ زخمی ہوئے ہیں پورے ملک میں ہمارے کارکنوں نے قید و بند کی صعوبتوں کا سامنا کیا۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! کہیں پروپیگنڈا کا شکار تو نہیں ہو جاؤ گے یہ سیاسی جماعتیں یہ مذہبی جماعتیں مذہب کے نام پر دھوکہ دینے والے لوگوں کے پروپیگنڈا کا کہیں تم شکار نہ ہو جانا۔

اگر کبھی مصیبت کے وقت میں سنی تحریک یا سنی تحریک کے مرکزی رہنما سنی تحریک کے قائدین تمہیں پکاریں تو کیا تم ساتھ دو گے۔؟ ہم علماء کے بھی ساتھ ہین جب بھی کسی جگہ پر ہمیں علماء نے بلایا ہے ہم وہاں گئے ہیں۔ انتظامیہ حق نہیں دیتی کسی مسجد پر کس کا حق بنتا ہے، یہ نہیں دیکھتی انتظامیہ کے RULE & REGULATION میں یہ کہ امن کس طرح قائم کیا جاسکتا ہے۔ جو بندہ دبتا ہے اسے دبا کر امن قائم کیا جاتا ہے، یہ نہیں دیکھا جاتا کہ حق دار کو اس کا حق مل جائے بلکہ صرف امن قائم کرنے سے مطلب ہوتا ہے۔ اگر ہم سنی بریلویوں کی مسجد ہو اور کوئی دوسرا قبضہ کرے تو انتظامیہ یہ نہیں دیکھتی کہ اس پر کس کا حق ہے بلکہ یہ دیکھتی ہے کہ کون شریر ہے؟ ہنگامہ کون کرسکتا ہے؟ جو ہنگامہ آرائی کی طاقت رکھتا ہے اس کے حوالے کر دیتی ہے تاکہ امن قائم ہو جائے۔

دیوبندی بد معاشی کرے شیعہ بد معاشی کرے تو سب مسائل حل ہو جاتے ہین۔ T.V محرم کے دس دنوں تک امام باڑہ بن جاتا ہے اور سنی اگر پر امن رہیں تو ان کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔

سنی ہر کسی کی جانب راغب ہو جاتا ہے

جناب والا! سنی بہت جلد ہر کسی کی جانب راغب ہو جاتا ہے شیعہ اگر کسی کو توڑ لیتے ہیں تو وہ سنی ہوتا ہے۔ دیوبندیوں نے اگر اپنی تعداد بڑھائی تو سنیوں کو توڑ کر بڑھائی ہے۔ جماعتیوں نے اپنی تعداد بڑھائی ہے تو سنیوں کو توڑ کر بڑھائی ہے اہل حدیث نے اگر اپنی تعداد بڑھائی ہے تو انہوں نے بھی سنیوں کو توڑ کر بڑھائی ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! کب تک ادھر ادھر بھٹکتے رہو گے سنی تحریک کا پلیٹ فارم تمہیں دعوت فکر دیتا ہے۔ کہ اگر مسلک کے نام پر کوئی تنظیم اس انداز پر ہم سے بہتر کام کرتی ہے، تو ہم بھی اس کا ساتھ دیں گے اگر تمہیں یہ بہتر نظر آتی ہے تو خدارا سنی تحریک کا ساتھ دیجئے۔

مانا اس میں تکلیفیں ہوں گی مانا اس میں تمہیں جیلوں میں جانا پڑے گا راتوں کو جاگنا پڑے گا مانا اس میں اخبارات والے تمہیں کوریج نہیں دیں گے۔ T,V پر آکر تمہارا نام نہیں آئے گا مگر تمہیں کام کرنا ہوگا اس لئے کہ ہر منافق تو ہر جگہ نظر آجاتا ہے۔ منافق ہر جگہ اپنی بات منوالیتا ہے۔

مگر جو مومن ہوتا ہے اس کا ایک چہرہ ہوتا ہے اس کی ایک بات ہوتی ہے اس لئے اس وجہ سے اس کے کچھ لوگ ناراض ہوجاتے ہیں کچھ نالاں ہوجاتے ہیں

اے سنیت کا درد رکھنے والو! سنی تحریک تمہیں یہ دعوت دیتی ہے کہ آؤ مسلک اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر اگر تمہیں کام کرنا ہے تو تمہیں سنی تحریک کے پلیٹ فارم پر جمع ہونا پڑے گا۔

سنی تحریک کو علماء کی تائید حاصل ہے

یہ چھوکروں کی تنظیم نہیں ہے بلکہ اسے علماء کی تائید حاصل ہے ہمارا لٹریچر اٹھا کر دیکھو علماء کی تائید سے بھرا ہوا ہوگا ہمارا مواد ہمارے جلسے ہمارے اجتماعات غرض ہمارا جتنا بھی مواد ہے وہ علماء اہل سنت کی تائید میں ہوگا۔

جناب والا! ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر تم خالصتاً مسلک اعلیحضرت اور امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے محبت رکھتے ہو ان کے مسلک کا نام لیتے ہو ان کی نعتیں جھوم جھوم کر پڑھتے ہو تو صرف ان کا نام لینا یا نعتیں جھوم جھوم کر پڑھنا اور سننا یہ محبت کی دلیل نہیں ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جیسے پوری زندگی میں اپنے

مسلک کیلئے اپنی قلم کی طاقت سے اپنی دولت کی طاقت غرض ہر قسم کی طاقت بد مذہبوں کے رد میں استعمال کی اور گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جہاد کیا۔

جناب والا! آج قلم کا کام ایک ٹیم کر رہی ہے۔ تقریر کا کام ایک ٹیم کر رہی ہے مگر ایک کام ایسا بھی ہے جس میں دیوبندی سامنے نظر آتا ہے وہابی سامنے نظر آتا ہے شیعہ سامنے نظر آتا ہے جماعتیہ سامنے نظر آتا ہے وہ کام بھی ہم ہی کر رہے ہیں۔

جناب والا! لوگ ہمیں دہشتگرد کہتے تھے مگر ہماری فلاحی سرگرمیاں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ ہم اس ملک کو ایک اسلامی اور فلاحی مملکت دیکھنا چاہتے ہیں بنانا چاہتے ہیں یہی توجہ ہے کہ ہم نے ایسے کام شروع کر رکھے ہیں جن سے اس ملک کی عوام کو فائدہ ہوتا ہے۔

اے سنیت کا درد رکھنے والو! کیا تم ان کاموں میں ہمارے ساتھ چلنے کو تیار رہو گے اور ہمارا ساتھ دو گے۔ ہم سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے انشاء اللہ مسلک کے لئے کام کرتے رہیں گے اس کام میں جو تکلیفیں آئیں تو اللہ عزوجل ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے علمائے اہل سنت کی دعائیں ہمارے لئے ہمارے قائدین کے لئے ہمارے کارکنوں کے لئے مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے اور ان دعاؤں کے نتیجے میں ہم پورے ملک ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں مسلک حق اہل سنت و جماعت کا پرچم بلند کریں۔

اے مالک و مولا! ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور مسلک حق اہل سنت کا کام سینہ تان کر کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس راہ میں آنے والی مشکلات پر اے مالک و مولا! ہمیں صبر عطا فرما۔

مسلک حق اہل سنت و جماعت کے پرچم کو بلند کرنے کی کوشش میں اے مالک و مولا! ہماری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول و مقبول فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

سلیم قادری اس آواز کا نام ہے جو انتظامیہ کے ظلم و تشدد، جھوٹے مقدمات، کارکنان کی بلاجواز گرفتاریاں، دیوبندیوں، وہابیوں کی دہشتگردوں کے خوف سے دبنے کے بجائے

دن بدن بلند ہوتی گئی۔ میرے قائد نے 1991ء کھارادار کراچی آواز اہل سنت کانفرنس خطاب کرتے ہوئے فرمایا تاریخ شاہد ہے پاکستان ہمارے لوگوں نے بنایا ہے ہمارے اکابرین نے قربانیاں دی ہیں ہمارے اکابرین نے ملک پاکستان بنانے میں اس لیے قربانیاں دی ہیں کہ ہم اس ملک میں اپنی زندگی، اپنے نظریات اپنے عقائد کے مطابق گذار سکیں۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں سنی لوگوں کو وہ حقوق جو پاکستان کے قانون کے تحت ان کے بنتے ہیں وہ حق سنیوں کو دیا جائے، ہمیں مت چھیڑا جائے۔

جناب والا! ہمارے اوپر انتظامیہ کا ہر دفع کا ظلم ہمارے کام کو تقویت دیتا ہے ہمارے حوصلوں کو بلند کرتا ہے ہمارے جذبات کو ابھارتا ہے۔

جناب والا! ہماری ڈکشنری میں نا نہیں ہے ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں تمہاری زیادتیاں ہمارا راستہ نہیں روک سکتی۔ نور مسجد کے معاملے پر ہمارے ایک سو چار رکن گرفتار ہوئے ہماری اپنی مسجد پر 104 سنی خاندانوں کو اذیت میں مبتلا کیا گیا مگر پھر بھی ہمارے قدم ڈگمگائے نہیں

یہ گرفتاریاں یہ ظلم صرف کراچی نہیں پورے ملک میں ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔ ہم فرقہ واریت کی بات نہیں کرتے ہم تو اپنے سنی حقوق کے تحفظ کی بات کرتے ہیں اگر کسی کو یہ فرقہ واریت لگتی ہے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے ہم اپنا حق مانگ رہے ہیں مانگتے رہیں گے ہمیں ہمارا حق دیا جائے۔ اس بیان میں قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری نے بڑے درد بھرے انداز میں حکومتی ظلم وستم کو بیان کیا ہے اور اپنے عزم کو بھی سنیت پر آشکار کیا ہے اس بیان میں آپ نے اور کیا کہا آیئے بیان دیکھتے ہیں۔

اگر زندگی وفا کرتی

امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری نے جو زندگی پائی اس میں بھرپور کام کیا سنیت کا پیغام ہر سو عام کیا۔ اگر مزید مہلت ملتی تو وہ دن دور نہ تھے کہ محکمہ اوقاف میں دیوبندی وہابی

مولویوں کے بجائے سنی علماء و مشائخ مزارات کی حفاظت اور دیکھ بھال کر رہے ہوتے سکول کالج کے نصاب میں اہل سنت کا مواد شامل ہوتا تحریک پاکستان میں سنی علماء کا کردار بیان کیا جاتا۔ بیت المال، زکوۃ کونسل، مذہبی امور جیسے اہم شعبے سنیوں کے پاس ہوتے اتوار کے بجائے جمعۃ المبارک کی چھٹی ہوتی، بارہ ربیع الاول کی طرح بڑی گیارہویں، شب معراج کی چھٹیاں سرکاری طور پر ہوتیں۔ سنی ہر شعبے میں فخر سے جاتا مگر ہوتا وہی ہے جو قدرت کو منظور ہوتا ہے۔ مگر ایک آرزو ہے ایک خواہش ہے جس کا اظہار کرنے میں حرج نہیں، کاش! سنی قائدین محمد سلیم قادری کو اور ان کے مشن کو سمجھنے میں کامیاب ہوجاتے پھر دیکھتے ہر شعبے میں سنی کیسے کامیابی پاتا ہے۔

قائد پر حملے کا منصوبہ

ویسے تو جب سے میرے قائد نے ہوش سنبھالا سنیت کا علم بلند کیا، نجدی ایوانوں میں اسی وقت زلزلہ آنا شروع ہوگیا، میرے قائد کو شہید کرنے کے منصوبے بننے لگے۔ جب قائد کی شہادت سے ایک ماہ پہلے اخبارات میں قائد سنی تحریک کو شہید کرنے کے منصوبے کا انکشاف جس پر مرکزی قائدین نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پریس ریلیز جاری کی یہ ریلیز 19 اپریل 2001ء کو بھیجی گئی اس پریس ریلیز میں کیا لکھا تھا۔ آیئے ملاحظہ کرتے ہیں۔

سلیم قادری کو کچھ ہوا تو اس کے نتائج خطرناک ہونگے۔

سنی تحریک کے قائدین کو اسلحہ لائسنس کے پرمنٹ جاری کیے جائیں۔

کراچی سنی تحریک کے مرکزی رہنماؤں مولانا عباس قادری، افتخار احمد بھٹی، محمد اکرم قادری، ثروت اعجاز نے اپنے مشترکہ بیان میں اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر پر کہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری مرکزی رہنماؤں اور علماء اہل سنت کو قتل کرنے کے منصوبے کے انکشاف پر اپنے سخت غصے اور غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قائد سنی تحریک اور علماء اہل سنت کو نقصان پہنچانے والوں کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے گی۔ جن دہشتگردوں نے

یہ ناپاک شازش کی ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔ گورنر سندھ کور کمانڈر، چیف سیکریٹری ہوم سیکریٹری، آئی جی سندھ، کمشنر کراچی سے تحریک کے رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ وہ قائدین سنی تحریک اور علماء کی جانوں کے تحفظ کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھائے اور اسلحہ لائسنس یافتہ کے پرمٹ جاری کئے جائیں۔ سنی تحریک کے رہنماؤں نے کہا کہ بعض دہشگرد عناصر سنی تحریک کی بڑھتی ہوئی قوت سے بوکھلاہٹ کا شکار ہیں۔ سنی تحریک کی قوت کو کسی بھی قسم کی دہشگردی سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔ پہلے بھی دہشگردوں نے سنی تریک کے قائدین پر قاتلانہ حملہ ہوا اور انہیں شہید کیا ہے، لیکن سنی تحریک کو ان قربانیوں کے نتیجے میں عروج ملا ہے اور ہماری جدوجہد کا مقصد خالصتاً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے قائدین اور کارکن ہمہ وقت تیار ہیں۔ مرکزی رہنماؤں نے کارکنان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے علاقوں میں تنظیمی سرگرمیاں جاری رکھیں اور ہر قسم کی قربانی کے لئے ذہنی طور پر تیار رہیں۔ انھوں نے کہا کہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کو کچھ ہوا تو اس کے خطرناک نتائج ہونگے۔

سوئے مقتل روانگی

یہ قدم قدم قیامت یہ سوارِ کوئے جاناں
وہ یہیں سے لوٹ جائے جسے زندگی ہو پیاری
ہے عجب طرح کی بازی یہ بساط عشق عامر
کبھی جیت کر نہ جیتی کبھی ہار کر نہ ہاری

جمعرات تنظیمی مصروفیات نمٹا کر رات گئے گھر تشریف لائے کھانا کھایا کچھ دیر بچوں کے ساتھ وقت گذارا اور پھر تنظیمی کام اور مطالعہ میں مصروف ہو گئے، غزالی ءزمان کانفرنس میں اسکرین گرنے کی وجہ سے ٹانگ میں جو فیکچر آگیا تھا اس وجہ سے زیادہ چل پھر نہیں سکتے تھے مگر پھر بھی تنظیمی کام کرنا نہیں چھوڑا۔ قائد سنی تحریک کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں شہادت سے پہلے والی رات قائد محترم نے جاگ کر رات ساری ذکر و فکر میں مصروف رہے۔ نماز تہجد ادا

کی اور دوبارہ ذکرو درود میں مشغول ہو گئے نماز فجر ادا کیا اور آرام کی نیت سے لیٹ گئے۔ صبح نو دس بجے کا وقت تھا قائد کا جانثار ساتھی اور بھتیجا حافظ محمد انیس قادری گھر آیا اور دادی اماں سے کہنے لگا لیٹی (اشتہار لگانے والی گوند) والا ڈبہ کہاں ہے۔ میں نے اشتہار لگانے جانا ہے۔ کیونکہ 18 مئی بروز جمعہ بعد نماز عشاء یوم رضا کے سلسلے میں عظیم الشان کانفرنس تھی۔ حافظ انیس قادری کی آواز سن کر قائد محترم کی آنکھ کھل گئی اور فرمایا کون ہے؟ سلیم بھائی کی والدہ فرماتی ہیں میں نے جواب دیا حافظ انیس ہے لٹی والا ڈبہ اور اشتہار لینے آیا ہے سلیم بھائی نے فرمایا اس کو میرے پاس بھیج دو۔ سلیم قادری شہید نے حافظ انیس کو اپنے پاس بلا کر فرمایا بیٹا احتیاط سے لگانا اور زیادہ دور نہیں نکلنا اور اپنا خیال رکھنا۔ اور سنو واپس جلدی آجانا آج جمعہ بھی ہے۔

حافظ انیس اپنے عظیم قائد اور مہربان چچا کے فرامین سن کر اشتہارات لگانے چلے گئے۔ کیونکہ آج میرے قائد نے نماز جمعہ کے بعد نیو کراچی میں مسجد کا افتتاح کرنا تھا۔ پھر دفتر کے باہر درخت لگا کر شجر کاری مہم کا افتتاح بھی کرنا تھا۔ شیر شاہ میں یوم رضا کے سلسلے میں کانفرنس میں بھی جانا تھا کام زیادہ تھے اور وقت کم تھا میرا قائد دوبارہ تنظیمی کاموں اور سنیت کی خدمت کی سوچ میں ڈوب گیا۔ اتنی دیر میں بہنوئی الطاف قادری بھائی بھی اپنا کام نمٹا کر واپس آ گئے حافظ انیس قادری کے اشتہارات بھی ختم ہو چکے تمام حضرات قدسیہ نے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہونے کی نیت سے جمعہ کی تیاری شروع کی سب نے غسل کیا کپڑے بدلے خوشبو لگائی اور تیار ہو گئے۔

سلیم بھائی کی والدہ فرماتی ہیں محمد سلیم قادری شہید اور محمد الطاف قادری شہید نے فرمائش کی کہ آج مرغی اور کسٹرڈ پکائیں انشااللہ نماز جمعہ کے بعد کھاتے ہیں۔ گھر کی خواتین کھانے پکانے میں مصروف ہو گئیں۔ قائد محترم نے ایک بار محبت اور شفقت بھری نگاہ سے جھولے میں لیٹی اپنی چھوٹی بیٹی شہزادی کلثوم کی طرف دیکھا پھر گھر کے چاروں طرف نظر دوڑائی اور گھر سے باہر نکل گئے۔ میرے قائد کی شہادت کے قیامت خیز منظر کو بیان کرنے کی نہ تو مجھ میں ہمت ہے اور نہ ہی الفاظ یہاں میں اپنے انتہائی محترم دوست اور سنی تحریک

کے سنئیر کارکن محمد ریاض الدین قادری، جنہوں نے نہ صرف قائد سنی تحریک کے ساتھ وقت گذارا بلکہ ان کی محبت میں رہ کر بہت کچھ سیکھا بھی آیئے ان کے کالم کا کچھ حصہ ملاحظہ کرتے ہیں۔ ریاض الدین بھائی لکھتے ہیں۔ امیر شہداء اہل سنت محمد سلیم قادری کی شہادت امام عالی مقام امام حسین کی شہادت کی یاد تازہ کرتی ہے ہاں ہاں ذرا تصور تو کیجیئے کہ کربلا میں امام احسین کی شہادت سے میرے عظیم قائد کو کیسی نسبت حاصل ہے شہداء کربلا کا قافلہ دیار مصطفے ﷺ یعنی مدینہ منورہ سے چلتا ہے میرے قائد کا قافلہ رحمت مدینہ نورانی مسجد کی طرف چلتا ہے امام حسین کی شہادت 10 محرم بروز جمعۃ المبارک کو ہوئی میرے قائد کی شہادت بھی جمعہ والے دن ہوئی۔ کچھ دیر کے لئے اپنے دل ودماغ کو دنیاوی خیالات سے پاک کرتے ہوئے ذرا تصور جمائیں میرے قائد کے حسین چہرے کو ان کی پیاری پیاری صورت کو آنکھوں میں لانے کی کوشش کریں، اور اپنے عظیم قائد کی شہادت کا منظر سامنے لانے کی کوشش کریں وہ کیسا حسین منظر ہوگا جب باوضو اپنے گھر سے نکلے ہوں گے۔ تصور کیجیئے کہ نکلنے سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بڑے صاحبزادے محمد بلال سلیم قادری کو کہا ہوگا جاؤ عابد واجا کو بولو تیار ہو جاؤ نماز جمعہ کے لئے جانا ہے شہید عابد واجا جو کہ قائد محمد سلیم قادری کے ڈرائیور ہے نے گن مین حفیظ رضا کو کہا ہوگا کہ الرٹ ہو جاؤ سلیم بھائی آرہے ہیں نماز جمعہ کے لئے جانا ہے یہ بول کر شہید عابد قادری گاڑی صاف کرنے لگ گئے ہوں گے۔ ایسے میں سلیم بھائی بھی آ گئے ہوں اور آتے ہی کہا ہوگا کیسے ہو واجا؟ واجا نے آگے بڑھتے ہوئے ہاتھ چوما ہوگا اور کہا ہوگا سرکار ﷺ کا کرم ہے۔ گاڑی میں بیٹھنے والے ہی ہوں گے کہ پیچھے سے آواز آئی ہوگی سلیم بھائی ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں بائیک سلمان لے گیا ہے دیکھا تو بہنوئی الطاف قادری اور بھتیجا حافظ محمد انیس قادری بھی پیچھے گاڑی میں بیٹھ گئے ہوں گے۔ اب گاڑی چلنے ہی والی تھی کہ دونوں صاحبزادوں محمد بلال قادری اور محمد اویس قادری کی آواز آئی ہوگی بابا جان رکو ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں گے۔ اب میرا قلم بھی یہاں آ کر لرز اٹھا ہے۔ برے طریقے سے دردناک انداز میں لرزتے ہوئے ہاتھ کانپ رہے ہیں دل ودماغ سن ہو گیا ہے کہ آگے لکھوں تو کیا لکھوں؟ کس طرح لکھوں؟

درد بھرا منظر لکھنے کے لئے ہمت کہاں سے لاؤں؟ ایک عجیب سی کیفیت سی ایک لفظ بھی لکھنا حقیقتاً بہت وزنی ہو گیا ہے۔ کربلا کی طرف خاندان نبوت کے شہزادے دین پر قربان ہونے کے لئے روانہ ہوئے خاندان نبوت شہزادوں کے غلام شہادت کی سواری پر سوار ہو رہے ہیں آس پاس کے لوگ قائد کے قافلے کو جاتے ہوئے بڑی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ اور جہاں جہاں سے جن جن گلیوں سے جن سڑکوں سے جن چوراہوں سے گذری ہوگی وہاں وہاں سنی ایک دوسرے کو بتا رہے ہوں گے دیکھو تو سہی سلیم بھائی جا رہے ہیں کوئی دوسرے کو اشارہ کر رہا ہوگا سلیم بھائی جا رہے ہیں۔ میں شہید سلیم قادری کی سوچ اور ان کی ذہنی فکر کا اندازہ تو نہیں لگا سکتا بس اتنا ضرور اپنی چھوٹی عقل کے مطابق لکھ رہا ہوں کہ آپ بھی جو سوچ رہے ہوں گے یقیناً تحفظ ناموس رسالت ﷺ، فکر رضا، فکر اہل سنت، مساجد اہل سنت عقائد اہل سنت حقوق اہل سنت مقام مصطفی ﷺ عظمت صحابہ واہلبیت مزارات اولیاء کے تحفظ کے بارے میں پر عزم اور پر جوش عشق مصطفی ﷺ میں سرشار اور گنبد خضری کے تصور میں کھوئے ہونگے۔ سواری سوئے مقتل رواں دواں ہے۔ عابد قادری کی طرف تو نگاہ ڈالو دیکھو تو سہی کیسے عشق و مستی میں ڈوب کر گاڑی چلا رہا ہے دونوں ننھے شہزادے بھی شیشوں سے باہر دیکھ رہے ہوں گے۔ الطاف بھائی اور حافظ انیس میرے قائد سے محو گفتگو ہوں گے۔ مسائل اہل سنت پر گفتگو جاری ہوگی سواری پر پیچھے کی جانب نظر دوڑایئے تو گن مین حفیظ رضا ایک دم چوکنا ہو کر پر عزم قائد کے قافلے کی حفاظت کے لئے تیار بیٹھے نظر آئیں گے۔ عنقریب گاڑی جائے شہادت کے قریب پہنچنے والی ہوگی میرے قائد کی پاکیزہ سوچ میں رب کی رحمت اور فضل کی بہاریں ٹھاٹھیں مار رہی ہوں گی۔ سلیم بھائی دل ہی دل میں نماز جمعہ میں امامت کے دوران کی جانے والی تلاوت والی آیات پڑھ رہے ہوں گے پھر دعا کا تصور جماتے ہوئے سوچ رہے ہوں گے آج اپنے رب سے سنیت پر استقامت اور شہادت کی موت مانگوں گا۔ یہ پاکیزہ خیالات چل ہی رہے ہوں گے کہ گاڑی جائے شہادت پر پہنچ گئی ہوگی۔ اسی دوران یزید کے پیروکاروں سپاہ شیطان کے دہشت گردوں نے اس حسینی لشکر پر چاروں طرف سے بھرپور فائرنگ کی

کلاشنکوف کی پوری پوری میگزینیں خالی کر دیں لیکن قربان جاؤں اپنے عظیم قائد کے محافظ حفیظ رضا پر کہ جس نے گولیوں کی گھن گرج میں جوابی فائرنگ کی اور موقع پر ایک یزیدی کو واصل جہنم کر دیا اور میرا قائد یزید کے پیروکاروں کی فائرنگ سے سینے پر چھ گولیوں کا تمغہ سجائے جام شہادت نوش کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون،

حسینیت کو زندہ رکھا

جب مجاہد میدان کارزار میں نکلتا ہے تو اکیلا نہیں جاتا اپنا کنبہ ساتھ لے کر جاتا ہے کیونکہ وہ حسینی کردار پر عمل پیرا ہونے جا رہا ہے۔ ایسا ہی کچھ میرے قائد نے بھی کر دکھایا جب سپاہ شیطان کے غنڈوں نے چاروں طرف سے آپ کو گھیرے میں لے کر شہید کیا اس وقت آپ اکیلے نہ تھے۔ اس وقت آپ کے ساتھ آپ کے دونوں شہزادے آپ کا بھتیجا آپ کا بہنوئی بھی ساتھ تھے۔ اقبال بھائی فرماتے ہیں ہمیں اطلاع ملی کہ سلیم بھائی کے قافلے پر حملہ ہو گیا ہے تو ہم فوراً ہسپتال پہنچے۔ تو پتہ چلا کہ جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری اور بہنوئی الطاف حسین قادری موقع پر جام شہادت نوش کر گئے اور انیس ابھی زخمی ہے میں بھاگتا ہوا انہی کے پاس گیا تو وہ سورہ ملک کی تلاوت کر رہا تھا۔ ڈاکٹر نے چیک کیا مرہم پٹی کے بعد سلیم بھائی کے دونوں شہزادوں کو چیک کیا بڑے بیٹے بلال کو چار جبکہ چھوٹے بیٹے اویس کو ایک گولی لگی تھی۔ ان کو طبی امداد فراہم کی گئی تو میں کچھ مطمئن ہوا کہ اب تینوں بچے کافی بہتر ہیں۔ اب میں بھاگتا ہوا مردہ خانے کی طرف بڑھا تا کہ امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری شہید بہنوئی محمد الطاف حسین قادری شہید گن مین حفیظ رضا شہید اور ڈرائیور عابد قادری شہید کا دیدار کر سکوں۔ ابھی راستے میں تھا کہ کسی نے اطلاع دی آپ کا بیٹا حافظ انیس قادری بھی جام شہادت نوش کر گیا ہے۔ پہلے ہی چار شہادتوں نے میری کمر توڑ ڈالی تھی اب تو میں اندر سے بالکل ختم ہو چکا تھا میرے پاؤں ٹھہر گئے تھے ہمت جواب دے گئی تھی ایسا ہوتا بھی کیوں نہ ذرا تصور تو کرو ایک ہی گھر سے تین لاشیں گر جائیں اور دو جانثار بھی چلے جائیں تو کیا حال ہوتا ہوگا۔ لیکن میں رب کی رضا پر راضی تھا میرا بھائی بہنوئی اور بیٹا

حق میں شہید ہوئے تھے انہوں نے تحفظ ناموس رسالت کی جنگ لڑتے لڑتے اپنے آپ کو قربان کیا تھا۔ اپنی بازی جیت چکے تھے آپ اپنے رب کو راضی کر چکے تھے۔ جو رضائے الٰہی حاصل کر لے اپنی بازی جیت لے اس پر آنسو نہیں بہائے جاتے اس مقدر کے پر رشک کیا جاتا ہے مجھے اپنے آپ پر فخر آرہا تھا کیوں کہ آج میں ایک شہید کا باپ، ایک شہید کا بھائی اور ایک شہید کا سالہ بن چکا تھا میری آنکھوں سے آنسو تو جاری تھے مگر وہ آنسو صبر اور شکر، کے آنسو تھے۔

ذکر اللہ کرتے ہوئے شہادت ہوئی

اللہ والوں کی پہچان ہے وہ دکھ تکلیف سکھ چین کسی بھی لمحے ذکر اللہ سے غافل نہیں ہوتے ہر وقت ذکر و درود ان کی زبانوں پر جاری رہتا ہے، جب یزیدی کتوں نے میرے قائد کو شہید کیا تو قافلہ کے تمام شرکاء ہی زخمی ہوئے تھے سلیم بھائی کے بڑے شہزادے محمد بلال سلیم قادری فرماتے ہیں میں اور اویس بابا کی گود میں تھے جب دشمن نے حملہ کیا تو ہم سب زخمی ہوئے لیکن بابا حضور نے فوراً مجھے اور اویس کو نیچے کر دیا اور خود اوپر جھک گئے اور میں نے دیکھا جب بابا کی شہادت ہوئی اس وقت آپ کی زبان پر لفظ ''اللہ'' جاری تھا اور ذکر اللہ کرتے کرتے آپ نے جان جان آفریں کے سپرد کی۔ جبکہ قائد محترم کے بھائی محمد اقبال عطاری فرماتے ہیں حافظ انیس قادری کو جب زخمی حالت میں گاڑی سے نکال کر ہسپتال لایا گیا تو پورے راستے شہید انیس سورہ ملک کی تلاوت کرتا رہا ہسپتال میں بھی جب طبی امداد دی جارہی تھی اس وقت بھی حافظ انیس سورہ ملک کی تلاوت کرتا رہا، اور مجھے ڈاکٹروں نے حلفاً بتایا کہ آپ کا بیٹا آخری دم تک تلاوت قرآن کرتا رہا۔

صدموں کی ماری ماں

سلیم بھائی کی شہادت والے دن آپ کے کیا جذبات تھے؟ ہمارے سوال پر قائد محترم کی والدہ نے بھیگی آنکھوں سے فرمایا جس ماں کا جوان بیٹا؛ پوتا اور بیٹی کے سہاگ کی لاشیں سامنے پڑی ہوں اس ماں کے جذبات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

یہ جملہ ارشاد فرمانے کے بعد "ماں" جی کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئیں اپنے جذبات کو ضبط کیا اور فرمانے لگی جب جاتے ہوئے الطاف اور سلیم نے کہا آج مرغی اور کسٹرڈ کھانا ہے تو میں نے بازار سے سامان منگوا کر اپنی بیٹی کو دیدیا ہم لوگ پکانے میں مصروف تھے کہ اطلاع ملی سلیم قادری کے قافلے پر حملہ ہو گیا ہے ہم نے سوچا شاید ہلکی پھلکی فائرنگ ہوئی ہو گی کوئی ایک آدھ زخمی ہو گا ابھی مرہم پٹی کروا کے واپس آجاتے ہیں۔

دیکھتے ہی دیکھتے گھر کے باہر کارکنان جمع ہونا شروع ہو گئے میں نے پوچھا خیریت تو ہے آپ لوگ کیوں جمع ہو رہے ہو تو مجھے کسی نے جواب نہ دیا سب خاموش رہے میں نے اصرار کر کے ایک پولیس والے سے پوچھا سلیم کیسا ہے تو اس نے بتایا ان کا آپریشن ہو رہا ہے انہیں زیادہ زخم نہیں آئے آپ اطمینان رکھئے کچھ دیر میں وہ آنے والے ہیں۔ اس لڑکے کا جواب سن کر مجھے کچھ دیر کے لئے سکون مل گیا لیکن نہ جانے میرا دل کھچا کھچا جا رہا تھا میں بار بار گلی میں آکر دیکھتی شام 4 بج چکے تھے میں اپنے بیٹے پوتے اور داماد کی راہ تکتے تکتے تھک چکی تھی کھانا پک کر تیار ہو چکا تھا۔ میرا انتظار شدید اضطراب میں بدل چکا تھا۔ آخر بے قراری انتہا کو پہنچ گئی تو میں نے تلخ لہجے میں گھر کے باہر خیمہ لگانے والے لڑکوں اور پولیس اہلکاروں اور سنی تحریک کے کارکنوں سے کہا تم مجھے بتاتے کیوں نہیں ہو کہ میرا بیٹا، پوتا، داماد اور دیگر رفقاء کہاں ہیں؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ معمولی زخمی ہو کر میرے پاس آنے کے بجائے کہیں اور چلے گئے ہوں؟ لیکن وہ سب خاموشی سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے جب میرا اصرار حد سے بڑھ گیا تو وہاں موجود کارکنان پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ انہیں روتا دیکھ کر میری روح کانپ گئی دل دھک دھک کرنے لگا ایک کارکن نے روتے ہوئے کہا کہ آپکا بیٹا ہمارا عظیم قائد محمد سلیم قادری آپکا داماد اور پوتا حافظ انیس قادری، گن مین اور ڈرائیور جام شہادت نوش کر گئے ہیں۔ ہم آپ کو آپ کا بیٹا کہاں سے لا کر ملوائیں یہ خبر سنتے ہی میں بے خود ہو گئی میں نے کہا نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے۔ سلیم قادری اور ان کے رفقاء ابھی حیات ہیں مجھے بتایا گیا ہے وہ معمولی زخمی ہیں اور یہاں آنے والے ہیں، لیکن جب میری نظر سامنے کھڑے پولیس اہلکاروں اور

درجنوں کارکنوں پر پڑی جو میری حالت دیکھ کر زاروقطار رو رہے تھے۔ میں نے ان کی آنکھوں سے ٹپکتے آنسو دیکھے تو میرا احساس گہرا ہونے لگا کہ کوئی بات ضرور ہے میں نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تم سب لوگ بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہو۔ کہ میرا بیٹا اور ان کے رفقاء شہید ہو چکے ہیں؟ اور میرے پاس اب لوٹ کر نہیں آئیں گے اس کے جواب میں ان کے پاس کچھ کہنے کو الفاظ نہیں تھے۔ ان کے سر تصدیق کیلئے جھک چکے تھے اب میری زبان پر انا للہ وانا الیہ راجعون کا ورد جاری تھا اور وقفے وقفے سے ایک آہ دل سے نکلتی تھی جس کے ساتھ یہ الفاظ زبان پر آجاتے تھے۔ افوہ! یہ کیا ہو گیا۔ میرا بیٹا میں تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ کہ میں تمہاری جدائی کا صدمہ برداشت کروں گی بس اس کے بعد میرے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی جو کئی کئی منٹ تک جاری رہتی، میرے لئے یہ خبر کس قدر دکھ اور پریشانی کا باعث تھی ااس کا اندازہ میرے سوا کوئی نہیں کرسکتا۔

میرا دل کہتا ہے

جب میرے قائد کا لاشہ گھر آیا ہو گا تو میرا قائد زبان حال سے اپنی والدہ سے کچھ یوں گویا ہوگا اے میری ماں آج میں جو میں مسلک حق کیلئے جدوجہد کرتے کرتے جو جام شہادت نوش کر گیا ہوں یہ تیری ہی دعا کا صلہ ہے۔ اس سے قبل بھی جب کال کوٹھڑی میں اپنے نظریئے اور مشن سے عشق کے جرم میں قید کی سزا بھگتی لیکن مسلک حق کا کام نہیں چھوڑا پیاری ماں یہ تیری ہی دعا کا نتیجہ تھا۔ دشمن اور حکمران مجھے جھکانے کے لئے جبر واستبداد کے تمام حربے استعمال کر کے ہار چکے میرا صبر واستقلال کم نہ ہوا ماں یہ بھی تیری ہی دعا کا اثر تھا۔ پیاری ماں کبھی تو نے مجھے اپنے آپ سے دور نہیں کیا آج کی دوری بھی دوری نہ سمجھنا تیرا بیٹا شہید ہوا ہے قرآن کہتا ہے! شہید مرتا نہیں ماں میں آج بھی تیرے پاس ہوں۔ ”پیاری ماں“ میں باہر دین کے دشمنوں سے لڑتا رہا تو گھر میں بیٹھ کر میرے لیے دعا کرتی رہی ماں میں تو ایک ڈیوٹی پر تھا میں تو اپنا فرض نبھار ہا تھا۔ وہ فرض جس کی تو نے بچپن میں تعلیم دی تھی۔ ماں مجھے آپ نے ہی تو درس دیا تھا کہ جب تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا ایشو

آئے یا اسلام کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں پر پہرہ دینے کا وقت آئے تو پھر پیچھے نہیں ہٹنا آپ ہی نے تو مجھے حق بات پر جھکنے کے بجائے کٹنے کی نصیحت کی تھی۔ آپ نے ہی تو مجھے جابروں، ظالموں اور ستم گروں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر زندہ رہنے کا گر سکھایا تھا۔ ہاں ہاں ماں آپ کو یاد ہوگا کہ آپ ہی نے مجھے بار بار اپنی گود میں بٹھا کر کہا تھا بیٹا تم مجاہد بن کر دنیا کو حق بات سنانا اللہ کے سوا کسی سے ڈرنا تو پھر امی جان میں نے آپ کی بات پر عمل کر کے جب کلمہ حق بلند کرنے کا جرم کیا ہے تو اسلام دشمنوں نے میرے قتل کے منصوبے بنانا شروع کر دیے، ظالم حکمرانوں نے مجھے قید و بند کی زنجیروں میں جکڑا حکمران مجھے چھوڑنے کو تیار تھے دشمن معاف کر کے مجھے گلے لگانے پر تیار تھے لیکن میں نے ایسی رہائی اور ایسی زندگی قبول نہ کی جو ایمان اور ضمیر بیچ کر ملتی ہے کیونکہ ماں مجھے معلوم تھا اگر میں نے ایسا کیا تو مجھے نہ خدا معاف کرے گا نہ آپ میں اللہ کی رضا اور آپکی خوشی کیلئے ڈٹا رہا، مصائب و آلام کی وادیوں میں سرگرداں رہا آزمائش اور حوادث کے سمندر کی تلاطم خیز موجوں سے الجھتا رہا۔ کئی بار مجھ پر حملے ہوئے لیکن میں زخمی ہوا لیکن جب شام واپس آتا آپ کا شربت دیدار پیتا سب غم بھول جاتا آج بھی دشمن نے میرے قافلے کو نشانہ بنایا تو میرے دل میں تیری محبت تھی کہ جب میں ہسپتال جاؤں گا تو آپ وہاں آ کر دست شفقت میرے سر پر پھیریں گی میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔ لیکن ماں دشمن نے ایسی کاری ضرب لگائی میں موقع پر ہی جام شہادت نوش کر گیا مجھے امید ہے آپ مجھ سے خوش ہوں گی آپ کا سر فخر سے بلند ہو رہا ہوگا۔ آج آپ ایک شہید کی ماں ایک شہید کی دادی اور اور ایک شہید کی ساس بن گئی ہیں بروز قیامت بھی آپ کا سر فخر سے بلند ہوگا مجھے معاف فرمانا اور اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ لیکن ماں تدفین سے پہلے وہ لوری ایک بار ضرور سنانا جو مجھے بچپن میں سنایا کرتی تھی ماں آج تیرے سامنے تیرا بیٹے کا لاشہ زبان حال سے آخری فرمائش کر رہا ہے۔

جنازہ و تدفین

شہداء کے لاشے گھر میں پہنچتے ہی کہرام مچ گیا قائد سنی تحریک کی شہادت کی خبر جنگل کی

آگ کی طرح پھیل گئی لوگ جوک در جوک قادری ہاؤس پر جمع ہونا شروع ہو گئے۔ شہداء کے تجہیز و تکفین کی تیاری شروع ہو گئیں۔ پورے پاکستان سے لاکھوں لوگ محبت سلیم قادری میں کراچی کی طرف کھنچے چلے آئے، کراچی کی سڑکیں انسانی سروں کے سمندر کا مناظر پیش کرنے لگی۔ ایم اے جناح روڈ پر سنی تحریک کے رہنما اور قائد کے جانثار ساتھی محمد افتخار بھٹی نے نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ میں لاکھوں عشاقان رسول ﷺ نے شرکت کی عینی شاہدین بتاتے ہیں سلیم بھائی کے جنازے جتنا رش تھا آج تک کراچی کے کسی جنازے میں نہیں دیکھا۔ اس بات کی تصدیق عالمی ادارے BBC نے بھی کی۔ اس دن تو یوں لگتا تھا جیسے پورا کراچی نکری گراؤنڈ میں امنڈ آیا ہو۔ پورا کراچی غم میں ڈوبا ہوا تھا۔ آپ کو اور آپ کے رفقاء کو سعید آباد میں واقع سنی تحریک کے اہل سنت خدمت کمیٹی ہسپتال کے صحن میں دفن کیا گیا۔ جہاں پر آج آپکا مزار پر انوار عقیدت مندوں کے لیے مرکز فیضان ہے۔

میرے قائد کے قاتل کون ہیں؟ ان کا انجام؟

جیسا کے ہم پہلے بھی بارہا لکھ چکے ہیں میرے عظیم قائد کے قاتل سپاہ شیطان کے غنڈے ہیں اور اب بھی اپنی بات پر قائم ہیں۔

میرے قائد کی شہادت کے اگلے مہینے یعنی جون 2001ء کو ماہنامہ ندائے اہل سنت لاہور نے ''روزنامہ امت لاہور نوائے وقت کی دو رپوٹس شائع کیں تھیں آیئے ان رپوٹس کا کچھ حصہ آپ بھی ملاحظہ کریں سلیم قادری کی جائے شہادت اور وقت شہادت ہلاک ہونے والے ارشد پولکا کی سول ہسپتال میں تلاشی لی گئی تو اس کی جیب سے اس کا شناختی کارڈ ملا جس پر اس کا نام ارشد خان ولد محمد علی خان اور پتہ 48/23 پٹیل پاڑہ درج تھا جب کہ اس کی جیب سے ایک جیش محمد نامی تنظیم کا اسٹیکر اور سپاہ صحابہ کا ایک پمفلٹ ملا جس کے عقب پر اس نے کچھ حساب لکھا ہوا تھا۔ مذکورہ کاغذات ملنے کے بعد فوری طور پر پولیس حرکت میں آئی اور سی آئی اے کی پولیس پارٹی کو ارشد کے گھر بھیجا گیا جہاں سے معلوم ہوا وہ

سپاہ صحابہ کا کارکن تھا اور تین روز قبل ہی سی آئی اے نے تیس ہزار روپے رشوت لے کر چھوڑا تھا۔ جس کے بعد پولیس نے ارشد پولکا کو مذکورہ واقعہ کا حملہ آور قرار دے دیا۔ محلہ داروں کے مطابق ارشد پولکا چھ ماہ سے علاقے میں سپاہ صحابہ کا کام کر رہا تھا۔ ارشد پولکا ڈکیتی کی وارداتوں میں بھی پولیس کو مطلوب رہا ہے پھر جب قائد محترم کی شہادت کے بعد ایف آئی آر درج ہوئی تو اس میں ارشد پولکا آصف رمزی اور فیصل عرف پہلوان کو نامزد کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد گرفتاری سے پہلے آصف رمزی جو سلیم بھائی پر حملے کا ماسٹر مائنڈ تھا خودکش مواد تیار کرتے ہوئے پھٹ گیا اور لوگوں نے کیمرہ کی آنکھ سے دیکھا اس دہشت گرد کے 54 ٹکڑے ہوئے۔ فیصل عرف پہلوان گرفتار ہوا دہشت گردی کی سٹی کورٹ میں اقرار جرم بھی کیا لیکن اپنوں کی سستی اور نجدیوں کی پھرتی کی وجہ سے رہا ہونے میں کامیاب ہو گیا جبکہ دہشتگردوں کا سربراہ اعظم طارق اسلام آباد میں عبرت ناک انجام کو پہنچا اور شکل بھی نہ پہچانی گئی۔ جبکہ ایک اور مرکزی مجرم متین جو کہ جولائی 2013 پٹیل پاڑہ میں یوم علی پر دھماکہ کرنیکے لئے مواد تیار کر رہا تھا کہ وہاں خود بھی پھٹ گیا اور یوں میرے قائد کو شہید کر کے آزاد گھومنے والے میرے رب کی پکڑ میں آ کر انجام کو پہنچ چکے ہیں۔ میرے قائد کے مرکزی قاتلوں میں صرف فیصل عرف پہلوان زندہ ہے جو کہ دبئی میں رہائش پذیر ہے مگر مجھے یقین ہے اور رب کی رحمت اور عدل پر امید ہے کہ وہ بھی جلد ہی عبرت ناک انجام کو پہنچے گا۔

قائد کے خطوط

آپ کے ذوق کو گرمانے اور قائد سے محبت بڑھانے کی غرض سے ہم نے قائد سلیم قادری شہید کے چند خطوط کا عکس اور ان کی کمپوزنگ آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں پڑھیں اور سنیت کیلئے قائد کا مشن اپناتے ہوئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔

عزت مآب جناب فاروق احمد خان لغاری
صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان اسلام آباد
السلام علیکم!

یقیناً آپ کے علم میں ہوگا کہ چند روز قبل اہل سنت کے ممتاز عالم دین سعید احمد اسد پر قصور کے علاقے میر محمد میں اہل حدیث وہابی (غیر مقلد) فرقے کے دہشتگردوں نے اس وقت حملہ کر دیا تھا جب وہ عید میلاد النبی ﷺ کے جلسے میں شرکت کے بعد واپس جا رہے تھے۔ حملے کے نتیجے میں علامہ کے گارڈ زخمی ہو گئے جبکہ وہ خود بفضل تعالیٰ محفوظ رہے پروفیسر صاحب پر حملے سے عوام اہل سنت میں سخت اشتعال اور غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ یاد رہے ایک ماہ قبل اسی علاقے میں وہابی (غیر مقلد) دہشتگردوں نے سنی اسکالر مولانا محمد اکرم رضوی کو شہید کر دیا تھا۔

جناب والا! مخصوص گروہ اہل سنت کے علماء کرام اور متحرک و فعال کارکنان کو راستے سے ہٹا کر ملک پر مخصوص عقائد و نظریات کی اجارہ داری قائم کرنا چاہتا ہے جس کی عوام اہل سنت کبھی اجازت نہیں دیں گے۔ آپ سے التماس ہے کہ علامہ سعید احمد اسد پر قاتلانہ حملے کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائیں اور اس حملے میں ملوث دہشتگردوں اور ان کے سرپرستوں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزاء دلائی جائے وگرنہ عوام اہل سنت خود حملہ آوروں سے نمٹ لیں گے۔ امید ہے جناب والا! حملہ آوروں کے خلاف سخت کاروائی کرنے کا حکم صادر کریں گے۔ فقط۔ والسلام!

آپ کا مخلص
محمد سلیم قادری
مرکزی کنوینر سنی تحریک
18/01/1994

فون: ۷۷۶۱۷۸۹
۲۹۸۹۳۸

سُنّی تحریک

مرکزی دفتر: فرسٹ فلور معین پلازہ بابائے اردو روڈ نزد سول اسپتال۔ کراچی

حوالہ ______

مورخہ ۱۰.۶.۹۶

حضرت مآب جناب فاروق احمد خان لغاری
صدر
اسلامی جمہوریہ پاکستان۔ اسلام آباد

السلام علیکم!

یقیناً آپ کے علم میں ہوگا کہ چند روز قبل اہلسنت کے ممتاز عالم دین پروفیسر سعید احمد اسعد پر فیصل آباد کے علاقہ سیرو... میں اہلحدیث وہابی (غیر مقلد) فرقہ کے دہشت گردوں نے اس وقت پر حملہ کر دیا جب وہ عید میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جلسے میں شرکت کے بعد واپس جا رہے تھے حملے کے نتیجے میں علامہ کے ڈرائیور زخمی ہوگئے جبکہ وہ خود بفضلِ تعالیٰ محفوظ ہیں۔ پروفیسر صاحب پر حملے سے عوام اہلسنت میں سخت اشتعال اور غم وغصے کی لہر دوڑ گئی ہے یاد رہے کہ ایک ماہ قبل اسی علاقے میں وہابی (غیر مقلد) دہشت گردوں نے سنی اسکالر مولانا محمد اکرم رضوی کو شہید کر دیا تھا۔

جناب والا! مخصوص شرعیہ اہلسنت کے علماء کرام اور مشائخ وعشاق کارکنان کو راستے سے ہٹا کر ملک پر مخصوص عقائد ونظریات کی اجارہ داری قائم کیا جا رہا ہے۔ جس کی عوام اہلسنت کبھی اجازت نہیں دیں گے۔

آپ سے اپیل ہے کہ علامہ سعید احمد اسعد پر قاتلانہ حملے کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے اور اس حملہ میں ملوث دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دلائی جائے ورنہ عوام اہلسنت خود حملہ آوروں سے نمٹ لیں گے۔

امید ہے کہ جناب والا حملہ آوروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا حکم صادر فرمائیں گے۔ فقط

والسلام

آپ کا مخلص

علامہ محمد سلیم قادری ۱/۶/۹۶
مرکزی امیر سنی تحریک

عزت مآب جناب فاروق احمد خان لغاری

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان اسلام آباد

السلام علیکم!

جیسا کہ آپ جناب کے علم میں ہے کہ سینٹ کی مذہبی امور کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ جو مذہبی تشدد اور فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے اثر و رسوخ استعمال کرے گی۔ اس سلسلے میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام سے ملے گی کمیٹی کا سربراہ سینیٹر حافظ حسین احمد کو نامزد کیا گیا ہے جبکہ ممبران میں سینیٹر فضل آغا اور سینیٹر جواد ہادی شامل ہیں۔ جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان میں عوام اہل سنت کی اکثریت ہے جو نہایت ہی پر امن ہیں۔ جبکہ مخصوص عقائد کے حامل اقلیتی گروہ ملک میں افراتفری اور فرقہ واریت کو ہوا دے کر اپنی قوت ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ جناب والا! آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ مذکورہ بالا کمیٹی کے سربراہ اور ممبران نہ صرف عقیدہ اہل سنت کے مخالفین ہیں بلکہ پس پردہ فرقہ پرست اور دہشت گرد تنظیموں کی سرپرستی کرتے ہیں ان حقائق کے پیش نظر کیونکر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ مذکورہ کمیٹی فرقہ واریت کے خاتمے اور تشدد کی روک تھام کر سکے گی جناب والا! سے التماس ہے کہ اگر حکومت واقعی فرقہ واریت کے خاتمے اور مذہبی تشدد کی روک تھام میں مخلص ہے تو مذکورہ بالا کمیٹی کے بجائے غیر جانبدار اور سنی صحیح العقیدہ سینیٹروں پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جائے وگرنہ موجودہ کمیٹی کے قیام کا کوئی فائدہ نہ ہوگا اگر ہماری تجویز پر عمل کیا گیا تو بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ شکریہ

فقط۔ والسلام!

آپ کا مخلص

محمد سلیم قادری

مرکزی کنوینر سنی تحریک

17/07/1994

فون: ۴۴۶۱۴۸۹ / ۲۹۸۹۳۸

سُنّی تحریک

مرکزی دفتر: [illegible] اردو روڈ نزد سول اسپتال۔ کراچی

تاریخ: ۱۲ - ۹ - ۱۹۹۶ حوالہ: ______

عزت مآب جناب [illegible] صاحب
صدر پاکستان

السلام علیکم!

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ سینیٹ کی مذہبی امور کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی ہے جو مذہبی تشدد اور فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے اقدامات و تجاویز [illegible] کرے گی اور اس سلسلے میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام سے [illegible] کمیٹی کا سربراہ سینیٹر حافظ حسین احمد کو نامزد کیا گیا ہے جبکہ ممبران میں سینیٹر [illegible] آغا اور سینیٹر [illegible] شامل ہیں۔

جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان میں عوام اہلسنت کی اکثریت ہے جو بریلوی کہلاتے ہیں جبکہ [illegible] اقلیتی گروہ ملک میں افراتفری اور فرقہ واریت کو ہوا دے کر اپنی قوت ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

جناب والا! آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ مذکورہ ذیلی کمیٹی کے سربراہ اور ممبران نہ صرف عقیدۂ اہلسنت کے مخالفین میں سے ہیں [illegible] پرست اور دہشت گرد تنظیموں کی سرپرستی کرتے ہیں ان حالات کے پیش نظر کیونکر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ مذکورہ کمیٹی فرقہ واریت کے خاتمے اور مذہبی تشدد کی روک تھام کر سکے گی۔

جناب والا! یہ التماس ہے کہ اگر حکومت واقعی فرقہ واریت کے خاتمے اور مذہبی تشدد کی روک تھام میں مخلص ہے تو مذکورہ ذیلی کمیٹی کی بجائے غیر جانبدار اور سنی العقیدہ سینیٹرز پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جائے ورنہ موجودہ کمیٹی کے قیام کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

[illegible] تحریر پر عمل [illegible] بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ شکریہ۔ فقط

والسلام
آپ کا مخلص
[illegible] ۱۲/۹/۹۶
محمد سلیم قادری
مرکزی امیر سنی تحریک

نقل:
○ [illegible]
○ [illegible]

عزت مآب حضرت علامہ مولانا جانب شاہ احمد نورانی صاحب مدظلہ العالی

صدر جمعیت علماء پاکستان کراچی

السلام علیکم!

آپ بین الاقوامی سطح مذہبی رہنما ممتاز قومی سیاست دان سابق ممبر قومی اسمبلی اور جمعیت علماء پاکستان کے صدر ہیں حکومت اور اپوزیشن دونوں آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ماضی میں جب بھی ملک میں کبھی کوئی بحران آیا تو آپ نے بروقت نہ صرف حکمرانوں کو متنبہ کیا بلکہ ملک وقوم کو بحران سے نکالنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ کراچی کی صورت حال سے آپ مکمل آگاہ ہیں کہ روزانہ درجنوں بے گناہ شہریوں اور سرکاری اہل کاروں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں، اغوا، تشدد، ڈکیتیاں، لوٹ مار، گاڑیاں چھننے، اور جلائے جانے کی وارداتیں عام ہو چکی ہیں۔ بعض علاقے پوری پوری رات فائرنگ سے گونجتے رہتے ہیں۔ جب کہ راکٹ لانچر کی کاروائیاں بھی شروع ہو چکی ہیں اہلیان کراچی اس گھمبیر صورتحال سے شدید خوف وحراس میں مبتلا ہیں کاروبار ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں روزی کمانے والے فاقہ کشی پر مجبور ہیں حکومت امن وامان قائم کرنے میں ناکام ہوتی نظر آرہی ہے شاید اس لئے کہ کراچی کے مسئلے کا حل ریاستی تشدد اور بے گناہ افراد کی پکڑ دھکڑ نہیں بلکہ سیاسی مذاکرات کے ذریعے ممکن ہے محترم کوئی بھی محب وطن شخص دہشتگردوں کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ہم دہشتگردوں کی طرف داری کرتے ہیں لیکن دہشت گردوں کی آڑ میں بے گناہ شہریوں کی پکڑ دھکڑ اور انھیں جھوٹے مقدمات میں ملوث کرنا مسئلے کا حل نہیں اس سے صورت حال بہتر ہونے کے بجائے مزید بگڑنے کا اندیشہ ہے۔ جناب والا! آپ ممتاز مذہبی رہنما اور سیاست دان ہیں دیگر رہنماؤں سمیت صدر مملکت اور وزیر اعظم آپ کی بے حد عزت کرتے ہیں لہذا آپ سے التماس ہے کہ ملک وقوم کے عظیم تر مفاد میں حکومت کو آمادہ کیا جائے کہ وہ کراچی میں حالات بہتر بنانے کے لئے عوامی مینڈیٹ رکھنے والی سیاسی تنظیم اور عوام میں جڑیں رکھنے والی جماعتوں کو اعتماد میں لے۔ شاید اس طرح حالات بہتر ہو

جائیں۔محترم!اگر کراچی کے مسئلے کو بروقت حل نہ کیا گیا تو خدانخواستہ کوئی سانحہ بھی رونما ہو سکتا ہے۔ جس کی ذمہ داری نہ صرف حکومت بلکہ عوام میں اثر ورسوخ کے حامل قومی سیاست دانوں پر ہوگی امید ہے کہ کراچی کے مسئلے پر خصوصی توجہ دیں گے۔جس کے لئے مجھ سمیت تمام محب وطن شہری آپ کے بے حد شکر گذار ہوں گے۔شکریہ

والسلام

نیک خواہشات کے ساتھ آپ کا مخلص

محمد سلیم قادری

کنوینر سنی تحریک

5/7/1995

فون: 7761783
2812436

سُنّی تحریک

مرکزی دفتر: فرسٹ فلور معین پلازہ بابائے اردو روڈ نزد سول اسپتال۔ کراچی

مورخہ 6-7-95

حوالہ

عزت مآب حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب (مدظلہ العالی)
صدر جمعیت علماء پاکستان۔ کراچی۔

السلام علیکم!

آپ بین الاقوامی سطح مذہبی رہنما، ممتاز قومی سیاستداں، سابق ممبر قومی اسمبلی اور جمعیت علماء پاکستان کے صدر ہیں حکومت اور اپوزیشن دونوں آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ماضی میں جب بھی ملک میں کوئی بحران آیا تو آپ نے بروقت نہ صرف حکمرانوں کو متنبہ کیا بلکہ ملک و قوم کو بحران سے نکالنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ کراچی کی صورت حال سے آپ مکمل آگاہ ہیں کہ روزانہ درجنوں بے گناہ شہریوں اور سرکاری اہلکاروں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اغوا، تشدد، ڈکیتیاں، لوٹ مار، گاڑیاں چھیننے اور جلانے کی وارداتیں عام ہو چکی ہیں بعض علاقے پوری پوری رات فائرنگ سے گونجتے رہتے ہیں بلکہ راکٹ لانچر کی کارروائیاں بھی شروع ہو چکی ہیں۔ اہلیان کراچی اس گھمبیر صورت حال سے شدید خوف و ہراس میں مبتلا ہیں کاروبار ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں روز کے کمانے والے فاقہ کشی پر مجبور ہیں حکومت امن و امان قائم کرنے میں ناکام ہوتی نظر آ رہی ہے شاید اس لیے کہ کراچی کے مسئلے کا حل ریاستی تشدد اور بے گناہ افراد کی پکڑ دھکڑ نہیں بلکہ سیاسی مذاکرات کے ذریعے ممکن ہے۔

محترم! کوئی بھی محب وطن شخص دہشت گردوں کی حمایت نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہم دہشت گردوں کی طرفداری کرتے ہیں لیکن دہشت گردوں کی آڑ میں بے گناہ شہریوں کی پکڑ دھکڑ اور انہیں جھوٹے مقدمات میں ملوث کرنا مسئلے کا حل نہیں اس سے صورت حال بہتر ہونے کی بجائے مزید بگڑنے کا اندیشہ ہے۔

جناب والا! آپ ممتاز مذہبی رہنما اور سیاستدان ہیں دیگر رہنماؤں سمیت عوام عقیدت اور عزت و احترام آپ کی بے حد عزت کرتے ہیں لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں حکومت کو آمادہ کیا جائے کہ وہ کراچی میں حالات بہتر بنانے کے لیے عوامی مینڈیٹ رکھنے والی سیاسی تنظیم اور عوام میں جڑیں رکھنے والی جماعتوں کو اعتماد میں لے شاید اس طرح حالات بہتر ہو جائیں۔

محترم! اگر کراچی کے مسئلے کو بروقت حل نہ کیا گیا تو خدانخواستہ کوئی سانحہ بھی رونما ہو سکتا ہے جس کی ذمہ داری نہ صرف حکومت بلکہ عوام میں اثر و رسوخ کے حامل قومی سیاستدانوں پر ہوگی۔ امید ہے کہ کراچی کے مسئلے پر خصوصی توجہ دیں گے جس کے لیے بحیثیت تمام محب وطن شہری آپ کے بے حد شکر گزار ہوں گے۔ شکریہ

والسلام

نیک خواہشات کے ساتھ آپ کا مخلص

6/7/95

محمد سلیم قادری کنوینر سنی تحریک

عزت مآب جناب گورنر سندھ کراچی!

جناب عالی!

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ محکمہ تعلیم کی اسٹیرنگ کمیٹی نے تعلیمی اداروں سے شب معراج، شب قدر اور گیارہویں شریف کی چھٹیاں ختم کردی ہیں۔ جو ایک زمانے سے تعلیمی اداروں میں رائج تھیں جناب والا! چاہیے تو یہ تھا کہ اہم مذہبی ایام کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے نصاب تعلیم میں ان مذہبی ایام کے عنوانات پر مضامین شامل کئے جاتے چہ جائے کہ ان ایام کی اہمیت کو اجاگر کئے جانے والی چھٹیاں ہی ختم کردی جائیں جناب والا! اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی مملکت کہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے میں اہم مذہبی ایام پر دی جانے والی چھٹیاں ختم کرنا سراسر ظلم ہے ناانصافی، اور طلباء کو مذہبی ایام کی اہمیت سے بے بہرہ کرنے کے مترادف ہے۔ جناب والا! شب معراج، شب قدر اور گیارہویں شریف جیسے اہم مذہبی ایام پر چھٹیاں ہونے کی وجہ سے طلباء میں ان کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ اور وہ مساجد مین جا کر علماء کرام سے ان ایام کی فضیلت اور فضائل سنتے تھے۔ اور راتوں کو جاگ کر عبادت کرتے تھے۔ لیکن چھٹیاں ختم کئے جانے کی وجہ سے اب وہ ایسا نہیں کرسکیں گے جناب والا! سے التماس ہے کہ چھٹیاں ختم کیئے جانے والے فیصلے کو نہ صرف کالعدم قرار دلوایا جائے۔ بلکہ ان ایام کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے ان ایام کے عنوانات کو نصاب میں شامل کیا جائے۔ تاکہ نسل نو ان ایام کی اہمیت سے واقف ہو سکے۔ اس مسئلے کے حل پر فوری توجہ دیں گے۔ اللہ آپکا حامی و ناصر ہو شکریہ

والسلام!

آپ کا مخلص
محمد سلیم قادری
مرکزی کنوینز سنی تحریک
11/3/1997

فون: 7761789
2812436

سُنّی تحریک

مرکزی دفتر: فرسٹ فلور مبین پلازہ بابائے اردو روڈ نزد سول اسپتال۔ کراچی

حوالہ ________ مورخہ 11.3.97

عزت مآب جناب گورنر سندھ
کراچی۔

جناب عالی!
بوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ محکمۂ تعلیم کی اسٹیرنگ کمیٹی نے تعلیمی اداروں سے شب معراج، شب قدر اور گیارہویں شریف کی چھٹیاں ختم کردی ہیں جو ایک زمانے سے تعلیمی اداروں میں رائج تھیں۔
جناب والا! ہونا تو یہ تھا کہ اہم مذہبی ایام کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے نصابِ تعلیم میں ان مذہبی ایام کے عنوانات پر مضامین شامل کیے جاتے چہ جائیکہ ان ایام کی اہمیت کو اجاگر کیے جانے والی چھٹیاں ہی ختم کردی جائیں۔
جناب والا! اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی مملکت کہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے میں اہم مذہبی ایام پر دی جانے والی چھٹیاں ختم کرنا سراسر ظلم، ناانصافی اور طلبہ کو مذہبی ایام کی اہمیت سے بے بہرہ کرنے کے مترادف ہے۔
جناب والا! شب معراج، شب قدر اور گیارہویں شریف جیسے اہم مذہبی ایام پر چھٹیاں ہونے کی وجہ سے طلبہ میں ان ایام کی اہمیت اجاگر ہوتی تھی اور وہ مساجد میں جاکر علماء کرام سے ان ایام کی فضیلت اور فضائل سنتے تھے اور راتوں کو جاگ کر عبادت کرتے تھے لیکن چھٹیاں ختم کیے جانے کی وجہ سے اب وہ ایسا نہیں کرسکیں گے۔
جناب والا! ہے التماس ہے کہ چھٹیاں ختم کیے جانے والے فیصلے کو نہ صرف کالعدم قرار دلوایا جائے بلکہ ان ایام کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے ان ایام کے عنوانات کو نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ نسلِ نو ان ایام کی اہمیت سے واقف ہو سکے۔
امید ہے کہ جناب والا! اس مسئلے کے حل پر فوری توجہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ شکریہ

والسلام
آپ کا مخلص
1/3/97
محمد سلیم قادری
مرکزی کنوینر سنی تحریک

عزت مآب جناب میاں محمد نواز شریف صاحب
سابق وزیر اعظم واپوزیشن لیڈر قومی اسمبلی پاکستان
السلام علیکم!

آپ اپوزیشن لیڈر، سابق وزیر اعظم، پرعزم سیاست دان اور کروڑوں پاکستانیوں کے دل کی دھڑکن ہیں ملکی سیاست کا اہم ستون ہونے کے ناطے آپ کی توجہ کراچی کے مسئلے کے جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کراچی شہر اور اس کے باسی جن اذیت ناک صورتحال سے گذر رہے ہیں شاید اس کا آپ کو بخوبی علم ہو گا کہ روزانہ درجنوں بے گناہ شہریوں کے ساتھ ساتھ سرکاری اہلکاروں کا قتل ہو رہا ہے، اغوا، تشدد، ڈکیتیاں، لوٹ مار، گاڑیاں چھننے، اور جلائے جانے کی وارداتیں عام ہو چکی ہیں۔ بعض علاقے پوری پوری رات گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونجتے رہتے ہیں۔ جب کہ راکٹ لانچر کی کاروائیاں بھی شروع ہو چکی ہیں اہلیان کراچی اس گھمبیر صورتحال سے شدید خوف حراس میں مبتلا ہیں کاروبار ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں روزی کمانے والے فاقہ کشی پر مجبور ہیں حکومت امن وامان قائم کرنے میں ناکام ہو چکی ہے شاید اس لئے کہ کراچی کے مسئلے کا حل ریاستی تشدد اور گرفتاریاں نہیں بلکہ سیاسی ڈائیلاگ کے ذریعے ممکن ہے۔ جناب والا! کوئی بھی محبّ وطن شخص دہشتگردوں کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ہم دہشتگردوں کی طرف داری کرتے ہیں لیکن دہشت گردوں کی آڑ میں بے گناہ شہریوں کی گرفتاریاں اور انہیں جھوٹے مقدمات میں ملوث کرنا مسئلے کا حل نہیں اس سے صورت حال بہتر ہونے کے بجائے مزید بگڑتی جا رہی ہے۔

آپ چونکہ قائد حزب اختلاف بھی ہیں اور ملک کے عوام کے ساتھ ساتھ دیگر سیاسی پارٹیوں کے رہنما آپ پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ کراچی کے مسئلے کو نہ صرف قومی اسمبلی میں اٹھایا جائے بلکہ کراچی میں عوامی مینڈیٹ رکھنے والی سیاسی تنظیم کے سربراہ سے اپیل کی جائے کہ وہ امن کے قیام کے لئے اپنا اثر ورسوخ استعمال

کریں۔

جناب والا! اگر کراچی کے مسئلے پر بروقت توجہ نہ دی گئی تو یہ ناسور کی شکل اختیار کر جائے گا اور پھر شاید اس کے علاج ممکن نہ ہو لہذا کراچی کی صورت حال پر قابو پانے کیلئے نہ صرف حکومت پر دباؤ ڈالا جائے بلکہ عوامی مینڈیٹ رکھنے والی تنظیم کے سربراہ سے بھی تعاون حاصل کیا جائے۔ والسلام!

نیک خواہشات کے ساتھ آپ کا مخلص

محمد سلیم قادری

مرکزی کنوینر سنی تحریک

فون نمبر 7761789
2812436

سُنّی تحریک

مرکزی دفتر: فرسٹ فلور مبین پلازہ بابائے اردو روڈ نزد سول اسپتال۔ کراچی

حوالہ ______ مورخہ 24. 6. 95

حضرت صاحب جناب میاں محمد نواز شریف صاحب
سابق وزیراعظم و اپوزیشن لیڈر قومی اسمبلی پاکستان
السلام علیکم!

آپ اپوزیشن لیڈر، سابق وزیراعظم، محترم سیاستدان اور کروڑوں پاکستانیوں کے دل کی دھڑکن ہیں ملکی سیاست کا اہم ستون ہونے کے ناطے آپ کی توجہ کراچی کے مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کراچی شہر اور اس کے باسی جن اذیت ناک صورتِ حال سے گزر رہے ہیں شاید اس کا آپ کو بخوبی علم ہوگا کہ روزانہ درجنوں بے گناہ شہریوں کے ساتھ ساتھ سرکاری اہلکاروں کا قتل ہو رہا ہے اغوا، تشدد، لوٹ مار، ڈکیتیاں، کاروں چھیننے اور جلانے کی وارداتیں عام ہو چکی ہیں بعض علاقے پوری پوری رات گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونجتے رہتے ہیں جبکہ راکٹ لانچر کی کارروائیاں بھی شروع ہو چکی ہیں اہلیانِ کراچی شہر کی گھمبیر صورتِ حال کے پیشِ نظر سخت خوف و ہراس کا شکار ہیں کاروبار ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں روز کا کمانے والے فاقہ کشی پر مجبور ہیں حکومتِ سندھ امن و امان قائم کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے شاید اس لیے کہ کراچی کے مسئلے کا حل ریاستی تشدد اور گرفتاریاں نہیں بلکہ سیاسی ڈائیلاگ کے ذریعے ممکن ہے جناب والا! کوئی بھی محبِ وطن شخص دہشت گردوں کی حمایت نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہم کسی کی طرفداری کر رہے ہیں لیکن دہشت گردوں کی آڑ میں بے گناہ شہریوں کی گرفتاریاں اور انہیں جھوٹے مقدمات میں ملوث کرنا مسئلے کا حل نہیں اس سے صورتِ حال بہتر ہونے کی بجائے مزید بگڑتی جا رہی ہے۔

آپ چونکہ قائدِ حزبِ اختلاف بھی ہیں اور ملک کے عوام کے ساتھ ساتھ دیگر سیاسی پارٹیوں کے رہنما آپ پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ کراچی کے مسئلے کو نہ صرف قومی اسمبلی میں اٹھایا جائے بلکہ کراچی میں عوامی مینڈیٹ رکھنے والی سیاسی تنظیم کے سربراہ سے اپیل کی جائے کہ وہ امن کے قیام کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

جناب والا! اگر کراچی کے مسئلے پر بروقت توجہ نہ دی گئی تو یہ ناسور کی شکل اختیار کر جائے گا اور پھر شاید اس کا حل بھی ممکن نہ ہو لہٰذا کراچی کی صورتِ حال پر قابو پانے کے لیے نہ صرف حکومت پر دباؤ ڈالا جائے بلکہ عوامی مینڈیٹ رکھنے والی سیاسی تنظیم کے سربراہ سے بھی تعاون حاصل کیا جائے۔ شکریہ

والسلام
نیک خواہشات کے ساتھ آپ کا مخلص
محمد سلیم قادری
مرکزی کنوینر سنی تحریک

انٹرویو

آپ نے قائد سلیم قادری شہید کے مکتوبات ملاحظہ فرمائے آئیے اب ذرا قائد سلیم قادری کے گھرانے کے جذبات بھی پڑھتے چلیں اور اپنا ایمان تازہ کریں۔

قائد کی زوجہ کے تأثرات وجذبات

جب کراچی گیا تو بلال قادری بھائی سے ملاقات کی اور ایک پرچی پر سوالات لکھ کر پیش کیے کہ اپنی والدہ محترمہ سے ان کے جوابات لکھوا کر عنایت فرمائیں جس پر بلال بھائی نے شفقت فرمائی اور میرے سوالات کے جوابات اپنی والدہ محترمہ سے لکھوا کر عطا کر دیے کون سے سوالات تھے اور ان کے جوابات کیا تھے آئیے ملاحظہ کرتے ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ کو یاد ہے آپ قائد سنی تحریک کے نکاح میں کب آئیں؟

جواب:۔ جی قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری نے اپنا ازدواجی سفر 13 مارچ 1986ء میں شروع کیا جب میں بطور شریک حیات ان کی زندگی میں شامل ہوئی۔

سوال:۔ سلیم قادری شہید کیسی شخصیت تھے آپ نے تو ان کو بہت قریب سے دیکھا؟

جواب:۔ جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری بہت اچھے انسان تھے اور باعمل شخصیت کے مالک تھے شریک حیات ہونے کی حیثیت سے میں نے ان کی زندگی کے بہت سے نشیب وفراز دیکھے مگر حیرت انگیز طور پر وہ ایک صابر وشاکر انسان تھے۔

سوال:۔ سلیم قادری شہید کی جلال بھری طبیعت یا ان کی تنظیمی مصروفیت نے کبھی آپ کو پریشان کیا؟

جواب:۔ سلیم قادری شہید اصول پسند انسان تھے بلاوجہ جلال میں نہیں آتے تھے اور نہ ہی تنظیمی کاموں میں مصروفیت نے ہمیں پریشان کیا بلکہ میں اپنے آپ کو سعادت مند بیوی

سمجھتی ہوں میرے شوہر نے اس قدر اسلام کی خدمت کی ہے جو کہ میرے لیے باعث فخر ہے نہ کے باعث پریشانی۔

سوال:۔ گھر میں کھانا وغیرہ کون پکاتا تھا؟ اور کیا چیز کھانے میں پسند کرتے تھے؟

جواب:۔ جی الحمدللہ قائد تحریک اور اپنے بچوں کے لیے کھانا میں ہی بناتی تھی اور قائد تحریک کو میرے ہاتھوں کی مٹن کڑاہی بہت پسند تھی۔

سوال:۔ سب سے زیادہ کس بچے سے محبت کرتے تھے اور بچوں سے رویہ کیسا تھا؟

جواب:۔ بچوں میں سب سے زیادہ چھوٹے بیٹے محمد اویس رضا عطاری سے محبت کرتے تھے اور سب بچوں سے رویہ بہت اچھا تھا ہر وقت بچوں کی اچھی تربیت کا ذہن رکھتے تھے گھر میں جب بھی تنظیمی کاموں سے فراغت ملتی بچوں کے ساتھ وقت گزارتے ان کی توتلی باتوں سے محظوظ ہوتے سب کو بہت پیار کرتے۔

سوال:۔ کیا آپ کو رشتہ داروں کے ہاں لیکر جاتے تھے؟

جواب:۔ کیونکہ جرنیل اہل سنت ہر وقت سنیت کے کام میں مصروف عمل رہتے تھے کبھی اپنا فضول وقت نہیں گزارتے تھے جب وقت ملتا کسی نہ کسی کام میں مصروف ہو جاتے اس لیے رشتہ داروں میں جانے کے لیے بہت کم وقت ملتا تھا ان کی مصروفیات کی وجہ سے میں نے کبھی جانے کی فرمائش نہیں کی جب اشد ضرورت ہوتی تب لے بھی جاتے تھے۔

سوال:۔ آپ ان کے لیے اکثر کیا دعا مانگتی تھیں؟

جواب:۔ ویسے تو میں نے ان کے لیے بہت سی دعائیں مانگی۔ مگر سب سے زیادہ جو میں نے اپنے رب سے دعا مانگی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو دشمنوں سے محفوظ رکھے اور زیادہ سے زیادہ سنیت کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال:۔ ہر موقع پر اپنی بات منواتے یا آپکی بھی مانتے تھے؟

جواب:۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے کبھی اپنی بات منوانے کے لئے اصرار کرنے کی نوبت ہی نہ آتی کیونکہ ہماری جو بھی ضرورت تھی وہ بروقت پوری ہو جاتی تھی۔ میری ہر بات مانتے کبھی کبھار مس ہو بھی جاتی تو یاد کروانے پر لے آتے ہمارے درمیان کبھی تلخ کلامی

نہیں ہوئی بہت اچھی زندگی گذاری ہے۔

سوال:۔ شہادت کے خوف سے کبھی آپ نے ان کو تنظیمی کام کرنے سے روکا؟

جواب:۔ جی نہیں شہادت کے خوف سے کبھی بھی میں نے ان کو تنظیمی کام سے نہیں روکا بلکہ میں فخر محسوس کرتی تھی۔ کہ میرا شوہر دین حق کی خدمت میں مصروف رہتا ہے البتہ انکو احتیاط کا ضرور کہتی تھی کہ اپنی حفاظت کے بھی انتظامات کیا کریں کیونکہ اپنی حفاظت کے لیے انتظامات کرنا شریعت کے منافی نہیں باقی مرنا تو سب نے ہے اگر شہادت کی موت مرجائیں تو اور کیا چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی راہ میں قبول فرمائے۔

سوال:۔ قائد محترم کی شہادت سے پہلے اور بعد میں گھر کے اخراجات کیسے پورے ہوتے؟

جواب:۔ صاف ظاہر ہے گھر کے اخراجات تو گھر کے سربراہ کے ذمہ ہوتے ہیں۔ ان کی غیر موجودگی میں بہت فرق پڑ جاتا ہے جب جرنیل اہل سنت حیات تھے اس وقت گھر کے حالات بہت اچھے تھے ان کی شہادت کے بعد بچے بھی جوان ہو گئے اخراجات بھی بڑھ گئے ہیں لیکن اللہ و رسول ﷺ کا کرم ہے اتنا ہوتا ہے صبر و شکر کر کے کھا لیتے ہیں اور اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔

سوال:۔ سلیم قادری شہید سے متعلق کچھ اور بتانا چاہیں گی؟

جواب:۔ آپ مہمان نوازی بہت اچھی کرتے تھے گھر آئے مہمان کو بغیر کھانا کھائے نہیں جانے دیتے تھے نماز کے بہت پابند تھے اور سب گھر والوں کو بہت سختی سے نماز کی پابندی پر زور دیتے۔ کبھی کسی پریشانی سے گھبراتے نہیں تھے لیکن ان کے جگری دوست محمد سلیم رضا کی شہادت نے ان کو بہت پریشان کیا اکثر اوقات ان کو یاد کر کے آبدیدہ ہو جاتے تھے مجھے اکثر فرمایا کرتے میری شہادت کسی بھی وقت ہو سکتی ہے تم ذہنی طور پر تیار رہنا کسی بھی وقت آپ کو خبر مل سکتی ہے لیکن میری شہادت کے بعد کبھی ایسی حرکت نہ کرنا کہ میں روز قیامت شرمندہ ہوں ہر وقت پردہ کی پابند رہنا اور صبر کرنا اور بچوں کو بھی صبر کی تلقین کرنا۔

سوال:۔ شہادت والے دن قائد محترم کی کیا مصروفیت رہی؟

جواب:۔ شہادت سے پہلی رات کا ابتدائی حصہ یوم رضا کی تیاریوں کے سلسلے میں کار کنان سے ٹیلیفونک رابطے کیے۔ تحریری ورک کیا رات کا آخری حصہ نوافل میں گزارا فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد 10 بجے تک آرام کیا پھر جمعہ کی تیاری میں مشغول ہو گئے جمعہ کے لیے جاتے وقت ایک بار پورے گھر کو دیکھا جھولے میں لیٹی بیٹی کو پیار کیا اور دعا دیتے ہوئے رخصت ہو گئے۔

سوال:۔ قائد محترم کی شہادت والے دن آپ کے جذبات کیا تھے سنی ماؤں بہنوں کو کیا پیغام دینا چاہئیں گی؟

جواب:۔ میرے سر تاج اور سنیوں کے قائد کی شہادت پر میرے جذبات الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتے میں اس کی رضا پر راضی ہوں مسلمان ماؤں بہنوں بیٹیوں کو یہی پیغام دوں گی کہ جو اچھے کام کریں ان کا ساتھ دو کیونکہ غلامی رسول ﷺ میں جان بھی قربان ہے گھر کے مسائل سے آدمیوں کو دور رکھو تا کہ یہ سنیت کا کام زیادہ سے زیادہ اور اچھے طریقے سے کر سکیں۔ میں نے اس مقدس جذبے کے تحت اپنے شوہر محمد سلیم قادری شہید کو ہر میدان میں سپورٹ، کیا اور اب اسی مقدس جذبے کے تحت اپنے بیٹے محمد بلال سلیم قادری کو سنیت کے نام پر پیش کر دیا ہے میری دعا ہے اللہ تعالیٰ بلال کو اور ہر سنی نوجوان کو جو سنیت کے لیے کام کرتا ہے اس کو درازی عمر بالخیر عطا فرمائے دشمنوں کی کالی نظر سے بچائے اور ان کو قائد سنی تحریک کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

بیٹی کے جذبات

قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کے شہزادے محمد بلال سلیم قادری کے ذریعے ہم نے سوالات کی ایک پرچی قائد محترم کی شہزادی کو بھیجی تا کہ ہماری بہنیں قائد کی بیٹی کے جذبات وخیال کو جان سکیں قائد محترم کی شہزادی نے کیا جواب لکھ کر بھیجے آیئے ملاحظہ کریں،

سوال: بحیثیت والد آپ نے قائد سنی تحریک کو کیسا پایا؟

جواب: میرے والد صاحب نہ صرف بہت اچھے باپ تھے بلکہ وہ ایک رہبر و رہنماء

بھی تھے ہم سے بہت محبت کرنے والے والد تھے میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا والد صاحب کی زندگی میں ایک سلیقہ اور ڈسپلن تھا ان کا پرابلم یہ تھا ان سے ظلم اور زیادتی ناانصافی برداشت نہیں ہوتی تھی کوئی غریب مدد کے لیے آتا تو فوراً اس کو کچھ نہ کچھ دے دیتے سنیت پر ہونے والے مظالم کو دیکھتے یا کوئی خبر سنتے تو پریشان ہو جاتے ہمیں بھی سنیت کا کام کرنے کا ذہن دیتے رہتے خواتین کی دینی محافل میں شرکت کا ذہن دیتے تھے جب کبھی بیرون ملک یا بیرون شہر جاتے تو واپسی پر ہمارے لئے کپڑے چوکلیٹ اور بہت سے تحائف لاتے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ بیرون شہر گئے ہوں اور ہمارے لیے کچھ نہ کچھ لائے نہ ہوں۔

سوال:۔ آپ کو گھر میں کتنا وقت دیتے تھے اور کیا باہر گھومانے بھی لیجاتے تھے؟

جواب:۔ میرے والد محترم تمام سماجی تنظیمیں مصروفیات کے باوجود ہمیں گھر ٹائم دیا کرتے تھے زیادہ تر رات 8 بجے سے 11 گیارہ بجے تک اور صبح سکول سے پہلے وقت والد صاحب کے ساتھ گزرتا کیونکہ سب بہن بھائی اس وقت کافی چھوٹے ہوتے تھے اور تمام بچوں کی طرح ہم بھی باہر گھومانے کی فرمائش کر دیتے تھے تو اکثر والد صاحب ہمیں رات کو باہر گھومانے لے جاتے تھے زیادہ محبت تو چھوٹے بھائی اویس سے تھی لیکن ہمیں بھی پیار کرتے تھے۔ لیکن والد صاحب اور والدہ کی تربیت کی برکت تھی کہ ہم بھی سب بہن بھائی والد صاحب کو کام میں ڈسٹرب نہیں کرتے تھے جیسے ہی وہ فری ہوتے ہمیں اپنے پاس بلاتے اور پیار کرتے مجھے آج بھی جب وہ لمحات یاد آتے ہیں تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں لیکن میں رب کی رضا پر راضی ہوں۔ میرا باپ شہید ہوا اور قرآن کا حکم ہے شہداء زندہ ہیں۔ مجھے یقین ہے آج بھی والد صاحب ہمارے پاس موجود ہیں کیونکہ شہداء کو اللہ تعالی نے طاقت عطا فرمائی ہے وہ رب کی عطا سے جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔

سوال:۔ سب سے زیادہ کس بات کی تاکید کیا کرتے تھے؟

جواب:۔ ویسے تو والد صاحب ہر اچھا کام کرنے اور برے کام سے باز رہنے کی تاکید کرتے تھے۔ لیکن نماز کی پابندی پر بہت زور دیتے تھے۔ پڑھنے لکھنے کی طرف بھی توجہ دلاتے رہتے تھے۔ کیونکہ ایک پڑھا لکھا انسان ہی ملک وقوم کی ترقی کے لئے اہم کردار ادا

کر سکتا ہے اس کے ساتھ والد محترم پردے پر بہت زور دیتے تھے۔ اللہ کا کرم ہے اور والد صاحب کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ ہم نے بچپن سے پردہ کرنا شروع کر دیا تھا اور الحمد للہ آج بھی ہم سب بہنیں پردہ کی پابند ہیں۔

سوال:۔ جب آپ کو قائد سنی تحریک کی شہادت کی خبر ملی تو اپنے جذبات پر کس طرح قابو پایا؟ سنی بہنوں، بیٹیوں کے لئے کوئی پیغام دینا چاہیں گی؟

جواب:۔ جس بیٹی کا باپ اچانک شہید ہو جائے اس کے جذبات کیا ہوں گے یہ تو اس شہید کی بیٹی ہی کو پتا ہے میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنے جذبات بیان کروں شہادت والے دن کچھ دیر قبل میں نے اپنے باپ کو ہنستے مسکراتے الوداع کیا تھا۔ جلدی لوٹنے کی تاکید کی تھی مجھے کیا پتا تھا کہ میں اپنے باپ کو آخری بار مسکراتا دیکھ رہی ہوں۔ آج وہ اپنے رب کی بارگاہ میں چلے جائیں گے۔ یہ سفران کی زندگی کا سفر ہے۔ اگلی زندگی ہمیں اپنے شفیق والد کے سایہ کے بغیر گذارنی ہے جب والد صاحب کی شہادت کی اطلاع ملی تو بے ساختہ میرے منہ سے انا للہ وانا الیہ راجعون نکلا اور آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی لیکن میں نے اور دیگر اہل خانہ نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ کیونکہ مرنا سب نے ہے مگر میرے والد کی موت تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور سنی حقوق کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے آئی ہے میرے والد کا لہو ضائع نہیں جائے گا۔ ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لائے گا۔ ہمیں حکمرانوں سے انصاف کی کوئی توقع نہیں ہمارا مقدمہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ہے مجھے یقین ہے ہمیں ضرور انصاف ملے گا۔ میرے والد صاحب کے قاتلوں کو بے نقاب کرنے کے لئے دنیا میں ہمارے ساتھ کوئی تعاون کرے نہ کرے لیکن وہ اللہ کے قہر و غضب سے نہیں بچ سکتے۔ ایک نہ ایک دن ضرور کیفر کردار تک پہنچیں گے۔ جب تک ہمارے دم میں دم اور جسم میں خون کا قطرہ ہے ہم اپنے والد صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کا مشن آگے بڑھاتے رہیں گے۔ اسی مقدس جذبے کے تحت ہم نے اپنے بھائی بلال سلیم قادری کو میدان میں اتارا ہے تا کہ وہ بھی ہمارے والد صاحب کی طرح خوب سنیت کی خدمت کرے اللہ ان کی حفاظت فرمائے اور زیادہ زیادہ سے سنیت کا کام کرنے

کی توفیق عطا فرمائے۔اے میری سنی بہنوں! آپ ہمت کرو اپنے بھائیوں کو دین کا کام کرنے کے لئے میدان عمل میں پیش کرو آج سنیت پر ظلم ہو رہا ہے ہمارے گھر میں تین جنازے آئے مگر ہم نے پھر بھی ہمت نہیں ہاری تحفظ ناموس رسالت ﷺ، سنی حقوق کیلئے ہم ایک بلال بھائی تو کیا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں میری آپ بہنوں سے درخواست ہے کہ آپ بھی سنیت کے کاموں میں اپنے بھائیوں بیٹوں کو شامل کریں تا کہ ہماری آخرت سنور جائے۔اور کل بروز قیامت عرض کریں یارسول اللہ ﷺ میں ہی وہ بہن ہوں جس کے بھائی نے آپ کی ناموس پر جان قربان کی تھی۔اللہ تعالیٰ ہمیں سنیت کا درد عطا فرمائے۔

قائد کی والدہ کے جذبات و تأثرات

سوال:۔ آپ اہل سنت کے عظیم قائد و محسن کی ماں ہیں آپ کی تربیت اور اللہ کی رحمت سے وہ یہاں تک پہنچے کیا آپ ان کے بارے میں آج ہمیں کچھ بتانا پسند کریں گی؟

جواب:۔ سلیم قادری بہت اچھا فرمانبردار اور باعمل بیٹا تھا میں ان کے ساتھ ہی رہتی تھی وہ جب بھی باہر سے آتے تو سلام کرتے جب جاتے تو پیار لے کر جاتے سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے۔کسی سے زیادہ فری نہیں ہوتے تھے کام سے کام رکھتے تھے۔جب بھی باہر سفر پر جاتے دعا کرواتے جب واپس آتے تو بچوں کے ساتھ ساتھ میرے لئے بھی کچھ نہ کچھ ضرور لاتے۔اکثر ان کی عادت تھی میرے لئے کپڑے لاتے تھے۔، دبئی گئے پھر انڈیا گئے وہاں سے بھی میرے لئے کپڑے لائے۔۔

ایک گھر میں رہتے ہوئے بعض اوقات کسی مسئلہ پر میرے اور بہو (سلیم قادری کی زوجہ) کے درمیان شکر رنجی ہو جاتی تو سلیم قادری ہمارے معاملے میں نہ آتے۔اگر میں ان کو کبھی اس کی زوجہ کی شکایت کر دیتی تو فرماتے ماں جی مجھے کیا کہتی ہیں بیاہ کے بھی تو آپ لائی ہیں آپ خود ہی سمجھا دیں اگر زوجہ کوئی شکایت کرتی تو ان کو بھی اسی طرح کا جواب دیتے کہ آپ کی ماں ہے خود ہی بات کر لو۔

سب سے اہم بات کہ کبھی میری کسی بات پر غصے کا اظہار نہیں کیا۔اگر کبھی میری کوئی

بات ناگوار گذرتی تو بالکل خاموش ہو جاتے کوئی جواب نہ دیتے، بعد میں اپنی بہن کو بولتے باجی ماں جی سے کہیں وہ ایسی بات نہ کیا کریں شریعت نے مجھ پر ان کی اطاعت لازم کی ہے اگر میں ان کے آگے بولوں گا تو خدا ناراض ہو گا۔

جب بھی بہت زیادہ ٹینشن ہوتی سوائے بہن کے کسی کو نہیں بتاتے تھے ان کے ساتھ بہت محبت تھی۔ روزانہ بہن کے گھر جانا ان کی عادت تھی شہادت والے دن بھی اس بہن کے گھر گئے تھے اور بہن کا سہاگ الطاف حسین قادری بھی ان کی ہمراہ ہی شہید ہوا۔

سوال:۔ سلیم قادری کے عظیم کارناموں کی جب آپ کو خبر ملتی تو آپ کیا محسوس کرتی تھیں اور کوئی ایسا یادگار لمحہ بتائیں گی۔ جب آپ کو اپنے پیارے بیٹے سلیم قادری پر بہت پیار آیا ہو اور آپ کی ممتا نے آپ کو بے چین کر دیا ہو؟

جواب:۔ میرا بیٹا نیک صالح متقی تھا اور مجھے اپنے بیٹے پر یقین تھا کہ کبھی اس کی شکایت نہیں آئے گی۔ یہ جو کرے گا، مسلک اور سنیت کے لئے اچھا کرے گا اور مجھے ان سے ہر وقت اچھے کی امید رہتی تھی، جب بھی مجھے ان کے کسی اچھے کارنامے کی خبر ملتی میں بہت خوش ہوتی اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاتی کہ میرا رب میرے بیٹے سے اپنے دین کا کام لے رہا ہے۔ ایک بار میں ممبئی گئی ہوئی تھی سلیم قادری شہید تنظیمی دورے پر رحیم یار خان گئے اور وہاں انتظامیہ سے کوئی مسئلہ بن گیا جس کی مجھے کئی متضاد اطلاعات ملنا شروع ہو گئیں، میری بہو (سلیم قادری کی زوجہ محترمہ) امید سے تھیں (بچے کی ولادت ہونے والی تھی) میں فوری طور پر ممبئی انڈیا سے کراچی پہنچی میں نے بہت منتیں مانی، دعائیں کیں نوافل پڑھے اس وقت مجھے سلیم پہ بہت پیار آیا تھا لیکن میں نے موت کے ڈر سے کبھی بھی اپنے بیٹے کو سنیت کا کام کرنے سے منع نہیں کیا تھا اور نہ ہی کبھی دل میں ایسا خیال آیا، کیونکہ جس کی دی ہوئی جان ہے، اسی کے دین کی خدمت کے لئے وہ نکلا تھا وہی اس کی حفاظت بھی کرتا تھا۔

سوال:۔ کیا آپ نے یا آپ کے شوہر نے کبھی سلیم قادری کو منع کیا کہ بیٹا تنظیموں میں نہیں جانا یا ان کے ساتھ کام نہیں کرنا؟

جواب:۔ ویسے تو سلیم قادری شہید کی سوچ بچپن سے ہی مذہبی تھی لیکن جب یہ کالج میں گیا تو تب دعوت اسلامی کے ساتھ منسلک ہوا۔ اس کو دعوت اسلامی میں جاتا دیکھ کر سلیم کے والد نے مجھے کہا سلیم دیو بندیوں کی جماعت میں شامل ہو رہا ہے اس کو منع کرو میں نے سلیم سے بڑے بیٹے اقبال کو کہا اقبال یہ سلیم آج کل دیو بندیوں سے اٹھتا بیٹھتا ہے ان کی جماعت کا ممبر بن رہا ہے اس کو منع کرو۔ تو میرے سوال پر میرے بیٹے اقبال نے بتایا نہیں ماں الیاس قادری دیو بندی نہیں اور نہ ہی دعوت اسلامی دیو بندیوں کی جماعت ہے، بلکہ وہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والے ہیں اور الیاس عطار قادری صاحب پیر بھی ہیں ہم لوگ ان کے مرید بن رہے ہیں۔ جب میں نے سارا معاملہ سلیم کے والد کو بتایا تو وہ بولے چلو پھر خیر ہے۔

سوال:۔ سلیم قادری شہید کے کاموں سے کبھی آپ کو یہ خوف لاحق نہیں ہوا کہ یہ شہید ہو جائیں گے؟

خیال تو آتا تھا لیکن ایسا سوچ کر کام کرنے سے منع نہیں کیا تھا۔ وہ مجھے اکثر کہا کرتے تھے کہ میری موت خدا کی راہ میں ہو گی مگر آپ نے رونا دھونا نہیں اور نہ ہی باہر آنا ہے اور نہ ہی بیوی بچوں کو میری شہادت پر باہر نکل کر رونے دینا بلکہ صبر کرنا اور پردے کی پابندی کرتے رہنا۔ میرا بیٹا دل والا تھا۔ اور شیر تھا کسی میں ہمت نہیں تھی کہ میرے لال سے مقابلہ کرتا دشمن نے بھی چھپ کر وار کیا۔ اگر اتنی ہمت تھی تو سامنے نکل کر حملہ کرتے گیدڑ کی طرح چھپ کر کیوں حملہ کیا؟ آج جب اپنے پوتے بلال قادری کے لئے وہی گاڑی دیکھی جس میں میرا لال سلیم قادری، میرا داماد الطاف قادری، میرا پوتہ انیس قادری شہید ہوئے تھے۔ تو مجھے ان شہداء کی بہت یاد آئی۔

آج بلال سلیم قادری اپنے باپ کی جگہ سنبھالنے آیا ہے ایک ماں ہونے کے ناطے میرا دل سہما سہما رہتا ہے جب جاتا ہے تو واپسی تک دعا مانگتی رہتی ہوں۔ موت سے ڈر نہیں لگتا مرنا تو سب نے ہے، شہید ہوں گے تو نام قیامت تک زندہ رہے گا۔ آخرت میں انعام ملے گا مگر انسان ہوں ایک شہید کی ماں ایک شہید کی ساس اور ایک شہید کی دادی ہوں اپنی آنکھوں سے خون میں لت پت لاشے دیکھے ہیں اس لئے محبت کے آنسو آجاتے

ہیں۔موت سے نہیں ڈرتی موت آتی ہے آئے دین کا کام نہیں چھوڑیں گے۔

سوال:۔آپ ایک شہید کی ماں ایک شہید کی ساس اور ایک شہید کی دادی ہیں۔یہ آپ کی دین کے لئے بڑی قربانی ہے کیا آپ ہماری مسلمان ماؤں بہنوں کو کوئی پیغام دینا چاہیں گی؟

جواب:۔میرا سب کو یہی پیغام ہے دین کا کام کرو موت کے ڈر سے دین کا کام نہیں چھوڑو اور اپنے مردوں کو بھی دین کا کام کرنے کا کہو۔مگر اپنی حفاظت بھی ضروری ہے۔کارکنان سے بھی اپیل کرتی ہوں اپنے قائد سلیم قادری شہید کی سیرت پر عمل کرو۔اپنے ماں باپ کا دل نہ دکھاؤ۔ان کو راضی رکھو،نماز کی پابندی کرو،گھروں میں پردہ رائج کرو،رزق حلال کھاؤ،کسی کو شکایت کا موقع نہ دو۔

اللہ تعالیٰ سنی تحریک کے تمام کارکنان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ان سے اپنے دین کی خدمت زیادہ سے زیادہ لے۔جن ماؤں کے بیٹے جن بہنوں کے بھائی،جن بچوں کے باپ،جن دلہنوں کے شوہر شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سنی ترجمان

قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کی شہادت پر ماہنامہ سنی ترجمان کا ایک خصوصی نمبر شائع ہوا تھا بغیر کسی کمی بیشی کے اچھی نیت کے ساتھ اپنی کتاب میں شامل کر رہا ہوں تا کہ آپ کی معلومات میں اضافہ ہو رسالے کے تمام مضامین اور رپورٹس اسی حالت پر ہیں جس طرح سنی ترجمان میں شائع ہوئیں۔

قرآن کا قانون خون کا بدلہ خون

آخر ظلم کب تک؟

18 مئی نماز جمعہ کی امامت وادیگی کے لئے جانے والے قافلے کی قیادت ہم سب کے قائد محمد سلیم قادری اور ان کے بہنوئی الطاف حسین جونیجو، بھتیجے حافظ انیس قادری، ڈرائیور عابد بلوچ، گن مین حفیظ رضا، کو بلدیہ ٹاؤن میں شہید اور صاحبزادہ بارہ سالہ بلال رضا قادری، صاحبزادہ اویس رضا اور بھتیجے احمد رضا کو نام نہاد سپاہ صحابہ کے دہشت گردوں نے بزدلانہ وار کر کے یزیدیت کی یاد تازہ کر دی قائد نے اپنا سب کچھ قربان کر کے حسینیت کو زندہ کر دیا حملہ آوروں کا ساتھی ارشد پولکا گن مین کی جوابی فائرنگ سے موقع پر ہلاک ہو گیا۔ حکومت اب تک قاتلوں حملہ آوروں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کرنے میں کامیاب کیوں نہیں؟

سنیوں کے ساتھ مظالم کا سلسلہ آخر کب تک؟

ان مظالم کا راستہ کون روکے گا؟

دہشت گرد مخالفین اہل سنت کے سامنے حکومتی بے بسی کیوں؟

آخر حکومت وہابیوں، دیوبندیوں کو اعلیٰ وزارتوں اور عہدوں سے کیوں نواز رہی ہے؟

نام نہاد سپاہ صحابہ، دیوبندیوں کو وفاقی وصوبائی مذہبی امور کی وزارت دینا حکومت کی

کھلی جانبداری نہیں؟

اے دردمند سنیوں! کیا آپ ان مظالم پر خاموش رہیں گے؟

کیا ڈر کر کام کرنا ہے اگر سلیم قادری کی طرح سینہ تان کر وہابیت کا مقابلہ کرنا ہے تو پھر اٹھ کھڑے ہوں اور شہیدوں کے خون اور مظالم کا بدلہ لینے کے لئے پاک سرزمین سے وہابیت، دیوبندیت کو نیست و نابود کر دو۔ (سنی تحریک)

اداریہ

حضور سرورِ کونین ﷺ نے جب اعلان نبوت فرمایا اور حق کی طرف دعوت دی، اس وقت سے حق کے خلاف سازشوں کا جال بچھنا شروع ہوا مگر باطل قوتیں اسلام کو تمام حربوں کے بعد بھی نہ روک سکیں۔ اسلام اسی طرح پھیلتا رہا، اور بطحا کی سرزمین سے شرق و غرب تک جا پہنچا۔ یہود و نصاریٰ اور ان کے ایجنٹوں نے کبھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو شہید کیا تو کبھی کربلا کی سرزمین پر بھوک پیاس کے عالم میں نواسہ رسول ﷺ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کو ان کے خاندان کے ہمراہ شہید کر دیا۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کو اسلام کی خاطر نجانے کن کن تکالیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اسلام کے جرنیل حضرت خالد بن ولید، محمد بن قاسم، سلطان صلاح الدین ایوبی، محمود غزنوی، طارق بن زیاد، اور ٹیپو سلطان نے اسلام کے لئے کن کن تکالیفوں کا سامنا کیا تاریخ بھری پڑی ہے۔ انہی جرنیلوں اور اکابرین کی بدولت اسلام ہم تک پہنچا۔ پھر انگریزوں اور ان کے ایجنٹ لارنس آف عریبہ عبدالوہاب نجدی نے اسلام کے خلاف نت نئے طریقوں سے اسلام کے خلاف سازشیں کیں ان سازشوں کے نتیجے میں اسلام کے نام نہاد ٹھیکدار منظر پر آئے۔ ان سازشوں کی قلعی کھولنے کے لئے علامہ فضل حق خیر آبادی نے اعلان جہاد کیا۔

نام نہاد مولویوں کی مذموم حرکتوں کے خلاف وقت کے مجدد اور ہمارے امام اہل سنت مجدد دین و ملت محدث اعظم مبلغ اسلام مولانا الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ

علیہ نے علم جہاد بلند کیا۔ اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے رکھ دیا۔

اعلی حضرت کے اسی مشن کو سنی تحریک نے آگے بڑھایا۔ اعلی حضرت کی شمع فروزاں رکھنے کے لئے نہ جانے کیسی تکالیفیں جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری نے برداشت کیں، تاریخ کے انہی باب میں اضافہ ہوا جو ہم جرنیل و اکابرین اسلام کی تاریخوں میں پڑھتے آئے ہیں۔ مشن اعلی حضرت کی تکمیل پر کئی سپاہیوں کی شہادت نے جرنیل اہل سنت کے حوصلوں کو پست نہ ہونے دیا 16 جولائی 1998ء بروز جمعرات اسی مشن کے سالار محمد سلیم رضا نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ مگر اسی مشن کے کارواں میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔

کہ 23 صفر المظفر 1422ھ 18 مئی 2001ء جمعۃ المبارک کو اسلام کے جرنیلوں کے تسلسل کو نماز جمعہ کی امامت کے لئے جانے والے جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کو ان کے رفقاء کے ہمراہ شہید کر دیا گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

یہ سانحہ کی خبر دنیائے اہل سنت پر قیامت صغری ثابت ہوئی۔ مگر محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کی روشن کی گئی بیداری اہل سنت کی یہ شمع ایک نئے جوش و ولولہ کے ساتھ بجھنے کے بجائے مزید فروزاں ہوئی۔ اسی شمع کے روشن ہونے کا بین ثبوت یہ ہے کہ اس قومی نقصان کے باوجود جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی نماز جنازہ میں جس طرح دنیائے اہل سنت نے لاکھوں کی تعداد میں شرکت کی جو اس قومی ہیرو سے محبت و عقیدت کا اظہار کیا وہاں سنی تحریک کے قائدین کی دانشمندی کا ثبوت ہے کہ نماز جنازہ کے ٹھاٹھے مارتے سمندر کو مشتعل نہ کیا۔ اور نہ ہی نماز جنازہ میں لاکھوں عوام اہل سنت و علماء اہل سنت کی از خود شرکت سے کسی قسم کی گڑ بڑ ہوئی مگر حکومتی رویہ کیا رہا سب کے سامنے ہے۔

سنی تحریک کی قیادت نے انتہائی دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ مگر حکومت نے قومی ہیرو جرنیل اہل سنت امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کی واضح نشاندہی کے باوجود قاتل نام نہاد سپاہ صحابہ اور ان کے سرپرست وفاقی و

صوبائی مذہبی امور کے وزیروں کو گرفتار نہ کرنا کیا ملک کی خیر خواہی ہے؟ حکومت کے اس اشتعال انگیز رویے سے حکومت کے خلاف پوری قوم میں اشتعال پھیل رہا ہے جبکہ وزیر داخلہ کے متضاد بیانات سے عوام اہل سنت شدید مشتعل ہیں اور وزیر داخلہ کی اسلحہ واپسی مہم کے ڈرامے سے یہ واضح ہو گیا کہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی قاتل سپاہ صحابہ و جیش محمد حکومت کی ''بی ٹیم'' ہے۔ حکومت قاتلوں اور ان کے سر پرستوں کو کلیدی عہدوں سے بر طرف کر کے انہیں گرفتار کرے اور قرار واقعی سزا دے۔''ورنہ آنے والے وقت' حالات بڑے طوفان کی نشاندہی کر رہے ہیں''

سپاہی سے جرنیل تک کا سفر

جہد مسلسل کی داستان

اے سنیت کا درد رکھنے والو! کیا تم چاہتے ہو کہ مقام عظمت مصطفیٰ ﷺ کا تحفظ ہو، مقام عظمت صحابہ کا تحفظ ہو، مقام عظمت اولیا کا تحفظ ہو، حقوق اہل سنت کا تحفظ ہو، تمہاری مساجد کا تحفظ ہو۔ ایک سنی کو زخم آئے چاہے وہ کسی شہر کا رہنے والا ہو تو پاکستان میں بسنے والا ہر سنی اس زخم کو اپنا زخم سمجھے اور اس ظلم کے خلاف سراپا احتجاج بن جائے تو سنو! اے سنیت کا درد رکھنے والو! تمہیں بیدار ہونا ہوگا۔ حقوق اہل سنت کی اس جنگ میں تکالیفوں کا سامنا کرنا ہوگا کیونکہ تحریکیں پھولوں کا بستر نہیں ہوتیں کانٹوں کی سیج ہوتی ہیں۔ اس راہ میں اپنی جان کا نذرانہ دینا ہوگا۔ سرکار مدینہ ﷺ کی خوشنودی کی خاطر ہمیں بڑی سے بڑی قربانیاں دینی ہیں۔ "ہوسکتا ہے میں بھی اس راہ میں مارا جاؤں" مگر اے سنیت کا درد رکھنے والوں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دیے گئے اس مشن کی خاطر ہاں ہاں جناب والا اعلیٰ حضرت کی روشن کی گئی شمع کی خاطر ہمیں اپنا سب کچھ قربان کرنا ہوگا۔ ہوسکتا ہے ہم اس راہ میں آپ سے جدا ہو جائیں۔ مگر تمہیں اس مشن کی تکمیل کے لیے جدو جہد جاری رکھنا ہوگی تو کیا اے سنیت کا درد رکھنے والوں کیا تم اس جدو جہد میں ہمارا ساتھ دو گے۔

سلیم بھائی قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں
جوانیاں لٹائیں گے مسجدیں بچائیں گے۔

یہ آواز؟ یہ روح اعلیٰ حضرت کی آواز یہ شیروں کی للکار یہ کون ہے؟ جو سنیت کو خواب غفلت سے جگانے کا بیڑہ اپنے سر اٹھائے ہوئے ہے؟ یہ کون ہے جو سرکار مصطفیٰ ﷺ کی

خوشنودی کی خاطر۔ امام اہل سنت مجدد دین وملت محدث اعظم مبلغ اسلام پروانہ شمع رسالت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے مشن کو دنیائے سنیت تک پہچانا چاہتا ہے۔

کون؟ سلیم قادری:

آیئے ان کی صحیفہ حیات کے چند ورق کو دیکھتے ہیں۔

بھارت کے شہر گجرات سے ہجرت کر کے آنے والے محمد ابراہیم قریشی اپنی زوجہ آمنہ بی بی کے ساتھ پاکستان شہر کراچی کے علاقے. نانک واڑہ پان منڈی میں رہائش اختیار کرتے ہیں۔ 1960 میں ان کے گھر دو بیٹوں کے بعد ایک بیٹا جنم لیتا ہے۔ محمد سلیم قریشی ان کے بعد دو بیٹوں نے جنم لیا۔ محمد سلیم قریشی بچپن کے بعد لڑکپن اور شعور کی دہلیز پر قدم رکھتے ہیں۔ 1968 میں بلدیہ ٹاؤن میں رہائش اختیار کی۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بچپن کا ورثہ اس ورثہ کو لے کے آگے بڑھے۔ قرآن مجید کی تعلیم مدرسہ سے حاصل کی۔ میٹرک آل بلدیہ اسکول سے پاس کیا۔ مگر ایک چبھن ہے۔ یہ کون لوگ ہیں۔ جو میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے منکر ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں جو عظمت صحابہ کے منکر ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں جو عظمت اولیاء کے منکر ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو ہمارے مسلک حق اہلسنت وجماعت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کو ہمارے امام ہمارے رہنما چودھویں صدی کے مجدد مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلی نے بے نقاب کیا۔ اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک لڑی میں کیسے پرویا جائے۔ قرآن مجید کی تعلیم حاصل ہوئی۔ تعلیم انٹر تک کی دنیاوی تعلیم اسلامیہ کالج کراچی سے حاصل کی۔ اب کوئی ہے جو کچھ کہہ رہا ہے۔ بہت زور سے کہہ رہا ہے کیا میرے مسلک کو کیا امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مسلک کو اس طرح نقصان پہنچایا جاتا رہے گا اسی طرح سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو عدم تحفظ دیا جاتا رہے گا۔ کیا عظمت صحابہ کی توہین اسی طرح ہوتی رہے گی کیا اہلسنت کی مساجد ہمارے اولیاء کے مزارات پر اس طرح اسلام کے دشمن قبضہ کرتے رہیں گے۔ اگر نہیں تو

پھر

اٹھو! میرے دیئے گئے منشور کو ہر سنی تک پہنچانا محمد سلیم اب محمد سلیم قادری بنے۔ عمر کا وہ حصہ جہاں اس عمر کے جوان زندگی کو اندھیری راہوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ محمد سلیم قادری مسلک اہل سنت کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل ہو چکے ہیں۔ مضبوط عزم لیے بیداری اہلسنت کا علم تھامے آگے بڑھ رہے ہیں۔ چند دوستوں اور بچپن کے ساتھیوں کے ہمراہ علمائے اہلسنت سے ملاقات کر رہے ہیں۔ علمائے اہلسنت سوچ رہے ہیں یہ جوان کون ہے؟ کیا چاہتا ہے؟ محمد سلیم اب محمد سلیم قادری بنے۔ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی بوسیلہ مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ سے حاصل کی۔ اب مسلک اہل سنت کے تحفظ کی پیاس اور بڑھ گئی۔ علمائے اہل سنت اس جوان کو پرکھنے لگ گئے۔ اس نوجوان محمد سلیم قادری کے خیالات کو ایک تحریک کا نام دینے لگے اس نوجوان نے وہ باتیں کہیں جو اعلیٰ حضرت کی آواز ہے۔ انجمن اشاعت اسلام کا قیام انگلیوں پر گنے جانے والے سنی؟ محمد سلیم قادری ان نوجوانوں کے ساتھ ہیں۔ اب اپنے خیالات کو منظم انداز میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ عید الاضحیٰ پر قربانی کے سلسلے میں مسائل پر انکے جوابات علمائے اہلسنت کی رہنمائی سے ایک کتاب لکھی۔ خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی "محمد سلیم قادری کے پیرومرشد مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اس جوان کو داد دے رہے ہیں۔ مسلک اہل سنت کے دفاع کے ساتھ تحریر کا انداز بھی انوکھا ہے مگر اب بھی وہ خیالات محمد سلیم قادری چاہتے ہیں ان کو منظم تحریک کی ضرورت ہے اب 1980 شروع ہوا۔ غیور سنیوں نے سر جوڑ لیے محمد سلیم قادری نے اپنے اہل خانہ کے ہمراہ سعید آباد بلدیہ ٹاؤن میں رہائش اختیار کی۔ سرکار ﷺ کے غلاموں کو ستایا جا رہا ہے۔ کیا کیا جائے۔ محمد سلیم قادری اس سوچ و بچار میں ان سوچوں کو ہر سنی تک پہنچا رہے ہیں۔ علماء اہلسنت کی سرپرستی میں تبلیغ دین کے لیے قرآن مجید کے پیغام کو عام کرنے کے لیے۔ سرکار مدینہ ﷺ کی پیاری پیاری سنتوں کو عام کرنے کے لیے ایک منظم تحریک کی ضرورت ہے۔ محمد سلیم قادری عرف سلیم سعید آباد کے پاس شہر کراچی اندرون سندھ کے سنی ایک دکھ ایک درد لے کر آرہے

ہیں۔ سلیم بھائی ہماری مسجدوں پر قبضے ہورہے ہیں کیا کریں۔ محمد سلیم قادری عرف سلیم سعید آباد کہہ رہے ہیں۔ ہمیں منظم انداز میں اپنی مسجدوں کا تحفظ کرنا ہوگا۔ علماء اہل سنت کی سرپرستی میں 1980 میں تبلیغ قرآن وسنت کے لیے ایک تحریک چلی جو ایک تنظیم کی صورت میں قائم ہوئی۔ دعوت اسلامی اس تحریک کے امیر مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ اس تحریک کے پیغام کو عام کرنا ہے۔ محمد سلیم قادری کے خیالات کو تحریک کی صورت مل رہی ہے۔ اب محمد سلیم قادری دعوت اسلامی کے لیے ہراول دستے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ شہر کراچی کی گلیوں میں گھومنا ہر جگہ تبلیغ قرآن وسنت کرنا اندرون سندھ ''پنجاب ''بلوچستان'' سرحد حتی کہ اپنے پیر و مرشد اپنے امیر کی اطاعت کے لیے نہ دن دیکھا نہ رات بس مسلک اہل سنت کا تحفظ ہو۔ سرکار مدینہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری سنتیں عام ہوں۔ مگر گستاخان رسول مزید اپنی سازشوں کے جال بچھا رہے ہیں اب محمد سلیم قادری عرف سلیم سعید آباد پھر سوچ و بچار کر رہے ہیں۔ محمد سلیم قادری مبلغ اسلام بنے۔ امیر دعوت اسلامی نے محمد سلیم قادری کو دعوت اسلامی حلقہ سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کا نگران مقرر کیا۔ یہ ذمہ داری ہے اور مسلک اہل سنت کی ذمہ داری نبھانا محمد سلیم قادری کے لیے فخر کی بات ہے مگر اب بھی مسلک اہل سنت کا تحفظ نہیں ہو رہا ہے۔ اس لیے کہ گستاخان رسول اپنی مذموم سازشوں کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ اہلسنت کی مساجد پر قبضوں کا سلسلہ تیز ہو گیا۔ محمد سلیم قادری انتہائی پریشان ہیں۔ نہ جانے پاکستان کے کس کس شہر سے آنے والے سنی مساجدوں کا دکھڑا محمد سلیم قادری کو سنا رہے ہیں۔ دیوبندی'' وہابی مسجد اہلسنت پر دھونس ''غنڈہ گردی'' منافقت اور اسلحہ کے زور پر قبضہ کر رہے ہیں۔ انہیں روکنے کے لیے نگران دعوت اسلامی محمد سلیم قادری سرگرم ہیں ہر آنے والے سنی کو یہی پیغام کہ اگر ہمیں مسلک اہل سنت کا تحفظ کرنا ہے تو ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں اپنی مساجد کا تحفظ کرنا ہوگا۔ تب ہی ہم اپنے مسلک اعلیٰ حضرت کے دیئے گئے پیغام کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ محمد سلیم قادری چند ساتھیوں کے ساتھ مگر انفرادی قوت میں مساجد اہل سنت کے تحفظ کے لیے سرگرم ہیں۔ شہر کراچی میں کئی مساجد اہل سنت پر قبضہ ہو چکا۔ اندرون شہر سندھ پنجاب سرحد یعنی پورے

ملک میں اہل سنت کی مسجدوں پر قبضوں، حملوں اور علماء اہل سنت پر حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔اب محمد سلیم قادری اپنی سوچ کو لے کرتمام سنیوں تک جارہے ہیں۔مگراس کے لیے انداز کو کوئی اور چہرہ دینا ہے۔دعوت اسلامی کا ماحول اس کی اجازت نہیں دیتا۔تبلیغ قرآن وسنت کی غرض سے ملک کے تقریباً شہروں میں یہ نوجوان اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ جا رہے ہیں۔حتیٰ کے تبلیغ قرآن وسنت کی غرض سے اپنے مرشد کے حکم پر بیرون ممالک کے دورے کیے۔مشکلات وقت" حالات سب کچھ مخالف سمت میں تھے مگر جذبہ ان کے ساتھ تھا۔عشق مصطفےٰ ﷺ کا جو پیغام اعلیٰحضرت نے دیا اس پیغام کو محمد سلیم قادری لے کر چل رہے ہیں۔مگر یہ درد مساجد اہل سنت کا تحفظ ہر سنی کے لیے درد بن چکا تھا یہ درد ہے جو سلیم قادری لے کے چل رہے ہیں۔علماء اہل سنت تک اس درد کو پہچانا ہے۔محمد سلیم قادری تنہا نہیں بلکہ کئی سلیم قادری بن چکے۔ملک پاکستان میں بسنے والی اکثریت اہلسنت ہر طرف سے ظلم کا شکار ہے۔مساجد اہلسنت پر وہابی دیوبندی قابض ہو چکے ہیں محمد سلیم قادری اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ اس درد کی دوا کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔مگر اس درد کی دوا کے لیے دعوت اسلامی کا ماحول سازگار نہیں۔اس درد کو لے کر علماء اہلسنت" قائدین اہلسنت تک جارہے ہیں۔یہ درد علماء اہلسنت تک پہنچا۔مساجد اہل سنت کا عدم تحفظ ہی مسلک اہل سنت کا نقصان ہے یہ آواز محمد سلیم قادری کی آواز ہے یہ آواز اب تھوڑے عرصے میں انفرادی طور پر علمائے اہل سنت عوام اہلسنت تک پہنچ رہی ہے دعوت اسلامی کا ماحول ان مسائل پر پریشان ہے مگر کھل کر ان مسائل کے حل کے لیے کیا کیا جائے۔محمد سلیم قادری نے اس ماحول سے پہلے اور اس ماحول میں رہ کر یہی دیکھا کی مساجد اہل سنت کے تحفظ کے لیے کھل کر مصلحت کے بغیر جدوجہد کرنا ضروری ہے رہائش کے نام پر وہابی دیوبندی بیرونی ممالک کے سرمائے پر سنی آبادیوں میں پلاٹ خرید کر اپنی مساجد تعمیر کر رہے ہیں حکومت وانتظامیہ ان بدعقیدہ قوتوں سے خوف زدہ ہے اہلسنت کو ہر سطح پر نظرانداز کردیا گیا۔رسائل وجرائد میں ہمارے عقیدے کے مطابق کام نہیں ہورہا ہے اگر ہم نے اس حساس اور گھمبیر مسئلے پر توجہ نہ دی تو ملک پاکستان کی اکثریت عوام اہلسنت اس دلیس کو بنانے والے سنی ہی

اس ملک میں اجنبی ہو جائیں گے اب فیصلے کا وقت آ پہنچا۔ انفرادیت سے اب اجتماعیت شروع ہوئی پاکستان میں بسنے والے سنی بلکہ اب علماء اہل سنت بھی اس گھمبیر مسئلے کو عظیم نقصان گردان رہے ہیں۔ انفرادی طور پر مساجد اہل سنت کا تحفظ کرنے والے محمد سلیم قادری نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ علماء اہلسنت سے ملاقاتیں کیں ملک کے مختلف علماء سے دست بستہ اپیل کی کہ اب مساجدوں کا تحفظ ضروری ہے کس کس مسجد کو انفرادی حیثیت سے تحفظ دیا جائے گا۔ کس کس مسجد کے کیس کو عدالت کچہری میں چلنے دیا جائے گا۔ اگر بالفرض عدالت فیصلہ اہل سنت کے حق میں بھی دے تو اہلسنت بدعقیدہ قوتوں سے اپنی مساجد واپس نہیں لے سکتے۔ اب ایک منظم تحریک کی ضرورت ہے۔ محمد سلیم قادری علماء اہلسنت کے جواب کے لیے بیتاب ہیں۔ مگر مساجد اہلسنت کے تحفظ کے لیے چند ساتھیوں کے ہمراہ نہ جانے کن کن تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مگر اب منظم انداز ضروری ہے۔ محمد سلیم قادری نے فیصلہ کیا کہ اب دعوت اسلامی سے علیحدہ ہو جائے۔ آمنہ بی بی اپنے بیٹے محمد سلیم قادری کی ہر سطح پر حوصلہ افزائی کر رہی ہیں۔ کم عمری سے ہی آمنہ بی بی نے محمد سلیم قادری کو اجازت دے رکھی کہ محمد سلیم قادری مسلک اہلسنت کا جو کام کریں گے ان کی دعا ان کے بیٹے کے ساتھ ہے۔ محمد سلیم قادری نے سنت مصطفی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے نکاح کیا۔ نکاح امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھایا۔ کاروبار کی غرض سے کپڑے کا کاروبار کیا۔ بعد ازاں پولٹری فارم کھولا۔ مگر اس کاروبار پر بھی توجہ نہ دے سکے محمد سلیم قادری نے امیر دعوت اسلامی اپنے پیرو مرشد حضرت مولانا الیاس قادری سے اپنا مژدہ سنایا۔ تا حال محمد سلیم قادری دعوت اسلامی کو نہیں چھوڑ سکتے اور نہ دعوت اسلامی ان کو چھوڑنے کو تیار تھی۔ مگر اب کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے محمد سلیم قادری دعوت اسلامی کے بنیادی ساتھی، ذمے داریاں۔ پاکستان کے تقریباً تمام شہروں کے مدنی دورے، مگر حالات۔ امام اہلسنت کی آواز۔ اب محمد سلیم قادری نے ایک انوکھی راہ اختیار کی۔ گھمبیر مسائل کا حل اعلیٰ حضرت کی آواز مسلک اہل سنت کا تحفظ۔ جمعیت علماء پاکستان میں شمولیت اختیار کی تاکہ سیاسی راستے کے ذریعے ان گھمبیر مسائل کے حل کی کوئی

سبیل بنے۔ جمعیت علماء پاکستان میں رہ کر وہ انداز اپنایا جو وہ چاہتے تھے اپنے اسلامی بھائیوں کو بھی تبلیغی کام پر توجہ کی ہدایت دیتے رہتے۔ ذمے داری کو کسی دوسرے انداز میں لینا محمد سلیم قادری کے لیے فخر ثابت ہوا جمعیت علماء پاکستان کے سیاسی پلیٹ فارم سے وہی اپنے خیالات تمام سنی سیاسی قائدین و علماء اہلسنت تک پہنچائے۔ جمعیت علماء پاکستان نے 89 کے انتخابات کے لیے پارلیمانی میٹنگ میں محمد سلیم قادری کے لیے بلدیہ ٹاؤن کی قومی اسمبلی و صوبائی الیکشن میں نامزدگی پر غور وخوص کیا۔ اس پارلیمانی کمیٹی نے محمد سلیم قادری کو تمام غور وخوص کے بعد صوبائی الیکشن کے امیدوار کا ٹکٹ دیا۔ مگر اب ان مسائل کے حل کے لیے جدوجہد کی ذمہ داری پہلے سے زیادہ ہوگئی۔ 1989 میں محمد سلیم قادری کے والد محمد ابراہیم قریشی انتقال کر گئے ماں کا سایہ قائم ہے ماں اپنے پیارے بیٹے کی اس جدوجہد کو دیکھ کر اپنے بیٹے کو دعاؤں سے نواز رہی ہے۔ مساجد پر قبضے، وہابی دیوبندی کی پورے پاکستان میں غنڈہ گردی عوام اہل سنت کا اصرار۔ حکمرانوں اور انتظامیہ کی بدعقیدہ لوگوں کے سامنے بے بسی۔ پورے پاکستان میں اہل سنت پر شدید مظالم نے آخر کار محمد سلیم قادری کو ایک تنظیم قائم کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس تنظیم کا مقصد کہ اگر ہمیں اپنے مسلک کا تحفظ کرنا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہماری مساجدوں کا تحفظ ہو۔ ہماری آبادیوں میں کوئی اقلیتی فرقہ بدعقیدہ عناصر اپنی مساجد تعمیر نہ کریں۔ ہماری مساجدیں بدعقیدہ قوتوں سے واگزار کرائی جائیں۔ الغرض ایسی ٹیم قائم کرنی ہے جو دشمنان اہل سنت کو ہر انداز میں جواب دے سکے حکومت وانتظامیہ میں اہل سنت کا رعب ودبدبہ ایسا ہو جیسا ان کا حق ہے محکمہ اوقاف میں اہل سنت ہی کے لوگ ہوں تاکہ ہمارے عقائد کا تحفظ ہو۔ رسائل وجرائد میں اکثریت اہل سنت کی دل آزاری نہ ہو بلکہ ہمارے عقیدے کے مطابق رسائل وجرائد کام کریں۔ تمام حالات، علماء، عوام اہل سنت کی بے چینی اور اکثریت اہل سنت وجماعت جو اس ملک کے بانی ہیں۔ اعلیٰ حضرت ہی کے دوقومی نظریے کی بناء پر وجود میں آنے والے پاکستان کے عوام اہل سنت کے تحفظ کے لئے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شمع کو روشن رکھنے کے لئے بالآخر۔

1990ء رمضان المبارک کے آخری عشرے 27 ویں روزہ پر جب پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اب اس پاکستان کو فرقہ وارانہ دہشت گردی سے بچانے کے لئے ایک تنظیم بلکہ ایسی تحریک چلی جیسے تحریک پاکستان چلی تھی اور اس تحریک کو محمد سلیم قادری نے سنی تحریک کا نام دیا۔

سنی حقوق کی علمبردار سنی تحریک

اس نام کو پاکستان کے غیور سنیوں نے صرف حلق کی آواز سے نکلتی آواز کے نعروں سے نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے مرحبا کہا۔ کیوں نہ ہو یہ آواز تو امام اہلسنت کی آواز ہے محمد سلیم قادری تنہا نہیں۔ ان کے ساتھ مولانا عباس قادری ہیں سلیم رضا ہیں افتخار احمد بھٹی ہیں محمد اکرم قادری ہیں جب کہ عبد العزیز چشتی محمد سلیم قادری کے ابتداء ہی سے ساتھی ہیں۔ یہ ایک تنظیم نہ بنی بلکہ ایسی تحریک بنی جس نے محمد سلیم قادری کی شروع سے کی جانے والی جدوجہد کے ساتھیوں کی آواز ہے ہر سنی اس تحریک کے نام پر جھوم رہا ہے علماء اہلسنت انتہاہی خوش ہیں کہ چلو ایک ایسے نوجوان نے ان حساس مسائل کو حل کرنے کا بیڑا اٹھایا جو ہماری آواز ہے۔ تنظیم کی ضرورت دفتر، باقاعدہ طور پر ابتداء میں دفتر لے لینا ایک مسئلہ ہے مگر محمد سلم قادری نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک دفتر حاصل کیا۔ نادیہ ٹیرس بالمقابل رسالہ تھانہ پان منڈی میں اب باقاعدہ غیور سنیوں نے سنی تحریک کے دفتر پر آنا شروع کر دیا۔ شروع کے اجلاس میں عوام اہل سنت کا اصرار رہا ہے کہ باقاعدہ سربراہ بنایا جائے۔ تمام ساتھیوں نے محمد سلیم قادری کو سنی تحریک کا سربراہ بنانے کا اعلان کیا اس عہدہ کا نام مرکزی کنوینر، یعنی دیگر ساتھی رہنما ہوں گے اور محمد سلیم قادری مرکزی کنوینر۔

مگر اب سنی تحریک شہر کراچی کے تقریباً علاقوں میں پہنچ چکی ہے شہر کراچی میں تحریک کے دفاتر کھولے جارہے ہیں تاکہ منظم انداز میں بدعقیدہ قوتوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔ شہر کراچی کے علاقے سعید آباد سے چلنے والی یہ تحریک اب نواب شاہ، حیدر آباد، لاہور، رحیم یار خان، فیصل آباد، پشاور لیہ میاں چنوں، ملتان میں پہنچی۔ یعنی تحریک کی آواز ایک مختصر

عرصے میں کہاں سے کہاں تک پہنچی۔ بد عقیدہ قوتیں محمد سلیم قادری کے نام سے خوفزدہ تھیں۔مگر اب تو سلیم قادری ایک تحریک بن گئے۔ سنی تحریک کے مرکزی کنونیز اپنے ساتھیوں کے ہمراہ علماء اہل سنت سے ملاقات کر رہے ہیں۔ سنی تحریک کا منشور، اہم چار مقاصد اب شہر شہر چپہ چپہ یعنی ہر جگہ اس منشور کو پھیلایا جارہا ہے۔تحریک کے چار بنیادی مقاصد اب غیور سنیوں کی زبانوں پر ہیں تحریک کا اولین ترین کام تحریک کا منشور ہے۔ سنی تحریک کے مرکزی کنونیر محمد سلیم قادری نے کارکنان تحریک اور عوام اہل سنت کے نام اپنا منشور دیا۔

معزز تحریکی ساتھیو!......السلام علیکم!

بیرونی خطرات نے تو ملت اسلامیہ کو چاروں طرف سے گھیرے میں لیا ہوا ہے لیکن اندرونی حالات بھی تشویشناک حد تک خراب ہوتے چلے جارہے ہیں۔ کہیں منکرین عقیدہ ختم نبوت ہیں، جو مجموعی طور پر امت مسلمہ کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کہیں شمع رسالت کے اولین دیوانوں پر جھوٹے بہتان لگانے والے گروہ امت محمدیہ کی فکری اور نظریاتی یک جہتی کو درہم برہم کر رہا ہے۔ اور آج کل ایک ایسا فرقہ بھی پر نکال رہا ہے۔ جس کے پیش نظر تقدس نبوت اور احترام رسالت کے عقیدے سے مسلمانوں کو محروم کرنا ہے ان کے سارے مذاکرات ان کے سارے مواعظ کی ساری تصنیفات اس امر پر مرتکز ہو کر رہ گئی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے مقام سے نیچے اتار کر ایک عام انسان کے دوش بدوش کھڑا کر دیا جائے ان کی اسی روش نے انکار سنت کو جنم دیا ہے وہ کسی کافر کو تو مسلمان کرنے کی ہمت نہیں رکھتے ہیں البتہ شرک سازی کی مہم چلانے میں بڑے بیباک ہیں قرآن کی وہ تمام آیات مبارکہ جو مشرکین عرب کے حق میں نازل ہوئی تھیں ان کو غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر منطبق کرتے ہیں اور ہر اس خوش نصیب کو جسے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت ارزاں ملی ہے اس کو دائرہ اسلام سے خارج کرنا اپنے موحد ہونے کے لئے شرط اول قرار دیتے ہیں۔

دوستو! یہ سارے فرقے امت محمدی کے گروہ سواد اعظم سے نکلتے ہیں فتنہ پردازوں

نے اس رفیع الشان محل سے اینٹیں اکھاڑ اکھاڑ کر نئے نئے گھر تعمیر کئے ہیں۔ یہ فتنہ پروری میں عیار بھی ہیں اور منظم بھی ہیں یہ بڑی چابکدستی سے ملک کے کلیدی عہدوں کو ہتھیانے میں مصروف کار ہیں ملک کی صنعتوں پر چھا رہے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں اپنی اجارہ داری قائم کر رہے ہیں اور اپنے عقائد کو مزید ترقی دینے کے لئے نت نئے تعلیمی ادارے کھول رہے ہیں تا کہ آنے والی نسلوں کے دلوں سے احترام رسالت سرے سے نکال دیے جائیں میدان صحافت ہو یا ذرائع ابلاغ کے دوسرے شعبے ٹی وی ریڈیو نصاب تعلیم ہو یا حکومت کا کوئی اور ادارہ ہر جگہ اپنا تسلط جمار ہے ہیں۔

آہ! دوسری طرف ہم اہل سنت جس کے اکابرین نے ظلمت کدہ ہند کے گوشہ گوشہ میں اسلام کی شمعیں فروزاں کیں جن کے "اللہ اکبر" نعرہ تکبیر سے صحرا، جنگل، اور پہاڑ گونج اٹھے جن کے غیور اور بہادر علماء وصلحا نے 1857ء کی جنگ آزادی میں فیصلہ کن کردار ادا کیا جن کے بزرگوں نے تحریک پاکستان میں قائد اعظم کے شانہ بشانہ کام کیا۔ اور آزادی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا ان کی حالت قابل رحم ہے ہمارے نوجوانوں پر اعلیٰ ملازمتوں کے دروازے بند کر دیے گئے ہیں، محکمہ اوقاف قائم کر کے ہماری مساجد کو ہتھیا جا رہا ہے۔ اور مخالفین کو ان مساجد پر امامت وخطابت پر مامور کیا جا رہا ہے جو آئے دن ہماری ہی مساجد میں بیٹھ کر ہمارے عقیدے کے خلاف کام کر رہے ہیں ہمارے بزرگوں کے مزارات پر تسلط قائم کیا جا رہا ہے اور ان کی آمدنی کو ہمارے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے ہمارے اسکول قومی شعور سے بے بہرہ ہیں ہمارے دینی ادارے کو کسمپرسی میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ میدان صحافت سے گویا ہمیں ایک منظم سازش کے تحت نکال دیا گیا ہے ریڈیو، ٹی وی پر ہمارا کوئی پرسان حال نہیں۔

عزیز تحریکی ساتھیو!

اس عظیم سواد اعظم کا یہ حال دیکھ کر میرا دل خون کے آنسو روتا ہے اور حوصلہ شکن حالات اور سنگین مسائل جب مجھے چاروں طرف سے سر اٹھاتے نظر آتے ہیں تو ان کے نتائج سے کانپ جاتا ہوں۔ اگر یہی صورت حال جاری رہی تو معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو

جائے گا۔ یہ سوادِ اعظم جس کا میں ادنیٰ کارکن ہوں جس کی محبت میرے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔ جس کے دینی عقائد پر میرا پختہ یقین ہے۔

عزیز ساتھیو!

میں یہ تصور کر کے لرز جاتا تھا مجھے یہ احساس کچھ کرنے پر مجبور کرتا اگر میرا بس چلتا تو ایسی صور پھونکتا کہ سارے سونے والے سن جاگ اٹھتے اور اگر کوئی سونا چاہتا بھی تو میں اس کے لئے سونا ناممکن بنا دیتا۔ اگر میرے مقدور میں ہوتا۔ میں ایسی دلدوز چیخ مارتا کہ پتھر دلوں میں شگاف ہو جاتے اور حساس زیاں سے بے چین و بے قرار ہو جاتے طوفان بن کر آتے اور فتنہ فساد کے شعلوں کو بھسم کر کے رکھ دیتا۔ نیم سحر بن کر چلتا۔ خوابیدہ غنچوں کو جگاتا، دل گرفتہ عنادل کو اور انھیں حیات آفرین نغموں پر مجبور کر دیتا لیکن میں ایک ذرہ بے مقدار ایسا نہ کر سکتا تھا۔ میں نے سوچا کہ ملت کیساتھ جو عشق ہے اس کی لاج کیسے رکھوں میں نے خیال کیا کہ میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ ان بگڑے ہوئے حالات کو سنوارنے کے لئے ان ناسازگار ماحول کو سازگار بنانے کے لئے مجھے چند جانباز غیرت مند جفاکش باہمت ساتھیوں کی ضرورت محسوس ہوئی ایسے جوان مرد ساتھی جو باطل کی گوشمالی کرنے کی ہمت رکھتے ہوں جن کی سیرت مہر عالمتاب کی طرح روشن اور بے داغ ہوں جن کی عقاب آنکھیں ابلیسی نگاہ سے اس سارے ابلیسی نظام میں ہلچل مچ جائے۔ جو تن آسان نہ ہوں بلکہ جفاکش ہو، بے حس نہ ہوں بلکہ پرلے درجے کے حساس ہوں ضمیر فروش نہ ہوں بکاؤ مال نہ ہوں بلکہ مسند فقر و درویشی پر بیٹھ کر دولت قارون پر تھوکنا بھی گوارا نہ کریں۔

تحریکی بھائیو!

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب کی محبت کا دم بھرتے ہیں حضور ﷺ کی غلامی کے رشتے پر ناز کرتے ہیں تو آیئے آج عہد کریں کہ سرکار مدینہ ﷺ نے دین حق کی جو شمع فروزاں کی ہے اس سے اپنی تاریک دنیا کو منور کریں گے۔ ظلم جہالت گمراہی کا اندھیرا جہاں جہاں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں اس کا قلع قمع کر دیں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہداریاں حسن و خوبی سے سرانجام دیں تا کہ مسلک

اہل سنت کے بارے میں دشمنان اہل سنت کی پھیلائی ہوئی طرح طرح کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جائے۔ اور لوگ چشمہ فیض سے فیضیاب ہو سکیں۔ اور قیامت کے دن ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی جناب میں سرخروی حاصل کر سکیں۔

نیک تمناؤں کیساتھ

محمد سلیم قادری

کنوینر سنی تحریک

18 اپریل 2001 حساس اداروں نے جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری و دیگر رہنماؤں، علماء اہل سنت کے قتل کے منصوبے کو بے نقاب کیا اس ناپاک منصوبے کی خبر مرکز اہل سنت کو دی گئی۔ 19 اپریل 2001ء کو تحریک کے مرکزی رہنما مولانا عباس قادری نے گورنر سندھ اور کور کمانڈر و دیگر اعلیٰ حکام سے سازش کو بے نقاب اور قائد تحریک کے لئے موثر حفاظتی اقدامات کے لئے کہا گیا۔

19 اپریل یہ خبر اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔

کراچی۔

سنی تحریک کے مرکزی رہنماؤں مولانا عباس قادری' افتخار احمد بھٹی' محمد اکرم قادری "ثروت اعجاز نے اپنے مشترکہ بیان میں اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر پر کہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری مرکزی رہنماؤں اور علماء اہلسنت کو قتل کرنے کے منصوبے کے انکشاف پر اپنے غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قائد سنی تحریک اور علماء اہلسنت کو نقصان پہنچانے والوں کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے گی۔ جن دہشت گردوں نے یہ ناپاک سازش کی ہے ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔ گورنر سندھ' کور کمانڈر' چیف سیکرٹری' ہوم سیکرٹری' آئی جی سندھ' کمشنر کراچی سے تحریک کے رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ وہ قائدین سنی تحریک اور علماء اہلسنت کی جانوں کے تحفظ کے لیے ٹھوس اقدام اٹھائے اور لائسنس یافتہ اسلحہ کے پرمٹ جاری کیے جائیں۔ سنی تحریک کے رہنماؤں نے کہا کہ بعض

دہشت گرد عناصر سنی تحریک کی بڑھتی ہوئی قوت سے بوکھلاہٹ کا شکار ہیں سنی تحریک کی قوت کو کسی قسم کی دہشت گردی سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔ پہلے بھی سنی تحریک کے قائدین پر قاتلانہ حملے کیے اور انہیں شہید کیا ہے لیکن سنی تحریک کو ان قربانیوں کے نتیجے میں عروج ملا ہے اور ہماری جدوجہد کا مقصد خالصتاً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے اپنے مقصد کے حصول کے لیے ہر قسم کی قربانی کے لیے قائدین اور کارکنان ہمہ وقت تیار ہیں۔ مرکزی رہنماؤں نے کارکنان کو ہدایت دی کہ وہ اپنے علاقوں میں تنظیمی سرگرمیوں کو جاری رکھیں اور ہر قسم کی قربانی کے لیے ذہنی طور پر تیار رہیں۔ انہوں نے کہا کہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کو کچھ ہوا تو اس کے خطرناک نتائج ہوں گے۔

قائداوران کے رفقاء کی شہادت

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن و صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

فخر اہل سنت سرمایہ اہل سنت رہبر اہل سنت رہنمائے اہل سنت شمشیر اہل سنت مجاہد اہل سنت شیر اہل سنت جرنیل اہل سنت دنیائے سنیت کے رہنما قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اوران کے رفقاء کی شہادت

23 صفر المظفر 1422ھ 18 مئی 2001ء بروز جمعۃ المبارک فخر اہل سنت بے خوف، نڈر، بے باک، دلیر نوجوان، جرنیل اہلسنت مجاہد اہل سنت، دنیائے سنیت کے شاہ سنیوں کے دلوں پہ راج کرنے والے سنیوں کے دلوں کی دھڑکن، علماء کی امیدوں کا مرکز...... کون؟ سنیوں کے شیر، شیر اہل سنت کون؟ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اپنی رہائش گاہ قادری ہاؤس سے عرصہ چودہ سال کیطرح آج بھی نورانی رحمت مسجد بلدیہ ٹاؤن نماز جمعہ کی امامت کے لئے سفید لباس پہنے سر پر عمامہ کا تاج سجائے بڑے رعب و دبدبہ کے ساتھ اپنی رہائش گاہ سے باہر کی طرف آئے۔ اور کیا پوچھتے ہیں ...... عابد قادری میرے ساتھ کون جائے گا۔ ذرا رکئے ...... سوچئے کیا معلوم قافلے میں کون کون جارہا ہے کہاں جا

رہا ہے نماز جمعہ کے لئے۔ کمسن شہزادے آگے بڑھے کون؟ بلال رضا قادری صاحبزادہ سلیم قادری اویس رضا قادری انتہائی کم عمر شہزادہ۔ اور کون ہے عابد قادری۔ جی سلیم بھائی حافظ انیس قادری کون؟ بھتیجا سلیم قادری جی میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا...... کہاں؟ کس کو معلوم تھا کہ آج پھر کربلا کا منظر دھرایا جائے گا جی میں بھی ہوں......کون؟ الطاف حسین جونیجو قادری بہنوئی سلیم قادری جی آپ بھی میرے ساتھ آئیں گے۔ جی تو میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گا اور میرا بیٹا احمد رضا بھی ...... کیا خبر تھی پولیس کانسٹیبل حفیظ رضا اپنی گن سنبھالے کھڑے تھے تاکہ سفر میں ساتھ رہیں۔ کہ نماز جمعہ کے لئے جانے والا قافلہ رسم شبیری ادا کرنے جارہا ہے۔ اور کون ...... عابد قادری جو قائد کی سواری ڈبل کیبن گاڑی EF.0779 کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اپنے قائد کی جانب دیکھ کر مسکرا رہے ہیں جی سلیم بھائی اور کوئی بھی نہیں۔

ذرا رکیے...... عرصہ 3 ماہ سے عابد قادری قوم بلوچ کے ایک قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں دعوت اسلامی کے تبلیغی وفد کے ساتھ بلوچستان دورہ کرکے آئے تھے۔ چہرہ پر داڑھی سجائے اپنے محسن کو ہر وقت مسکرا کر دیکھتے ہیں۔ مجھے ایک دن پہلے کی گفتگو یاد آئی۔ میں نے پوچھا تھا واجہ...... واجہ اس لئے کہا کہ میرے قائد عابد قادری بلوچ کو پیار سے واجہ کہہ کر پکارتے تھے۔ میں نے پوچھا تھا واجہ کیا میرے قائد مرکز اہل سنت سے روانہ ہوگئے ہیں تو واجہ نے بڑے میٹھے انداز سے کہا تھا جب یہ جائیں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ جائیں گے۔

ذرا رکیے...... سوچئے...... کیا گفتگو تھی...... کیوں کہی یہ بات...... قائد اپنی سواری میں بیٹھ گئے اویس رضا قادری، بلال رضا قادری، پیچھے بھتیجا سلیم قادری حافظ انیس قادری اور بہنوئی الطاف حسین جونیجو قادری اور سب سے پیچھے پولیس کانسٹیبل حفیظ رضا بیٹھ گئے۔ 1 بج گیا سواری نورانی مسجد کی طرف جارہی ہے مگر کہاں جارہی ہے۔ ذرا رک جائیں کیونکہ میری قلم مجھے رکنے پر مجبور کررہی ہے...... چند دنوں بعد میں اپنے قائد کے پاس گیا تھا ان کی رہائش گاہ قادری ہاؤس پر گیا تھا تاکہ ماہنامہ سنی ترجمان پر گفتگو کریں اور عید میلاد النبی ﷺ کے بننے والے جھنڈے کا کپڑا دکھائیں گفتگو ہوئی تو کیا کہتے ہیں جلد از جلد سب کام

ہوں گے...... وقت بہت کم ہے...... کیا بات تھی...... ہاں...... دنیائے سنت کے شاہ سلیم قادری...... ان کے دائیں پاؤں میں غزالی زمان کانفرنس میں اسٹیج گرنے کی وجہ سے فیکچر ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر حضرات نے 3 ہفتہ آرام کے لئے کہا تھا...... مگر کہاں...... میرے قائد تو تین منٹ بھی فرصت میں نہ گذارتے۔ رہنما فرے داران کارکنان کہتے...... بھائی آرام کریں۔ کیا کہتے۔ آرام کرنے بیٹھ گیا تو کام رک جائیں گے...... چلیں ہمت بنائی ہے۔ گفتگو وہاں پر لے آئے ہیں...... قائد کی سواری جا رہی ہے...... سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام...... سلسلہ قادریہ...... غوث اعظم رضی اللہ عنہ...... مسلک اہل سنت کے شاہ...... کہاں جا رہے ہیں...... نماز جمعہ کی امامت کے لئے...... 1 بج کر 35 منٹ سیکٹر D-19 آ پہنچا...... ایک بڑا اسپیڈ بریکر آیا...... اب کیا لکھوں...... سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی سواری رک گئی...... کیا ہوا...... سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پر غوث اعظم کے مریدوں پر...... داتا کے مستانوں پر...... خواجہ کے دیوانوں پر...... امام اعظم ابو حنیفہ کے پیروکاروں پر...... امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے محافظوں پر...... امام حسین رضی اللہ عنہ کے اسوہ حسنہ پر چلنے والوں کو...... یزید کے پیروکاروں نے گھیر لیا...... یاد کریں وہ دن 10 محرم الحرام جمعہ کے دن نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم رب کے حضور سجدہ ریز ہو گئے تھے۔ آج بھی ہر جگہ سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ آج بھی امام حسین سے محبت کرنے والے ان کی زندگی کو اپنا منشور بنانے والے رب کے حضور سجدہ ریز ہونے جا رہے تھے بلکہ...... امامت کا تاج سجائے جا رہے تھے مگر...... آج پھر...... یزید مردود کے پیروکار...... رب کے حضور سجدہ کرنے سے روکنے کیلئے آ گئے...... آناً فاناً چاروں طرف سے گولیاں چلائی گئیں...... کس پر گولیاں چلائی گئیں...... اس دلیر اہل سنت پر جو اپنی زندگی کے لڑکپن سے لے کر...... جوانی تک...... بلکہ زندگی کے اس ظاہری مرحلے تک مسلک اہل سنت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ یزیدی ٹولہ آگ برسا رہا ہے...... مگر...... وہ آگ ان کی بندوقوں تک جب...... شیر بیشہ اہل سنت تک آئی تو میرا ایمان ہے وہ پھول بن کر رسم شبیری ادا کرنے والوں تک آئی

ہو گی...... کیا ہوا...... یزیدی ٹولہ اسلام کے جرنیل پر گولیاں برسا رہا ہے...... شہزادہ سلیم قادری بلال رضا قادری، اویس رضا قادری کو دنیائے سنیت کے شاہ نے نیچے جھکا دیا...... اور اپنے سینے کو آگے کر دیا گھبرائے ہوئے اسلام دشمن بھاگنے لگے کہ پیچھے بیٹھے ہوئے پولیس کانسٹیبل حفیظ رضا نے بارود کا پھواڑی کھول دیا یزیدی ٹولے کا ایک مردود زخمی ہوا اسلام دشمن نے دیکھا کہ پیچھے ایک شخص فائر کر رہا ہے...... تو کہا...... اس کو بھی مارو...... پھر فائرنگ ہوئی اور حفیظ رضا بھی زخمی ہوئے۔ گھبرائے ہوئے دشمن نامراد لوٹے...... سنیوں کا شیر لہولہان ہے یزیدی ٹولہ کا ایک ظالم زخمی بھاگتے بھاگتے گر گیا...... شہزادہ سلیم قادری، بلال رضا قادری، اویس رضا قادری...... سکتے کے عالم میں دنیائے سنیت کے شاہ سلیم قادری کے پیر مبارک کی بطرف بیٹھے ہیں۔ اپنے ابو کا خون ان پر گر رہا تھا۔ ...... ابو...... ابو...... یہ صدا کیا ہوں گی ذرا سوچیں...... خوبصورت چہرہ ملاحیت بھری آنکھیں ...... شیر کی للکار...... آج خون میں ڈوبا ہوا ہے مگر لہو کی خوشبو سے سواری معطر ہو رہی تھی۔ آنا فانا لوگ دیوانہ وار بھاگتے ہوئے آئے یہ کیا ہوا...... خوف اور سوگ یکدم آ گیا...... کیا ہوا سلیم بھائی کیا ہوا سلیم بھائی آپ صحیح ہیں...... فورا لے چلو...... ان کو مگر کیا تھا یزیدی ٹولہ سلیم بھائی اور ان کے رفقاء کو شہید کر چکا تھا۔

انا لله و انا اليه راجعون۔

ایک لڑکا دیوانہ وار بھاگتا ہوا یہ خبر دینے نورانی رحمت مسجد کی طرف روتے روتے لڑکھڑاتے ہوئے گیا مسجد میں داخل ہوتے ہی آواز لگائی۔ نمازیوں سنو سلیم بھائی کو شہید کر دیا گیا ہے...... آہ...... سانسیں اوپر رہ گئیں...... یہ کیا ہو گیا...... آہ بکا کی صدائیں بلند ہونا شروع ہو گئیں...... آج امامت کون کروائے گا...... عرصہ چودہ سال سے سلیم بھائی امامت کرواتے آئے ہیں۔ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کو پولیس موبائل اور ایمبولنس کے ذریعے سول ہسپتال لے جایا جا رہا تھا...... سنی تحریک کے مرکزی رہنما ایک ساتھی کے ہمراہ اہل سنت خدمت کمیٹی کے حوالے سے ایک کام کے سلسلے میں مصروف تھے...... جبکہ تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری طبیعت کی خرابی کی وجہ سے

ہسپتال میں داخل تھے...... جبکہ محمد اکرم قادری نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد علاقہ نیو کراچی میں تھے............ موبائل فون کی گھنٹی بجی...... کون...... افتخار بھٹی...... بھٹی صاحب سلیم بھائی پر حملہ ہوا ہے...... کیا...... کہاں ہیں ہمارے قائد...... سول ہسپتال...... بھٹی صاحب دیوانہ وار سول ہسپتال پر آئے کیا دیکھتے ہیں سنیوں کے شاہ سلیم بھائی شہید ہو چکے ہیں...... اکرم قادری اطلاع ملنے پر پہنچ چکے تھے کچھ وقت کے دوران یہ خبر پورے شہر میں جا چکی تھی سوگ ...... سوگ...... سوگ...... کاروبار زندگی معطل ہوا سنی جہاں بھی تھا...... سنی تحریک کے مرکزی سیکریٹریٹ کی طرف آنے لگا...... کارکنان تحریک دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے...... اخبارات جو صبح چھپ چکے تھے...... قائد تحریک کی شہادت کی اطلاع پا کر سول ہسپتال پہنچ گئے...... ملک بھر کا پریس میڈیا اور بالخصوص بین الاقوامی الیکٹرانک میڈیا سول ہسپتال پہنچ چکا تھا تحریک کے مرکزی سیکریٹریٹ پر ٹیلی فون کال کا تانتا بندھا ہوا تھا اہل سنت، کے تمام شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والا ہر شخص...... یوں پوچھتا...... کیا سلیم بھائی شہید ہو گئے...... جی...... پھر کیا تھا آنسوؤں اور ہچکیوں کی آواز سنی سول ہسپتال پر مرکزی رہنماؤں کو کارکنان سنبھالتے مگر کہاں...... سنی یتیم ہوا...... اس دن کیا تھا...... کچھ چلا گیا...... تحریک کے سینئر مرکزی رہنماء مولانا عباس قادری طبعیت کی خرابی کی وجہ سے ہسپتال میں تھے ان کو بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ یہ خبر دی گئی...... کیا تھا عباس بھائی سکتے کے عالم میں آ گئے یوں لگا جیسے سانسوں نے ساتھ چھوڑ دیا...... ہزاروں کارکنان تحریک عوام اہلسنت سول ہسپتال پر غم کی تصویر بنے کھڑے تھے...... شہر کراچی سے یہ خبر تقریباً 30 منٹ کے وقت میں پاکستان کے تمام شہروں بلکہ غیر ملکی خبروں پر یہ خبر نشر ہو گئی کہ سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری اپنے رفقاء کے ساتھ شہید کر دیئے گئے حافظ انیس قادری اور حفیظ قادری جو زخمی حالت میں ہسپتال لائے گئے تھے وہ بھی اپنے قائد کے ساتھ رب کا دیدار کرتے کرتے شہید ہوئے علماء اہلسنت کا تانتا بندھا ہوا تھا...... قائد تحریک کا دیدار کرنے کے لیے ہزاروں لوگ روتے روتے قطار میں کھڑے تھے تحریک کے رہنماؤں کی ہدایت پر قائد تحریک اور ان کے رفقاء کے قریب کسی بھی ڈاکٹر یا انتظامی افسران کو آنے نہ دیا گیا

......معطر معطر قائد مسکراہٹ لیے آرام کر رہے ہیں...... ایک نعش قائد کے پیروں کی طرف پڑی تھی...... یہ کس کی نعش تھی مغرب کا وقت ہو چکا تھا فضا سوگوار ہو چکی تھی...... سنیت کے شاہ محمد سلیم قادری کے شہزادے بلال رضا قادری ''اویس رضا قادری اور الطاف حسین جونیجو کے بیٹے یعنی سنیت کے شاہ کے بھانجے احمد رضا زخمی ہوئے تھے فوری علاج کے لیے داخل کر دیئے گئے...... مگر...... یہ سوچ...... ابو کہاں ہیں...... ہر شخص کی زبان پر یہی جملہ تھا قاتل وہی بدمذہب ہیں جو پاکستان کو مذہب کے نام پر دہشت گردی کا اڈہ بنانا چاہتے ہیں ......ایک نعش جسے ابھی شناخت نہیں کیا گیا تھا یہ کون ہیں؟...... دعوت اسلامی کی ایک عظیم روحانی شخصیت اور علماء اہلسنت اور رہنماء کارکنان وعوام اہلسنت کے ہمراہ قائد تحریک اور ان کے رفقا کے پاس کھڑے ہیں...... جائے وقوعہ سے آنے والے لوگ سنی تحریک کے رہنماؤں کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں نعش کے پاس لے چلیں کیونکہ ایک حملہ آور حفیظ رضا p.c کی گولیوں کا نشانہ بنا ہے...... یہ وہی تھا جو قائد تحریک کے پیروں کی طرف پڑا ہوا تھا...... شناخت ارشد پوا کا...... کارکن سپاہ صحابہ، جیش محمد...... یہ وہی اسلام دشمن نام نہاد مذہبی اور جہادی تنظیم...... پاکستان کی سالمیت کے لئے زہر قاتل دعوت اسلامی کی روحانی شخصیت نے بھی دیکھ کر اس شخص کے مردود ہونے کی تصدیق کی...... چلیں...... پھر کیا ہوا نماز جنازہ کے لئے لوگ پوچھنے لگے...... اب ذرا غمگین نگاہوں کو فخر اہلسنت کے اہل خانہ کی کی طرف لے جائیں...... کیونکہ...... بھائی کا بیٹا...... بہن کا گھر...... بھائی محمد اقبال قادری سول ہسپتال میں سکتے کے عالم میں اپنے پیارے خوبصورت بھائی کی طرف دیکھتے تو کبھی اپنے بیٹے حافظ انیس کی طرف کبھی اپنے بہنوئی الطاف حسین کی طرف تو کبھی عابد قادری کی طرف تو کبھی حفیظ رضا کی طرف...... مگر یہ کون ہے جو میرے بھائی کے قدموں کی طرف پڑا ہے یزیدی ٹولے کا ایک مردود بھی حملے کے وقت مارا گیا تھا یعنی...... آج بھی کربلا کے میدان میں ایک یزیدی مارا گیا...... میرے قائد کا لہو تو رائیگاں نا گیا...... ملک میں اس خبر سے سنی اشکبار تھے...... کارکنان تحریک یہ پوچھتے تھے کیا واقعی سلیم بھائی ہمیں چھوڑ گئے پھر...... آنسو ہچکیاں وہاں قادری ہاؤس پر ہر سنی میرے قائد کی رہائش گاہ پر غم کی

تصویر بنا بیٹھا تھا...... پولیس، رینجرز نے پورے کراچی کو مکمل سیل کر دیا کس لئے اب کیا...... جب قیامت آ گئی...... اس دوران اخبارات کے ضمیمے بالخصوص ہفت روزہ دین نے یہ خبر شائع کی کہ بدعقیدہ عناصروں نے سنیوں کو یتیم کر دیا...... ملک کے مختلف شہروں میں احتجاجا کاروبار زندگی بند ہو گیا قائد تحریک اور ان کے رفقاء کو دیکھنے کے لئے بلا مبالغہ ہزاروں افراد کلمہ طیبہ کا ورد جاری کیئے ہوئے تھے آنسوؤں اور ہچکیوں کے ساتھ نورانی چہرے کو دیکھ تھے...... میں ان کے قریب کھڑا تھا...... جبکہ دعوت اسلامی کے نوجوان

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ

اور

میں وہ سنی ہوں سلیم قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

کے نعرے بلند کر رہے تھے...... موسم اور فضا انتہائی غمگین تھی...... نماز جنازہ 24 صفر المظفر بروز ہفتہ 19 مئی 2001 بعد نماز مغرب عید گاہ قصابان کہ شاہراہ پر ادا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ...... یہ وہی شاہراہ ہے جہاں تین سال قبل تحریک کے سالار قائد تحریک کے انتہائی قریبی ساتھی سلیم رضا شہید اہل سنت کی نماز جنازہ ادا کی گئی تھی...... مرکز اہل سنت پر تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری، افتخار احمد بھٹی، محمد اکرم قادری، اور قائد کے ساتھی عبدالعزیز چشتی انتہائی دکھ کے عالم میں سوچ و بچار کے بعد فیصلے کر رہے تھے۔...... کیونکہ ...... شہیدوں کے جسم مبارک کو بھی کسی ایسے مقام پر لے جانا تھا جہاں ان کو آرام کے ساتھ رکھا جا سکے۔ اب فیصلہ ہو چکا...... سینکڑوں گاڑیاں...... آج پھر قائد کی قیادت میں ایدھی ہوم سہراب گوٹھ شہداؤں کو لے جایا جانے لگا۔ کارکنان اور عوام اہل سنت ہاتھ باندھے کھڑے تھے، نعرہ تکبیر اللہ اکبر...... نعرہ رسالت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...... غلام ہیں غلام ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں...... غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موت بھی قبول ہے...... ذرا سوچئے غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موت بھی قبول ہے کا نعرہ تو سب لگاتے ہیں مگر اس نعرے کو عملی جامہ پہنایا تو کس نے...... جو پوری سنی قوم کو بیدار کرنے والا...... تو چلو اب اپنے قائد کو لے چلو

......اہل سنت خدمت کمیٹی کی ایمبولنس اور دیگر سینکڑوں گاڑیاں تیار کھڑی تھیں...... دل تھام لو...... میں کچھ اور چاہتا ہوں...... نماز جمعہ کے بعد امیر شہداء اہل سنت کو شجر کاری مہم کے سلسلے میں مرکز اہل سنت کی شاہراہ پر پودا لگا کر مہم کا افتتاح کرنا تھا۔ درخت لگا کر عوام کو سایہ دینے والے ہمیں بے سایہ کر گئے۔ رات کی تاریکی سے بچانے کے لئے اسٹریٹ لائٹ لگائی تھی...... لوگوں کو روشنی دینے والے آج ہماری آنکھوں بلکہ دلوں و دماغ تاریک کر گئے...... 21 مئی بروز ہفتہ یوم اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں کراچی کے علاقے شاہ فیصل کالونی میں عظیم الشان کانفرنس سے خطاب کرنا تھا۔ شاہ فیصل کالونی سیکٹر کے ذمے داران و کارکنان سکتے کے عالم میں قائد کے پاس بیٹھے آنسوؤں اور ہچکیوں سے کہہ رہے تھے سلیم بھائی آپ خطاب کریں گے...... ذرا سوچیں یہ کیسا منظر ہوگا تحریک کے مرکزی رہنما بڑے حوصلے اور ہمت سے کارکنان کو کہا اب سنیوں کے شاہ کو ایدھی ہوم لے جایا جارہا ہے...... حافظ انیس قادری رحمۃ اللہ علیہ، الطاف حسین جونیجو قادری رحمۃ اللہ علیہ سنو...... میرے اور آپ کے قائد سنیوں کے دلوں پر راج کرنے والے پیارے محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بہت بڑے قافلے کی صورت میں سول ہسپتال سے ایمبولنس میں لے جایا گیا...... قائد کا باہر آنا تھا...... کارکنان عوام اہل سنت کے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے...... ایک عرصہ سے بارش نہیں ہوئی تھی...... مگر جیسے امیر شہداء اہل سنت باہر آئے...... فرش والے کیا...... عرش نے بھی رونا شروع کر دیا...... یہ گواہی تھی عرش کی کہ...... اے فرش والو! تم ہی نہیں میں بھی غمگین ہوں...... بارش فوارے کی طرح برس رہی تھی...... قافلہ بندر روڈ سے سہراب گوٹھ ایدھی ہوم کی طرف روانہ ہوا...... جس جگہ سے قائد کا قافلہ گذرا لوگ غم کی تصویر بنے کھڑے تھے...... ایدھی ہوم پہنچنے پر تمام شہداؤں کو وہاں رکھ دیا گیا...... سلیم بھائی کو بھی آرام کرنے کے لئے وہاں رکھ دیا گیا...... رات کس طرح کٹی...... آہ...... ہفتہ کا سورج طلوع ہوا...... اخبارات بھرے پڑے ہیں...... ملک کے طول و عرض میں پھیلے عوام اہل سنت غمگین ہیں...... حکومتی کھوکھلے بیانات...... جلد قاتلوں کو گرفتار کرلیں گے...... یوں کر دیں...... یوں کر دیں

گے...... مگر کیا...... قیامت آچکی تھی۔ ملک کے بھر کے ذمے داران مرکز اہلسنت پر رابطے کر چکے تھے۔ سندھ کے مختلف شہروں کے کنویز بالخصوص حیدرآباد ڈویژن کے کنویز محمد خالد قادری ان کے ہمراہ ضلعی رہنما اور دیگر سندھ کے شہروں کے کنویزان کے ہمراہ پہنچ چکے تھے جورات ہی سے اپنے قائد کے قریب بیٹھے تھے پریس میڈیا نے اس خبر کی تصدیق کی کہ ملک کے تقریباً کئی شہروں میں احتجاجاً کاروبار زندگی معطل ہے جبکہ عوام اہلسنت کے غیض و غضب سے ہر طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ ہفتہ کی صبح سے ہزاروں افراد مرکز اہلسنت پر جمع ہیں...... دنیا بھر کا پریس میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا مرکز اہلسنت پر کوریج کیلئے بے تاب ہے...... کہ کون اس سانحہ کا ذمہ دار ہے...... ظہر کی نماز کا وقت...... جوق در جوق عوام اہلسنت کارکنان تحریک مرکز اہلسنت اور عیدگاہ قصاباں کی شاہراہ پر فخر اہلسنت کی نماز جنازہ کے لئے کھڑے تھے ایدھی ہوم سہراب گوٹھ سے قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اوران کے رفقاء حافظ محمد انیس قادری شہید الطاف حسین جونیجو قادری شہید حفیظ رضا شہید کو ہزاروں کارکنان عوام اہلسنت تحریک کے رہنماؤں کی قیادت میں مگر آج بھی اپنے قائد کی قیادت میں یہ قافلہ ایدھی ہوم سے قادری ہاؤس پر جانے لگا کیوں سنیوں کے شیر سنیوں کے جرنیل کی ایک عظیم ماں اپنے لعل کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ اپنے لخت جگر کو بوسہ دینا تھا ذرا سوچیں یہ کیسی ماں ہیں جو اپنے بیٹے اپنے پوتے اپنے داماد کے چہروں سے خود پردہ ہٹا کر دیدار کرنا چاہتی ہے اس عظیم ماں کو سلام ہاں کیوں نہ سلام ہو اسی ماں نے ایسا لعل پیدا کیا جس نے یہود و ہنود کے ایوانون میں زلزلہ بپا کر دیا اب شہداؤں کا قافلہ گوٹھ سے مختلف شاہراؤں سے گزر رہا ہے جس شاہراہ سے گزرا ہر شاہراہ پر میرے قائد کے متوالے ہاتھوں میں پھول لیے استقبال کر رہے تھے جب شیر اہل سنت اپنے رفقاء کے ہمراہ ہزاروں کارکنان کے جلوس میں اپنی رہائش کے علاقے سعید آباد پہنچے تو کیا تھا اب قلم پھر رکنے کو کہتا ہے سعید آباد کی عوام اہل سنت اور کارکنان اور ہر وہ شخص جو قائد کی خوشبو سے مانوس تھا سمجھ گیا لو سلیم بھائی آگئے آہ و بقا کا وہ منظر جو نہ کبھی کسی نے دیکھا نہ سنا مرد مجاہد جرنیل اہل سنت کی ماں آہ ایک عظیم ماں کیا کہتی ہے ہٹو میرا سلیم آگیا لو میرا پوتا آگیا لو میرا

داماد آ گیا سب سے پہلے اپنے لختِ جگر دنیائے سنیت کے شاہ خوبصورت کتابی چہرے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے جی ہاں اپنی ماں کے چھوٹے بیٹے سلیم قادری کے چہرے سے پردہ ہٹایا آہ دل خون کے آنسو رو رہا ہے مگر اس عظیم ماں کا حوصلہ دیکھیں اپنے بیٹے کے سر پر بوسہ دیا شہید کی خوشبو کو محسوس کیا آہ اب پوتے کی طرف بڑھی آہ میرا لعل پھر داماد قائد کے شہزادے اور قائد کی زوجہ آگے آئیں آہ کیا منظر تھا غم غم مگر فخر اس ماں کا کہ سنو سنو میں اس شہید کی ماں ہوں کہ میرے بیٹے نے اللہ اور اس کے حبیب کی خوشنودی کے لیے اپنی جان اس کی راہ میں قربان کر دی سنو میرا سلیم مرا نہیں بلکہ زندہ ہے شہید تو ہمیشہ کے لیے زندہ ہے مجھے محسوس ہوا اور اب یقین ہو گیا کہ میرے لعل نے کئی سلیم قادری بنا دیے ہیں اس گفتگو کو سننے والوں نے اپنے دل تھام لیے سلام اس ماں پر پھر تمام شہدا کا دیدار کیا غم دکھ سب کچھ تھا پولیس کانسٹیبل شہید حفیظ الرحمان رحمۃ اللہ علیہ شہید الطاف حسین رحمۃ اللہ علیہ کے اہل خانہ بالخصوص ان کے سفر کا ساتھی ان کا کمسن بیٹا احمد رضا بھی جبکہ کارکنان و عوام اہل سنت شہدا کا دیدار کر رہے تھے ایک تحریکی ساتھی آگے بڑھا پوچھا ماں اجازت ہے ہم آپ کے لختِ جگر کو لے کر جائیں بڑے حوصلے اور ہمت کے ساتھ جواب آیا ہاں اجازت ہے لے جاؤ میرے لعل کو میرے شہزادے کو آہ! سنیوں کے شاہ اس عظیم ماں کے لختِ جگر فخر اہل سنت جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کو نماز جنازہ کے لیے عید گاہ جامعہ کلاتھ کے لیے جایا جا رہا ہے الوداع اے میرے لعل اللہ تمہارے درجات کو بلند فرمائے جنت میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب ہو اور مسلک اہل سنت کے تحفظ کے لیے جس مشن کو آپ نے شروع کیا اس پر اب ہمیں کام کرنے کی ہمت دے جب قادری ہاؤس سے امیر شہداء اہل سنت کو ان کے رفقاء کے ہمراہ لے جایا رہا تھا تو فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر نعرہ رسالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعرہ حیدری یا علی نعرہ غوثیہ یا غوث اعظم دستگیر آئی تحریک چھائی تحریک سنی تحریک سنی تحریک سنی تحریک کا ہر سپاہی مصطفائی مصطفائی اب بھی کریں گے رہنمائی سلیم بھائی سلیم بھائی جوانیاں لٹائیں گے مسجدیں بچائیں گے قائد تیرے خون سے انقلاب آئے گا سنیوں نے ایک شیر پالا سلیم بھائی ST والا قائد تیرا نیک مشن جاری رہے گا جاری رہے گا فضا

نعروں سے گونج رہی تھی جامعہ کلاتھ عیدگاہ عصر کی نماز سے ہی ہزاروں کارکنان تحریک وعوام اہل سنت انتظار کر رہے تھے جیسے ہی امیر اہل سنت کو ان کے رفقاء کے ہمراہ بہت بڑے جلوس کی صورت میں نماز مغرب کے بعد لایا گیا ایک بار پھر ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے زمین وآسمان سوگوار ہو گیا نماز مغرب کی ادائیگی ہو چکی المدد یا رسول اللہ کے پرچموں میں لپٹے تمام شہدا کو عیدگاہ کی شاہراہ پر رکھ دیا گیا امام اہل سنت حضرت شاہ احمد نورانی دامت برکاتہم العالیہ دعوت اسلامی کی بزرگ روحانی شخصیت عبدالقادر باپو شریف جمیعت علمائے پاکستان کے صدر شاہ فرید الحق امیر جماعت اہل سنت صوبہ سندھ مولانا ابرار احمد رحمانی ناظم اعلی جماعت اہل سنت سندھ امیر جماعت اہل سنت کراچی سید شاہ تراب الحق قادری جماعت اہل سنت کی سپریم کونسل کے حنیف طیب جماعت اہل سنت کراچی کے نائب امیر علامہ شبیر احمد اظہر جمیعت علمائے پاکستان کے صدیق راٹھور حافظ محمد تقی تحریک عوام اہلسنت پاکستان کے حنیف بلو انجمن طلبہ اسلام کے قائد قاضی عتیق الرحمان انجمن نوجوان اسلام کے قائد جبکہ جمیعت علمائے پاکستان کے متحدہ قومی موومنٹ مہاجر قومی موومنٹ مسلم لیگ پیپلز پارٹی پاکستان عوامی تحریک سمیت سیاسی ومذہبی تنظیموں کے عہدیداران بھی موجود تھے جنازہ 25 فٹ کے بانسوں میں باندھ دیا گیا تھا مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد نظر عیدگاہ کی طرف پیچھے دوڑائی تو حد نگاہ تک عوام اہل سنت کارکنوں کا سمندر امڈ آیا تھا عیدگاہ کی شاہراہ پر ایک برج بنا ہوا تھا پریس میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا دنیا بھر سے آئے ہوئے جدید کیمرے لیے نماز جنازہ کی کوریج کر رہے تھے مگر کیا ہم کس کے جنازے کی نماز پڑھ رہے تھے دل نے گواہی دی کہ دنیائے سنیت کے شاہ نے اپنی جان دے دی مگر دیکھو قائد کے متوالے لاکھوں عوام اہل سنت کا انتہائی منظم انداز اگلی صفوں تحریک کے سینئر مرکزی رہنماء مولانا عباس قادری افتخار احمد بھٹی مولانا اکرم قادری پنجاب کے کنوینر حافظ محمد شاہد حسین راولپنڈی اسلام آباد جبکہ سندھ پنجاب سرحد بلوچستان جبکہ بیرون ممالک سے بڑی تعداد میں قائد کے چاہنے والے پہنچ چکے تھے اعلان ہوا صفیں باندھ لو باادب نظریں نیچے کیے عیدگاہ کی شاہراہ سے لے کر تبت سنٹر کی شاہراہ تک عوام اہل سنت کا سمندر تھا صفیں تیار ہیں آواز آئی نیت

باندھ لو آہ 3 سال قبل حوصلے اور ہمت کا سبق دینے والے آج کہاں ہیں ...... سلیم رضا کی نماز جنازہ کے وقت امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے حوصلے دیئے۔ آج کون حوصلہ دے گا...... آواز آئی ...... سنی تحریک کے مرکزی رہنما افتخار بھٹی نماز جنازہ کی امامت فرمائیں گے ...... صفیں بندھ گئیں ...... آہ! یہ کیا ہے یہ کس کا جنازہ ہے ...... سرکار ﷺ کے غلاموں کا ...... اللہ اکبر ...... نماز جنازہ پڑھائی گئی ...... اب دعا کا وقت ہوا ...... آہ! اللہ ...... گواہ ہے ...... آج جرنیل اہلسنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری ہم سے ظاہری رخصت ہوئے ...... آہ! آج مسلک پر انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا ...... دعوت اسلامی کے مشہور و معروف نعت خوان محمد اویس قادری لاؤڈ اسپیکر پر اللہ، اللہ کا ورد کر رہے تھے ...... آہ یہ منظر ......

میں وہ سنی ہوں سلیم قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

اب خصوصی دعا کا وقت آیا بلا مبالغہ لاکھوں عقیدت مندوں کا سمندر اپنے ہاتھوں کو بلند کر رہا ہے ...... آہ ...... اے اللہ تو گواہ رہنا ...... دنیائے سنیت کے شاہ نے اپنا گھر اللہ کی راہ میں قربان کر دیا ...... یا مصطفیٰ ﷺ آپ دیکھ رہے ہیں ...... آپ کے غلاموں نے آپ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا ...... یا غوث اعظم آپ بھی تو دیکھ رہے ہیں آپ کے مرید خاص نے آپ کی غلامی کی لاج رکھ لی ...... یقیناً آپ بھی ان کی لاج رکھیں گے ...... یا امام اعظم ابو حنیفہ آپ گواہ رہیں ...... آپ کے مسلک کے پیروکار نے آپ کے مسلک کو اپنے لہو سے زندہ کر دیا ...... اے امیر شہدائے اہلسنت کے امام اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ تو گواہ ہیں ...... کہ محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی سیرت پر گزر کر لہو کا ایک ایک قطرہ آپ کے نام پر قربان کر دیا۔

کیوں رضا گلی سونی ہے

کون اٹھا؟

سلیم قادری دھوم مچانے والا

اے اللہ اپنے حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری اور انکے رفقاء کے درجات کو بلندی عطا فرما تا اے اللہ تو دیکھ رہا ہے سنیوں کے دل و دماغ پر راج کرنے والے سنیوں کو عزت کا تاج پہنانے والے سلیم قادری نے

غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے

کے نعرے کو عملی جامہ پہنایا اب تو اس نوجوان کو جنت الفردوس میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس عطا فرما اے نواسہ رسول امام عالی مقام یا حسین رضی اللہ عنہ آپ نے نماز جمعہ کے وقت اپنا سب کچھ قربان کیا اور اسلام کو زندہ کیا۔...... دیکھ لیں...... آپ کے نقش قدم پر چلنے والے قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء نے...... آپ کی زندگی کو آپ کی شہادت کو اپنا منشور بنا لیا...... تو اے نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں سنیوں کے سردار محمد سلیم قادری کو اپنی ہمراہی نصیب کریں ان کے رفقاء کو اپنے ساتھ رکھیں...... لاکھوں دیوانوں کا سمندر آنسوؤں اور ہچکیوں میں آمین...... آمین...... آمین کی صدائیں بلند کر رہا ہے...... اب پھر قلم کہہ رہی ہے...... رک جاؤ...... آواز آئی...... امیر شہدائے اہل سنت اور ان کے رفقاء کو اٹھایا جائے آہ! ایک بار پھر...... ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے...... لاکھوں کا مجمع...... آگے بڑھا......

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
مدینے کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

کیوں! اس لئے کہ ہم تو کراچی میں تھے مگر میرے قائد مدینے کی گلیوں میں گھوم رہے ہوں گے...... قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ شہید ان کے بھتیجے شہید حافظ محمد انیس قادری رحمۃ اللہ علیہ شہید محمد الطاف حسین جونیجو قادری رحمۃ اللہ علیہ، شہید حفیظ رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کے جنازوں کو 25 فٹ کے بانسوں کے ذریعے اٹھایا گیا فضا اللہ اللہ کے ورد سے گونج رہی تھی...... کاندھا دینے والے انتہائی ضبط کے ساتھ جگہ پاتے ہی کاندھا دے رہے تھے...... سنی تحریک کے مرکزی رہنما افتخار احمد بھٹی نے اعلان کیا...... امیر شہدائے اہل سنت اور ان کے رفقاء کو اہل سنت خدمت کمیٹی ہسپتال سعید

آباد میں مدفن کیا جائے گا...... لاکھوں عقید تمند مختلف گاڑیوں میں جبکہ اتنے لمبے سفر سے بھی نہیں گھبرانے والے پیدل دیوانہ وار بھاگ رہے تھے...... کہ اچانک ایک دیوانے کارکن کی مائیک پر آواز بلند ہوئی ...... کہاں لے جارہے ہو شہزادے کو...... اے خدا تو ہمارے شہزادے کو واپس کر دے ...... یہ صدائیں لگاتے وہ وہ دیوانہ کارکن بے ہوش ہو گیا...... جامع کلاتھ عید گاہ سے شہداء کو لے جایا جارہا ہے...... لوگ گھروں سے باہر آکر گل پاشی کررہے تھے...... دیوانے مچل مچل کے رو رہے تھے...... اس کاروان کی قیادت آج بھی سلیم بھائی کررہے تھے...... تحریک کے مرکزی رہنماء اور ملک کے مختلف شہروں کے ذمے داران بڑے ضبط کے ساتھ کارکنان کے ہمراہ درود وسلام کی صدائیں بلند کر کے قائد کی قیادت میں آج بھی سفر کررہے تھے...... افتخار احمد بھٹی نے اعلان کیا کہ...... یہ وہی شاہراہ ہے کہ اس شاہراہ سے ہماری میلاد ریلی گزرتی ہے ہمارے قائد اس ریلی کی قیادت کررہے ہیں ...... دیکھو...... آج بھی بلکہ ہمیشہ کے لیے ہماری قیادت کریں گے ...... نعروں کا جو سلسلہ شروع ہوا تو راستے بھر تک جاری رہا...... قائد تیرا نیک مشن جاری رہے گا قرآن کا قانون ہے خون کا بدلہ خون ہے...... قائد کے فرمان پر جان بھی قربان ہے جوانیاں لٹائیں گے مسجدیں بچائیں گے...... اب بھی کریں گے رہنمائی سلیم بھائی سلیم بھائی۔ سنیوں نے ثیر پالا سلیم بھائی st والا ...... ہم بدلہ لیں گے خون کا نہ بکنے والی st نہ جھکنے والی st نہ دبنے والی st۔ ابھی شہداء کا قافلہ ٹاور کی طرف آیا تھا...... دولہا شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار سے ہوتا ہوا ماڑی پور روڈ کی طرف آیا...... عوام اہلسنت سڑکوں پر آنسوؤں اور ہچکیوں سے مرحبا یا سلیم قادری کے نعرے بلند کرتے ہوئے گل پاشی کررہے تھے...... ابھی سفر طویل ہے...... بڑے حوصلے کے ساتھ اس سفر کو تحریر کرنا ہے...... کارکنان تمام شہداؤں کو اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہوئے درود وسلام کا ورد کررہے تھے...... کہیں سے نعتوں کی صدائیں...... آہ...... آج کا سفر کتنا کھٹن ہے...... مرکزی رہنما قائد کے ساتھ کھٹن سے کھٹن سفر میں رہے نجانے کن کن مسائل کا سامنا کرنا پڑا مگر آج کا سفر یوں لگا...... جیسے آج سفر مشکل سے مشکل سفر جن شاہراہوں سے گزرا دیوانے گل پاشی کرتے رہے

......راستوں میں دودھ کی سبیلیں لگائی گئیں......ہاں کیوں نہ ہو سنیوں کے شیر کو لحد کی طرف حوالے کرنے جا رہے تھے......شیر شاہ کی شاہراہ کے بعد اب میرے قائد کی رہائش علاقہ سعید آباد شروع ہوا......آہ......ان ہی شاہراہوں سے میرے قائد گزرا کرتے تھے......آج پھر ان کی خوشبو سے فضا معطر ہے......ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے تحریکی پرچم اور زیادہ بلند ہوئے ......سنیوں کو عزت کا تاج پہنانے والے کی آرام گاہ آنیوالی ہے......بڑا سفر ہے سعید آباد کے رہائشی دیوانہ وار قائد کے آگے بھاگ رہے ہیں......یہ کیسا منظر ہے......فرش والو سنو عرش والے بھی یہ منظر دیکھ رہے ہیں......قائد تحریک کی آرام گاہ قریب سے قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے پرچم تھامے عوام اہل سنت کا یہ سمندر دوڑ رہا ہے......اب راستہ مختصر ہے......اہل سنت خدمت کمیٹی ہسپتال جہاں میرے قائد کی آرام گاہ ہے......آقا ﷺ کے غلاموں کو آخری آرام گاہ کی طرف لایا جا رہا ہے......نماز مغرب سے چلنے والا یہ کافلہ لاکھوں ......دیوانوں کے ہمراہ 5 گھنٹے کے طویل عرصے میں پہنچا اب ایک بار پھر آنکھوں نے چھلکنا شروع کر دیا دل نے مچلنا شروع کر دیا......کہ یہ کیا ہو رہا ہے اب اس سے دور تمام شہداء کو دیدار کی خاطر رکھ دیا گیا ......لو اب دیکھ لو......نورانی چہرہ ......خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ سجائے میرے قائد آرام فرما رہے ہیں......پہلی قبر ......دوسری قبر حافظ انیس قادری کی......تیسری قبر الطاف حسین قادری کی چوتھی قبر حفیظ رضا کی......

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا

دیوانے درود و سلام اور نعتوں کا ورد کر رہے ہیں......لوگ ایک سرے سے لپٹ گئے دعوت اسلامی کی روحانی شخصیت نے کہا کہ لے آؤ سنیت کے شاہ کو......آہ......لحد......مگر روشن کیوں؟ اس لیے کہ سنیوں کے دلوں کو روشن کرنے والے کی قبر بھی روشن اور چہرہ ......واہ چہرہ نورانی......مسکراتا ہوا......لب کیا کہہ رہے ہیں۔

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مولانا عباس قادری بڑے حوصلے کے ساتھ آگے بڑھے افتخار احمد بھٹی بڑے حوصلے کے ساتھ آگے بڑھے...... محمد اکرم قادری بڑے حوصلے کے ساتھ آگے بڑھے عبدالعزیز چشتی آگے بڑھے چہرہ مبارک دیکھا...... یہ چہرہ عمر کے 41 سال کے بڑے کٹھن مراحل ...... دکھ اور غم...... سنیت کا درد سرکار ﷺ کا عشق...... رب کی رضا...... غوث اعظم کی غلامی ...... آہ اب کیا کچھ تھا اس چہرہ مبارک پر...... اب لحد میں اتارو دل تھام لو...... اب سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کو لحد کے حوالے کر رہے ہیں۔

"قائد تیرا نیک مشن

جاری رہے گا جاری رہے گا"

ہم نے تحریک کی بنیادوں سے یہ نعرہ جاری کیا اور آج بھی اس نعرے کی تجدید کرتے ہیں:

اب بھی کریں گے رہنمائی

سلیم بھائی سلیم بھائی

قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں ان کے بھتیجے حافظ محمد انیس رحمۃ اللہ علیہ کو سپرد خاک کیا گیا...... شہداء کے دیدار کے وقت آنسوؤں اور ہچکیوں کے ساتھ...... درود و سلام کا ورد جاری رہا...... پھر امیر شہدئے اہل سنت کے بہنوئی شہید الطاف حسین جونیجو قادری رحمۃ اللہ علیہ کو سپرد خاک کیا گیا اور پھر پولیس کانسٹیبل شہید حفیظ رضا رحمۃ اللہ علیہ کو سپرد خاک کیا گیا...... ہم نے سب کو لحد میں اتار دیا ...... اب سب اپنے ہاتھوں کو بلند کیے آسمان کی طرف نگاہ کیے قائد کی آرام گاہ کی طرف دیکھنے لگے...... اپنے رب کو گواہ بنا کر یہ عہد کیا......

اے اللہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے و طفیل ان کی قبر مبارک کو جنت کا باغ بنا دے ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتے رہنا تمام شہداؤں کو سرکار مصطفیٰ ﷺ کا جنت میں

پڑوس نصیب فرما اور اے مالک ومولا دنیائے اہل سنت کے شاہ محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ نے مشن جاری کیا...... اس مشن کو جاری رکھنے کے لیے ہمیں ہمت حوصلہ اور اس راہ پر استقامت نصیب فرما اور یہود وہنود کے ایجنٹ جنہوں نے ظاہری طور پر ہم سے ہمارے محسن چھیننے کی ناکام کوشش کی ان ظالم اسلام دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچا اے دنیائے سنیت کے شاہ محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مقدس لہو کی قسم ہم آپ کے مشن کو اپنے جسم میں موجود خون کے آخری قطرے تک پایہ تک پہنچائیں گے آمین آمین آمین

عباس قادری بھائی کی پریس کانفرنس

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کی شہادت کے بعد 19 مئی بروز ہفتہ امیر شہدائے اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی نماز جنازہ سے قبل قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست سینئر مرکزی راہنما۔

مولانا عباس قادری کا مرکز اہل سنت میں پریس میڈیا سے پہلا خطاب۔

مرکز اہل سنت پر ہنگامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین مولانا عباس قادری نے کہا کہ سنی تحریک کے بانی و قائد سنیوں کے ہیرو و ہر دل عزیز شخصیت ہم سب کے قائد محمد سلیم قادری کو ان کے رفقاء کے ہمراہ اسلام کے دشمنوں نے شہید کردیا ہے انہوں نے شدید غم وغصے کے عالم میں کہا کہ موجودہ حکومت کے فرقہ وارانہ کشیدگیاور تشدد روکنے کے تمام تر دعوے کھوکھلے اور گیدڑ بھبھکیاں ہیں حکومت نے اپنے دعووں کے برخلاف کبھی کوئی عملی اقدام نہیں کیا اس موقع پر مرکزی رہنما افتخار احمد بھٹی مولانا کرم قادری اور مقامی رہنما ثروت اعجاز عبدالعزیز چشتی قاری خلیل الرحمان قاری اسماعیل گوجرانوالہ ڈویژن کے حافظ قاسم ضیاء قصور کے ڈاکٹر حافظ شاہد حسین قادری حیدرآباد کے کنوینز خالد قادری و دیگر ملک بھر کے ذمہ دار موجود تھے انہوں نے کہا کہ حکومت کی لے پالک نام نہاد جہادی تنظیموں کو کھلے عام اسلحے کی نمائش اور لوٹمار اور دہشت گردی کا لائسنس دے دیا گیا ہے ایسے حالات میں ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں

کہ حکومت سے تحفظ کی امید رکھنا دھوکہ ہے مخالف فرقہ کے لوگ مسلح غیر قانونی اسلحہ لے کر گھومتے ہیں مگر عوام و قائدین اہل سنت کو ہی سارے قانون راستے دکھائے جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ عوام اہل سنت اس عظیم سانحے کے بعد اپنے دفاع اور حقوق کے تحفظ کے لیے اٹھ کھڑے ہوں انہوں نے اپنے کارکنان کو خصوصی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ اب ہر ایک سنی کو سلیم قادری بن کر کام کرنا ہوگا قائد سنی تحریک امیر امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ جو سوچ اور فکر سنیوں کو دی اس کو آگے بڑھانا ہی ان سے محبت ہے کارکنان مرکز سے رابطے میں رہیں ہم ان شاء اللہ طاقت کے ساتھ قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں گے انہوں نے کہا کہ 18 اپریل کو ہم نے حکومت سے کہا تھا کہ قائد تحریک کی جان کو خطرہ ہے مؤثر انداز کے تحت اسلحہ کے پرمٹ جاری کیے جائیں جبکہ حساس اداروں نے بھی قائد تحریک کی جان کو خطرہ قرار دیا مگر حکومت نے پھر بھی مؤثر اقدامات نہ کیے بلکہ ہمارے پرمٹ منسوخ کر دیے گئے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت نے اگر کوئی موثر اقدامات نہ کیے تو جس انداز میں عوام اہل سنت اپنے ردعمل کا اظہار کر رہے ہیں یہ آگ پورے ملک میں پھیل سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنی تحریک کے رہنماؤں پر عوام اہلسنت' کارکنان' علماء اہلسنت کا شدید دباؤ ہے کہ اب اپنا دفاع خود کیا جائے انتظامیہ نے بے حسی کا مظاہرہ کیا تو پھر نوجوانان اہل سنت کو کنٹرول کرنا ہمارے بس میں بھی نہ ہوگا۔ اس کے نتائج حکومت خوب سمجھتی ہے۔ مولانا عباس قادری نے کہا کہ وزیر داخلہ جس کے دور وزارت میں کئی المناک سانحات ہوئے مگر انہوں نے کبھی کوئی اقدام نہیں کیا وہ اپنی ذمہ داری کو ناکامی سمجھتے ہوئے مستعفی ہو جائیں۔ انہوں نے صدر پاکستان چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اور گورنر سندھ سے مطالبہ کیا کہ وہ فی الفور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ بصورت دیگر ہم خود بدلہ لیں گے تو اس کے نتائج حکومت اچھی طرح جانتی ہے۔ انہوں نے کہا اس وقت ملک میں کوئی قانون نہیں ہے یہاں پر جنگل کا قانون چل رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم قرآن کے فیصلے کے مطابق خون کا بدلہ خون ہی لیں گے۔ سوئم کے اجتماع سے قبل قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار نہ کیا

گیا۔ تو ملک بھر میں امن کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اب پانی سر سے گزر چکا ہے۔ اہل سنت اس ملک کی اکثریت ہیں۔ ہم اپنا تحفظ خود ہی کریں گے۔ اگر حکومت وانتظامیہ نے ہمارے راستے میں رکاوٹ پیدا کی تو پھر ہم اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ مولانا عباس قادری نے کہا کہ مخالفین اگر یہ سمجھتے ہیں کہ جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری کو شہید کر کے وہ سنی تحریک کو عظیم مشن سے روک دیں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہے انشاء اللہ جب تک ایک سنی بھی زندہ ہے سنی تحریک مساجد اہل سنت اور حقوق اہل سنت کا تحفظ جاری رکھے گی۔ مرکزی رہنماء عباس قادری نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ قائد سنی تحریک کی شہادت کو ہم مختلف زاویوں سے دیکھ رہے ہیں اس سلسلے میں آج رات گئے تحریک کا اعلیٰ سطحی اور مجلس مشاورت کا اجلاس خفیہ مقام پر طلب کر لیا گیا ہے جبکہ ملک بھر کے تمام اہم ذمہ داران بھی مرکز اہل سنت پر پہنچ چکے ہیں۔

حکومتی و مذہبی شخصیات کی تعزیت

سنیوں کے جرنیل محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قتل کی ذمہ دار دہشت گرد سپاہ صحابہ ہے۔ وفاقی وصوبائی مذہبی امور کے وزیر قاتلوں کے سرپرست ہیں۔

اللہ عزوجل محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے درجات کو بلند رکھے۔

علماء اہل سنت، سنی تنظیموں کے اکابرین و دیگر سیاسی وحکومتی شخصیات کی مرکز اہل سنت آمد تعزیتی، احتجاجی پیغام۔

سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری و دیگر رہنماؤں سے تعزیت۔

صاحبزادہ پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی مرکزی امیر جماعت اہل سنت پاکستان، صاحبزادہ غلام صدیق نقشبندی نائب امیر جماعت اہل سنت پاکستان، علامہ سید حسین الدین شاہ سینئر نائب امیر جماعت اہل سنت پاکستان، مفتی عبد القیوم ہزاروی چیئرمین سپریم کونسل و ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس، عبد الرزاق ساجد مرکزی سیکریٹری اطلاعات جماعت اہلسنت پاکستان، مولانا ابرار احمد رحمانی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت سندھ، نواز کھرل سیکریٹر

اطلاعات صوبہ پنجاب، علامہ محمد اسحاق ظفر جنرل سیکریٹری تنظیم علماء ضیاء العلوم پاکستان، مولانا غلام سیالوی ناظم امتحانات تنظیم المدارس پاکستان، مولانا غلام عباس قادری، علامہ احمد علی قصوری لاہور نے مرکز اہل سنت آکر تحریک کے مرکزی رہنما محمد اکرم قادری اور عبد العزیز چشتی سے تعزیت کی۔ جبکہ پاکستان بھر کے علماء اہل سنت وسنی اکابرین علامہ ریاض حسین شاہ صاحب مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان، مفتی ابو داود محمد صادق، علامہ سید سعید احمد اسد، ڈاکٹر سرفراز نعیمی، قاضی مظفر اقبال، عبد الحکیم شرف قادری، شیخ الحدیث صدیق ہزاروی، JUP کے شاہ فرید الحق عرفان شاہ مشہدی، مفتی جان محمد نعیمی امیر جماعت اہل سنت صوبہ سندھ، عظمت علی شاہ ہمدانی، علامہ سید شاہ تراب الحققادری امیر جماعت اہل سنت کراچی، حاجی حنیف طیب سپریم کونسل جماعت اہل سنت پاکستان، صاحبزادہ کوکب نورانی اوکاڑوی، علامہ شبیر احمد مظہری، صدیق راٹھور، الحاج شمیم الدین، حاجی حنیف بلو، طارق محبوب قائد ANI، عتیق الرحمٰن قائد ATI، فاروق احمد سعیدی امیر جماعت اہل سنت ضلع ملتان مرکز اہل سنت آمد، سجادہ و پیر آف آستانہ عالیہ قادریہ بھرچونڈی شریف عبد اللہ، گل محمد خان جکھرانی جنرل سیکریٹری سندھ نیشنل فرنٹ، مفتی فاروق احمد قادری مرکز اہل سنت آمد، پیر عاشق علی جیلانی، پیر نالے مٹھو سائیں سمیت تمام علماء ومشائخ نے اپنی تعزیتی و احتجاجی بیان میں کہا کہ یہ سانحہ پوری دنیائے سنیت کا نقصان ہے۔ حکومت قاتلوں اور ان کے سرپرست سپاہ صحابہ کے دہشت گردان کے ذمے داران اور ان کے سرپرست وفاقی وصوبائی مذہبی امور کے وزراء کے فی الفور گرفتار کرتے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ورنہ ملک خانہ جنگی کی طرف چلا جائے گا جس کی تمام تر ذمہ دار حکومت ہے۔

وفاقی حکومت کیبینٹ کے وزیر محمود علی نے مرکز اہل سنت پر مولانا عباس قادری و دیگر رہنماؤں سے تعزیت کا اظہار کیا۔ سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری نے وفاقی وزیر کو قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی عدم گرفتاری پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔

سابق صدر مملکت پاکستان ملت پارٹی کے سربراہ فاروق احمد لغاری نے مرکز اہل سنت پر تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری اور دیگر رہنماؤں سے تعزیت کا

اظہار اور قاتلوں کی عدم گرفتاری پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکریٹری سندھ کیپٹن حلیم صدیقی نے مرکز اہل سنت آ کر تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری اور دگر رہنماؤں سے تعزیت کا اظہار اور قاتلوں کی عدم گرفتاری پر اپنی تشویش کا اظہار کیئے۔ تا حال مرکز اہل سنت علماء اہل سنت اور اکابرین کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔

تعزیتی پیغامات

سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کی شہادت اسلام کا بڑا سانحہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کی شہادت اسلام کا بڑا سانحہ ہے۔ قاتل بے نقاب ہیں حکومت فی الفور قاتلوں کو گرفتار کرے۔ اہل سنت کی عظیم شخصیت کے قتل کے محرکات کو فوراً سامنے لایا جائے تحقیق کو اخباری بیانات تک نہ رکھا جائے اتنے دن گزر جانے کے باوجود قاتلوں کو گرفتار نہ کرنا ملک کو فرقہ وارانہ فسادات کی طرف دھکیلنے کی مذموم سازش ہے۔ زخمی ہونے والوں کی صحت یابی کی دعا کی قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ بلند کے لئے دعا کی۔ (علامہ شاہ احمد نورانی دامت برکاتہم العالیہ)

سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کی شہادت اسلام کا المناک سانحہ ہے۔ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ہے۔ مخصوص لوگوں کو کراچی کو یرغمال بنانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ قاتلوں کو جلد گرفتار کیا جائے۔ سلیم قادری اور ان کے رفقاء کا قتل حکومت کی غفلت اور لاپروائی کا نتیجہ ہے۔ پس پردہ تیار ہونے والی سازش کو بے نقاب کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند رکھے۔

(بے نظیر بھٹو چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی)

سلیم قادری کا قتل حکومت کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے حکومت محض اپنے مخالفین کو دبانے میں لگی ہوئی ہے۔ سلیم قادری کی شہادت ملک کے حالات کو دوسری طرف لے

جانے کی سازش ہے۔ جلد قاتلوں کو بے نقاب کیا جائے۔

(مخدوم جاوید ہاشمی، قائم مقام صدر پاکستان مسلم لیگ)

قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت ایک بڑا سانحہ ہے۔ جہادی تنظیموں کو تمام وسائل کے ساتھ کراچی کو یرغمال بنانے کی اجازت دی گئی ہے۔ محمد سلیم قادری کا قتل شرمناک اور بزدلانہ عمل ہے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔ اہل خانہ اور لواحقین سے اظہار تعزیت۔ اللہ صبر عطا کرے۔ مقامی اخبار کی من گھڑت کہانی شرمناک فعل ہے۔ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت پر ان کے قاتل بے نقاب ہو چکے ہیں۔ اعلیٰ سطح پر تحقیقات کی جائیں۔ (الطاف حسین، قائد متحدہ قومی موومنٹ)

سنی تحریک کے قائد محمد سلیم قادری کی شہادت پر مقامی اخبار کی من گھڑت کہانی صرف عوام کو گمراہ کرنے کی سازش ہے قاتل بے نقاب ہو چکے ہیں۔ مقامی اخبار معافی مانگے۔ سپریم کورٹ میں اس سانحے کو دوسرے رخ لے جانے پر پٹیشن دائر کریں گے۔

(ڈاکٹر عمران فاروق، کنوینر رابطہ کمیٹی متحدہ قومی موومنٹ)

محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کی شہادت بڑا سانحہ ہے۔ جب تک حکومت سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دہشت گردی کی پشت پناہی کرنے والے عناصر کی بیخ کنی نہیں کرتی اس وقت تک ملک سے فرقہ وارانہ دہشت گردی کا خاتمہ ممکن نہیں۔

(راجہ ظفر الحق، پاکستان مسلم لیگ چیئرمین موتمر عالم اسلامی)

سنی تحریک کے قائد محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کا قتل قابل مذمت ہے۔ یہ بھونڈی سازش ہے اور امن کے منہ پر طمانچہ ہے اسلام دشمن قوتوں کے ایجنٹ اس سانحے کے ذمہ دار ہیں۔ قاتلوں کو واقعی قرار سزا دی جائے۔ (آفاق احمد چیئرمین مہاجر قومی موومنٹ)

سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری کی شہادت اسلام کے لیے بڑا سانحہ ہے فرقوں کی بنیاد پر قتل کرنے والے قہر خداوندی کو دعوت دے رہے ہیں دل اداس ہے۔ عظیم رہنما اور ان کے رفقاء کی شہادت قابل مذمت ہے حکومت بلا تاخیر قاتلوں کو گرفتار کرے اور قرار واقعی سزا دے۔ (رحمت اللہ کاکڑ افغان کونسل جنرل)

سنی تحریک کے قائد محمد سلیم قادری کے قتل کے سانحہ نے ہمیں صدمے سے دوچار کردیا ہے ملک میں امن وامان کی ذمے داری حکومت کی ہے فوجی حکومت امن قائم کرنے میں ناکام ہے۔ سلیم قادری اور ان، کے رفقاء کی شہادت بڑا سانحہ ہے۔ اس بڑے سانحے کے پیچھے ہولناک سازش کارفرما دکھائی دیتی ہے۔ مجرموں کو جلد از جلد سراغ لگا کر گرفتار کیا جائے۔ (قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی، سیکریٹر جنرل منور حسن)

قاضی حسین احمد تعزیت کی غرض سے قادری ہاؤس آیا مگر سنی تحریک کے کارکنان اور بالخصوص قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ کے اہل خانہ نے قاضی کو قادری ہاؤس آنے کی اجازت نہ دی۔

اللہ تعالی سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

سلیم قادری کا قتل فرد واحد کا قتل نہیں پوری انسانیت کا قتل ہے۔

ملک وقوم عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم مذہبی وقومی رہنما نڈر مخلص رہنما سے محروم ہوگئی۔

قاتلوں کو جلد گرفتار کیا جائے گا

..........دن گذر گئے قاتل اور ان کے سرپرست کب گرفتار ہوں گے؟

سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کے قتل کی شدید مذمت۔ سلیم قادری کا قتل فرد واحد کا قتل نہیں بلکہ پوری انسانیت کا قتل ہے۔ افسوس کا مقام ہے۔ اللہ تعالی سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، گورنر سندھ کو قاتلوں کو بلاتاخیر گرفتاری کا حکم دے دیا ہے قاتل جلد گرفتار ہوں گے۔ صدر، چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے سلیم قادری کے قتل کی تفصیلی رپورٹ طلب کرلی ہے۔ قاتلوں سے آہنی ہاتھوں نمٹا جائے گا۔

سلیم قادری کا قتل انتہائی شرمناک فعل ہے قاتلوں کو جلد بے نقاب کیا جائے گا۔ مذہب کے نام پر جہادی و مذہبی تنظیموں کو خون خرابے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے سخت اقدامات کیئے جائیں گے۔ جلد خبر آئیگی۔ سپاہ صحابہ اور لشکر طیبہ پر جلد پابندی لگادی جائے

گی۔(لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر وفاقی وزیرداخلہ)

سنی تحریک کے قائد محمد سلیم قادری اوران کے رفقاء کی شہادت اسلام کا بڑا سانحہ ہے قوم نڈر، مخلص اور قومی رہنما سے محروم ہوگئی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سلیم قادری اوران کے رفقاء کا قتل بڑی سازش ہے۔قاتلوں کی گرفتاری کے لئے اقدامات کر لئے گئے ہیں۔''قاتلوں کے سروں تک پہنچ چکے ہیں۔''تحقیقات کرلی گئیں ہیں اس حساس مسئلے کو ابھی صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔عوام جلد اچھی خبر سنیں گے۔(میاں محمد سومرو گورنر سندھ)

سندھ کے نئے کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل طارق وسیم غازی کا عہدہ سنبھالنے کے 24 گھنٹے کے اندر اتنے بڑے سانحہ کا سختی سے نوٹس لے لیا۔اتنے بڑے سانحے کے بعد نئے کور کمانڈر کا جنرل پرویز مشرف سے کئی بار رابطہ۔کور کمانڈر سندھ کا جی ایچ کیو سے مسلسل رابطہ۔سندھ کے ڈھانچے میں بڑی تبدیلی کا امکان۔قاتلوں کو جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ ملٹری انٹیلی جنس اور دیگر خفیہ ایجنسیوں کو قاتلوں کی گرفتاری کی ذمے داری سونپ دی گئی ہے۔(لیفٹیننٹ جنرل طارق وسیم غازی کور کمانڈر سندھ)

قاتلوں کی گرفتاری کے لئے سخت اقدامات کیئے جارہے ہیں۔

(بریگیڈیئر (ر) مختار احمد سیکریٹری داخلہ)

قاتلوں کو جلد گرفتار کر کے بے نقاب کیا جائے گا۔

(جاوید اشرف حسین چیف سیکریٹری سندھ)

سلیم قادری کے قتل میں سپاہ صحابہ ملوث ہے۔(آئی جی پولیس سندھ)

قاتلوں کی شناخت ہو چکی ہے ارشد پوکا حملہ آور تھا۔تعلق سپاہ صحابہ سے ہے۔

(طارق جمیل ڈی آئی جی پولیس کراچی)

جنرل پرویز مشرف آج کے صدر اور چیف ایگزیکٹو چیف آف آرمی سٹاف کمیٹی نے سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اوران کے رفقاء کی شہادت کو اسلام کا بڑا سانحہ قرار دیا اور قاتلوں کی گرفتاری کے لئے سخت ایکشن کی ہدایت کی اور نجانے کیا کچھ کہا مگر ان سے یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ اتنے بڑے سانحے پر تعزیت کے لئے آتے۔قائد تحریک جو قومی ہیرو

پوری سنی قوم کے رکھوالے ہیں ان کی شہادت سے حالات کیا ہوئے۔ اور آنے والے حالات کیا ہوں گے۔ مگر وفاقی سطح پر تعزیت کے لئے کسی کا نہ آنا انتہائی افسوس ناک بات ہے۔ ایک سال قبل دیوبندی مولوی کے قتل پر صدر اور چیف ایگزیکٹو اور حکومت کے افسران نے اس مولوی کے قتل پر ان کے دار العلوم کے چکر لگائے۔ مگر اس ملک کی 90 فیصد اکثریت اہل سنت کے ہیرو کی شہادت پر صرف بیانات دینا کہ قاتل گرفتار کر لیے جائیں گے کیا انصاف ہے؟ وفاقی وزیر داخلہ ' گورنر سندھ ' کور کمانڈر ' سندھ کے بیانات۔ آئی جی ' ڈی آئی جی کا یہ کہنا کہ سپاہ صحابہ اس قتل کی سنگین کاروائی کے ذمہ دار ہیں۔ خفیہ ایجنسیوں کا تمام کاروائی کے بعد یہ فیصلہ کہ سپاہ صحابہ اس کاروائی میں ملوث ہے۔ حتیٰ کہ امریکہ کی انٹیلی جنس ایف بی آئی کے تربیت یافتہ آٹھ افراد کا بھی اسلام آباد سے کراچی آنا پوری کاروائی کی ریہبل سہل کرنے کے بعد یہ فیصلہ کرتا کہ ارشد قاتل ہے اور اس سنگین کاروائی میں مارا گیا ہے۔ ارشد عرف پولکا سپاہ صحابہ کا کارکن ہے۔ قاتلوں کی گرفتاری کی قیمت 10 لاکھ دی گئی۔ ان تمام تحقیق کے بعد بھی یہ کہنا کہ ہم تحقیق کر رہے ہیں ان تمام باتوں کو صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے کیا معنی رکھتا ہے۔ گورنر سندھ میاں محمد سومرو قومی ہیرو کی شہادت کے 23 روز بعد قادری ہاؤس جا کر سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنماء مولانا عباس قادری ' افتخار احمد بھٹی ' اور قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادوں اور بڑے بھائیوں سے تعزیت کا اظہار کیا اور پھر یہ بیان دہرایا کہ قاتل جلد گرفتار ہونگے۔ قاتل اور ان کے سرپرستوں کی گرفتاری ضروری ہے ملک کے تمام کرتا دھرتاؤں کے بیانات اور تعزیتی پیغامات کے بعد آج...... روز گزر گئے تمام تر تحقیقات سامنے ہیں سپاہ صحابہ اور حکومت میں موجود وفاقی وصوبائی مذہبی و اوقاف کے وزراء اس سانحے کے ذمہ دار ہیں مگر اب بھی حکومت کے صرف بیانات عوام اہلسنت کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہیں۔

قاتل گرفتار کرو

سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔

ملک کا امن تہہ و بالا کرنے کی سازش ہو رہی ہے "قتل سانحہ ہے۔

حکومت مستعفی ہو جائے' رائے عامہ کے رہنماؤں کا ردعمل

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے ساتھیوں کے قتل کی رائے عامہ کے رہنماؤں نے مذمت کی ہے اور حکومت سے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ پاکستان عوامی تحریک سندھ کے چیف آرگنائزر قاضی زاہد حسین' مسعود عثمانی' محمود میمن' افتخار شاہ بخاری' شہزاد میرٹھی' صفدر حسین قریشی' پیر فرحان خان جدون' ڈاکٹر جہانگیر مغل عطاء الحق مینگل' اطہر صدیقی' ڈاکٹر صلاح الدین نے کہا کہ کراچی کے امن کو تہہ و بالا کرنے کی ایک بار پھر سازش ہو رہی ہے قاضی زاہد نے سلیم قادری کے قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ اور مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے دعا کی۔ جماعت اسلامی ضلع بن قاسم کے امیر محمد اسلم مجاہد نے کہا کہ دن دہاڑے تنظیم کے مذہبی رہنماء کا قتل ایک المیہ اور سانحہ سے کم نہیں انہوں نے کہا کہ حکومت قیام امن میں مکمل طور پر ناکام ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سلیم قادری کے قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دے۔ پاکستان پیپلز پارٹی ضلع وسطی کے صدر سید اعجاز الدین شاہ' سعید الحسن چندا' اسماعیل کھتری فرید انصاری اسحاق بلوچ،، خواجہ اعجاز نے کہا کہ اس بہیمانہ قتل اور دہشت گردی کے واقعہ نے حکومت کی نااہلی ثابت کر دی ہے اور حکومت ملک میں امن و امان قائم کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے دہشت گردی کے اس واقعہ میں ملوث افراد کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے اور گورنر سندھ سیکریٹری داخلہ اور آئی جی فوراً مستعفی ہو جائیں۔ انجمن طلباء اسلام کے مرکزی سیکریٹری جنرل محمد بخش گھنیہ اور ناظم کراچی عنایت اللہ قادری نے کہا کہ حکومت پر امن شہریوں کی جان و مال کی حفاظت میں ناکام ہو چکی ہے حکومت اس المناک سانحہ پر مستعفی ہو جائے اگر انتظامیہ نے قاتلوں کی گرفتاری اور ان کو قرار واقعی سزا دلوانے میں روایتی سست روی کا مظاہرہ کیا تو پھر نوجوانان اہل سنت اپنے قائدین کی اور اپنی حفاظت کا خود بندوبست کر لیں گے۔ تنظیم نوجوانان اہل سنت کے مرکزی صدر محمد

احمد صدیقی شیخ فہیم اللہ قادری عمران حسین اسحاق حسین یاسین اور شفیق قادری مذمتی بیان میں کہا کہ واقعہ میں امن وامان کی صورت حال خراب کرنے کی سازش ہے انہوں نے کہا کہ قاتلوں کوفوری طور رگرفتار کر کے عبرتناک سزادلوائی جائے روحانی فاؤنڈیشن پاکستان کے ممبر محمد طاہر صدیقی اشرفی نے حکومت کو مذہبی رہنماؤں کے قتل میں ملوث دہشت گرد گروہوں کے خلاف سخت ترین ایکشن لے نیشنل ورکر پارٹی کراچی ایسٹ کے جمیل شاہ اور جنرل سیکریٹری شفیع شیخ نے کہا موجودہ حکومت، قانون کی حکمرانی کرنے میں بری طرح ناکام ہوچکی ہے حنیفہ عالمگیر مسجد اور مجلس درس کے سربراہ محمد سعید صابری جمیعت سپاہ اہل سنت کے صدر اسد احمد مجددی رئیس احمد ایڈووکیٹ استحکام پاکستان سوسائیٹی کے چیئرمین انیس احمد قریشی قاضی وجیہ الدین خان جماعت اہل سنت پاکستان لانڈھی کے ناظم اعلیٰ سید فیض رسول شاہ قاضی نورالاسلام شمس اور سماجی رہنما محمد سلیم نوری نے اپنے مشترکہ بیان میں سنی تحریک کے قائد محمد سلیم قادری اوران کے رفقاء کی شہادت پر دلی رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے لیے دعائے مغفرت اور لواحقین وکارکنان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے امیر جماعت اسلامی ضلع غربی محمد اشرف اعوان نائب امراء محمد اسحاق خان عبدالماجد اور قیم ضلع غربی صفات احمد صدیقی نے کہا کہ حکومت مذہبی رہنماؤں کی حفاظت میں ناکام ہو چکی ہے سلیم قادری کے قاتلو کوگرفتار کر کے عبرتناک سزادی جائے انجمن نوجوانان اسلام پاکستان کے سربراہ طارق محبوب نے کہا محمد سلیم قادری اوران کے رفقاء کا سفاکانہ قتل ملک دشمن عناصر کی بزدلانہ سازش ہے شہر میں فرقہ وارنہ فسادات کرانے کی گھناؤنی سازش ہے طارق محبوب نے مطالبہ کیا قتل کی عدالتی تحقیقات کروائی جائے

جمعیت علماء پاکستان کے پروفیسر شاہ فرید الحق ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر زبیر علامہ محمد شریف سرکی محمد ہاشم صدیقی عبدالرزاق سانگانی مفتی حلیم صدیقی محمد صدیق راٹھور حافظ محمد تقی پروفیسر منیب الرحمان اسد شاہ محمد امین نورانی نے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت مکمل نااہل ہے کراچی الیکٹرانکس ڈیلرز ایسوسی ایشن کے صدر محمد عرفان نے مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر قاتلوں گرفتار کرے۔ انجمن نوجوانان اسلام کے وائس

چیئر مین سلیم حسین سیکریٹری شارق اطہر اشرفی کی ڈویژنل رہنما شفیق قادری عمران حسین وحید یونس حاجی عبدالرحمان نورانی نے اپنے مشترکہ بیان میں افسوس اور غصے کا اظہار کرتے ہوئے اسے کھلی دہشت گردی قرار دیا روحانی فاؤنڈیشن پاکستان کے امیر قبلہ محمد طاہر صدیقی نے سلیم قادری کے قتل کو امن وامان کے خلاف مذموم مقاصد قرار دیا سندھ پیپلز یوتھ کے صوبائی سینئر نائب صدر فرید انصاری پی پی ساؤتھ کے سیکریٹری اطلاعات یوسف ناز امین میمن اور دیگر نے مشترکہ تعزیتی بیان میں واقع پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا تنظیم نوجوانان اہل سنت کے مرکزی صدر محمد احمد صدیقی نے سلیم قادری کے قتل کو کھلی جارحیت قرار دیا سائبان کے مرکزی چیئر مین حاجی لیاقت نے قتل پر شدید رنج وغم کا اظہار کیا مرکزی انجمن غلامان حضرت غوث اعظم ضلع شرقی کے جنرل سیکریٹری محمد ظہیر صدیقی نعت گو شاعر محمد اعظم عظیم اعظم مذہبی وسماجی رہنما عبدالحمید خان بابو بھائی لئیق احمد راشدین عزیز محمد عظیم قادری کامران صدیقی علامہ مولانا شبیر احمد اعظمی اشرفی اور دیگر مرکزی عہدیداران نے واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا تقسیم سندھ تحریک کے چیئر مین ممتاز مسلم لیگی رہنما ایم فیصل خان نے اس واقعہ پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اسے کھلی دہشت گردی قرار دیا

نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان مولانا جان محمد عباسی اسد اللہ بھٹو عبدالوحید قریشی ممتاز سہتو راشد نسیم جمیعت اتحاد العلماء سندھ کے صدر مفتی دائم الدین مولانا عبدالرؤف اور مولانا واحد بخش خلجی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ دن دیہاڑے ایک دینی جماعت کے سربراہ کا قتل کھلی دہشت گردی ہے انہوں کہا اس واقعہ سے حکمرانوں کے امن وامان کے دعوؤں کا پول کھل جاتا ہے مرکزی جے یو پی سندھ کے صدر مولانا غالم محمد سیالوی شبیر احمد قاضی مولانا اکرم سیالوی نے سلیم قادری سمیت 5 افراد کے بہیمانہ قتل کی شدید مزمت کر تے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے عبرات ناک سزا دی جائے پاکستان پیپلز پارٹی سندھ کے صدر نثار کھوڑو راشد ربانی منور سہروردی تاج حیدر آفتاب جیلانی نے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ماضی کی طرح ملک کے سب سے بڑے شہر کو ناپاک مقاصد کے حصول کے لیے لاشوں کا کھیل کھیلنے کی منصوبہ بندی کر لی گئی ہے تحریک جعفریہ

پاکستان سندھ کے صدر علامہ حسن ترابی مسلم یوتھ ونگ سندھ کے صدر علیم عادل شیخ مسلم لیگی رہنما زاہد رفیق بٹ تحریک انصاف سندھ کے صدر سید پرویز علی شاہ تحریک منہاج القرآن سندھ کے امیر علامہ غلام دستگیر افغانی مفتی عبدالحمید اشرفی سید ظفر اقبال مسز امتیاز جاوید جاوید پی پی حاجی اقبال دادھر حافظ غلام غوث چشتی منہاج نعت کونسل کے چیئر مین سید جمیل اشرف قادری' اشفاق عالم قادری' تحریک عوام اہل سنت کے سر پرست اعلیٰ مفتی قاری رضا المصطفیٰ اعظمی' مرکزی چیئر مین حاجی حنیف بلو' علامہ پیر حامد اشرف جیلانی' علامہ ریاض الدین قادری' علامہ محمد اشرف گورمانی' علامہ گل جہاں صدیقی' علامہ محمد شاہد اشرفی' ندیم غلام محمد' ماسٹر یوسف پرنس' حبیب اے کریم' کراچی ٹرانسپورٹ اتحاد کے صدر سید ارشاد بخاری نے سنی تحریک کے قائد محمد سلیم قادری سمیت 5 افراد کے اندوہناک قتل کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔

میڈیا رپورٹس

قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت پر ملک اور بیرون ممالک کے پریس اور الیکٹرانک میڈیا کی رپورٹ۔

قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت پر پریس میڈیا اور بین الاقوامی میڈیا سے تعلق رکھنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ سول ہسپتال کراچی کی سرکاری انتظامیہ بھی رپورٹنگ کر رہی تھی۔ کراچی کے مختلف اخبارات نے خصوصی ضمیمے شائع کیے۔ جب کہ زی نیوز ریڈیو تہران' وائس آف جرمنی' بی بی سی' اور پی ٹی وی کے نمائندوں نے ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے نے اس سانحے کی خبر دی شہادت کی اس خبر نے پاکستان کے سنیوں کو جہاں غمزدہ کر دیا وہاں بیرون ممالک سنیوں اور قائد کے چاہنے والے بھی انتہائی غمگین تھے مرکز اہلسنت پر شہادت کے تھوڑی دیر بعد ہی جدہ' افریقہ' لندن' ممبئی' متحدہ عرب امارات' اور دیگر ممالک سے فون کالوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس اطلاع پر جہاں کراچی کا کاروبار زندگی معطل ہوا

وہاں سندھ کے شہروں حیدرآباد نواب شاہ لاڑکانہ میرپور خاص سکھر ٹھٹھہ دادو سانگھڑ بدین ماتلی ٹنڈو الہ یار جیکب آباد خیر پور میں احتجاج کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جبکہ پنجاب کے شہروں گوجرانوالہ لاہور کاروبار زندگی معطل ہوا۔ قصور ملتان فیصل آباد راولپنڈی رحیم یارخان خانیوال ساہیوال گجرات اٹک جھنگ میانوالی ٹوبہ ٹیک چکوال اوکاڑہ لیہ چیچہ وطنی لودھراں بہاولپور بہاولنگر اور مختلف تحصیلوں میں احتجاج شروع ہوگیا۔ سوگ اور احتجاج کے طور پر کاروبار بند ہوگیا۔ اسی طرح بلوچستان بالخصوص کوئٹہ خضدار لسبیلہ خاران سبی اور سرحد کے مختلف شہروں بالخصوص ڈیرہ اسماعیل خان میں شدت کے ساتھ احتجاج ہوا۔ جبکہ لکی مروت مانسہرہ ہری پور میں احتجاج ہوا۔ اور عوام اہلسنت نے کاروبار زندگی معطل رکھا۔ مظفر آباد آزاد کشمیر میں بھی عوام اہلسنت غمزدہ تھے۔ اور احتجاجی سلسلہ جاری تھا جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت پر ملک کے تمام اخبارات نے کالم اداریے اور مضامین بھی شائع کیے۔ ان مضامین میں سے چند اگلے صفحوں پر قارئین کے لیے شائع کیے۔ ان مضامین میں سے چند اگلے صفحوں پر قارئین کے لیے شائع کیے گئے ہیں

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کی نماز جنازہ کا جو منظر تھا وہ جدید کیمروں کی طاقت سے باہر ہے۔ جس جگہ نماز جنازہ ادا کی گئی وہ جگہ شاہراہ اور عیدگاہ کہلاتی ہے جہاں شہداء کو رکھا گیا وہاں سے صف بندی شروع ہوئی صفوں کا سلسلہ تبت سینٹر تک جاری رہا یعنی عیدگاہ سے تبت سینٹر تک چلنا دشوار ہے اب صفوں سے اندازہ لگائیں کہ نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں کا سلسلہ کہاں تک تھا جبکہ سینکڑوں افراد جنازے کے لیے صفیں نہیں بنا سکے اخبارات جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت سے احتجاج کی خبریں شائع کررہے تھے نماز جنازہ شرکت کرنے والوں کا اندازہ کرنا انتہائی مشکل تھا بڑے قومی اخبارات نے جدید کیمروں کے ذریعے جنازے و شرکاء کی تصویریں بنائیں مگر جدید کیمرے بھی عوام کے سمندر کو اپنی تصویر میں محفوظ نہ کرسکے اخبارات میں نماز جنازہ شرکت کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں بتائی

کراچی کے باشندے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمارہے تھے کہ ہم نے صدر وزراء بڑے بڑے سیاسی و مذہبی قائدین کے جنازے دیکھے مگر پاکستان کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ نہیں دیکھا جن علماء ومشائخ نے فخر اہل سنت اور ان کے رفقاء کے جنازے میں شرکت کی انکی گفتگو کا نچوڑ یہی تھا کہ ہم نے بڑے بڑے لوگوں کی نماز جنازہ میں شرکت کی مگر لاکھوں عوام اہل سنت کا سمندر ہم نے کبھی نہیں دیکھا

پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی نماز جنازہ

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اوران کے رفقاء کی نماز جنازہ پر لیس میڈیا الیکٹرانک میڈیا علماء اہل سنت وعوام اہل سنت کے خیالات۔

پاکستان کی تاریخ میں کئی جنازے دیکھے صدر وزیر اعظم بڑے بڑے سیاسی و مذہبی لیڈر کی نماز جنازہ دیکھی مگر یہ جنازہ اتنی لاکھوں عوام کے ساتھ پڑھنا میں نے کبھی نہ دیکھا یہ الفاظ ایک 85 سالہ بزرگ کے ہیں جو جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی نماز جنازے میں شریک تھے BBC نے اس جنازے کی کوریج دی تبصرہ پر سب کا متفقہ فیصلہ یہی تھا کہ،، اتنے عوام کا بغیر کسی دباؤ اور اور کنوینس کے میسر نہ ہونے کے باوجود جمع ہونا محمد سلیم قادری سربراہ سنی تحریک سے محبت وعقیدت کا اظہار ہے علامہ فیض احمد اویسی کا کہنا یہ ہے کہ میں نے اخبارات اور دیگر لوگوں بالخصوص ہفت روزہ دین کے ذمہ دار کی زبانی جب نماز جنازہ کے بارے میں سنا تو مجھے یوں لگا کہ شاید اس سے بڑی نماز جنازہ کسی کی نہیں ادا کی گئی پنجاب کے مختلف شہروں بلوچستان اور بالخصوص حیدر آباد کے کنوینز گوجرنوالہ کے کنوینر قصور کے کنوینز راولپنڈی کے کنوینز اسلام آباد کے کنوینز سنی تحریک نے کہا کہ ہم پنجاب میں علماء کرام اور صدر اور دیگر سیاسی لیڈروں کے جنازے دیکھے مگر شیر دل جرنیل شہید اہل سنت امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اوران کے نماز جناز ہمیں جو عوام اہل سنّت کا جو سمندر موجود تھا یہ قائد کی جدو جہد مسلک اہل سنت کے تحفظ کے لیے،، جہد مسلسل زندگی،، کا نتیجہ ہے کہ آج

عوام اور علماء اور ہر سنی اشکبار ہے اور اپنے قائد کو کندھا دینے کے لیے بے تاب ہے کراچی میں رہنے والے معروف تاجر اور قائد کے متوالے قائد سے انتہائی عقیدت و محبت رکھنے والے ایک شخص نے کہا کہ میں دنیا کے کئی ممالک میں گیا وہاں کہ سنی عوام کا کہنا ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے بڑی نماز جنازہ امیر شہدائے اہل سنت اور میرے دوست ہر سنی کی ہر دلعزیز شخصیت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی ادا کی گئی۔

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی ختم قل شریف

20 مئی بروز اتوار قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی ختم قل کے سلسلے میں ملک کے تمام شہروں کراچی حیدر آباد سکھر نوابشاہ میر پور خاص لاڑکانہ خیر پور ٹھٹھہ گوجرانوالہ فیصل آباد قصور لاہور جہلم گجرات رحیم یار خان اٹک راولپنڈی اسلام آباد جھنگ کھاریاں ساہیوال خانیوال ملتان لودھراں کوئٹہ سبی پشاور ڈیرہ اسماعیل خان میں قرآن خوانی اور تعزیتی جلسوں کا انعقاد ہوا ملک کے مختلف شہروں سے مرکز پر اطلاع دی گئی شہروں کے مختلف مقامات پر ہزاروں قرآن پڑھے گئے اور لاکھوں جگہ محافل کی صورت میں درود پاک پڑھا گیا ختم قل کے سلسلے میں مرکزی تعزیتی اجتماع مرکز اہل سنت کراچی میں منعقد ہوا نماز ظہر سے کراچی کے تمام علاقوں میں اور مساجد مس قرآن شریف کے ختم کے گئے جو امیر شہدائے اہل سنت اور ان کے رفقاء کو ایصال ثواب کیے گئے اور ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کی گئی مرکز اہل سنت پر مرکزی اجتماع کے سلسلے میں نماز عصر سے قرآن خوانی کا سلسلہ شروع ہو گیا جبکہ دورد شریف کے ختم کے سلسلے میں الگ انتظامات لیے گئے سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما قائد سنی تحریک رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین مولانا عباس قادری افتخار احمد بھٹی محمد اکرم قادری عبدالعزیز چشتی قرآن خوانی کے سلسلے میں ذمہ داران کے ہمراہ موجود تھے جبکہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم

العالیہ حضرت فیض احمد اویسی مفتی جان محمد نعیمی علامہ سید شاہ تراب الحق کوکب نورانی اوکاڑوی حاجی حنیف طیب ANI کے طارق محبوب سنی تحریک گوجرانوالہ کے کنویز حافظ محمد قاسم ضیاء قصور کے کنویز لاہور کمیٹی کے ڈاکٹر حافظ محمد شاہد حسین ڈیرہ اسماعیل کے کے کنویز قاری عبدالرحمان حسنی جبکہ سنی تحریک کے علماء بورڈ کے اراکین علامہ قاری خلیل الرحمان قادری علامہ ریاض سعیدی قاری اسماعیل اور اہل سنت کے مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے پروفیسر اسکالرز اساتذہ موجود تھے جمیعت علماء پاکستان کے سرپرست حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ نے قرآن خوانی اور دیگر ختم کے بعد خصوصی دعا کروائی قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ اوران کے رفقاء کے درجات کی بلندی کے لیے رقت انگیز دعا کروائی سوئم میں موجود ہر آنکھ اشکبار تھی خصوصی دعا کے بعد انہوں نے اجازت چاہی اپنی گفتگو میں انہوں نے کہا کہ محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ پوری سنیت کا سرمایہ ہیں اللہ تعالیٰ نے بڑا مرتبہ عطا کیا ہے۔ قاتلوں کی گرفتاری میں پیش رفت نہ ہونا ملک کے حالات خراب کرنے کے مترادف ہے حکومت عذاب الٰہی کو دعوت نہ دے قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ کا خون حکومت کی گردن پر ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں کارکنان سنی تحریک عوام اہلسنت ختم قل کے موقع پر موجود تھے۔ نماز مغرب کے بعد تعزیتی اجتماع میں خطابات کا سلسلہ شروع ہوا تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سنی تحریک علماء بورڈ کے علامہ قاری خلیل الرحمٰن نے خطاب کیا آنسوؤں اور ہچکیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ قاری خلیل الرحمٰن نے انتہاہی جذبات کے عالم میں کہا میں سنی تحریک کے جلسوں میں خطاب کرتا تھا۔ مجھے اکرم بھائی کہتے تھے کہ خطاب طویل کریں تا کہ ہمارے قائد کے کانفرنس گاہ آنے تک شرکاء آپ کو سنیں۔ آج میں پوچھتا ہوں کون میرے بعد آئے گا دیوبندی دہشت گردوں نے میرے قائد کو شہید کردیا اور وہ قائد جو کردار کے غازی اور وہ قائد جنہوں نے دس سال میں تحریک کے انداز میں مسلک اہلسنت کا تحفظ کیا ہمارا مرکز سنی تحریک ہے۔ آج میری آنکھیں اور میرا دل سلیم بھائی کو دیکھ رہا ہے۔ سنیوں یاد رکھو دیوبندی دہشت گرد سلیم بھائی کو شہید کر کے ہمیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم کچھ بھی کر سکتے

ہیں مگر یاد رکھو ہم اپنے قائد کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لیں گے۔ سنی تحریک ضلع قصور کے کنوینر لاہور ڈویژن کمیٹی کے ممبر ڈاکٹر حافظ شاہد حسین نے خطاب کرتے ہوئے کہا میرے قائد نے پورے ملک کے سنی عوام کو بیدار کیا یوں تو کئی تنظیمیں عرصہ سے وجود میں ہیں مگر جو سبق جو منشور میرے قائد سنیوں کے شیر سنیوں کے جرنیل محمد سلیم قادری نے دیا ہے وہ آج تک کوئی نہ دے سکا پنجاب کے سنی عوام آج غمزدہ ہیں۔ ہم صبر کی تسبیح پڑھتے رہے مگر اب صبر نہ ہوگا ہم نام نہاد سپاہ صحابہ اور جیش محمد کو بخشیں گے نہیں۔ جس طرح میرے قائد میری جان نے سنیوں کو بیدار کیا اب ہم اس مشن کو لے کے چلیں گے۔ حکومت کچھ بھی کرے ہم وقت کا تعین نہیں کر رہے مگر جنہوں نے سنیوں کے شیر پر گولیاں برسائی ہیں ہم ان کو اور ان کے سرپرستوں کو زندہ نہیں چھوڑیں گے میں اپنے قائد کو سلام پیش کرتا ہوں میرا یہ عہد پہلے بھی تھا اب پھر میں اس کی تجدید کرتا ہوں کہ اے قائد اے سنیوں کے جرنیل اے ڈوبتی ناؤ کے تیرانے والے ہم آپ کے مشن کو جاری رکھیں گے۔ گوجرانوالہ کے کنوینر حافظ قاسم ضیاء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عرصہ 6 سال سے گوجرانوالہ میں تحریکی جدوجہد کا آغاز ہوا پنجاب میں یوں تو کئی اہل سنت کی تنظیمیں موجود ہیں مگر عرصہ 6 سال سے قائد سنی تحریک نے پنجاب پر نظر کرم کی باطل کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہے۔ آج اسلام کے دشمنوں نے عظمت مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کرنے والے جرنیل کو عظمت صحابہ کے تحفظ کرنے والے جرنیل کو مسلک اہل سنت کے محافظ کو ہم سے چھین لیا مگر یاد رہے ہم کسی بھی اسلام کے دشمن کو نہیں چھوڑیں گے۔ حکومت سلیم قادری کے قاتلوں کو گرفتار کرے اور کیفر کردار تک پہنچائے ورنہ ہم اپنی طاقت کے زور پر وہ سب کچھ کر گزریں گے جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔

سنی تحریک ڈیرہ اسماعیل خان کے کنوینر قاری عبدالرحمٰن حسنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ اپنے قول کے سچے ہیں جوانیاں لٹائیں گے مسجدیں بچائیں گے یہ نعرہ میرے قائد نے دیا آج یہ نعرہ پورے ملک میں گونج رہا ہے غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے کے

نعرے کو میرے قائد نے عملی جامہ پہنایا۔ اپنا گھر لٹایا مگر میرے قائد کی قربانی رائیگاں نہیں جائیگی ہم بدلہ لیں گے۔ سرحد کے شہر ڈیرہ اسماعیل خان عرصہ تک دیوبندیوں کی کھلی غنڈہ گردی کا اڈہ تھا مگر جب سے امیر شہداء اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ نے صوبہ سرحد پر نظر کرم فرمائی وہاں کے سنی بیدار ہوئے۔ 22 مئی کو میرے قائد نے ڈیرہ اسماعیل خان میں یوم رضا کانفرنس سے خطاب کرنا تھا اس خبر نے ہی ایوان دیوبند میں زلزلہ برپا کردیا تھا۔ مگر میرے قائد ظاہری طور پر ہم سے رخصت ہوگئے۔ صوبہ سرحد میں مذہبی امور کا وزیر دیوبندی ہے علماء کرام بہت تقریریں کرتے ہیں اب کام کا وقت ہے جیسے مجاہد اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بلاخوف وخطر مسلک کا تحفظ کیا اسی طرح ہم سب کو بیدار ہونا ہوگا۔ ورنہ ہمارے بھی سوئم اور جنازے ہوجائیں گے۔

ممتاز عالم دین 3000 سے زائد کتابوں کے مصنف حضرت علامہ فیض احمد اویسی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے جب قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت کی خبر ملی تو بے ساختہ میرے منہ سے یہ جملہ نکلا کہ ہائے میرا لعل شہید ہوگیا۔ آج میرا لعل چلا گیا حکومت کسی کا تحفظ نہیں کرسکتی تو پھر حکومت کا کیا کام پرانے شکاری تبلیغی جماعت کے دہشتگردوں نے فخر اہل سنت سلیم قادری اوران کے رفقاء کو شہید کردیا۔ نہ ڈرنے والا نہ بکنے والا، نہ جھکنے والا، یہ وہ شیر ہے جس نے ہمیں بھی سبق دیا ہے آج سنی تحریک کے جیالے کارکن میرے سامنے ہیں آج نیاز کھانے کا وقت نہیں آج خون دینے کا وقت ہے۔ حاجی حنیف طیب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سلیم قادری کا قتل پوری سنیت کا قتل ہے۔ فرقہ واران ہ نام نہاد مذہبی اور جہادی تنظیم سپاہ صحابہ اور جیش محمد قاتل ہیں۔ تمام عوام اہل سنت سنی تحریک کا ساتھ دیں۔ آج ہمارا عظیم مجاہد شہید ہوگیا۔ اس مجاہد کا خون رائیگان نہ جائے گا۔ ہم نے 72 گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ہے۔ علماء کرام 72 گھنٹے کے بعد اپنے لائحہ عمل کا اعلان کریں گے۔ علامہ سید تراب الحق شاہ صاحب قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج تیسرا دن ہوا۔ محافظ اہل سنت محمد سلیم قادری کی شہادت پر حکومت کے بیانات صرف اخبارات کی حد تک ہیں۔ ہم نے 72 گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ہے۔ اگر حکومت قاتلوں کو گرفتار

نہ کر سکی تو جماعت اہل سنت ملک گیر احتجاجی تحریک چلائے گی۔ جب امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی محمد اقبال قادری کو خطاب کی دعوت دی گئی تو تمام شرکاء نے کھڑے ہو کر شہدائے اہل سنت کے بھائی کا بھرپور نعروں سے استقبال کیا۔ محمد اقبال قادری نے خطاب کیا تو تمام شرکاء اقبال قادری کی گفتگو پر آبدیدہ ہو گئے۔ اقبال قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرے بھائی سلیم قادری کم عمری سے ہی مسلک اہل سنت کے لئے تڑپ رہے تھے۔ میں انہیں ہر وقت فعال دیکھتا تھا۔ مرکزی ساتھی اور کارکنان بھی دیکھتے کہ میرے بھائی رات بھر جاگ کر بھی ملک کے مختلف حصوں میں فون کے ذریعے رابطے میں رہتے تھے۔ میں ان کو اتنا فعال دیکھتا تھا۔ ہماری والدہ خوش ہوتیں کہ میرا بیٹا مسلک اہل سنت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ عرصہ ہوا ہماری والدہ نے میرے بھائی سلیم قادری کو کم عمری سے مسلک اہل سنت کے لئے سرگرم عمل دیکھا میرے چھوٹے بھائی کو جب میں دیکھتا مجھے خوشی ہوتی تھی۔ میرا بیٹا حافظ انیس قادری جو قرآن کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اور بچوں کو قرآن کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ اپنے چچا سے انتہائی محبت کرتے تھے۔ اور دن کا کئی وقت بھی اپنے چچا کے پاس گذارتے تھے۔ جبکہ میرے بہنوئی الطاف حسین قادری بھی میرے بھائی کے ساتھ ہر جگہ ساتھ رہ کر فخر محسوس کرتے تھے۔ آج میرے بیٹے نے آج میرے بہنوئی نے اور آج میرے چھوٹے بھائی سنیوں کے شیر سنیوں کے جرنیل نے اور آپ کے ساتھیوں واجد عابد قادری اور حفیظ رضا نے اسلام کی خاطر اپنے مسلک کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا ساتھ رہنے والے ساتھی زندگی میں اور شہادت میں بھی میرے بھائی کا ساتھ نبھایا میرے بھائی، میرے بیٹے، میرا بہنوئی اور عابد قادری جنت کی سیر کر رہے ہوں گے میری ماں کہتی ہے کتنی خوش نصیب ہوں کہ میرے سب سے چھوٹے بیٹے کروڑوں سنیوں کے دلوں کی دھڑکن نے اپنے مسلک حق اہل سنت کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ میرے پوتے نے میرے داماد نے اور میرے بیٹے کے ساتھیوں نے میرے بیٹے کے ساتھ اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ اقبال قادری کے خطاب کے دوران تمام شرکاء آبدیدہ تھے۔ تحریک کے مرکزی رہنما

افتخار احمد بھٹی نے لاؤڈ اسپیکر پر آ کر تحریک کے سینئر مرکزی رہنما قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست مولانا عباس قادری کو خطاب کی دعوت دی۔ تمام شرکاء نے کھڑے ہو کر عباس بھائی کا استقبال کیا۔ اور قرآں کا قانون ہے خون کا بدلہ خون ہے۔ قائد تیرے خون سے انقلاب آئے گا۔ سنیوں نے شیر پالا سلیم بھائی ST والا، جوانیاں لٹائیں گے۔ مسجدیں بچائیں گے۔ قائد تیرا نیک مشن جاری رہے گا۔ عباس بھائی قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ عباس بھائی کال دو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ کے نعرے بلند کئے۔ سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنماء مولانا عباس قادری نے خطاب شروع کرتے ہوئے کہا کہ میں جب خطاب کے لیے آ رہا تھا تو ایک جگہ سے آواز آئی عباس بھائی قدم بڑھاؤ۔ تو سنو آج بھی ہمارے قائد ہماری قیادت کر رہے ہیں کیونکہ میرا قائد مرا نہیں وہ زندہ ہیں جب میرے قائد زندہ ہیں تو وہی قیادت کر رہے ہیں آج ہم ختم قل کر رہے ہیں سوچو کس کی ختم قل ہے میرے قائد کی عمر جب 18 سال تھی تو میرے قائد نے یہ سوچ لیا تھا کہ مجھے مسلک اہلسنت کے تحفظ کے لیے کام کرنا ہے سوچو کتنے کٹھن مراحل آئے ہوگے دعوت اسلامی کی بنیاد اس سے قبل اس کے بعد اور پھر سنی تحریک کی بنیاد نہ جانے کیسی کیسی تکالیف کا سامنا مگر میرے قائد کے ارادے متزلزل نہ ہوئے دیوبندی وہابی اور مخالفین اہل سنت کے کون کون سے گروہ سنی تحریک کے خلاف سرگرم عمل ہیں میرے قائد کے خلاف بین الاقوامی سطح پر سازشیں ہوئیں میں کہتا تھا سلیم بھائی ظالم ظلم کرنا چاہ رہے ہیں احتیاط کریں میرے قائد مسکرا رہے ہیں عرصہ قبل بین الاقوامی بلکہ امریکی دفتر خارجہ کی رپورٹ نے یہ بات علی الاعلان کہی کہ انٹرنیشنل دہشت گرد آصف رمزی کے ساتھیوں نے قرار کیا کہ میں نے تین مرتبہ سلیم قادری کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا مورچہ بند بھی ہوا مگر اس راستے سے سلیم قادری نہ گزرے مگر پھر بھی میرے قائد مسکرا رہے ہیں جھوٹے مقدمات کا انبار لگا ہوا ہے مگر پھر بھی میرے قائد مسکرا رہے ہیں ہر تکلیف کو میرے قائد نے مسلک کی خاطر برداشت کیا دنیا کے سنی میرے قائد کو اپنا آئیڈیل کہتے ہیں مگر میرے قائد کو تحفظ نہ مل سکا۔ ایک سرکاری گارڈ دیا گیا میرے قائد کے لئے اسلحہ کے پرمٹ مانگے گئے مگر دیئے گئے پرمٹ بھی کینسل کر دیئے۔

گئے۔ہمیں نہتا کر دیا گیا کس کے ایماء پر وفاقی اور صوبائی مذہبی امور دیو بندی ہے سندھ کا صوبائی مذہبی وزیر دیو بندی ہے سرحد کا صوبائی مذہبی وزیر دیو بندی ہے پنجاب کا صوبائی مذہبی امور کا وزیر دیو بندی ہے۔ ہمارا نمائندہ کہاں ہے۔ میرے قائد نے اس ظلم کے خلاف آواز بلند کی سپاہ صحابہ اور جیش محمد جو دہشت گرد گروپ ہیں اسی دہشت گرد گروپ نے وفاقی اور صوبائی وزراء کی پشت پناہی پر میرے قائد اور ان کے رفقاء کو شہید کر دیا حکومت کہتی ہے ہم قاتلوں کو گرفتار کریں گے جھوٹ بولتی ہے موقع پر مارا جانے والا دہشت گرد ارشد سپاہ صحابہ کا دہشت گرد تھا اب حکومت کس چیز کی تفتیش کر رہی ہے یہ تفتیش نہیں سنیو ہمارے ساتھ دھوکہ ہو رہا ہے علماء اہلسنت نے ۷۲ گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ہے آج ۷۲ گھنٹے ہو جائیں گے علماء اہلسنت جو کال دیں گے ہم لبیک کہیں گے۔ ہم قائد کے دسویں تک ملک کے تمام ذمے داروں سے رابطے میں ہیں۔حکومت کچھ بھی کرے جرنیل اہلسنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کو اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کرے ہم تمام حالات پر نظر رکھے ہوئے ہیں ہمیں معلوم ہے حکومت جان بوجھ کر اس مسئلے کو دبانا چاہتی ہے مگر ہم انوکھے احتجاج کی تیاری کر چکے ہیں ۷۲ گھنٹے، جرنیل اہلسنت کے دسویں تک انتظار اس کے بعد ہم وہ کریں گے جس کا تصور بھی کسی نے نہ کیا ہوگا ہم قائد کے لہو کے ایک ایک قطرے کا حساب لیں گے ہم بھی وہی کریں گے جس سے حکومت ڈرتی ہے ہم نے اپنے سروں پر کفن باندھ لیا ہے تم نے بھی کفن باندھ لیا۔تمام سنی اپنے گھروں سے نکلیں آج سلیم بھائی کی آواز آ رہی ہے کیا ہم چپ ہو کر بیٹھ جائیں بلکہ آج پھر ہم یہ عہد کرتے ہیں اے سنیوں کے جرنیل فخر اہلسنت اے سنیوں کے شیر ہم آپ کے مشن کو اپنے جسم میں موجود خون کے آخری قطرے تک جاری رکھیں گے۔امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ ہم آپ کے لہو کے ایک ایک قطرے کا حساب لیں گے۔جرنیل اہلسنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی ختم قل اور تعزیتی اجتماع کا اختتام صلوٰۃ وسلام کی گونج پر ہوا۔علمائے اہل سنت تحریک کے رہنماؤں سے ملاقات کے لیے مرکز اہل سنت پر

جمع ہو گئے۔

لاہور میں احتجاج

قائد اہل سنت محمد سلیم قادری کی شہادت پر پاکستان سراپا احتجاج۔ وہاں لاہور شہر بھی اس غم میں مشتعل تھا اسلام کی عظیم روحانی شخصیت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ داتا دربار پر سنی تحریک اور جماعت اہل سنت نے قائد تحریک اوران کے رفقاء کی شہادت پر احتجاجی جلسہ منعقد کیا مگر پنجاب میں شامل مذہبی امور کے وزیر اور بالخصوص وفاق میں مذہبی امور کے وزیر کے ایماء پر داتا دربار پر منعقد احتجاجی جلسہ پر شاہ کے وفاداروں پر لاٹھی چارج کیا لاڑھی چارج کے بعد تو پولیس جوتوں سمیت داتا دربار میں گھس گئی۔ لاٹھی چارج اور شیلنگ کی گئی۔ نہتے سنیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا فخر اہل سنت کی شہادت پر غم سے نڈھال کارکنان تحریک عوام اہلسنت کو تشدد اور گرفتاریوں کا نشانہ بنایا گیا تمام کاروائی لاہور کے ssp کلب عباس کی قیادت میں ہوئی۔ اس احتجاجی جلسہ وجلوس میں نامور علماء اہلسنت شامل تھے۔ داتا دربار کی بے حرمتی پاکستان کی تاریخ کا ایک بڑا سانحہ ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ اس فوجی حکومت میں شامل وفاق اور تین صوبوں کی حکومت میں شامل دیوبندی وزیر ولی رازی سندھ' طاہر اشرفی پنجاب' قاری روح اللہ مدنی سرحد' اور وفاق میں شامل مذہبی امور کا وفاقی وزیر محمود غازی جب سے اس حکومت میں شامل ہوئے ملک میں مذہبی فسادات ابھرے۔ سانحہ پاکپتن بھی انہی وزراء کی سازشوں کا اہم حصہ ہے جس کی طرف سنی تحریک نے شروع ہی سے توجہ دلائی جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اوران کے رفقاء کی شہادت پر احتجاج فطری عمل ہے مگر احتجاج کو مذموم سازش کا نشانہ بنانا دیوبندی وزراء کی سازش ہے۔ داتا دربار کی بے حرمتی پر پاکستان بھر کے بلکہ قائد تحریک کی شہادت پر جہاں دنیا بھر کے سنی عوام اشکبار ہوئے سانحہ داتا دربار نے تمام سنیوں کی آنکھیں کھول دیں کہ اس سانحہ کے ذمے دار وہی لوگ ہیں جو امیر شہدائے اہلسنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اوران کے رفقاء کے قتل میں ملوث ہیں۔ داتا دربار کی

بے حرمتی پر ایک سنی ایکشن کمیٹی قائم تھی جس نے ایک بار پھر احتجاج کا اعلان کیا۔ لاہور کی درسگاہ جامعہ نعیمیہ کے تمام علماء کرام اور تحریک ذمے داران کے مشورے سے 31 مئی کو داتا دربار پر احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ احتجاجی جلسہ میں امیر شہداء اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی گرفتاری اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے احتجاجی خطابات ہوئے ممتاز علماء کرام اور تحریک کے ذمے داران نے کہا کہ ایک قاتل کا موقع پر مارا جانا اور اس کی شناخت ہو جانا ہی حکومت اور ایجنسیوں کے لئے کافی ہے۔ سپاہ صحابہ اور جیش محمد نام نہاد مذہبی اور جہادی تنظیم کے دہشت گرد ملوث ہیں اب کون سی تفتیش باقی رہ گئی ہے۔ حکومت قاتلوں کی سرپرستی بند کر دے۔ وفاق اور صوبائی حکومتوں میں شامل وزراء قاتلوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ وزیر داخلہ صرف بیانات نہ دیں۔ ان قاتل وزراء کو فی الفور کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ دیو بندی وزراء کو ان عہدوں پر تعین کرنا حکومت کی سب سے بڑی ناانصافی ہے۔ ان وزراء کی ایماء پر پہلے 18 مئی 2001ء کو کراچی میں جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کو ان کے رفقاء کے ہمراہ شہید کر دیا گیا۔ پھر سازشی عناصروں نے داتا دربار پر پر امن احتجاج کرنے والوں کو گالی دی گولی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ صوبائی زیر مذہبی امور طاہر اشرفی داتا دربار کی بے حرمتی کروانے کا مرتکب ہے، سپاہ صحابہ، دہشت گرد ہے اس کا ماضی، حال گواہ ہے سپاہ صحابہ، دیو بندی فرقہ کی دہشت تنظیم مذہب کے نام پر آگ اور خون کی ہولی کھیل رہی ہے اور اس تنظیم کے دہشت گردوں نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے وزراء کی پشت پناہی پر مجاہد اہلسنت محمد سلیم قادری اور انکے رفقاء کو شہید کیا اگر فوجی حکومت نے آنکھیں نہ کھولیں اور قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو کیفر دار تک نہ پہنچایا تو ہم اپنے شہدا کا بدلہ لیں گے۔

ایک اور احتجاج کنونشن لاہور ہی میں منعقد ہوا ے جون کو اہلسنت کی عظیم درگاہ مدرسہ حزب الاحناف میں سنی ایکشن کمیٹی نے احتجاجی کنونشن منعقد کیا اس کنونشن میں جرنیل اہلسنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کا بذریعہ کیسٹ خطاب سنایا گیا۔ علماء اہلسنت کارکنان تحریک اور غیور سنی عوام نے ان دونوں احتجاجی

جلسوں میں ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ احتجاجی جلسوں میں کہا گیا کہ حکومت قاتلوں کی سرپرستی بند کردے داتا دربار کی بے حرمتی اسلام کی تاریخ کا سیاہ باب ہے اس سانحے کے ذمہ دار بھی وہی ہیں جنہوں نے جرنیل اہلسنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اوران کے رفقاء کو شہید کروایا۔ وفاق اورصوبوں میں متعین مذہبی امور کے وزراء نے اپنی دہشت گرد تنظیم سپاہ صحابہ، جیش محمد کو جدید اسلحہ دیا مگراب سنیوں نے ان کا سب کچھ چھیننے والوں کو ہم خود کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ سانحہ داتا دربار پر پنجاب کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر نے تحقیقاتی کمیٹی قائم کردی جو ہائیکورٹ کے ججوں پر مشتمل تھی جبکہ بدبخت ssp لاہور کلب عباس کو عارضی طور پر معطل کردیا۔ یہ تمام کاروائی صرف اورصرف وقتی تھی تاحال اس سانحہ کے ذمے داروں کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی گئی۔ جس سے عوام اہلسنت شدید مشتعل ہیں جرنیل اہلسنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کی شہادت نے ہمیں غمگین کردیا ہے مگر ہم اس سانحہ کے ذمے داران کو معاف نہیں کریں گے۔

F,I,R کا متن

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہداء اہل سنت محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کے قتل کا مقدمہ امیر شہدائے اہل سنت کے بڑے بھائی محمد اقبال قادری کی مدعیت میں تحریک کے فیصلے کے بعد درج کرائی جانے والی ایف آئی آر کا متن۔

18/05/2001 جناب ایس ایچ او صاحب تھانہ بلدیہ ٹاؤن ضلع ویسٹ کراچی۔

مسمی محمد اقبال قادری ولد ابراہیم قریشی سکنہ مکان نمبر 26/16 سیکٹر 5-G سعید آباد کراچی میں رہتا ہوں۔ میرے چھوٹے بھائی قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری گذشتہ 14 سال سے نورانی رحمت مسجد مہاجر کیمپ بلدیہ ٹاؤن نمبر 7 میں نماز جمعہ کی امامت کرتے تھے۔ اس روز 18 مئی 2001ء بروز جمعۃ المبارک بوقت 1 بج کر 30 منٹ گھر سے میرے بیٹے حافظ انیس قادری، بہنوئی الطاف حسین جونیجو ان کے بیٹے احمد رضا قادری، ڈرائیور واجد عابد قادری، گن مین P,C حفیظ رضا میرے بھائی کے صاحبزادے بلال رضا قادری،

اویس رضا قادری کے ہمراہ، نماز جمعہ کہ امامت کے لئے گاڑی نمبر EF-0779 ڈبل کیبن پر نکلے بوقت ایک بج کر 35 منٹ پر جب نورانی رحمت مسجد سے چند قدم کے فاصلے پر تھے قبرستان کے قریب بلال مسجد والی گلی کے کونے پر اسپیڈ بریکر پر پہنچے تو گلیوں میں گھات لگائے دہشت گردوں نے تینوں اطراف سے گھیر کر اندھا دھند فائرنگ کردی۔ جس نے سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا۔ جس سے میرے بھائی قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری ' بہنوئی محمد الطاف حسین جونیجو' ڈرائیور راجہ عابد' بھی شہید ہوئے۔ میرے بیٹے حافظ محمد انیس قادری' گن مین حفیظ رضا' بھانجے احمد رضا' اویس رضا' بلال رضا شدید زخمی ہوگئے۔ جبکہ گن مین کی فائرنگ سے حملہ آوروں کا ایک ساتھی مرگیا۔ جس کا نام بعدازاں ارشد عرف پولکا معلوم ہوا۔ جس کا تعلق سپاہ صحابہ اور جیش محمد نامی تنظیموں سے ہے حملہ آور کے حلیے مدرسے کے طلباء جیسے او ہلکی ہلکی ڈارھیاں تھی۔ بعدازاں میرا بیٹا حافظ انیس قادری سول ہسپتال جاکر اور گن مین جناح ہسپتال جاکر شہید ہوگئے اس واقعے کو نورانی رحمت مسجد جانے والے نمازی...... اور دیگر کئی لوگوں نے جو روڈ اور گلیوں میں تھے دیکھا۔ میں سول ہسپتال پہنچا تو لوگوں نے مجھے حالات وواقعات سے آگاہ کیا۔ حملہ آور بلال مسجد کی برابر والی گلی میں فرار ہوگئے۔ میرا دعویٰ ہے کہ میرے بھائی قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری' بہنوئی الطاف حسین جونیجو' بیٹے حافظ انیس قادری' ڈرائیور راجہ عابد قادری' گن مین حفیظ رضا کو ارشد پولکا اور اس کے ساتھیوں جن کا تعلق سپاہ صحابہ' جیش محمد سے ہے نے شہید کیا اور میرے بھانجے احمد رضا' بھتیجوں بلال رضا قادری' اویس رضا قادری کو زخمی کیا۔ لہٰذا ارشد پولکا اس کے ساتھیوں اور ان کے سرپرستوں کے خلاف قتل' اقدام قتل' دہشت گردی ایکٹ کے تحت کاروائی عمل میں لائی جائے۔ فائرنگ کرنے والے ملزمان کو.......... کے علاوہ بھی دیگر لوگوں نے اچھی طرح دیکھا ہے جن کو سامنے آنے پر پہچان لیا جائے گا۔ fir / فرسٹ انوسٹی گیشن رپورٹ ☆ پر پولیس کاروائی کے ضمن میں یوں لکھا ہے میں اے ایس آئی امیر سلطان معینہ تھانہ بلسیہ ٹاؤن ڈیوٹی تصدیق کرتا ہوں کہ موصولہ درخواست ازاں مدعی مقدمہ حرف بحروف ضبط تحریر میں لائی گئی ہے۔ مضمون بیان سے سردست مقدمہ

نمبر 73/2001 جرم دفعہ 302,324/34 قصاص دیت آرڈیننس r/w,7ha.a کا ہونا پایا جاتا ہے لہٰذا مقدمہ عنوان حاشیہ برخلاف ارشد پولکا' اس کے دیگر ساتھیوں نا معلوم صورت شناسی قائم کیا۔

قائد کا قاتل ارشد پولکا دیوبندی

جرنیل اہلسنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری اوران کے رفقاء کا قاتل ارشد عرف پولکا؟ دیوبند فرقہ سپاہ صحابہ کا دہشتگرد:۔

18 مئی 2001 بروز جمعۃ المبارک کو جس سانحے نے دنیائے سنیت کو غمگین کر دیا وہاں اس سانحہ نے اس سانحہ کے ذمہ داران کو بھی بے نقاب کر دیا وہ یہ کہ ارشد پولکا کا اس کاروائی میں pc کانسٹیبل حفیظ رضا کی گولی کا نشان بننا۔ ارشد عرف پولکا کی 18 مئی کی شام تک تحقیق کے بعد یہ بات ڈپٹی کمشنر ضلع ویسٹ نے علی الاعلان کہی ارشد عرف پولکا سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری اور ان کے رفقاء کے قتل کی کاروائی میں شامل تھا اور اس کا تعلق سپاہ صحابہ سے ہے۔ پولیس کانسٹیبل نے جوابی فائرنگ کر کے ایک قاتل کو مار دیا یہ پولیس کانسٹیبل کی بہادری کا ثبوت ہے کہ قاتلوں کے اتنے منظم حملے کے باوجود ایک قاتل کا مارا جانا بہت بڑی بات ہے۔ اب ذرا اس قاتل کے بارے میں اس کے سرپرستوں کے یہ بیانات آئے جو سپاہ صحابہ کے ذمے داران نے دیئے کہ ہمارا کارکن پٹیل پاڑہ کا رہائشی ہے۔ اور وہ نماز کے لئے جا رہا تھا کہ اس کاروائی کے بیچ میں آ گیا اور مارا گیا۔ دوسرے دن بھی یہی بیان اخبارات کے لئے جاری ہوا جبکہ تیسرے دن پریس کانفرنس کر کے حالانکہ پریس کانفرنس کا مطلب یہ ہے کہ پریس میڈیا کے سامنے آ کر گفتگو کرنا۔ مگر اس خبر کے جاری ہونے پر کوئی بھی پریس میڈیا سے تعلق رکھنے والا موجود نہ تھا۔ سپاہ صحابہ کے ذمے داران نے کہا'' کہ دراصل ہمارا کارکن اغواء کر لیا گیا تھا اور اسے کسی نے اس کاروائی میں استعمال کیا ہے۔ ہمارا یہ موقف ہے۔ سلیم قادری کے قاتلوں کے ساتھ ارشد کے قاتلوں کو بھی گرفتار کیا جائے۔ اب ذرا ان حالات پر غور کریں کہ ارشد عرف پولکا رہائش پٹیل پاڑہ کی

موجودگی بلدیہ ٹاؤن، ضلعی ڈپٹی کمشنر ایک انتہائی ذمے دار افسر ہوتا ہے۔ اور اس کا کھلا موقف بھی اہم ہوتا ہے۔ اب سپاہ صحابہ کے روز بدلتے بیان کہ ارشد کے ساتھ سلیم قادری کے قاتل بھی گرفتار کیے جائیں۔ اور ہمارے کارکن کو اغوا کیا گیا۔ چشم دید گواہوں نے یہ بات واضح طور پر کہی کہ ارشد اس کاروائی میں ملوث ہے۔ سپاہ صحابہ کے دہشت گرد کی نماز جنازہ بھی سپاہ صحابہ کے ذمے داران نے پڑھا۔ اب ذرا ارشد کے بارے میں جانتے ہیں۔ ارشد کے والدین کا یہ کہنا ہے کہ ہمارا بیٹا تو اسلحہ پکڑنا بھی نہیں جانتا تھا، جبکہ ساہ صحابہ کے ذمے دار عتیق الرحمٰن نے کہا کہ ارشد نے جہاد کشمیر میں حصہ لیا اور اب جہاد افغانستان میں حصہ لینا چاہتا تھا۔ اب ان کے سرپرست کے موقف سے ہی یہ بات ثابت ہوگئی کہ ارشد ہتھیار چلانے کی مہارت رکھتا تھا۔۔ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت پر جنرل پرویز مشرف چیف ایگزیکٹو پاکستان وزیر داخلہ، گورنر سندھ کے بیانات اخبارات میں شائع ہوئے۔ کہ قاتلون کو جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ اور ہم قاتلوں کے سروں تک پہنچ چکے ہیں۔ اور یہ بات کے قاتل افغانستان بھاگ گئے۔

اس سانحے کی تحقیق ایس ایس پی ویسٹ، ایس ایس پی سی آئی اے ٹی ڈبلیو کے ڈی ایس پیاور دیگر حساس ادارے اس سانحے کی تحقیق کریں گے۔ جبکہ امریکی انٹیلی جنس ایف بی آئی سے تربیت لینے والے 8 افراد اسلام آباد سے کراچی آئے انہوں نے بھی تمام تحقیقات کے بعد ارشد کو قاتل ٹھہرایا۔ آئی جی سندھ، ڈی آئی جی کراچی نے ارشد کو قاتل اور اس سانحے کا ذمے دار سپاہ صحابہ کو ٹھہرایا۔

ارشد عرف پولکا کے بارے میں تمام تر تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ سپاہ صحابہ کا دہشت گرد تھا۔ اور اس کاروائی میں شامل تھا۔ اور چند دن قبل ہی سی آئی اے کی حراست سے غیر قانونی اسلحہ رکھنے کی وجہ سے گرفتار ہو کر رشوت دے کر رہا ہو گیا تھا۔ اگر سپاہ صحابہ کا یہ موقف ہے۔ کہ ارشد گرفتار نہیں ہوا تھا۔ تو پھر اس کے رہا کرنے والے انسپکٹر کو معطل کیوں کر دیا گیا تھا؟

سنی تحریک نے اس سانحے کا ذمے دار سپاہ صحابہ اور جیش محمد کو ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ تمام

حالات وواقعات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ارشد عرف پولکا دہشت گرد سپاہ صحابہ کا ذمے دار ٹھہرا۔ حساس اداروں کے موقف کے بعد تحقیق وتفتیش کیا معنی رکھتی ہے۔ تحقیق اس وقت کی جاتی ہے جب قتل کی کاروائی میں ملزمان مکمل طور پر پس پردہ ہوتے ہیں۔ مگر اب ارشد عرف پولکا دہشت گرد سپاہ صحابہ کا مارا جانا چشم دید گواہوں کا ارشد کو قاتل کی حیثیت سے شناخت کرنا اور ایک ذمے دار افسران کا اس بات کی تصدیق کرنا تمام تحقیق اور تفتیش کا مجموعہ ہے۔ چیف ایگزیکٹو، وزیر داخلہ اور گورنر سندھ کا یہ کہنا کہ اعلیٰ سطح پر تحقیقات کی جائیں گی۔ سوائے دھوکہ دینے کے کچھ نہیں۔ گورنر سندھ کا یہ بیان کہ "ہم قاتلوں کے سروں تک پہنچ چکے ہیں" کیا معنی رکھتے ہیں؟ کیا قاتلوں کے صرف سر ہیں گردنیں نہیں ہیں؟ سپاہ صحابہ کے ذمے داران اعظم طارق، علی شیر حیدری، مفتی نعیم، طارق مدنی، الیاس زبیر، قاری امین، عبدالغفور ندیم، اس سانحے کا کرتا دھرتا ہے اور ان کے سرپرست وفاقی وزیر مذہبی امور تین صوبوں کے مذہبی امور کے وزیر ہیں، "قومی ہیرو" کی شہادت کے ذمے دار سپاہ صحابہ اور ان کے سرپرست حکومت میں شامل وزراء ہیں۔ گورنر سندھ کا یہ کہنا کہ ہم سروں تک پہنچ چکے ہیں سنی عوام کو سبز باغ دکھانے کے مترادف ہے۔ قاتلوں کے سر کہاں ہیں اب عوام اہل سنت پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے قاتل چاہے پاکستان میں ہوں یا افغانستان میں یا دنیا کے کسی کونے میں ہوں قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کیا جائے۔ سنی تحریک کا موقف یہی ہے کہ سپاہ صحابہ 100% بلکہ 120% ملوث ہیں سپاہ صحابہ کے دہشت گرد اور اس کے سرپرست اس سانحے کے ذمے دار ہیں اور ان سرپرستوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔ اور سنگین مقدمات کے تحت کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

عباس قادری کی اہم پریس کانفرنس

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہداء اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی واضح نشاندہی کے باوجود عدم گرفتاری پر تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری کی پریس کانفرنس شدید ردعمل کا اظہار۔

22 مئی 2001ء

اہل سنت اور بالخصوص سنی تحریک جس عظیم سانحہ سے دوچار ہوئی اس کی دہشت اور بربریت کا اندازہ تو آپ نے لگا ہی لیا ہوگا۔ کہ آج تک بھی ملک اور بالخصوص شہر کراچی کے علاقوں میں کاروبار زندگی معطل ہے دوسری جانب قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری شہید رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے دیگر چار ساتھیوں کی شہادت اور ان کے معصوم بچوں کو شدید زخمی کرنے کے واقعہ پر حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگی اور نہ ہی اب تک حکومت کے کسی اعلیٰ عہدیدار نے مرکز سے تعزیت کے سلسلے میں رابطہ کیا۔ جبکہ مخالفین اہل سنت کا کوئی غیر معروف شخص ہلاک ہو جائے تو پوری حکومتی مشینری کا تانتا بندھ جاتا ہے۔ لیکن سنیوں کے عظیم قائد کے دہشت گردی کا نشانہ بننے پر صدر، چیف ایگزیکٹو وفاقی وزیر داخلہ حتیٰ کے گورنر تک کے پاس وقت نہیں کہ وہ تعزیت کے دو بول ہی آ کر بول دیں۔ معزز صحافی حضرات! ہم آپ کے توسط سے اپنی بات صدر پاکستان، چیف ایگزیکٹو وفاقی وزیر داخلہ تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ وزیر داخلہ معین الدین حیدر، گورنر سندھ اور ہوم سیکریٹری نے ہمارے اسلحہ کے پرمٹ کینسل کر دیئے یعنی ہمیں نہتہ کر کے مخالفین اہلسنت کے دہشت گردوں کے ہاتھوں دہشت کا شکار ہونے دیا اور دوسری جانب جہاد کے نام پر مخالفین اہل سنت کھلے عام اسلحہ لیے پھرتے ہیں چیف ایگزیکٹو، وزیر داخلہ اور گورنر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اسلحہ کے پرمٹ کینسل کر کے امن قائم کر لیا ہے تو وہ خود بھی بغیر گن مینوں اور پروٹوکول کے چل کے بتائیں۔ معزز صحافی حضرات:۔ حکومتی ایجنسیوں کے پاس ایسی رپوٹس تھیں کے قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی جان کو خطرہ ہے اور ایجنسیاں یہ جانتی تھیں۔ کہ قائد تحریک کو کن کن سے خطرہ ہے مگر اس کے باوجود حکومت اور ایجنسیوں نے کوئی سخت حفاظتی اقدامات نہیں کیے جو کہ حکومت کی ہر طرح ناکامی کا ثبوت ہے۔ جس بناء پر یہ واضح ہوتا جا رہا ہے کہ قائد تحریک کی شہادت میں حکومت کا بھی ہاتھ ہے مگر ہم مخالفین اہل سنت کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دینا خوب جانتے ہیں۔ اس وقت ملک کئی حصوں اور بالخصوص کراچی میں سنی تحریک کے سینکڑوں کارکنان گرفتار ہیں۔ جبکہ اب بھی پولیس کے نا

اہل افسران کے حکم پر کارکنان کے گھروں پر چھاپے مار کر چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کر کے گرفتار کیا جا رہا ہے۔ یہ تمام حالات سے ثابت ہو رہا ہے کہ ملک خانہ جنگی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔

معزز صحافی حضرات! سپاہ صحابہ نامی دہشت گرد تنظیم کا ریکارڈ گواہ ہے کہ اس نے ہمیشہ قتل و غارت گری کے ذریعے ہر حکومت کو بلیک میل کیا ہے اور اب بھی وہ اسی راہ پر گامزن ہو کر قتل و غارت گری میں مصروف ہے۔ حکومت صرف بیانات نہ دے بلکہ قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کرے۔ پاکستان علماء اہلسنت مشائخ عظام اور عوام اہل سنت کی قربانیوں کا نتیجہ ہے سنی تحریک نے اپنے قیام سے لے کر آج تک امن و امان اور اپنے ملک کی خاطر صبر کا دامن تھامے رکھا مگر اب پانی سر سے گزر گیا ہے۔ وزیر داخلہ اسلام آباد بیٹھ کر بیان دینے کے بجائے خود کراچی آ کر معاملات کو دیکھیں۔ معزز صحافی حضرات:۔ 28 مئی کا الٹی میٹم ایک طوفان کی جانب بڑھ رہا ہے۔ ہمارے کارکنان تیار ہیں اور مرکز کے دیئے گئے ٹارگٹ پر عمل کرنے کرنے کے لیے بے تاب ہیں حکومت اس سانحہ کے ملزمان اور ان کے سرپرستوں کو فی الفور گرفتار کرے اور اہل سنت کے ہیرو سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قاتلوں اور ان کے رفقاء قاتلوں کو حکم دینے والوں کے خلاف معروف ''قصوری قتل کیس'' میں پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو جو پھانسی دی گئی۔ اس میں بھٹو نے خود براہ راست قتل نہیں کیا تھا بلکہ قتل کروایا تھا بالکل اسی طرح سپاہ صحابہ کی مرکزی قیادت و دیگر کو بالکل اسی طرح قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور ان کے ساتھ شہید ہونے والوں کے کیس میں انہیں گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

اس موقع پر تحریک کے مرکزی رہنما افتخار احمد بھٹی، اکرم قادری، عبد العزیز چشتی بھی موجود تھے۔ اس موقع پر مولانا عباس قادری نے اعلان کیا سنی تحریک کی جانب سے ملک بھر کی تمام مساجد میں 25 مئی بروز جمعۃ المبارک یوم مذمت احتجاج کے طور پر منایا جائے گا۔ علماء خطباء اور مقررین قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور دیگر 4 ساتھیوں کی شہادت پر مخالفین

اہل سنت اور حکومت کے غیر سنجیدہ رویہ کے خلاف رائے عامہ راہ ہموار کریں۔

تمام صحافیوں کی آمد کا شکریہ

فقط

محمد عباس قادری

25 مئی یوم مذمت

قائد کے دیے گئے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آخری سانس تک جدو جہد جاری رکھی جائے گی۔ قائد کے لہو کے ایک ایک قطرے کا حساب لیں گے۔ سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری، افتخار احمد بھٹی محمد اکرم قادری، عبدالعزیز چشتی، علماء اہل سنت چاروں صوبوں کے ڈویژنل و ضلعی کنوینز کارکنان تحریک اور عوام اہل سنت کا متفقہ تجدید عہد 25 مئی یوم مذمت۔

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت ان کے اہل خانہ ان کے بھتیجے حافظ محمد انیس قادری، بہنوئی الطاف حسین جونیجو، ڈرائیور واجد عابد قادری، گن مین حفیظ رضا کی شہادت ایک ایسا سانحہ ہے جس نے دنیائے سنیت کو غمگین کر دیا ہے۔

شہادت سے شروع ہونے والے احتجاج نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لئے رکھا پاکستان میں بسنے والے اہل سنت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے علماء کرام، مفتیان کرام، پروفیسر، دانشور، وکلاء، مزدور، آجر تاجر، ہر درد مند سنی اس سانحے پر سکتے میں ہے یہ کیا ہو گیا ہے۔ ۱۸ مئی سے شروع ہونے والا اب تک جاری ہے۔ شہادت کی خبر نے ملک پاکستان کے کاروبار زندگی تو معطل کر کے رکھ دیا۔ ہر درد رکھنے والا سنی مسلمان سراپا احتجاج ہے کیونکہ قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی نشاندہی کے باوجود بھی گرفتار نہ ہونا ظلم در ظلم ہے۔ سنی تحریک کی مرکزی قیادت نے اس سانحے کے بعد اپنے آپ کو بڑے حوصلے سے سنبھالے رکھا۔ کیونکہ اس کاروان کے جرنیل راہ حق میں شہادت کا جام نوش کر چکے تھے۔ شہر کراچی اور سندھ کے شہروں حیدر آباد، میر پور خاص، سکھر نوابشاہ، لاڑکانہ جیکب

آباد، بدین، سکرنڈ، ٹھٹھہ، پنجاب کے شہروں لاہور، گوجرانوالہ قصور، ملتان، راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، اٹک، جھنگ، اوکاڑہ، بہاولنگر، منڈی بہاؤ الدین، خانیوال، ساہیوال، چیچہ وطنی، گجرات، میانوالی، حافظ آباد، لودھراں، اور پنجاب کے دیگر چھوٹے قصبوں، دیہاتوں، بلوچستان کے شہر کوئٹہ، سبی، خضدار، لسبیلہ، حب اور سرحد کے شہر ڈیرہ اسماعیل خان، پشاور، لکی مروت، مانسہرہ، جبکہ مظفر آباد آزاد کشمیر، بھی سراپا احتجاج رہا۔ جرمن کے شہر برلن، جدہ، افریقہ، متحدہ عرب امارات میں بسنے والے دردمند غیور سنی سراپا احتجاج ہیں کہ کن کو شہید کر دیا گیا۔ ایک ایسے مجاہد کو ایک ایسے محافظ کو ایک ایسے شیر کو ایک ایسے محسن کو سنیوں کے جرنیل کو جس نے اپنی زندگی کو مسلک اہل سنت کی خاطر جہد مسلسل بنائے رکھا۔ مختلف اوقات میں پاکستان کے تمام شہروں میں احتجاج کا سلسلہ جاری رہا، شہر لاہور میں نامور علماء اہل سنت نے بغیر کسی مصلحت کے سڑکوں پر آ کر احتجاج کیا داتا دربار پر حکومتی مشنری کے ظلم کی بھی پرواہ نہ کی سانحہ پاکپتن کے ذمے داروں کی سربراہی میں جس طرح داتا دربار کی بے حرمتی کی گئی اس کی مثال کہیں نہیں ملتی، عظیم سنی رہنما کی شہادت پر ہر آنکھ اشکبار ہے۔ اہل سنت کا سرمایہ جس نے جو بھی کام کیا مسلک اہل سنت کی بقاء کی خاطر کیا، تو کیوں نہ ایسے عظیم جرنیل کی شہادت پر ہر آنکھ اشکبار ہو۔ عظیم جرنیل کی شہادت پر ایسا احتجاج کہ باطل کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہو گیا۔ 3 روزہ احتجاجی سوگ اور پھر مرکز اہل سنت سے سنی تحریک کے سنیئر مرکزی رہنما ساتھیوں کی ہدایت پر 25 مئی بروز جمعۃ المبارک یوم مذمت کے طور پر منایا گیا۔ شہر کراچی کی تمام مسجدوں میں احتجاجی خطابات، آئمہ، خطیبوں، پروفیسرز، اسکالرز تمام مقررین نے 25 مئی بروز جمعۃ المبارک کو احتجاجی خطابات کیئے، جس میں اس سانحے کے ذمے داروں کی گرفتاری کے مطالبات کیے گئے شہر کراچی میں مرکزی اجتماع جامع مسجد گلزار حبیب مزار مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور نیو کراچی کی عید گاہ میں ہوئے۔ جامع مسجد گلزار حبیب میں تحریک سنیئر مرکزی رہنما قائد تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین مولانا عباس قادری اور افتخار احمد بھٹی نے خطاب کیا، ان کے ہمراہ امیر شہدائے اہل سنت کے قریبی ساتھی عبدالعزیز چشتی بھی تھے

جبکہ صاحبزادہ کوکب نورانی اوکاڑوی جو اس مسجد کے خطیب ہیں نے بھی پرزور احتجاجی خطاب کیا۔ عوام اہل سنت کا جم غفیر مولانا عباس قادری کو سننے کے لئے بے تاب تھا۔ صاحبزادہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم سے ہمارا سب کچھ چھین لیا گیا۔ سلیم قادری ایک تنظیم کے قائد کا نام نہیں پوری سنیت کا نام سلیم قادری ہے۔ وہابی دیوبندیوں نے ہمارے محافظ کو شہید کر دیا مگر اب ہم صبر کا درس نہ دیں گے۔ سنیوں اٹھو! دشمنوں کو نیست و نابود کر دو ہمیں سڑکوں پر بھی آنا ہوگا ہمیں ظالموں سے بدلہ لینا ہوگا۔ جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے لہو کی قیمت ہم جانتے ہیں ہمیں سنی تحریک کے شانہ بشانہ چلنا ہے۔ سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری کے خطاب کی اطلاع کیا تھی ہر طرف پرزور نعروں کی صدائیں تھیں خطاب شروع کیا تھا ایک احتساب تھا۔

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست مولانا عباس قادری نے عوام اہل سنت اور کارکنان تحریک سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج پھر جمعہ کا دن آ گیا پچھلے جمعہ کو سنیوں کے شیر کو ظالموں نے شہید کر دیا یہ ظالم کون ہیں وہی پرانے شکاری نام نہاد تبلیغی دیوبندی سپاہ صحابہ اور جیش محمد کی صورت میں نئے جال کے ساتھ ہمارے سامنے ہیں۔ اے علماء اہل سنت! کیا ہم مصلحت کا شکار ہو جائیں نہیں بلکہ ہم بھی اپنے قائد کی طرح سینہ تان کر زندگی گزاریں گے۔ ہم نے بھی سر پر کفن باندھ لیا ہے 1990ء سے جید مسلسل کا آغاز نہیں ہوا۔ بلکہ میرے قائد نے نوجوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی مسلک اہل سنت کو بیدار کرنا شروع کیا۔ عمر 41 سال نہ جانے کن کن تکالیفوں میں دن گزارے اب ہم ان کے مشن کی تکمیل کے عہد کی تجدید کرتے ہیں اور ہم اس عظیم قائد کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان کے مشن کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنا ہوگی ہم ملک پاکستان کے ہر سنی تک امیر شہدائے اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا منشور پہنچائیں گے ہم بدلہ لیں گے ایک ایک ظلم کا بدلہ ملک کا ہر دردمند سنی مشتعل ہے ہم چند دنوں میں انوکھی کال دیں گے ہر سنی اس پر لبیک کہے گا قائد سنی تحریک رحمۃ اللہ علیہ کے پیغام کو دنیا کے چپے چپے میں پھیلا دو۔ اٹھو اے سنیوں عظیم قائد کے لہو کے ایک ایک قطرے

کی قسم ہم دشمنانِ اسلام وہابی دیوبندیوں کو نیست و نابود کر دیں گے عوام اہل سنت سروں پر کفن باندھ لیں سب سے پہلے میں نے کفن باندھ لیا ہے اب تم بھی کفن باندھ لو اب سنی بیدار ہے علماء اہل سنت بھی بیدار ہو جائیں ہم کسی بھی وقت کال دے سکتے ہیں اگر اب علماء اہل سنت نے مصلحت کی چادر نہ اتاری تو پھر تاریخ کسی کو معاف نہ کرے گی ہم تمام سنیوں سے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا ہم قائد کے دیے گئے مشن کو روک دیں؟ کیا مسلک اہل سنت کی خاطر جہد مسلسل کو اپنا شعار بنانے والے مجاہد کردار کے غازی امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کا خون معاف کر دیں؟ عباس بھائی کا یہ جملہ کیا تھا عوام اہل سنت نے کھڑے ہو کر یہ نعرے لگائے قائد تیرے خون سے انقلاب آئے گا قائد تیرا نیک مشن جاری رہے گا۔ ہم بدلہ لیں گے قائد کا۔ عباس بھائی نے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ تو پھر سنوسنی تحریک کے مرکز کے رابطے میں رہو اخبارات کا مطالعہ جاری رکھو مخالفین اور حاسدین کو رد کر دو مصلحت کی چادر اتار پھینکو اور اٹھو اپنے قائد کے مشن کی تکمیل کے لئے جد وجہد تیز کر دو اور دیوبندیت وہابیت کو دنیا سے مٹا دو جنہوں نے ہمارے قائد کو شہید کیا ہے۔ ان کو ان کے انجام تک پہنچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دو۔ آج یہ عہد کر لو کہ ہم اپنے قائد کے مشن کو جاری رکھیں گے قاتلوں کو ان کے انجام تک پہنچانے کے لئے تیاریاں شروع کر دیں۔ سنی تحریک کے مرکزی رہنما افتخار احمد بھٹی نے مرکز اہل سنت کی مختلف ہدایات۔ عوام اہل سنت اور بالخصوص علماء اہل سنت تک پہنچائیں۔ ملک کے تمام شہروں اور ڈویژنل اور ضلعوں میں ڈویژنل کنوینر محمد خالد قادری، حیدر آباد محمد شاہد قادری، غلام محمد صندلی میر پور خاص، عبد الرحیم قادری نوابشاہ، علی نواز قاسمی لاڑکانہ، نور محمد قاسمی سکھر، طاہر قادری، ریحان قادری سکرنڈ، اسلم عطاری ٹنڈو الہ یار، منظور احمد قادری ٹھٹھہ، حافظ محمد قاسم ضیاء گوجرانوالہ، ڈاکٹر حافظ محمد شاہد حسین قصور، عبد الستار قادری لاہور، شاداب رضا فیصل آباد، سید وکیل علی شاہ اٹک، مختار علی رضوی گوجر کان، محمد سجاد قادری راولپنڈی۔ خان اختر اسلام آباد، قاری ذوالفقار علی رضوی، اسلم بابر سید جمیل شاہ، الطاف حسین ملک ملتان، عباس طاہر قادری لودھراں، محمد سلیم انور کوکب قادری، طارق محمود خانیوال، محمد وسیم عباس قادری

گجرات، ڈاکٹر محمد یوسف رحیم یار خان احمد رضا قادری بہاولنگر، حافظ محمد فہیم الدین قادری بہاولپور، منڈی بہاؤ الدین، حافظ آباد جھنگ، چیچہ وطنی۔ لیہ اوکاڑہ، میانوالی، سعد اللہ باروزئی کوئٹہ، محمد علی قادری سبی، محمد اسلم نوری لسبیلہ، خضدار قاری عبدالرحمٰن حسنی ڈیرہ اسماعیل خان، ڈاکٹر بلال عارش، ملک قاری رمضان قادری نے صوبہ سرحد کے مختلف مقامات پر انعام اللہ قادری پشاور جبکہ شیخ محمد سلیم نے مظفر آباد آزاد کشمیر۔ ان تمام شہروں کے ڈویژنل و ضلعی کنوینیز ز نے اپنے شہروں، ضلعوں قصبوں، تحصیلوں میں 25 مئی بروز جمعۃ المبارک کو یوم مذمت منایا مسجدوں کے آئمہ کرام، مقررین نے جمعہ کے خطاب میں جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی ظاہری زندگی پر خطاب کیا۔ قائد سنی تحریک کی شہادت کو سنیت کے قتل کے مترادف قرار دیا۔ تمام ڈویژنل اور ضلعی کنوینیز ز نے متفقہ طور پر اس عہد کی تجدید کی کہ قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ کے دیئے گئے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ ہر قیمت پر چاہے اپنی جان ہی کیوں نہ اس راہ میں قربان کرنی پڑے اور قائد تحریک کے لہو کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا چاہے کتنی ہی بڑی قوتوں سے ٹکرانا پڑے۔

اے اللہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے و طفیل جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر رحمت و رضوان کی بارش فرماتا رہے۔ آمین۔ قائد کے دیئے گئے مشن کی تکمیل کے لیے خون کے آخری قطرے تک جدوجہد جاری رہے گی

ایک ایک ظلم کا حساب لیں گے

سنی تحریک کے ڈویژنل و ضلعی کنوینیز ز کا تجدید عہد۔

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت عظیم سانحہ ہے اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے جرنیل اہل سنت قائد محترم رحمتہ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہم بھی عظمت مصطفےٰ ﷺ عظمت صحابہ ”عظمت اولیاء اور حقوق اہل سنت کے تحفظ کے لیے آخری سانس تک لڑتے رہیں گے اور جان کا نذرانہ دینے سے کبھی گریز نہیں کریں گے۔

(حافظ محمد قاسم ضیاء ڈویژن کنوینیز گوجرانوالہ پنجاب)

مسلک اہل سنت کے تحفظ کے لیے اپنی جان کا نذرانہ بلکہ اپنا گھر اپنا سب کچھ لٹانے والے شیر اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ کی جرأت کو سلام پیش کرتے ہیں۔ ہم قائد کے پاک لہو کے ایک ایک قطرے کا حساب لیں گے ان کے دیے گئے منشور کو دنیا کے چپے چپے پر پھیلا دیں گے تاکہ وہابیت و دیوبندیت کا خاتمہ ہو۔ (محمد خالد قادری ڈویژنل کنوینز حیدرآباد سندھ)

جرنیل اہل سنت سرمایہ اہلسنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت کی خبر سے دل خون کے آنسو روتا رہا آپ کی شہادت ''اہل سنت اہل اسلام کے لیے عظیم سانحہ ہے اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے جسم میں موجود خون کے آخری قطرے تک ہم گستاخانِ رسول کے خلاف جہاد کرتے رہیں گے اور اسی نیک مشن پر چلتے ہوئے قائد کے مشن کی تکمیل کرتے ہوئے جان کا نذرانہ پیش کر دیں گے۔

(ڈاکٹر حافظ شاہد حسین ڈویژن کنوینز ضلع قصور ممبر لاہور کمیٹی پنجاب)

ہمیں جینے کا ڈھنگ سکھانے والے سینہ تان کر اہلسنت کو چلنے کا انداز سکھانے والے قائد کو خراج تحسین پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تمام علماء و عوام اہلسنت سنی تحریک کے شانہ بشانہ چلیں نجدیوں ''دیوبندیوں کے دہشت گردوں کو منطقی انجام تک پہچانے کے لیے ہمیں مجاہد اہلسنت امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہچانا ہوگا۔ (علی نواز قاسمی ڈویژن کنوینز لاڑکانہ سندھ)

آج دیوبند کو مٹاتا ہے جنہوں نے ہمارے شیر سنیوں کے دلوں کی دھڑکن فخر اہل سنت محمد سلیم قادری کو شہید کیا ہے ان کو انجام تک پہنچایا ہے میرا قائد دشمنوں کے لیے آگ ہے ہم ان کے مشن کی تکمیل کے لیے انتہا تک جانے کو تیار ہیں میرے قائد نے مسلک حق اہل سنت کی خاطر پورا گھر قربان کر دیا ہم ان کے دیے گئے منشور کو ہر سنی تک پہنچائیں گے اب ہر گھر سے سلیم قادری نکلیں گے۔ (شاداب رضا ڈویژن کنوینز فیصل آباد پنجاب)

سنیوں کے محافظ نے اپنی جان کا نذرانہ دے کے ثابت کر دیا کہ وہ اپنے قول میں سچے ہیں آج قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت پکار رہی ہے کہ سنیوں اگر تم چاہتے ہو

کہ تمہارا تحفظ ہو تو تمہیں میدان عمل میں آنا ہوگا ہم قائد کے دیے گئے ہر قول کو پورا کریں گے قاتل اور قاتلوں کے سرپرست جلد واصل جہنم ہوں گے۔

(نور محمد قاسمی ڈویژن کنوینر سکھر سندھ)

مخلص بے باک نڈر شیر

سنیوں وہ زخموں کا مرہم دشمنوں کے لیے تلوار صرف میرے قائد۔ آج دنیائے سنیت کے شاہ محمد سلیم قادری وہ مرتبہ پا گئے کہ آج درد مند سنی ان پر ناز کرتا ہے اب ہمیں ان کی جدوجہد کو اپنی زندگی کا شعار بنانا ہے ان کی جہد مسلسل انکی زندگی اور شہادت ان کا مرتبہ ان کا تک منشور۔ اس منشور کو ہر سنی تک پہچانا ہے وہابیت "دیو بندیت کو نیست و نابود کرنا ہے۔

(عبدالستار قادری ڈویژنل کنوینر ڈیرہ اسماعیل خان)

اگر ہم اپنے مسلک کا تحفظ چاہتے ہیں تو ہمیں سنیوں کے محسن قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔

باطل قوتوں کے خلاف کی جانے والی جدوجہد ہمارے قائد کا منشور ہے ہمیں قائد کے اصولوں پر چلنا ہوگا سینہ تان کر فخر کے ساتھ اپنے مسلک کی خاطر ہمیں بھی اپنا سب کچھ قربان کرنا ہے جیسے ہمارے قائد نے کیا۔

(ڈاکٹر عبدالرحمن "ڈاکٹر بلال عارش ملک رمضان قادری کنوینر ڈیرہ اسماعیل خان)

عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہم اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیں گے یہ قول میرے قائد کا ہے دنیا نے دیکھ لیا کہ میرے قائد کے قول و فعل ایک ہیں یہود و ہنود کے ایجنٹ عرصہ سے ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے لیے سازشوں میں مصروف رہے صرف میرے قائد نے ان باطل قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اب اس منشور کو لے کر ہم چلیں گے اور ایک ایک ظلم کا بدلہ لیں گے اور اپنے قائد کے ایک ایک قول کو ہم بھی عمل کے ذریعے ثابت کریں گے۔

(منظور احمد قادری ضلعی کنوینر ٹھٹھہ سندھ)

ہے کوئی قائد سا دلیر جنہوں ایسا مرکز دیا جس نے ہر انداز سے اپنے مسلک کے تحفظ

کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دی۔ جرنیل اہل سنت محمد سلیم قادری کی زندگی جہد مسلسل اور شہادت اللہ اکبر۔ اب قائد کا منشور دنیا تک پہنچانا ہے عوام اہل سنت بیدار ہیں اب بڑوں کو جگانا ہے مرکز کے حکم پر ہم سب کر گذریں گے اور ہم بھی اپنے قائد کی سنت ادا کریں گے حقوق اہل سنت کے تحفظ کے لئے اپنی جان کا نذرانہ دینا میرے قائد کا شیوہ ہے۔

(وکیل علی شاہ کنویز اٹک پنجاب)

مسلک رضا کے پاسبان جنہوں نے حقیقی معنوں میں اعلیحضرت کے پیغام کو عام کیا آج وہ ہم سے ظاہری طور پر جدا ہوئے مگر اپنے منشور کو اور زندگی کی جدوجہد کی صورت میں وہ ہمارے ساتھ ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اب ہمارا ایک ہی کام ہے کہ وہابیت دیوبندیت کو لپیٹ دو چاہئے اس کے لیے ہمیں انتہا تک کو جانا پڑا تو ہم اس انتہا سے بھی گذر جائیں گے۔

("محمد شاہد قادری" غلام محمد اجمل قادری کنویز میر پور خاص سندھ)

غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے۔ یہ اب صرف نعرہ نہیں ہے بلکہ ہمارے روحانی باپ سنیوں کے جرنیل امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری نے اپنا سب کچھ لٹا کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ اپنے منشور کو اپنے لہو سے عام کر دینا چاہتے ہیں ہم اس عہد کی تجدید کرتے ہیں جب تک ہمارے جسم میں خون کا آخری قطرہ موجود ہے جدوجہد جاری رکھیں گے اپنا خون تک بہادیں گے اور اپنے قائد کی پیروی کرتے ہوئے جام شہادت پائیں گے۔

(محمد سجاد قادری ڈویژن کنویز راولپنڈی پنجاب)

علماء اہلسنت نے دیکھ لیا کہ آج امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری کا نام دنیائے اسلام میں گونج رہا ہے نہ جانے کیوں صبر نہیں آتا اس محسن کا چہرہ اس محسن کی باتیں اس کا رعب و دبدبہ مساجد اہلسنت اہم مقصد ہر سنی مسائل کے حل کے لیے نوجوان قیادت نے بڑی قربانیاں دیں اب جان کا نذرانہ دیا بلکہ بھتیجے بہنوئی کو بھی شہادت کا رتبہ دلوایا اس منشور کو تھام کے رکھنا ہے تا کہ باطل قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جاسکے۔

("انعام اللہ قادری" کنویز پشاور سرحد)

ہمیں جینے کا ڈھنگ سکھانے والے سنیوں کو سینہ تان کر چلنے کا انداز سکھانے والے

ایسے جرنیل جنہوں نے سوئے ہوئے سنیوں کو بیدار کیا انہیں ہمارا اسلام مسلک حق اہل سنت کو جو تحفظ ہمارے قائد نے دیا کوئی نہ دے سکا۔ ہمارا فرض سنی تحریک ہم اسی بات کو لے کے چلتے ہیں اور دعا ہے کے اسی راہ میں جام شہادت نوش کریں۔

(قاری ذوالفقار علی رضوی اسلم بابر الطاف حسین ملک "محمد جمیل شاہ کنونیر ملتان پنجاب)

سنی حقوق کی علمبردار اس کارواں کا سردار نوجوان کیا کہوں دل سنبھلتا ہی نہیں سوچ مفلوج ہے مگر کیا کروں میرے قائد نے کہا ہے اگر مسلک کا درد ہے تو جدوجہد کرو۔ ہمیں قائد کے پاک لہو کی قسم سنی تحریک کے پرچم کو چپے چپے پر لہرا دیں گے قرآن کے قانون پر عمل کریں گے ظلم کا بدلہ لیں گے۔ مسلک اہل سنت کے بچے بچے کو سلیم قادری بنانیوالے شیر کے پیغام کو لے کے چلنا ہے۔ اس راہ میں جان دینا میرے قائد کی سنت ہے۔

(سعد اللہ بازوئی "محمد علی" کنونیر سبی کوئٹہ بلوچستان)

اگر مسلک اہل سنت کے تحفظ کے لیے جدوجہد کرنی ہے تو سنیوں کو سنی تحریک کو اپنا سب کچھ سمجھنا ہوگا قائد تحریک کے لیے سلام کے الفاظ لکھنے کی بہت کوشش کرتا ہوں۔ مگر یہی لکھ پاتا ہوں اے اللہ گواہ رہنا ہمارے قائد نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا اب ہمیں بھی ایسا ہی شہادت کا مرتبہ دے مسلک اہل سنت کے واسطے انوکھے جرنیل ہمیں پیغام دے رہے ہیں۔ اگر حقوق حاصل کرنا چاہتے ہو تو زندگی کو جہد مسلسل بنادو حقوق اہلسنت ضرور حاصل ہوں گے۔ (وسیم عباس قادری کنونیر ضلع گجرات پنجاب)

سرکار مدینہ ﷺ کی عظمت کو تحفظ دینا باطل قوتوں سے حقوق اہل سنت چھین لینے کا درس دینے والے امیر شہدائے اہلسنت آپ کی جرأتوں کو سلام آپ کی عظمت کو اللہ اور اس کا حبیب جانتا ہے۔ میں صرف یہ جانتا ہوں کہ آپ کی ہر بات سچی آپ کا ہر قول سچا۔ تو پھر سنیوں اس سچے کے منشور کا تھام لو۔

(عبد الرحیم قادری طاہر قادری ریحان قادری کنونیر نواب شاہ سندھ)

سنیوں دیکھ لو ہمارے قائد کا مرتبہ علماء اہل سنت اس قائد کی صلاحیتوں کے معترف ہیں۔ اگر ہمیں سنی حقوق سنی مساجد اور اہل سنت کے تحفظ کے لیے لگن ہے تو ہمیں قائد سنی

تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری کے کردار کو اپنی زندگی کا شعار بنانا ہوگا ادھر ادھر نہیں جانا بلکہ امام حسین کی سیرت پاک پر عمل کرنے والے فخر اہلسنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ کے دیے گئے منشور کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا۔

(احمد رضا قادری کنوینر بہاولنگر پنجاب)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دیے گئے مسلک کا تحفظ جس انداز میں امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ نے کیا اس انداز میں تحفظ کا درس آج تک کوئی نہ دے سکا۔ اپنی ذات کو بلند کرنا نہیں بلکہ مسلک اہل سنت کو اونچا کرنا ہمارے قائد کا مقصد ہے اس مقصد کی خاطر ہمیں بھی اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے ہیں۔ (شیخ محمد سلیم قادری کنوینر مظفر آباد آزاد کشمیر)

اپنے مسلک کا تحفظ ہمیں کس نے دیا؟ امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ نے کیا اب کسی دلیل کی ضرورت ہے نہیں؟ تو پھر سنیوں قائد کے دیے گئے منشور کو تھام لو ورنہ دشمن ہر سنی کو ظلم کا نشانہ بنائیں گے علماء حجروں سے باہر آ جائیں امیر اہلسنت کی سیرت پر چلیں تاکہ مسلک اہل سنت کا تحفظ ہو۔

(محمد سلیم رضوی طارق محمود کنوینر خانیوال ساہیوال پنجاب)

مسلک اہلسنت کو ہر طرف سے ظلم کو نشانہ بنایا جا رہا تھا تب میرے قائد نے باطل قوتوں کو یہ بتایا کہ ہم غیرت رکھتے ہیں۔ اپنے مسلک کا تحفظ کریں گے ہمارے قائد ہمارے محسن ہمارا سرمایا قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ نے جو منشور دیا اس منشور کو ہر سنی تک پہچانا" ہم اس مشن کو پورا کریں گے جیسے ہمارے قائد نے پورا کر دکھایا۔

(عباس طاہر قادری کنوینر لودھراں پنجاب)

دنیائے اسلام کا یہ سانحہ ہر سنی کو رلا رہا ہے۔ قائد ہم سے ظاہری طور پر جدا ہوئے مگر اپنے منشور کے ذریعے اور مسلک اہل سنت کے تحفظ کے لیے کی جانے والی جدوجہد کے ذریعے وہ ہمارے ساتھ رہیں گے قائد کے اس مشن کو جاری رکھنے کے لیے ہم ذہنی و جسمانی طور پر تیار ہیں۔ (زاہد حسین شیروانی ضلع وہاڑی)

جو کام کوئی نہ کر سکا وہ کام میرے قائد نے کر دیکھایا۔ ہم آج تک اعلیٰ حضرت کا نام صرف جھوم جھوم کر لیتے تھے مگر جب قائد کے منشور کو دیکھا تو وفا نے باتوں کی جگہ لے لی۔ مردِ مجاہد مردِ قلندر جنھوں نے اپنی ساری زندگی مسلک رضا کے تحفظ کے لیے گزاری اور شہادت کا بلند رتبہ پا گئے ہمیں مسلک اہلسنت کے تحفظ کے لئے قائد تحریک رحمتہ اللہ علیہ کے دیے گئے سبق کو یاد رکھنا ہوگا۔ (حافظ فہیم الدین قادری کنوینر بہاولپور پنجاب)

سنی تحریک باطل قوتوں پر زلزلہ طاری کر رہی ہے آخر محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ ہی کیوں اس لیے کہ انہوں نے ہی اہلسنت کو چلنے کا انداز سکھایا نجدیت دیو بندیت کی مکروہ سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے میرے قائد محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ آپ کی قبر مبارکہ پر رحمت ورضوان کی بارش ہو اور ہمیں بھی مسلک اہل سنت کے تحفظ کی خاطر شہادت کا مرتبہ ملے ہم اس عہد کی تجدید کرتے ہیں۔ کہ آپ کے دیے گئے منشور کو ہر سنی تک پہنچائیں گے۔ (ڈاکٹر یوسف قادری، کنوینر رحیم یار خان پنجاب)

تمام تحصیلوں' شہروں' قصبوں کے ذمہ داران ساہیوال' اوکاڑہ' جھنگ' اسلام آباد' میاں چنوں' لیہ' پہاڑ پور' میانوالی' خضدار' لکی مروت' گوجر خان' سکرنڈ' گوجرہ' سمندری' چوھڑ جمالی' ڈیرہ غازی خان' عطار آباد و دیگر ذمے داران کے عہد تجدید کی نمائندگی ان کے ڈویژنل ضلع کنوینرز کی صورت میں ہے۔

کرفیو کا اعلان

جرنیل اہلسنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کے سرپرستوں کی عدم گرفتاری پر مرکز اہلسنت نے ملک گیر ''انوکھے'' احتجاج کی کال دی۔ 26 مئی بروز ہفتہ۔

سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری کی پریس کانفرنس

سنی تحریک نے ملک بھر میں 28 مئی کو صبح 6 بجے سے احتجاجی کرفیو کا اعلان کر دیا۔

عوام گھروں میں راشن جمع کر لیں اور گھر سے باہر نہ نکلیں ''ٹرانسپوٹ' کاروباری

زندگی مکمل بند رہے گا۔

سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک نے اپنے ساتھ پیش آنے والے اتنے بڑے سانحہ کے باوجود اپنی پرامن پالیسی کو ترک نہ کرتے ہوئے حکومت کو قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی گرفتاری کے لیے 10 دن کی مہلت دی اور کسی بھی قسم کی کال نہیں دی لیکن ابھی تک قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی گرفتاری کے سلسلے میں حکومتی سطح پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی جس نے ہمیں اپنی پرامن پالیسی کو تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا ہے اس سانح کے بعد سے ابھی تک ہم سنی علماء ''اکابرین'' ''دانشور'' ''وکلاء'' رابطے صلح مشورہ کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ پورے ملک میں 28 مئی بروز پیر احتجاجی کرفیو کا اعلان کر دیا ہے جو کے صبح 6 بجے سے ہوگا جبکہ مریض' صحافی' نمازی' اور ایمبولینس سروس اس سے مستثنیٰ ہونگے مولانا عباس قادری نے ملک کی تمام سیاسی' مذہبی اور سماجی تنظیموں سے شرکت کی اپیل کی کہ احتجاجی کرفیو کال کا ساتھ دیں اس طرح کا واقعہ کل کسی دوسرے کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے لہذا اس کے سامنے بند ھ باندھنا ضروری ہو چکا ہے قائد تحریک رحمتہ اللہ علیہ کے جانشین مولانا عباس قادری نے ملک بھر کی عوام سے اپیل کی کہ جس طرح تین روزہ پرامن سوگ میں انہوں نے ملک بھر میں کاروباری زندگی بند رکھ کر قائد سے اپنی دلی ہمدردی کا ساتھ دیا ویسے ہی کرفیو کی دی جانے والی کال کو کامیاب بنائیں۔ ہوٹل' مارکیٹیں' دوکانیں' ٹرانسپوٹ' اسٹاک ایکسچینج' کپڑا مارکیٹیں' فرنیچر مارکیٹیں' الیکٹرونکس مارکیٹیں' کارخانے فیکٹریاں تمام کاروباری مراکز بند رکھے جائیں عوام اپنے گھروں میں رہیں تاکہ ظلم اور بربریت کے اس واقعہ میں وہ تحریک کا ساتھ دیں افواہ وغلط پروپیگنڈہ کا شکار نہ ہوں تاکہ ملک واسلام دشمن عناصر اس سے فائدہ اٹھا کر کسی کو نقصان پہنچا کر اپنے مذموم عزائم میں کامیاب نہ ہو سکیں انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ حکومتی سطح پر قاتلوں کی سرپرستی اور سنیوں کے ساتھ امتیازی سے واضح ہو چکا کہ ابھی تک قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار نہیں کیا گیا ہزار سالہ تاریخ میں حکومت نے

حضرت داتا گنج بخش کے دربار کی ادبی و بے حرمتی نہیں ہونے دی جبکہ امیر شہدائے اہل سنت قائد تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت کے سانحہ کے بعد عوام اہلسنت کارکنان تحریک اور علمائے اہلسنت نے احتجاج کیا حکومتی اہل کاروں نے داتا دربار پر چڑھائی کر کے بے حرمتی کی انہوں نے کہا یہ سب کچھ مشنری میں شامل مخالفین اہلسنت کے ایماء پر ہو رہا ہے مولانا عباس قادری نے کہا کہ 18 اپریل کو ضلعی انتظامیہ نے قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی جان کو خطرہ اور حملہ کا خدشہ ظاہر کیا جس کی مرکز پر فون کے طریقے سے اطلاع کی جبکہ میں نے 19 اپریل کو اپنے بیان میں حکومتی ذمہ داران سے اپیل کی کہ قائد تحریک کے حفاظتی اقدامات سخت بنائیں۔

اور ان کے اسلحہ پرمٹ بحال کرنے کی اپیل کی تھی اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری اور چار دیگر ساتھیوں کو شہید کر دیا گیا اور قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی گرفتاری کے لیے کوئی حکومتی سطح پر قدم نہیں اٹھایا گیا جبکہ کیس بالکل واضح ہے کہ مقابلہ میں سپاہ صحابہ کا کارکن ہلاک ہوا۔ جو کہ حملہ آوروں میں شامل تھا اور ایف آئی آر میں بھی قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کرنے کا کہا گیا ہے انہوں نے کہا حکومتی ذمہ داران محسن اہل سنت کے قاتلوں کو بچانے کے لیے شہید سلیم قادری قتل کیس بھی دوسرے قتل کیسوں جیسے لیاقت علی خان سے لیکر اب تک بڑے کیسوں کا حال ہوا ہے ویسے ہی کرنا چاہتے ہیں اور اس کیس و بھی تحقیقات اور تفتیش کی بٹھی میں ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے ان تمام مظالم اور واقعات کے پیش نظر یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہو چکے ہیں کی 28 مئی کو ملک بھر میں احتجاجی کرفیو کے ذریعے اپنا احتجاج کریں۔ اور صرف اسی کال پر ہمارا احتجاج ختم نہیں ہوگا بلکہ شروعات ہیں انہوں نے پاکستان، آزاد کشمیر، مقبوضہ کشمیر اور پوری دنیا کے مسلمانوں کی جانب سے ساتھ دینے کی اپیل کی ہے اور کہا کہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں جس طرح تین روز سوگ میں کاروبار، ٹرانسپورٹ بند رکھ کر عوام نے اپنے قومی ہیرو کو خراج عقیدت پیش کرنے اور غم میں شریک ہوئے ویسے ہی اس کال کو کامیاب بنائیں مولانا عباس قادری نے کارکنان تحریک کو ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ

احتیاطی تدابیر اور کال کی ہدایت جو کہ ملک بھر کے ذمہ داران کے خفیہ اجلاس میں دی گئی ہیں مد نظر رکھتے ہوئے عمل کو یقینی بنایا جائے اور قائد تحریک نے جو اعلیٰ حضرت کے مشن کو جاری رکھنے کے لیے جو جدوجہد شروع کی ہے اس کی تکمیل کے لیے کمر بستہ ہو جائیں انہوں نے کہا کہ عوام اہلِسنّت اپنے سروں پر کفن باندھ کر میدان میں آ جائیں سب سے پہلے میں کفن باندھ کر قائد کے نقش قدم پر چل کر میدان میں آیا ہوں انہوں نے کہا کہ ہم حکومت کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ جب ہماری جان ہی محفوظ نہیں تو پھر کسی کی بھی جان محفوظ نہیں رہ سکتی اگر حکومت نے اسی طرح جانبدارانہ رویہ رکھا اور مخالف عقیدہ کے لوگوں کو وفاقی اور صوبائی وزارتیں دے کر سرکاری سرپرستی میں قومی ہیرو کا قتل ہمارے اسلاف کے مزارات کی بے حرمتی اور غم سے نڈھال کارکنان کو گرفتار کر کے جیل بھجا جاتا رہا ہے تو حکومت کا یہ جانبدارانہ رویہ ملک میں خانہ جنگی کی صورت حال پیدا کر دے گا جسے سنبھالنا نہ صرف ہمارے بلکہ حکومت کے بس میں بھی نہ ہو گا۔ اس موقع پر تحریک کے مرکزی رہنما افتخار بھٹی، محمد اکرم قادری اور عبدالعزیز چشتی بھی موجود تھے۔

تمام صحافی حضرات کی آمد کا مشکور ہوں۔

مولانا عباس قادری

سینئر مرکزی رہنما سنی تحریک

دنیا کی تاریخ کا انوکھا احتجاج

جرنیل اہلِ سنّت قائدِ سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی گرفتاری پر سنی تحریک کا احتجاجی کرفیو

سنی تحریک کے مرکزی سیکریٹریٹ کے مرکز اہلسنت کا محاصرہ 18 مئی کو بروز جمعۃ المبارک قومی ہیرو کی شہادت۔ یہ دکھ یہ سانحہ کوئی دردمند نہیں بھول سکتا۔ قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی عدم گرفتاری بہت کچھ سمجھا رہی ہے۔ حکومت نے اخباری شوشہ کے ذریعے بم چھوڑے۔ امریکہ کی انٹیلی اجنبس ایجنسی ایف بی آئی کے تربیت یافتہ ایجنسیوں کی 8 رکنی ٹیم کو تفتیش کے لیے اسلام آباد سے کراچی بھیجا گیا تا کہ سنی تحریک کو تحقیق کے نام پر ٹھنڈا کیا جا سکے۔ عوام اہلسنت سنی تحریک کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سنی تحریک نے علماء اہلسنت کے "اجلاسوں" کو بڑی توجہ کی نگاہ سے دیکھا۔ اب سنی تحریک نے اپنے سنیوں کے ہیرو کی شہادت کے دن سے دیئے گئے تمام تحریک کے ذمہ داروں کو "خفیہ پلان" پر عمل کرنے کی ہدایت جاری کی۔ تحریک کے جیالے کارکنان تمام مراحل سے گزرنے کے لیے تیار ہیں غیرت مند عوام اہل سنت سنی تحریک کی جدوجہد کو دیکھ رہے ہیں اب اس سانحہ پر پہلی احتجاجی کال آئی 28 بروز پیر ملک گیر احتجاجی کرفیو" اس کال کا اعلان کیا تھا حکومت و ایجنسیاں فعال ہو گئیں۔ کہ اب گاڑیاں چلیں گی اب دھماکے ہونگے حکومت کو کیا معلوم کے غیور سنیوں کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں صرف بیدار ہونے کی ضرورت ہے اور یہ بیداری کا سبق دینے والے کی شہادت کا احتجاج ہے حکومتی مشنری نے طاقت کے زور پر اس احتجاجی کرفیو کو روکنے کی کوشش کی 27 مئی سے قبل ہی پاکستان میں قائم سنی تحریک کے ضلعی دفاتر پر انتظامی مشنری کی غنڈہ گردی۔ احتجاجی کرفیو کی اطلاع عالمی اور پاکستان پریس میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا تک پہنچی۔ اس کال کے اعلان کے ساتھ ہی کراچی میں قائم سنی تحریک

کے مرکزی سیکریٹریٹ مرکز اہل سنت کا محاصرہ قائم ہو گیا اب رات کی تاریکی چھا گئی۔ شب اتوار مرکز کا محاصرہ ایسے ہوا کہ شہر کراچی نے صبح دیکھا کے کہ مرکز کے چاروں طرف پولیس " رینجرز اور حساس ادارے چوکس کھڑے ہیں محاصرے کے بعد حکومت کے ارکان مرکز پر رابطہ کر رہے ہیں کہ " کال واپس لو" مگر جواب قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں سرپرستوں کو گرفتار کرو۔ سندھ گورنمنٹ پوری طاقت کے ساتھ احتجاجی کال واپس لینے پر لگی رہی۔ مرکز اہل سنت کا محاصرہ سخت سے سخت ہوا اتوار کا دن پیر میں بدلنے کو ہے مرکز اہل سنت پر ٹیلیفون اور "مختلف ذرائع" سے اطلاع ملی کراچی کی مکمل ناکہ بندی کر لی گئی ہے کراچی میں قائم تحریک کے آفسوں پر پولیس اور رینجر کے چھاپے لگ رہے ہیں تحریک کے ذمہ داروں اور کارکنوں کی گرفتاریوں کے لیے طاقت کا استعمال ہو رہا ہے مگر عوام اہل سنت اس کال پر عمل کرنے کے لیے مکمل ذہنی اور جسمانی طور پر تیار ہیں مرکز پر اطلاع ملی۔ حیدر آباد کے ڈویژن اور علاقائی دفاتر پر چھاپے گوجرانوالہ کے ڈویژن اور علاقائی دفاتر پر چھاپہ قصور میں ضلعی وعلاقائی دفاتر پر چھاپے لاہور کے ڈویژن دفتر پر چھاپہ سبی میں دفتر اور کوئٹہ کے ضلعی دفتر پر چھاپہ ڈیرہ اسماعیل خان کے صوبائی دفتر پر چھاپہ وزارت داخلہ کے حکم پر ڈویژنل وضلعی کنوینرز اور کارکنوں کی گرفتاری اور دفاتر کو سیل کی ہدایت مگر پھر بھی رزلٹ صفر۔ ملک بھر سے ہزاروں کارکنان وعوام اہل سنت کی گرفتاری کے لیے پولیس " رینجرز ایف سی اور انٹیلی جنس فعال۔ مرکز اہل سنت چاروں طرف سے محاصرے میں تھے۔ شہر بھر کے تھانوں کی نفری رینجرز کی نفری اور حساس اداروں کے اہل کار مرکز کے چاروں طرف پھیل چکے تھے۔ ایک ہی بات کال واپس لو جواب ملتا جرنیل اہلسنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں اور سرپرستوں کو گرفتار کرو۔ اب حکومت نے فیصلہ کیا کہ پوری طاقت کے ساتھ مرکز کے محاصرہ کو سخت کیا جائے مرکز اہل سنت پر تمام انٹیلی جنس ایجنسیاں اس بات کا سراغ لگاتی رہیں کہ مرکز پر کون کون ہے؟ کتنے کارکن ہیں کتنے رہنما ہیں کتنا اسلحہ ہے شب اتوار سے کیے گئے محاصرہ کا جائزہ لینے آئی جی ہوم سیکرٹری

سندھ ڈی آئی جی کراچی ایس ایس پی اور آفسران گاہے بگاہے آتے رہے اب شب پیر آ پہنچی۔ صبح ملک گیر احتجاجی کرفیو ہے اب مرکز کی بجلی کاٹ دی گئی جس کے لیے استعمال میں آنے والا دورانیہ بند ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ٹیلیفون لائینوں کو بند کر دیا گیا مگر پھر بھی مرکز پر موجود قیادت کے رابطے ملک کے تمام ذمہ داروں سے جاری ہیں بھوک اور پیاس گرمی" تب بھی نہ بجھیں گی جب تک سنیوں کے شاہ سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ کے قاتل اور ان کے سرپرستی کرنے والوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک نہ پہنچ جائیں۔ پیر کا دن آ پہنچا شہر کراچی سے پشاور تک غیور سنیوں نے سنی تحریک کی کال پر لبیک کہا۔ سڑکیں ویران ہر غیور سنی احتجاج میں شامل ہے۔ اہلسنت کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اپنے گھروں پر موجود ہیں کیونکہ سنی تحریک نے کہا کہ صبح 6 کے بعد گھر سے نہ نکلنا احتجاجاً گھروں پر رہنا کاروبار نہ کرنا۔ کہیں غیرت مند سنیوں نے کچھ دیکھا تو غیض وغضب ڈھا دیا۔ ملک بھر سے عوام اہل سنت وکارکنان تحریک کی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے پیر کو شائع ہونے والے تمام اخبارات سنی تحریک کے اس انوکھے احتجاج پر خبریں اداریے اور تبصرے جاری کر رہے ہیں۔

کور کمانڈر کراچی کا بیان کہ "ایسے احتجاج سے حالات خراب ہو جاتے ہیں" کیا احتجاج بے مقصد ہے کور کمانڈر نے تو کہا تھا کہ ہم قاتلوں کو جلد گرفتار کریں گے مگر اب دس روز گزر گئے۔ سنی قوم کے شہید جرنیل کے قاتل اور ان کے سرپرست تا حال دندناتے پھر رہے ہیں رات خبروں میں گورنر سندھ نے آ کر یہ کہا کہ "ہڑتالیں اور اس طرح کے احتجاجی کرفیو پر عوام کان نہ دھریں" مگر ملک کے غیور سنی تو ہر طرح کے حالات کے لیے تیار ہیں وزارت داخلہ کی وہی بے ڈھنگی چال کہ ہم قاتلوں تک پہنچ چکے ہیں کیا اب بھی قاتلوں کے سر ہیں اور ان کے سرپرست کہاں ہیں قاتل افغانستان فرار ہوں یا حکومت میں شامل وفاقی وصوبائی وزراء ہوں ہر صورت جرنیل اہلسنت کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کرو۔ منگل کا دن آ پہنچا۔ مرکز اہل سنت کا محاصرہ مزید سخت ہو گیا ملٹری انٹیلی جنس کے اہلکار بھی مرکز کے اطراف میں کھڑے ہو گئے ظلم اور ظلم جاری رہا دنیائے اسلام کی عظیم

شخصیت کے قاتلوں اوران کے سرپرستوں کوحکومت گرفتار نہ کرسکی۔مگرغم سے نڈھال عوام اہلسنّت اورمرکز اہل سنت کا محاصرہ جاری رہا۔اب اہلسنت کے اکابرین ”بزرگ شخصیات قائد تحریک امیر شہدائے اہلسنت کے متوالے غیورسنی نے خودمرکز سے رابطہ کیا۔پیغام آیا جرنیل اہل سنت قائدسنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ کے دیے گئے منشور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی سیرت پر چلنے والوتمہیں ہمارا اسلام ہو۔اب وزارت دخلہ نے مرکز کے بارے میں اہم فیصلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔دنیائے اسلام کی نامورشخصیت بین الاقوامی سطح پر اسلام کی شمع فروزاں کرنے والے مجاہد اہلسنت مفتی عبدالعلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے قائدسنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت کواسلام کا بڑا سانحہ کہنے والے حضرت علامہ شاہ احمد نورانی دامت برکاتہم العالیہ سے ایک روحانی شخصیت قائدتحریک رحمتہ اللہ علیہ سے شدید محبت کرنے والے بزرگ نے حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی سے ملاقات کر کے تمام حالات سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں حکومت سے رابطہ کے لیے کہاتو تمام صورتحال کی معلومات کے بعد حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب انتہائی جذبات کے عالم میں وفاقی وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر سے ٹیلیفون پر گفتگو کرتے ہوئے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس ملک کی عظیم اکثریت اہلسنت کے ساتھ حکومت کا یہ رویہ ملک کوخانہ جنگی کی طرف لے جانا چاہتا ہے اس سے پہلے کہ ایسے حالات پیدا ہوں حکومت بلا تاخیر محاصرہ ختم کرے حکومت کے نرم رویہ کے معروف تاجر جومحاصرے کے دوران مرکز اہل سنت پر موجود تھے انتظامیہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اب تک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اوران کے رفقاء کے قاتلوں اوران کے سرپرستوں کی گرفتاری کیوں عمل میں نہیں آئی۔اس سانحہ کے ذمہ داروں کی عدم کی گرفتاری پر جب سنیوں کی نمائندہ تنظیم سنی تحریک نے بغیر کسی تخریب کاری دہشت گردی کے عوام اہل سنت کے بل بوتے پراحتجاج کیاتو آپ نے کربلا کی یادتازہ کردی جیسے یزیدیوں نے کربلا کا محاصرہ کیا جیسے حضرت عثمان غنی پر پانی بند کردیا گیا جوسب کو پانی فراہم کرتے تھے کنویں بنا کر۔سنی

تحریک نے بھی عوام کے لیے پانی کی سہولت کے لیے بورنگیں کروائی ہیں۔ ظلم در ظلم۔ مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے مرکز اہلسنت کے چاروں طرف پولیس چوکیاں رینجرز کی چوکیاں جدید گاڑیاں بلڈنگوں کی چھتوں پر حساس اداروں کی چوکیاں اور ہزاروں پولیس اور رینجرز کا گھیراؤ کیا معنی رکھتا ہے کیا حکومت قاتلوں اوران کے سرپرست وزراء کی ایماء پر یہ ظلم کررہی ہے۔ رات گئے تک یہ معاملات چلتے رہیں۔ قائد تحریک کے متوالے سنی تاجروں نے سندھ گورنمنٹ کو بتایا کہ جب تک وزارت داخلہ کوئی فیصلہ نہیں کرسکتی کھانے پینے کی اشیاء فراہم کرتے ہیں مرکز اہل سنت پر کتنے رہنما اور کتنے کارکن موجود ہیں حساس اداروں کی پوری کوشش کے باوجودان کے علم میں نہ آسکا۔ اب مرکز اہلسنت پر موجود کارکنوں نے قائد کے متوالوں کے لیے دروازہ کھولا صرف قائد کے متوالوں کے لیے مرکز اہلسنت پر موجود گرمی بھوک پیاس لیے مگر ہمتوں کی داستان بنے رہنماؤں کوسنی تاجروں نے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا ان مذاکرات کے درمیان اکابرین اہلسنت بھی مرکز اہلسنت پر موجود رہنماؤں سے ملاقات کے لیے موجود تھے محاصرے کے دوران تمام اخبارات، ٹی وی چینل مرکز اہل سنت کے حالات سے پاکستان کی عوام کو آگاہ کررہے تھے پاکستان کی تمام مذہبی و سیاسی جماعتیں مرکز اہل سنت کے ظالمانہ محاصرے کی مذمت کررہے تھے تاریخ میں ایسا محاصرہ کبھی نہ دیکھا جہاں جدید اسلحہ اور دہشت گرد موجود ہیں وہاں سے پولیس اور دیگر ادارے بھاگ جاتے ہیں۔ مگر پرامن سنیوں کو دبانے کی ناکام کوشش میں حکومت مشغول ہے بھوک اور پیاس نے مرکز اہل سنت میں موجود رہنماؤں کے حوصلے مزید بلند کردیے۔ غیور سنی قائد کے متوالوں نے مرکزی رہنماؤں سے گفتگو کی کہ وزارت داخلہ اور سندھ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ آپ رضا کارانہ گرفتاری دیں۔ آخر کیوں؟ کیا سنی ظلم کا شکار ہوگا نہیں بلکہ ہماری بات ان تک پہنچائیں قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ اوران کے رفقاء کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو 12 ربیع الاول تک گرفتار کرو مرکز اہلسنت کا محاصرہ ختم کرو۔ رہنماؤں سمیت تمام کارکنان وعوام اہلِ سنت چاہے وہ ملک کے کسی بھی حصے میں گرفتار ہوں رہا کرو۔ 3 پوائنٹ پر بات چیت ہوئی

وزارت داخلہ سندھ گورنمنٹ سے جاری مذاکراتی ٹیم کے حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی تمام باتوں کو تسلیم کرلیا گیا۔ یوں چار راتوں تین دن سے جاری محاصرہ ختم ہوا۔ اب حساس ادارے اور پولیس اور ضلع پولیس کے آفسران بے تاب ہیں کہ مرکز اہل سنت میں کتنے کارکنان موجود ہیں اور مرکزی رہنما ہیں تو کتنے رہنما ہیں محاصرہ ختم ہوا رہنماؤں کے حکم پر کارکنوں نے مرکز کے داخلی راستے کھول دیے رہنماؤں کی اجازت کے بعد مذاکراتی ٹیم نے افسران کو اندر آنے دیا اب افسران کی ملاقات تحریک کے سینئر مرکزی رہنماء مولانا عباس قادری ''افتخار احمد بھٹی'' عبدالعزیز چشتی سے ہوئی۔ اب حساس ادارے کے اہلکار کارکنان کی گنتی کرنے لگے 8 کارکنان جبکہ لائسنس یافتہ اسلحہ دیکھ کر حیران کیا ان کارکنان نے اپنے رہنماؤں کی ہدایت پر اتنے افسران اور اتنی نفری کو الرٹ کروایا تھا۔ اب رہنماؤں اور کارکنوں سے درخواست کی گئی کہ آپ کو گذری تھانے لے جایا جائے گا جہاں سے آپ تمام کو چوبیس گھنٹے کے بعد رہا کر دیا جائے گا مگر ان رہنماؤں نے مذاکرات میں یہ مطالبہ رکھا کہ ہم یہاں سے گرفتاری نہیں دیں گے بلکہ از خود مرکز اہل سنت سے باہر جا کر گرفتاریاں پیش کریں گے مذاکراتی ٹیم اور مرکز کے ایک ذمہ دار کارکن کے سامنے مراکز کو چیک کیا گیا مگر ایسے کے تمام قیمتی اشیاء کو نہ نقصان پہنچایا گیا مرکزی رہنما جیسے ہی مرکز اہل سنت سے باہر آئے 3 دن سے روکے گئے پریس میڈیا نے کیمرے اسٹاٹ کر دیے اور تحریک کے رہنماؤں سے سوالات شروع کر دیے مرکزی رہنماؤں نے کہا کہ ہم نے جواز خود وزارت داخلہ کی مذاکراتی ٹیم سے گفتگو کے بعد گرفتاری دی ہے 3 باتوں پر یہ محاصرہ ختم کیا ہے (۱) جرنیل اہلسنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنّت محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کیا جائے 12 ربیع الاول تک (۲) محاصرہ ختم کر دیا جائے (۳) وزارت داخلہ ملک سے گرفتار کارکنان تحریک وعوام اہلسنت کو رہا کرے۔ غیر مشروط طور پر اس گفتگو کے بعد رہنماؤں و کارکنان کو ان کے آرام کے لیے گذری تھانے لے جایا گیا کارکنان جیسے ہی گاڑیوں میں بیٹھنے لگے بھرپور نعرے لگائے قائد تیرے خون سے انقلاب آئے گا قائد تیرا نیک مشن جاری رہے گا جاری

رہے گاسڑکوں پر کارکنان تحریک وعوام اہل سنت بھوکے پیاسے رہنماؤں اور کارکنان کی آمد پر نعرے لگا رہے تھے دوسرے دن تمام اخبارات سے سنی تحریک کے تین پوائنٹ کو سرخیوں کے ساتھ شائع کیا گیا رہنماؤں کو 24 گھنٹے سے پہلے جانے کے لیے کہا گیا مگر ساتھ گرفتار کیے گئے کارکنان کو رہا نہ کرنے کے بارے میں بتایا گیا مگر رہنماؤں نے کہا کہ وزارت داخلہ نے 3 باتوں پر عمل درآمد کے لیے کہا ہے مگر اب اس بات سے انکار کہ ساتھ گرفتار کیے گئے کارکنان رہا نہیں ہونگے تو پھر ہم بھی نہیں جائیں گے بلکہ اس تھانے پر دھرنہ دیں گے رہنماؤں اور کارکنوں کے استقبال کے لیے کارکنان تحریک وعوام اہل سنت سینکڑوں گاڑیوں پر مشتمل قافلے آئے تھے ایک مرتبہ پھر مذاکرات ہوئے کارکنان بھی رہائی کے لیے طویل وقت کے بعد تحریک کے رہنماؤں نے اپنے ساتھ گرفتار کیے گئے کارکنان کو بھی رہا کروالیا جلوس کی صورت میں رہنما مرکز اہل سنت پہنچے مرکز اہلسنت پر پولیس اور حساس اداروں کی توڑ پھوڑ واضح تھی ہر چیز کو الٹ پلٹ کر اور توڑ پھوڑ کر کے چیک کیا گیا۔ کہ شاید کچھ مل جائے ملک بھر سے اور بالخصوص سندھ اور کراچی شہر سے کارکنان تحریک وعوام اہل سنت کو رہا کر دیا گیا مگر پولیس نے کئی گرفتار کارکنان پر سنگین مقدمات جھوٹ کی بنیاد پر قائم کردیئے بارہ ربیع الاول جشن ولادت آپہنچا مگر اب تک قاتل اور ان کے سرپرست گرفتار نہ ہوئے بلکہ وزیر داخلہ نے یہ بیان جاری کر دیا کہ ہم قاتلوں کی گرفتاری کے لیے ڈیڈ لائن نہیں دے سکتے اس بیان نے ملک بھر کے سنیوں کے زخموں پر نمک پاشی کی تین باتوں پر کسی ایک پوائنٹ پر بھی عمل درآمد نہ ہوا امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے قاتل اور سرپرست بارہ ربیع الاول بلکہ ماہ ربیع الاول گذر گیا۔ اب تک گرفتار نہیں ہوئے بلکہ رہنماؤں اور کارکنان پر ملک سے بغاوت اور ناجائز اسلحہ کے مقدمات قائم کر دیے۔ یعنی مرکز اہل سنت سے حاصل کیے جانے والا لائسنس یافتہ اسلحہ ابھی کئی مرتبہ کی یقین دہانیوں کے باوجود واپس نہ ہوا جب کہ کراچی شہر کے کئی کارکنان پر دہشت گردی اور دیگر عدالتوں میں جھوٹے، مقدمات چلائے جا رہے ہیں۔ کیا اب بھی ہمیں حکومتی شوشوں پر یقین رکھنا چاہیئے نہیں بلکہ عوام اہلسنت صرف سنی تحریک کی طرف

دیکھیں۔ اور اپنے بازوؤں کی قوت پر وہ سب کچھ کر گذریں کہ دشمنان اسلام جرنیل اہل سنت امیر شہدائے اہلسنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ کے قاتلوں اور سرپرستوں کو تباہی و عبرت کا نشان بنادیں۔

قائد کا انٹرویو

☆ آپ کو سنی تحریک کے قیام کا کیوں خیال آیا؟

سلیم قادری۔ سنی تحریک کا پانچ سال پہلے آغاز کیا سنی تحریک کے قیام سے قبل میں نے 9 برس تک دعوت اسلامی میں کام کیا مگر مسلک اہل سنت کے وہ مسائل جو اس کی ترویج واشاعت کی راہ میں رکاوٹ تھے ان کے خاتمہ" اہلسنت کے وہ حقوق جو انہیں نہیں مل رہے تھے انہیں حاصل کرنے کی خاطر میں دعوت اسلامی کے بیان اور درس کے ماحول سے ہٹتا گیا میرے نزدیک ایک ایسی ٹیم تیار کرنا تھا جو جہاں جیسی ضرورت ہو ویسا ہی جواب دے سکے۔ ایک ایسی تنظیم جو روایتی تنظیموں سے ہٹ کر ہو جو قانونی طور پر بھی کاروائی کرے اور مساجد کی انتظامیہ سے رعب اور دبدبہ سے بھی بات کریں۔ تاکہ وہ بات سن سکیں۔ اس تنظیم کے قیام کے پیچھے بہت سارے عوامل تھے سپاہ صحابہ، جماعتیوں اور شیعوں کی تنظیم کے کام کو دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ لوگ ان سے خوف کیوں کھاتے ہیں اوقاف سے مساجد کا مسئلہ تھا نصاب تعلیم کو دیکھا تو وہاں پر تحریک پاکستان میں کام کرنے والے علمائے اہل سنت کا ذکر ہی نہیں ملتا تھا پچاس برس سے ہم امن کے نام پر مار کھا رہے ہیں ہمارے مزارات مساجد پر قبضے ہو رہے تھے الغرض ایسے بے شمار مسائل تھے جنہوں نے سنی تحریک کے کام پر مجبور کر دیا۔ سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے میں ہمہ گیر جدوجہد کرنا چاہتا ہوں مسلک کے ساتھ زندگی کے ہر شعبہ میں ہونے والی زیادتی کے خاتمے کے لیے میں ہر شعبے میں بیداری چاہتا ہوں میری خواہش ہے کہ سنی تحریک میں مقرر بھی ہوں قانون دان "نوجوان" اور مالی اعتبار سے مظبوط لوگ بھی جو تحریک میں زندگی کے ہر شعبہ میں فٹ ہوسکیں۔

☆ سنی تحریک جو مقاصد آپ کے ذہن میں تھے ان میں کتنوں میں آپ کامیاب

رہے ہیں؟

سلیم قادری: ’’سنی تحریک جو مقاصد لے کر چلی تھی کامیاب ہوتی جارہی ہے۔ ہماری طاقت سے حکومتی لوگ متاثر ہوئے اور حکومت جو پہلے اہلسنت کو کچھ نہیں سمجھتی تھی آج ہر معاملے میں رضامندی کو ضروری سمجھتی ہے۔ کراچی میں تعلیم کے شعبے میں بہت فائدہ ہوا ہے اور کراچی کے تعلیمی اداروں میں سنی لوگوں ترجیحی بنیادوں پر بھرتی کیا جاتا ہے اخبارات جو ہمارے خلاف مواد شائع کرتے رہتے تھے اب ایسا کرنے سے گریز کرتے ہیں ہفت روزہ تکبیر کا حشر سب لوگوں کے سامنے ہے کہ چند سال پہلے 12 ربیع الاول کے موقع پر جب حضور ﷺ کا جشن ولادت منانا اس نے عیسائیوں کا طریقہ لکھا تو سب علمائے کرام نے اس کے خلاف واویلا کیا مگر جب ہم نے تکبیر کو 72 گھنٹے کے اندر معافی مانگنے کا الٹی میٹم دیا فوراً اس کی انتظامیہ نے علماء اہلسنت سے رجوع کیا اور ایک اعلیٰ سطحی وفد سے مذاکرات کے بعد ایک معافی نامہ لکھ کر تمام اخبارات میں شائع کرایا فضل الرحمٰن کے انتخابی حلقہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں 12 ربیع الاول کو دیوبندی جلوس نکالتے تھے مگر سنیوں کو جلوس نکالنے کی انتظامیہ اجازت نہیں دیتی تھی گزشتہ سال وہاں پہلی مرتبہ عید میلادالنبی ﷺ پر جلوس نکالا گیا ہم امن کی باتیں کرتے رہے مگر دیوبندی ہماری مساجد پر قبضے کرتے گے اس کے حل کے لیے ہم نے غیور جوانوں کو جمع کیا۔ گذشتہ سال کراچی میں ہمارے احتجاج کو دبانے کے لیے پولیس نے زبردست خون خرابہ کیا ہمارے کئی ساتھی شہید ہوئے جو گرفتار ہوئے انہیں چار چار سال قید کی سزا ہوئی مگر ہم نے اسی ایک سال کے اندر اندر دیوبندیوں سے 12 مسجدیں واپس لے لیں اپنی جدوجہد میں اب تک ہم اپنے چھ ساتھیوں کی قربانی دے چکے ہیں۔

☆ آپ کی باتوں سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ نظریہ طاقت پر یقین رکھتے ہیں اور طاقت کے بل بوتے پر تمام مسائل کا حل سوچتے ہیں آپ نوجوانوں کے جذبات کو جیسے مشتعل کررہے ہیں کیا مستقبل میں اس سے نقصان کا اندیشہ نہیں ہے؟

سلیم قادری:۔ جناب سنی تحریک سے پہلے بھی طاقت کے نظریے پر جماعت اسلامی

سپاہ صحابہ اور اہل تشیع کام کر رہے تھے یہ سب سنیوں کے مقابلے پر تھے مگر ہمارا ان سے جنگ و جدل مقصد نہیں ہم تو سنیوں کے جو حقوق تھے انہیں حاصل کرنا چاہتے ہیں ہم وقتی لیڈری کے لئے نوجوانوں کو غلط راہ پر نہیں ڈال رہے اگر ہمارا کام نوجوانوں کے جذبات بھڑکا کر مفادات حاصل کرنے ہوتے تو ہمارے سارے کارکن اب تک جیلوں میں ہونے چاہے تھے ہمارے کارکن کبھی قتل ڈکیتی اور چوری کی وارداتوں میں نہیں پکڑے گئے ہیں اگر کبھی کئی غیر قانونی اسلحے کی پابندی کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار ہوا بھی تو وہ ذاتی بنیاد پر ہوا۔ آپ صرف دیوبندیوں، کے خلاف کیوں ہیں حالانکہ ہمارے علماء نے اہل حدیثوں شیعوں وہابیوں کے خلاف بھی فتوے دیے ہیں؟

سلیم قادری۔ ہم اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی کے پیروکار ہیں اعلی حضرت نے جو فتوے دیے آج تک انہیں ویسے ہی برحق مانتے ہیں جیسے انہوں نے اپنے دور میں دیے تھے انہوں نے اہل حدیثوں دیوبندیوں وہابیوں شیعوں چکڑالویوں اور جن جن کے خلاف فتوے دیے وہ سب مانتے ہیں مگر آپ غور کریں کہ ہمارے اطراف میں دو پڑوسی رہتے ہیں میرا دائیں والے سے جھگڑا ہوا مگر میں بائیں والے پڑوسی سے لڑ پڑوں اس کا کیا جواز ہوگا۔؟ ہم لڑنا نہیں چاہتے مگر ہماری جنگ اصولی ہے دیوبندی ہماری مساجد چھوڑ دیں ہم ان سے لڑنا بند کر دیں گے میں سمجھتا ہوں کے دیوبندیوں سے ہمارے دیرینہ اختلافات ہیں ہمارے نوے فیصد اکابرین نے دیوبندیوں کا رد کیا ہے اعلی حضرت سے لیکر اب تک علماء علامہ محمود احمد رضوی "مولانا سعید اسعد" مولانا ابوداؤد صادق" سب انہیں رد کرتے ہیں۔

☆یوں ہی محسوس ہوتا ہے کہ علماء سنی تحریک کو پسند نہیں کرتے؟

سلیم قادری۔ سب علماء تو کبھی بھی اتفاق نہیں کر سکتے ہیں کیوں کہ علماء خود بٹے ہوئے ہیں مگر یہ کہنا غلط ہے کہ سنی تحریک کو وہ پسند نہیں ہیں گزشتہ برس مولانا مفتی ابوداؤد صادق صاحب نے یوم رضا کے جلسے کے لیے مجھ سے تاریخ لی ابھی لاہور میں فکر اعلی حضرت کانفرنس میں مولانا عرفان مشہدی "مفتی عبدالقیوم ہزاروی قاضی مظفر اقبال مفتی محمد خان

قادری نے شرکت کی مولانا سعید احمد اسعد' 'مولانا کوکب نورانی مولانا شبیر اظہری سب ہمارے پروگراموں میں تشریف لاتے ہیں۔

☆ آپ پر الزام ہے کہ آپ کو سپاہ صحابہ کے خلاف ایران سے ایڈ ملتی ہے؟

سلیم قادری۔ الزام دینے والا ثبوت فراہم کرتا ہے؟ الزام لگانے والوں کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے اور اگر کوئی مجھے ایران کی ایمبیسی کے گیٹ کے نزدیک کھڑا ہونے کا ثبوت بھی دیدے تو میں سنی تحریک کا کام بند کر دوں گا ہم شیعوں کے معاملے میں حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی سنت کے قائل ہیں کہ کبھی شیعوں سے تعلق نہیں رکھا ہے اعلیٰ حضرت نے شیعوں کو کافر قرار دیا ہے اور ہم ان کے اس فتویٰ کو مانتے ہیں۔ اگر ہم پر شیعوں کی حمایت کا الزام درست ثابت ہو جائے تو میرے لیے جس سزا کا تعین کیا جائے گا وہ سزا بھگتنے کے لیے تیار ہوں۔ پھر جہاں تک یہ سوال ہے کہ ہمارے پاس وسائل کہاں سے آتے ہیں تو اس بارے میں میں اتنا کہنا چاہوں گا۔ کہ خلوص سے جو بھی کام کرے گا مسلک کے۔ لوگ اس سے ضرور تعاون کریں گے ہمارے سب مدارس کہاں سے چلتے ہیں وہ یقیناً سنیوں کے فنڈز سے چلتے ہیں۔ ہم نے فنڈز کا صحیح استعمال کیا ہے کارکنوں سے صرف نعرے نہیں لگوائے ہیں ان سے عملی کام لیا ہے اسی وجہ سے لوگوں کو ہمارے پاس قوت اور وسائل زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔

☆ سنی تحریک کے پروگراموں میں اسلحہ کی بہت نمائش ہوتی ہے آپ لوگوں نے اتنا اسلحہ کہاں سے اکٹھا کیا ہے۔ سلیم قادری۔ میں کئی بار کراچی سے لاہور آیا ہوں مگر قرآن پر حلف لے لیں کہ آج تک کبھی بھی کراچی سے اپنے ساتھ اسلحہ نہیں لایا ہوں باقی پنجاب کے کارکنوں کے پاس اسلحہ کیسے آیا ہے یہ ان سے خود پوچھ لیں۔ اگر کسی نے رکھا ہوا ہے تو وہ قانونی ہے اور ہر پاکستانی قانوناً اپنی حفاظت کے لیے اسلحہ رکھ سکتا ہے۔

☆ آپ مولانا نورانی یا مولانا نیازی کس کے ساتھ ہیں؟

سلیم قادری۔ میں ان دونوں کو اپنے سر کا تاج سمجھتا ہوں۔ میرا مولانا نورانی سے رتی بھر بھی اختلاف نہیں ہے۔

☆ آپ کے پاس اتحاد اہل سنت کا کیا لائحہ عمل ہے؟

سلیم قادری۔ سنی تحریک عوامی سطح پر کام کر رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ عوام میں کائی اختلاف نہیں ہے۔ اختلافات علماء میں میں ہیں جو انہیں دور کرنے چاہیے۔

☆ ڈاکٹر طاہر القادری کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سلیم قادری۔ میری وہی رائے ہے جو علمائے اہلسنت مولانا ابو داؤد صادق' مولانا غلام علی اوکاڑوی، مفتی اختر رضا خان اور دیگر علماء کی ہے علمائے کرام کے جو اس پر اعتراضات ہیں وہ انہیں دور کر کے توبہ کرتا ہے تو ہم بھی اسے مان لیں گے۔

☆ بلوچستان اور سرحد میں سنی تحریک کا کیسا کام ہو رہا ہے؟

سلیم قادری۔ سرحد میں ابھی ابتدائی کام ہو رہا ہے پشاور میں باقاعدہ کام شروع ہو چکا ہے ڈیرہ اسماعیل خان'' مردان' ہزارہ ایبٹ آباد' مانسہرہ اسی طرح بلوچستان میں کوئٹہ' حب' لسبیلہ اور خاران میں ابھی نیا نیا کام شروع ہوا ہے۔

☆ سنی تحریک اب تک دیوبندیوں سے اہلسنت کی کتنی مساجد واپس لے چکی ہے؟

سلیم قادری۔ اس کا باقاعدہ شمار تو نہیں کیا ہے البتہ کراچی میں اب تک 22 مساجد چھین چکے ہیں سنی تحریک سے مسلک کو بہت فائدے ہوئے ہس مگر بعض اپنوں اور بیگانوں کو وہ نظر نہیں آتے ہیں۔

☆ آپ خود کتنی بار جیل گئے ہیں؟

سلیم قادری۔ آٹھ دن رحیم یار خان میں نظر بند رہا ہوں ایک رات کو کراچی میں رینجر نے اس وجہ سے گرفتار کر لیا کیونکہ ہمارے پاس لائسنس یافتہ اسلحہ تھا اور اس وقت لائسنسی اسلحہ بھی ساتھ لیکر چلنا ممنوع تھا رات گیارہ بجے مگر سنی تحریک کے کارکنوں نے فوراً کراچی اور دیگر انتظامیہ کے اعلیٰ عہدے داروں سے مذاکرات کیے اور حکومت کو اسی رات ساڑھے چار بجے مجھے رہا کرنا پڑا جو سنی تحریک کی پاور کا نتیجہ تھا ایک بار ایکسین سے تڑاق کی وجہ سے پینتیس گھنٹے اندر رہا ان کے علاوہ مجھ پر جھوٹی ایف آئی آر کا ایک انبار درج ہے۔

☆ معاشرے سے علماء کا اعتماد کیوں اٹھتا جا رہا ہے؟

سلیم قادری۔ علماء ویسے ہی ہیں مگر عوام بدل گئے ہیں پہلے لوگوں کے دل سیاہ نہیں ہوتے تھے مگر اب تو لوگوں کے دل سیاہ ہیں دن بھر کام کاج میں بھی ایمان داری کا مظاہرہ نہیں کرتے ہیں رات کو گھر میں بھی ٹی وی ''وی سی آر کی برائی سے لطف اندوز ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کے دلوں پر علمائے کرام کی باتیں اثر نہیں کرتی ہیں۔

☆ کیا ہمارے علماء تو بے عمل نہیں ہو گئے؟

سلیم قادری۔ یہ تو کوئی باعمل ہی بتائے گا میں خود کو باعمل نہیں سمجھتا۔

جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ کے تفصیلی انٹرویو ملک کے مختلف جرائد ورسائل میں شائع ہوئے۔ سنی تحریک کے فلاحی وسماجی شعبہ اہل سنت خدمت کمیٹی (ٹرسٹ) کے حوالے سے روزنامہ جرأت کراچی نے امیر شہدائے اہلسنت سے گفتگو کی (a k c) اہل سنت خدمت کمیٹی (ٹرسٹ) کے حوالے سے شائع ہونے والے انٹرویو کو ہم اپنے ماہنامہ میں شائع کر رہے ہیں۔

سماجی خدمت رفاعی اور عوامی فلاح و بہبود کے حوالہ سے دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی ایسے ادارے منظم طور پر کام کر رہے ہیں۔ سیاسی اور مذہبی جماعتوں کی سماجی تنظیموں کے طور پر کام کرنے والے ان اداروں کی کارکردگی کہی اعتبار سے قابل ستائش ہے ڈیڑھ کروڑ آبادی کے شہر کراچی میں جہاں مسائل کو حل کرنے کے لیے حکومتی وسائل اور ذرائع بہت محدود دکھائی دیتے ہیں ان اداروں کی اہمیت اور زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ ان اداروں میں ایک نام اہلسنت خدمت کمیٹی ٹرسٹ کا ہے جو سنی تحریک کے زیر اہتمام خدمت کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ عید قربان کے موقع پر کھالوں کے جو عطیات وصول کیے جاتے ہیں انہیں انسانی فلاح و بہبود کے کار خیر میں کس طور پر استعمال کیا جاتا ہے ایمبولینس سروس نادار افراد کی مدد کسی مشکل حالات میں سماجی خدمات ایسی دیگر سرگرمیوں کے حوالے سے ہم نے اس تنظیم کے سرپرست محمد سلیم قادری سے گفتگو کی جو نظر قارئین ہے۔

س: خدمت کمیٹی کا قیام کن بنیادی اصولوں کے تحت ہوا اور وہ کیا ضرورتیں تھیں جو ابتدائی طور پر آپ کی ترجیحات میں شامل رہیں؟

ج: درحقیقت خدمت خلق کے حوالے سے کام کرنے کا جذبہ ہی وہ قوت ہے جسکی بنیاد پر یہ ادارہ قائم ہوا دکھی انسانیت کی خدمت ہمارا موٹو ہے اس میں سماجی خدمات کے حوالے سے ہم عام لوگوں تک جو ممکنہ امداد اور تعاون فراہم کر سکتے ہیں وہ کر رہے ہیں۔ اس وقت خدمت خلق کے حوالے سے جو بڑے ادارے کام کر رہے ہیں ان کو چلانے میں کمرشل aspect بہت نمایاں ہے ممکن ہے وہ ان کی ضرورت ہو لیکن ہمارے معاشرے میں ان نادار بے کسوں اور مفلوک الحال لوگوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے جو مالی طور پر تھوڑا بہت بوجھ بھی نہیں اٹھا سکتے اس لیے وہ ا'' فری آف چارج'' سروس'' کے مستحق ہیں اور ہم نے اس نقطے کو ہی اپنے پروگرام کی بنیاد بنایا ہے میڈیکل سنٹر اور ایمبولینس چارجز کے حوالے سے ہر کسی تنظیم کو ''فری آف چارجز سروس'' کا ایک کوٹہ ضرور رکھنا چاہیے

س: خدمت کمیٹی کی آمدن کے ذرائع کیا ہیں؟

ج: قربانی کی کھالیں'' قربانی کی کھالوں سے حاصل ہونے والی رقم سے ہم اپنے فلاحی کاموں کی تکمیل کر رہے ہیں اس کے علاوہ ہم اپنی سال بھر کی کارکردگی کا چارٹ سا میں ایک بار لے کر مخیر" حضرات کے پاس جاتے ہیں جو کارکردگی سے مطمئن ہو جاتا ہے وہ تعاون ضرور کرتا ہے ہم کسی سے زور زبردستی کے قائل نہیں جو دے اسکا بھی بھلا جو نہ دے اسکا بھی بھلا لیکن خدا کا شکر ہے عوامی خدمت کے حوالے سے ہم نے اعتماد ضرور حاصل کر لیا ہے۔ اور یہ اعتماد ہی درحقیقت اصل قوت ہے۔

س: قربانی کی کھالیں جمع کرنے کے متعلق آپ کی کارکردگی اور تجربات کیا ہیں؟

ج: اللہ کا شکر ہے کہ ہمارا یہ تجربہ انتہائی کامیاب رہا ہے عوام نے جس اعتماد کا اظہار کر کے پچھلے برس ہمیں قربانی کی کھالیں دی ہیں ہم ان کے اعتماد پر اپنی کارکردگی سے ضرور پورے اتریں گے ہمارے کارکن بھی اس سلسلے مین اپنی ذمہ داریوں کا ادراک رکھتے ہیں قربانی کی کھالوں کے حصول کے لیے ہم جبر دھونس کے قائل نہیں ہیں لیکن اپنے تحفظ سے غافل بھی نہیں ہیں ہم قومی ذمہ داروں کو رسیدیں دے کر انہیں" اس بات کی تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے کردار اور کارکردگی سے سامنے والے کو مطمئن کریں اور جو کچھ حاصل ہوتا ہے

اس کی پائی پائی کا حساب موجود ہے۔

س: خدمت خلق کے حوالہ سے کمیٹی کی کیا سرگرمیاں ہیں؟

ج: اہلسنت خدمت خلق کمیٹی ایک ٹرسٹ ہے اس کے زیر اہتمام ایمبولینس سروس کام کررہی ہے۔ جس میں چار ایمبولینس عوامی خدمت پر مامور ہیں ہم دیگر فلاحی اداروں کی بہ نسبت انتہائی کم فیس لیتے ہیں جبکہ انتہائی غریب اور نادار افراد کے لیے ''فری سروس'' مہیا کی جاتی ہے کمیٹی کے زیر اہتمام دو ہزار گز پر ایک اسپتال کا قیام عمل میں آچکا ہے جس کا باقاعدہ افتتاح یکم اپریل تک متوقع ہے۔ اسپتال نے کام شروع کر دیا ہے۔ یہاں 4 ڈاکٹر غریب مریضوں کے علاج معالجے کے لیے رکھے گئے ہیں اس کے علاوہ ہم دینی مدارس بھی قائم کر رہے ہیں اور پہلے سے قائم شدہ دینی مدارس کی امداد بھی کرتے ہیں ہم مستحق طلباء کے تعلیمی اخراجات بھی ادا کرتے ہیں ہم نے ایسے طلباء کے لیے ایک کمپیوٹر سینٹر بھی قائم کیا ہے جہاں 50 سے زائد طلباء بلا معاوضہ کمپیوٹر ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں اس کے علاوہ ایک لائبریری بھی قائم کی گئی ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں کیسٹ ''کتب موجود ہیں مذہبی تہواروں پر ہم غریبوں اور محتاجوں میں کپڑے'' جوتے اور راشن بھی تقسیم کرتے ہیں اور انہیں نقد رقم بھی دی جاتی ہے پچھلے برس تقریباً ڈھائی ہزار خواتین وحضرات میں یہ اشیاء تقسیم کی گئیں ہم غریب لڑکیوں کے لیے جہیز بھی مہیا کرتے ہیں مگر اس بات کی تشہیر نہیں کرتے تاکہ کسی کی عزت نفس مجروح نہ ہو ان تمام کاموں کے علاوہ ہم نے کچھ عرصہ بیشتر کراچی کے کچھ علاقوں میں کمیٹی کی جانب سے پانی کی پائپ لائن بھی بچھوائی ہیں کچھ پائپ لائنوں کی مرمت بھی کروائی ہے اس تمام کام پر تقریباً 5 لاکھ روپیہ خرچہ آیا ہے ہم اس طرح کے کام کر کے غریبوں کو بنیادی ضرورت کی فراہمی میں ہر ممکن مدد دینے کی کوشش کر رہے ہیں عوام اہلسنت سے بھی یہاں میں یہ کہوں گا کہ وہ سنی تحریک کے زیر اہتمام کام کرنے والی اہلسنت خدمت کمیٹی کا کام اور کارکردگی دیکھیں اور مطمئن ہوں تو اس نیک کام میں ہم سے تعاون کریں عید قربان کی آمد آمد ہے، ہم توقع کرتے ہیں کہ اس بار بھی عوام اہلسنت قربانی کی کھالوں کے حوالے سے ہم سے بھرپور تعاون کریں گے تاکہ ہم

اپنے فلاحی کاموں کو مزید آگے بڑھا سکیں کسی بھی معاشرے میں فلاحی و بہبود کی تنظیموں کے فعال اور سرگرم ہونے سے ان کے دکھ درد بانٹے جاسکتے ہیں سلیم قادری انسانی خدمت کے جذبے سے سرشار دکھائی دیے ان کی باتوں میں اعتماد کی وہی جھلک تھی جس اعتماد سے وہ خدمت خلق کا سفر آگے بڑھا رہے تھے۔

تاریخی جائزہ

سراج امجدی۔

اگر گذشتہ ڈیڑھ صدی کا تاریخی جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تحریک آزادی سے لیکر تحریک پاکستان کی کامیابی تک علمائے اہلسنت اور مشائخ عظام نے اپنا ملی اور قومی کردار ادا کیا اور ملت اسلامیہ کی درست سمت میں رہنمائی کا فریضہ سر انجام دے کر مایوس مسلمانوں کو حوصلہ دیا یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد سب سے پہلے دوقومی نظریہ کو مجدد دین وملت امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے پیش کیا اور بعد از اسی نظریے کو ڈاکٹر علامہ اقبال نے آگے بڑھایا تو تحریک پاکستان نے جنم لیا پاکستان کی تحریک کی کامیابی کے لیے ہندوستان کے طول وعرض میں ہونے والی سنی کانفرنسوں کے انعقاد نے مطالبہ پاکستان کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا وہاں بین الاقوامی سطح پر بھی علمائے اہلسنت ومشائخ عظام نے اپنے تبلیغی دوروں کے دوران پاکستان کے حق میں بین الاقوامی برادری کی رائے عامہ کو منظم کیا اور علمائے اہل سنت ومشائخ عظام کے اس تاریخی کردار کا خود بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے بارہا برملا اعتراف کیا صوبہ سرحد میں پاکستان کے حق میں ریفرنڈم کے نتائج میں علمائے اہل سنت ومشائخ عظام کی تاریخی جدوجہد کا نتیجہ تھے اور سندھ اسمبلی میں سب سے پہلے پاکستان کے حق میں قرارداد کی منظوری میں مشائخ اہلسنت کا بنیادی کردار تاریخ کا ناقابل فراموش باب ہے لیکن تحریک پاکستان کی کامیابی کے آخری مرحلے پر ایک ایسا موڑ بھی آیا جب چند کانگرسی مولویوں نے بھی آٹے میں نمک کی مانند اس تحریک میں شمولیت

اختیار کی اور تمام مذہبی مکاتب فکر کی تحریک پاکستان میں نمائندگی کو ثابت کرنے کے لیے وقتی سیاسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے انہیں قبول کر لیا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد علمائے اہل سنت ومشائخ عظام نے اسلامی دستور کی تدوین میں تو ضرور حصہ لیا لیکن اپنے اس ہراول دستے کو مدارس ومساجد اور خانقاہوں تک محدود کر لیا میدان خالی پا کر وہی کانگرسی مولوی جن کے اکابرین نے قیام پاکستان کی کھلم کھلا مخالفت کی اور پاکستان کے قیام کو روکنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی انہیں کی باقیات کو سرکاری اور انتظامی محکموں میں داخل ہونے کا موقع مل گیا اس کے بعد 1970ء کی دہائی سے قبل جب مشرقی پاکستان میں علیحدگی کی تحریک عروج پر پہنچی تو علمائے اہل سنت ومشائخ عظام نے اپنے بنائے ہوئے ملک کو متحد رکھنے کے لیے پاکستان کے مختلف صوبوں میں سنی کانفرنسوں کے ذریعے ملک کی بکھری ہوئی اکثریت عوام اہلسنت کو دو مختلف پلیٹ فارموں سے منظم کیا اس میں سے ایک پلیٹ فارم خالص مذہبی نوعیت کا تشکیل دیتے ہوئے ایک سیاسی پلیٹ فارم سے 1970ء کے عام انتخابات میں حصہ لینے کا تاریخی اعلان کیا تو انہیں کانگرسی مولویوں نے جنہوں نے پاکستان کے قیام کی مخالفت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی انہوں نے بانیان پاکستان کو مطعون کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے خالی نہیں جانے دیا اس کے باوجود عوام اہل سنت نے پاکستان کو متحد رکھنے کے لیے اپنے چند ماہ کی سیاسی جماعتوں کو ووٹ اور نوٹ سے نوازا۔ جس کے نتیجے میں قومی اسمبلی میں غالباً پانچ اور سندھ اسمبلی میں غالباً سات نشتوں کی ساتھ حزب اختلاف کی قیادت عوام اہلسنت کی منتخب قیادت کو ملی اور بعد ازاں تحریک نظام مصطفےٰ ﷺ کی تاریخی ملک گیر تحریک جو ۱۹۷۷ء میں چلی وہ بھی علمائے اہلسنت اور مشائخ عظام کی سوچ وفکر کا نتیجہ تھی یہ درست ہے کہ اس تحریک میں کانگرسی مولویوں کی جماعتیں بھی اس اتحاد کا حصہ بنی لیکن تحریک کی کامیابی کے بعد کانگرسی مولوی ایک ہی بار پھر اپنی تاریخ کے مطابق جنرل محمد ضیاء الحق کی حکومت کا حصہ اور دم چھلا بن گئے اس کے برعکس علمائے اہل سنت اور مشائخ عظام نے ضیاء الحق کی تمام پرکشش پیش کشوں کو مسترد کر کے عوام اہلسنت نے غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ

علیہ اور علامہ حامد علی خان رحمتہ اللہ علیہ جیسے اکابرین اہل سنت کی قیادت میں اپنی قوت وطاقت کا بے مثال مظاہرہ کیا۔تو جنرل محمد ضیاء الحق کی ایماء پر ایک کانگرسی مولوی جو گستاخی رسول میں ہمیشہ پیش پیش رہتا تھا۔ راولپنڈی کے اس کانگرسی مولوی غلام اللہ کے ہاتھوں سواد اعظم اہل سنت بنوا کر عوام اہل سنت کے اتحاد میں دراڑ ڈالنے کا کام شروع کیا گیا اور جب اس تاریخی کانفرنس کے کچھ عرصے بعد ہی راولپنڈی میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کے ذریعے علمائے اہل سنت اور مشائخ عظام میں سنیوں کی اکثریت کا ملتان سے بھی بڑھ کر مظاہرہ کیا تو یہ وہ تاریخی موڑ ہے جہاں سے عوام اہل سنت کا اتحاد بتدریج انتشار کی صورت میں تبدیل ہو گیا اسی دوران عوام اہل سنت کے وہ مراکز جو پاکستان کی سیاست میں ان کے تاریخی قلعے یعنی مساجد اہل سنت پر کانگرسی مولویوں اور ان کی مختلف جماعتوں نے یلغار شروع کر دیں کہیں تبلیغ کے نام پر اور کہیں نام نہاد روپ دھار کر سنیوں کی مساجد پر کراچی سمیت ملک کے طول وعرض میں بزور طاقت قبضوں کا سلسلہ شروع ہوا یہ ایک اٹل تاریخی حقیقت ہے کہ مساجد پر پاکستان میں قبضوں کے سلسلے کا آغاز دیوبندی اور کانگریس کے بطن سے پیدا ہونے والے مولویوں اور ان کی اولاد نے شروع کیا اس فتنے کے سر اٹھاتے ہی علماء ومشائخ اہلسنت جو سرکار دو عالم ختمی مرتبت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات وافکار کے امین ہیں انہوں نے اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے سنی وکلاء کے ذریعے عدالت کا قانونی راستہ اختیار کیا لیکن ملک کے موجود عدالتی نظام اور قانونی موشگافیوں کے باعث وہ انصاف میسر نہیں آیا جس کے عوام اہلسنت حقدار تھے لہذا مختلف اکابرین اہل سنت نے مسجد کے تحفظ کے لیے مختلف تنظیمیں قائم کیں لیکن اسی دوران ایک عشرے سے قبل علمائے اہلسنت ومشائخ اہلسنت کے زیر سایہ پلنے والا نوجوان شہید اہلسنت محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ نے نعروں کی گونج میں مساجد اہل سنت کے تحفظ اور دفاع کے لیے سنی تحریک کا قیام عمل میں لے کر آئے یہ ان کے جذبے کی صداقت اور ان کے اس مشن سے جنون کی حد تک لگاؤ کا نتیجہ تھی کہ بہت ہی مختصر سی مدت میں سنی تحریک تو جوانان اہلسنت کی ملک گیر ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی تنظیم بن گئی یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کے اسی کے ارتقاء کے مراحل میں اسے

کانگرسی مولویوں کی ازلی دشمنی کے ساتھ ساتھ اپنے معتدل اور صلح جو قسم کے علمائے اہلسنت کی تنقید اور مخالفت کا بھی سامنا رہا لیکن اس تحریک کے بانی امیر شہدائے اہلسنت نے اپنے کردار کے ذریعے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ان مخالفتوں کا سامنا کیا اور اس کا جواب اشتعال سے دینے کے بجائے تاجدار مدینہ ﷺ کے فرمان عالیشان کے مطابق ہمیشہ صبر وتحمل سے دیا ان کا یہی عمل بالآخر تنظیم کے دائرے کو مزید آگے بڑھانے کا سبب بنا اور پاکستان کے تمام بڑے شہروں کے جید علماء ومشائخ اہلسنت نوجوانوں کی اس تنظیم کے سرپرست ومعاون بن گئے اس تنظیم کے مخالفین اہل سنت کی صفوں میں لرزہ طاری کر دیا جس کے نتیجے میں مدارس مساجد علماء اور خانقاہوں اور درسگاہوں کے مشائخ عظام جو دشمنان اہلسنت کی چیرہ دستیوں سے خائف اور پریشان تھے انہیں ایک نیا جذبہ اور حوصلہ سنی تحریک نے دیا اس صورت حال کے پیش نظر کانگرسی مولویوں نے اس تنظیم اور اس کے قائد محمد سلیم قادری شہید پر بے بنیاد الزامات عائد کرنے اور علمائے اہلسنت ومشائخ کو متنفر کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ مخالفین اہل سنت نے سنی تحریک کو علمائے اہل سنت کا عسکری ونگ دہشت گردوں کی بغل بچہ تنظیم سمیت وہ کون سے الزامات نہیں لگائے جو اس تنظیم پر عائد نہ کیے گئے ہوں اگر چہ اپنوں اور پرایوں کے اسی مخالفانہ طرز عمل نے راقم الحروف کو بھی سنی تحریک کے بارے میں منفی رائے رکھنے والا بنا دیا تھا اور فقیر محمد سلیم قادری علیہ الرحمہ کے بارے میں قطعی مثبت رائے نہیں رکھتا تھا لیکن اللہ نے اپنے پیارے حبیب پاک محمد ﷺ کے طفیل روزنامہ عوام کے سینئر سب ایڈیٹر غلام عباس قادری علیہ الرحمہ کی قبر کو اپنے نور سے منور فرما کر ان کے درجات کو بلند فرمائے آمین۔ انہوں نے اسی سلسلے میں بہت رہنمائی فرمائی اور اس کے بعد جب میں نے مختلف شہروں میں سنی تحریک کی تنظیم اور اس کے بانی قائد محمد سلیم قادری شہید علیہ الرحمہ کی سرگرمیوں کی بغور جائزہ لیا تو مجھے اپنی پہلی رائے پر شرمندگی اور ندامت محسوس ہوئی اس روز سے میں نے اپنا کفارہ ادا کرنے کے لیے گاہے بگاہے اپنی حیثیت اور بساط کے مطابق سنی تحریک کی خدمت کا اپنا مشن بنا لیا ہے اور میری یہ مذکورہ تحریر بھی اسی مشن کا حصہ ہے

قارئین کرام یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ سنی تحریک ماضی میں قائم ہونے والی ان سنی تنظیموں کا تسلسل ہے جو مختلف ادوار میں مساجد اہل سنت اور خانقاہوں کے تحفظ کے لیے معرض وجود میں آتی رہیں ہیں لیکن اس مقصد کے حصول کے لیے ملک گیر سطح پر عوام اہل سنت میں پذیرائی سنی تحریک کو ملی ہے وہ بھی ایک مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ سنی تحریک کے بانی قائد محمد سلیم قادری شہید اور ان کے رفقاء کے نماز جنازہ کا اعلان عیدگاہ ایم اے جناح روڈ کے اس تاریخی میدان میں ادا کرنے کے لیے کیا گیا تھا جہاں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے قیام کے بعد پہلی نماز عید الفطر ادا کی تھی وہ تاریخی میدان اس سنیوں کے نوجوان قائد کے لیے چھوٹا پڑ گیا حد نگاہ تک لوگ ہی لوگ تھے جن میں بے شمار جید علمائے کرام بھی تھے اور مشائخ عظام بھی تھے بین الاقوامی الیکٹرانک میڈیا ذرائع ابلاغ بی بی سی نے اس جنازے کی نماز کو پاکستان کی سب سے بڑی نماز جنازہ قرار دیا اگر سنی تحریک مخالفین اہلسنت کے بقول فسادی یا عسکری تنظیم ہوتی تو اس کی موجودہ قیادت نماز جنازہ کی ادیگی کے بعد ہی قاتلوں کی گرفتاری تک احتجاجی دھرنے کا اعلان کر کے موجودہ حکومت اور انتظامیہ کو سخت مشکل میں ڈال سکتی تھی لیکن سنی تحریک کے قیام سے لے کر آج تک نہ تو اس تنظیم نے کسی مسجد پر قبضہ کے لیے کوئی پہل کی ہے اور نہ ہی قتل و غارت اور دہشت گردی یا مذہبی اشتعال انگیزی پر مبنی کوئی اقدام اس تنظیم کا ثابت کیا جا سکتا ہے بلکہ اس تاریخی جنازے کے موقع پر عوام اہلسنت کے صبر و تحمل کا یہ بے مثال مظاہرہ تھا کہ نہ کوئی فرد کچلا گیا اور نہ ہی کسی ایک آدمی کو کوئی خراش تک آئی اور عوام اہلسنت کی اکثریت کی اس سے بڑی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آئی جی سندھ آفتاب نبی اور ڈی آئی جی کراچی بذات خود معمول کی گارڈ کے ہمراہ اس تاریخی اجتماع میں موجود تھے اور عوام اہلسنت اپنا قیمتی سرمایہ لٹانے کے باوجود ان اعلیٰ افسران سمیت عام سپاہی تک سے کوئی بدتمیزی یا بداخلاقی کے مرتکب نہیں ہوئے اس کے برعکس جلوس جنازہ پر ماڑی پور روڈ ٹرک اسٹینڈ پر فائرنگ اور پتھراؤ کا افسوس ناک اور سفاکی کا بدترین مظاہرہ کیا گیا قاتلوں کی گرفتاری تو دور کی بات ہے انتظامیہ کے ذمہ داروں نے اس واقعے میں ملوث ایک بھی شرپسند عناصر کو نہ تو اب تک

گرفتار کیا ہے اور نہ ہی ان امن دشمن وناصر کے خلاف کوئی کاروائی عمل میں لائی گئی ہے کیا حکمرانی کے منصب پر متمکن لوگوں کو یہ نہیں معلوم ہے یہ بانیان پاکستان کی اولادوں کے جنازوں کے ساتھ سلوک کیا گیا جن کے اکابرین کی بیش بہا قربانیوں کے نتیجے میں یہ پاکستان معرض وجود میں آیا اور ان حکمرانوں کو یہ حکمرانی کی کرسی نصیب ہوئی۔ حکمرانوں کو یہ بات اچھی طرح یادرکھنی چاہیے کہ پاکستان بندوق کی نوک پر نہیں عوام اہل سنت کے ووٹ کی مقدس پرچی کے ذریعے معرض وجود میں آیا جب کوئی قوم اپنے محسنوں کو فراموش کردیتی ہے تو ان کا اپنا وجود بھی خطرے سے باہر نہیں ہوتا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سنی تحریک اگر فسادی تنظیم ہوتی تو اس کے بانی قائد نے سنی تحریک کے تحت نوجوانوں کو فلاح وبہبود کے مثبت کاموں کا درس نہیں دیا ہوتا اہلسنت خدمت کمیٹی اس تحریک کے قائد محمد سلیم قادری شہید رحمتہ اللہ علیہ کی مثبت سوچ وفکر کا وہ جیتا جاگتا ثبوت ہے جس کے تحت ہر سال رمضان المبارک میں بڑے پیمانے پر بیواؤں نادار اور مستحقین میں خورد ونوش کی اشیاء کے علاوہ نقدی رقوم اور ضرورت مندوں میں کپڑوں کی تقسیم، کا کام برسوں سے جاری تھا اسی اہلسنت خدمت کمیٹی کے تحت بلدیہ ٹاؤن میں مستقل بنیادوں پر میٹرنیٹی ہوم اور اسپتال کے قیام کے علاوہ مفت ایمبولینس سروس کی خدمت اور نوجوانوں کو مفت کمپیوٹر کی تربیت سنی تحریک کیوں دے رہی تھی یہ تو مخالفین بھی آج تک ثابت نہیں کرسکے ہیں کہ سنی تحریک اپنے نوجوان کارکنوں کو اسلحہ چلانے کی تربیت کہاں دیتی رہی ہے اگر ایسا ہوتا تو احتجاجی کرفیو کی کال پر کراچی شہر گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھتا۔ اسلام نے اپنے دفاع کا حق سب کو دیا ہے اگر ملک کی اکثریت اہلسنت نے اپنے دفاع اور تحفظ کے لیے ایک تنظیم قائم کی ہے تو اس میں فرقہ واریت" تشدد پسندی اور اشتعال انگیزی کے جھوٹے الزامات عائد کرکے تحفظ کے بنیادی حق سے بھی محروم کردینا آخر کون سا انصاف ہے اس کے برعکس کانگریسی مولویوں کی بغل بچہ تنظیم جو رسول ﷺ کی عظمت سے انحراف کرتے ہوئے اپنے آپکو صحابہ کا سپاہی قرار دیتے ہیں اس تنظیم کے قیام سے آج تک کی تاریخ قتل وغارت" دہشت گردی' ڈاکہ زنی عصمت دری' بھتہ خوری" گن پوائنٹ پر قربانی کی کھالوں کو جمع کرنا ایک

ایسی حقیقت ہے، جس سے عوام ہی نہیں حکومت اور انتظامیہ بھی اچھی طرح واقف ہے لیکن محض ان کی دہشت کے سامنے یہ سب طاقتیں خاموش تماشائی ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ فسطائیت پر مبنی تنظیموں کا عوامی سطح پر موثر بائیکاٹ کر کے ان مٹھی بھر افراد کے ہاتھوں ملک کو مزید یرغمال ہونے سے بچایا جائے۔

قائد کی شہادت اور پرنٹ میڈیا

جرنیل اہلسنت فخر اہلسنت شیر اہلسنت سرمایہ اہلسنت نڈر بے خوف سنیوں کے دلوں کی دھڑکن قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد ملک بھر کی اخبارات جرائد ورسائل میں اداریے اور مضامین شائع ہوئے چند اداریئے اور مضامین ہم شائع کر رہے ہیں

اداریہ۔ روزنامہ ایکسپریس کراچی بروز بدھ 23 مئی 2001 ڈیرہ اسماعیل خان میں دو مذہبی تنظیموں کے 5 کارکن ہلاک ہو گئے ہیں۔ شہر میں سخت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ صورت حال کو قابو میں رکھنے کے دوران میں فرنٹیئر کانسٹبلری کی مبینہ فائرنگ سے ایک شخص ہلاک دوسرا زخمی ہو گیا اس طرح شہر میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 6 ہو گئی ہے جبکہ متعدد افراد زخمی ہو گئے ہیں بکتر بند گاڑیوں اور نیم فوجی دستوں نے شہر میں گشت شروع کر دیا ہاتھا پائی اور مار پیٹ کے بعد دونوں فریق مورچہ زن ہو گئے اور ایک دوسرے پر فائرنگ شروع کر دی شہر میں ان واقعات کے بعد ہنگامے پھوٹ پڑے دوکانیں اور بازار بند کرا دیے گئے احتجاجی مظاہرے بھی ہوئے انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے صورت حال کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہو گئے متعدد مقامات پر کلاشنکوفوں سمیت دیگر آتشیں اسلحے سے ہوائی فائرنگ کا سلسلہ بھی وقفے وقفے سے رات گئے تک جاری تھا۔ یہ بڑی افسوس ناک صورت حال ہے۔ کہ ان دنوں ملک کے مختلف حصوں میں دہشت گردی کے پے در پے واقعات پیش آرہے ہیں کراچی کے بعد ڈیرہ اسماعیل خان اور کوئٹہ میں بھی دہشت گردی کی وارداتیں کوئٹہ میں 5 گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی پولیس نے ایک مذہبی تنظیم کی جانب سے

جلوس نکالنے کی کوشش کو ناکام بنا دیا اسی کے بعد اچانک ہنگامے شروع ہو گئے معلوم ہوا کے ایک مذہبی تنظیم کے کارکن کو اغوا کر لیا گیا تھا اغوام کے ملزم کو گرفتار نہ کیے جانے پر احتجاج کا سلسلہ شروع ہوا جو ہنگامے میں تبدیل ہو گیا۔ ان دونوں واقعات سے پہلے کراچی میں دہشت گردی کی ایک بڑی واردات میں سنی تحریک کے قائد مولانا سلیم قادری سمیت چھ افراد کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ دہشت گردی کے ان واقعات کے ضمن میں حکومت کی جانب سے وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر کے کئی بیان اخبار میں شائع ہو چکے ہیں ان بیانات میں سے ایک میں کہا گیا ہے کہ حکومت فرقہ واریت پھیلانے والی تنظیموں کے خلاف قانون سازی کر رہی ہے۔ جس کا اعلان آئندہ ماہ کر دیا جائے گا اپنے ایک حالیہ بیان میں معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ حکومت کسی کو جہاد کے نام پر مسلح تنظیمی بنانے دل آزار تقریریں کرنے اور مذہبی منافرت پھیلانے کی اجازت نہیں دے گی مسئلہ دراصل بیانات دینے کا نہیں بلکہ ان پر عمل درآمد کا ہے وزارت داخلہ کو اس سلسلے میں فوری طور پر ٹھوس اور موثر اقدامات کرنے کی ضرورت تھی جو نہیں کیے گئے اسی سبب سے دہشت گردوں کے حوصلے بڑھے اور انہوں نے ایک شہر کے بعد دوسرے شہر کو اپنی کاروائیوں کا نشانہ بنایا کراچی میں دہشت گردی کی جو واردات ہوئی اس کے بارے میں گورنر سندھ محمد میاں سومرو نے اپنے ایک حالیہ بیان میں کہا ہے کہ پولیس نے سنی تحریک کے مولانا سلیم قادری کے قاتلوں کا سراغ لگا لیا ہے۔ تحقیقات کے سلسلے میں خاصی پیش رفت ہو چکی ہے جلد قاتلوں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب بھی دہشت گردی کی کوئی بڑی واردات ہوتی ہے تو پولیس کے اعلیٰ حکام کسی بڑی اور اہم شخصیت سے اس طرح کا بیان دلوا دیتے ہیں جو گورنر سندھ کی طرف سے دیا گیا۔ اس کا مقصد وقت گذاری اور طفل تسلی کے سوا کچھ اور نہیں ہوتا۔ سوال یہ ہے کہ اگر مولانا سلیم قادری کے قاتلوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے تو انہیں فوری طور پر گرفتار کیوں نہیں کیا جاتا؟ آخر اس میں کیا مانع ہے؟ اس بات کا بطور خاص خیال رکھے جانے کی ضرورت ہے کہ پولیس اپنی جان چھڑانے کے لیے بے گناہ لوگوں پر یہ الزام تھوپنے کی کوشش نہ کرے۔ جیسا کہ ماضی کے تجربات سے ظاہر ہوتا ہے۔

اخبار جہاں 28 مئی تا 3 جون

کراچی میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات نے ایک بار پھر امن وامان کے ذمہ داروں کی ناقص کارکردگی کو سب کی توجہ کا مرکز بنا دیا ہے گذشتہ ہفتے مولانا سلیم قادری اور ان کے ساتھیوں کی نامعلوم دہشت گردوں کے ہاتھوں ہلاکت سے پاکستان کا یہ سب سے بڑا شہر کئی دن تک خوف اور کشیدگی کا شکار رہا یہ صورت حال عوامی سطح پر اس لیے بھی زیادہ تشویش کا باعث ہے کیوں کہ گذشتہ برسوں میں اس شہر نے دہشت گردی کا ایک طویل عذاب کاٹا ہے۔ عوام کے لیے یہ بات بے حد پریشان کن ہے کہ امن وامان بحال رکھنے والے ادارے اپنے تمام وسائل اور افرادی قوت کے باوجود نامعلوم دہشت گردوں کے سامنے بے بس نظر آتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ کراچی جیسے بڑے شہر میں جو عملی طور پر دنیا کے کئی ممالک سے زیادہ آبادی رکھتا ہے قانون نافذ کرنا آسان کام نہیں ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہونا چاہیے قانون شکن عناصر ملک کے ان اداروں سے بھی زیادہ طاقت ور ہو جائیں۔ جن کی ذمہ داری امن وامان کو بحال رکھنا ہے وزارت داخلہ اور اس کے ماتحت اداروں کو اس ضمن میں اپنی کارکردگی کو بہتر بنانا چاہئے تاکہ دہشت گردی پر قابو پایا جا سکے خون ریزی کا سلسلہ روکا جا سکے اور عوام کو پرسکون زندگی گزارنے کا موقع دیا جا سکے۔ (ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی)

روزنامہ انصاف ٹائمز کراچی بروز اتوار 20 مئی 2001

سنی تحریک کے قائد مولانا سلیم قادری اور ان کے رفقاء کی شہادت نے ایک بار پھر کراچی پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ جس بہیمانہ انداز سے یہ واردات کی گئی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کراچی کے امن کو ایک انتہائی سوچے سمجھے (یا سازش) کے تحت تباہ کرنے کی راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ جس علاقے میں سلیم قادری ان کے بہنوئی بھانجے بھتیجے اور گارڈ کو شہید کیا گیا وہاں انتہائی گنجان آبادی ہے اور قاتلوں کا فرار ہو جانا اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ یہ محض وقتی نوعیت کی کوئی واردات نہیں تھی بلکہ تمام امکانات اور ان سے وابستہ

پہلوؤں کے بارے میں سوچ لیا گیا تھا۔سنی تحریک کے قائد اوران کے رفقاء کی شہادت کے حوالے سے جو ردعمل ہو سکتا تھا وہ ہوا ہے اوراب حکومت کے سامنے یہ سوال ہے کہ وہ کراچی کو بچانے کے لیے کرے تو کیا کرے؟اس قسم کے ایڈونچرازم کوروکنے کے لیے حکومت اب بھی اگر سختی سے کوئی کاروائی نہیں کرے گی تو پھر اس شہر کا اللہ ہی حافظ ہے۔ناگزیر ہے کہ ہر قسم کے لیت ولعل کو چھوڑ کر حکومت دہشت گردوں کے خلاف سخت کاروائی کا آغاز کرے اور اس سلسلے میں اخباری بیانات کے گولے داغنے سے گریز کرے۔بیانات سے پہلے کچھ ہوا ہے نہ اب کچھ ہوگا۔جولوگ دہشت گردی کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں وہ دراصل اس شہر کو نہیں بلکہ اس ملک کو داؤ پر لگانا چاہتے ہیں۔اگرانہیں لگام نہ ڈالی گئی تو وہ ہم سب کے گلے میں غیر یقینی صورت حال کا پھندا ال دیں گے۔اب بھی وقت ہے کہ حکومت ہوش کے ناخن لے اوراس صورت حال سے نمٹنے کی کوئی ایسی تدبیر کرے جو دل کو لگتی ہو۔محض طفل تسلیوں کا زمانہ گذر گیا اب وقت کچھ کردکھانے کا ہے ایک طرف ملک کی معیشت دگرگوں ہے اور دوسری طرف حکومت ہے کہ معاملات کو درست کرنے کے بجائے محض اعلانات کا سہارا لے رہی ہے کراچی جیسے بڑے شہر کا سکون غارت ہوگیا تو اس ملک کا کیا بنے گا۔اس کے بارے میں سوچنے کا وقت گذر چکا اب تو عمل کی گھڑی ہے مولانا سلیم قادری اور دیگر افراد کی شہادت انتظامیہ اور حکومت کے لیے ایک واضح چیلنج ہے اس چیلنج کو قبول کیے بغیر چارہ نہیں اس چیلنج کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مذہب کا نام لے کر دہشت گردی کرنے والوں کے خلاف واضح لائن آف ایکشن کا تعین کیا جائے اوراس کے تمام پہلوؤں کو کور کیا جائے تا کہ آپریشن کی ناکامی کا کوئی امکان نہ رہے جولوگ یہ سمجھتے ہین کہ ہر معاملے میں صرف بات چیت موثر طریقہ ہے وہ یقیناً احمقوں کی دنیا کے باسی ہیں بات چیت بھی اچھی حکمت عملی ہے مگر جہاں صرف بات چیت سے بات نہ بنتی ہو وہاں طاقت کا استعمال بھی حکومت پر فرض ہے۔

مولانا سلیم قادری کا المناک قتل

روزنامہ نوائے وقت کراچی بروز 7 جون۔

18 مئی بروز جمعتہ المبارک کو سنی تحریک کے قائد اور معروف مذہبی رہنما مولانا سلیم قادری کو بلدیہ کے علاقہ میں قتل کردیا گیا مولانا اپنے رفقاء' عزیزوں اور دو ننھے بچوں کے ہمراہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جارہے تھے کہ پہلے سے گھات لگا کر بیٹھے دہشت گرد مکمل منصوبہ بندی اور چابک دستی کے ساتھ اپنا مذموم اور قابل مذمت مشن مکمل کرتے ہوئے جائے وقوعہ سے فرار ہو گئے یہ افسوس ناک اور المناک خبر جنگل کی آگ کی طرح آن کی آن میں پورے شہر میں پھیل گئی بلاشبہ اس خبر نے پورے شہر پر سکتہ طاری کردیا اور ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ افسردہ اور بے چین خوف زدہ نظر آنے لگے۔ غالب نے اپنے کلام کی معرفت اگر یہ پیغام اور تسلی نہ دی ہوتی کہ مشکلیں اتنی پڑیں کہ مجھ پہ کہ آساں ہو گئیں تو شاید اس قسم کے سانحات پر کئی لوگوں کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہوتی مگر نہیں ایسا نہیں ہوا کیونکہ اب یہ زخم خوردہ قوم بن چکی ہے اتنے سانحات کے دریا عبور کر چکی ہے کہ اب ہر سانحہ معمول کا سانحہ محسوس کیا جانے لگا ہے اور ہر خبر روایتی خبر سمجھی جانے لگی ہے اگر ہم اپنی فکر کے بند دروازے کھول کر حالات کی ہوا کی سرگوشیاں سننے کی کوشش کریں تو صدا سنائی دے گی کے ہم قومی زندگی کے سفر میں جس طرف چل رہے ہیں اس سفر کی کوئی خوشگوار اور باوقار منزل نہیں موذی جانوروں نے انسان کی شکل میں قدم قدم پر ڈیرے ڈال رکھے ہیں دوست احباب اعتماد کی آستینوں میں سانپ اور بچھو بن کر چھپے ہوئے ہیں مولانا سلیم قادری کے بہیمانہ قتل پر جہاں عوام الناس نے نہ صرف رنج والم بلکہ غم وغصہ کا اظہار کیا وہاں حکومت وقت نے بھی اپنے مخصوص اور روایتی انداز میں اس سانحے پر اظہار خیال کردیا اس پر بھی ہم وزیر داخلہ کی اس حساس ذمہ داری کے لیے مشکور ہیں لیکن اپنے نقطہ نظر کا حق محفوظ سمجھتے ہوئے اس سانحہ کے تناظر میں چند نشتر آمیز معروضات گزارش خدمت کریں گے شہر قائد کراچی میں امن ، امان کی دھجیاں بکھیری جا چکی ہیں طوائف الملوکی کی ہوائیں چل

رہی ہیں لاقانونیت رقص ابلیس کر رہی ہیں دہشت گردوں نے پورے معاشرے کو یرغمال بنا رکھا ہے تحفظ خواب اور تصور بن کر رہ گیا ہے عزت و آبرو کی نیلامی میں منہ مانگی قیمتیں وصول کی جارہی ہیں ملک دشمن عناصر۔کے لیے کوئی جغرافیہ نہیں اور نہ ہی ایسی طاقت ہے جو مذموم عزائم کے مالک لوگوں پر ہاتھ ڈال سکے خواتین کی حرمت اور شرفاء کی پگڑیاں تضحیک کی زد میں ہیں۔قوم اب فکر وسوچ کی ایسی دہلیز پر پہنچ چکی ہے کہ ہر فرد کی گفتگو سے افسردگی اور مایوسی کی بو آنے لگی ہے۔ان حقائق کی تصدیق آپ کو ایجنسیوں سے نہیں ہوگی بلکہ اپنے ضمیر سے ملے گی۔مگر ابھی نہیں کیوں کہ اقتدار میں ضمیر قید ہوتا ہے اور قیدی سے مشورہ کرنا بے مقصد اور فضول ہے کہ وہ بھی آپ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے غلط مشاورت دے کر نہ صرف آپ کی حوصلہ افزائی کرے گا بلکہ آپ کو خوش فہمی میں ڈال کر مزید خرابیوں کا سامان پیدا کرے گا اس لیے آپ کو اپنی ناکامی پر فوراً استعفیٰ دے دینا چاہیے یہ آپ کی زندگی کا اصول پسند فیصلہ ہوگا اگر آپ کی جگہ کسی اور مہذب ملک کا وزیر داخلہ ہوتا تو وہ اپنی نااہلیت کے اعتراف میں استعفیٰ دے چکا ہوتا۔

مولانا سلیم قادری کا قتل بھی ملک دشمن عناصر کے ان عزائم کی کڑی ہے جو خداداد مملکت پاکستان کو کمزور کرنے کے لیے ایجنڈے پر ہیں ملک کے بڑے بڑے دانشور فکر وتدبر کے عظیم لوگوں کا قتل عام ملک وقوم کے خلاف بھیانک سازش کا پیش خیمہ ہے ان المناک سانحات کا رونما ہونا اور وقت کی حکومتوں کا صرف تعزیت پر اکتفاء کرنا درحقیقت عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے حکومت کے ایک ایک فرد تک یہ پیغام پہنچا دینا ہمارا فرض ہے اور ان کے اقتدار کے ایک ایک لمحے کا حساب ہوگا۔اسلیے دل میں یہ خوف رکھیں کہ دہشت گردی پر بے حس مظلوم عوام کو عدل وانصاف سے محروم رکھنا ہے مکافات کی چکی میں نہ ڈال دے حاکم بننے کے لیے خوشامد تو حاصل کی جاسکتی ہے مگر احتساب فطرت کی ضد میں آ کر کوئی خوشامد کا عمل کام نہیں آسکتا مولانا قادری کا قتل جہاں کئی خدشات کو جنم دیتا ہے وہاں حکومت کی چولیں بھی ہلا رہا ہے مجرموں کو گرفتار کیا جائے اور کڑی سے کڑی سزا دے کر ہی مکافات کے بھیانک نتائج سے محفوظ رہا جاسکتا ہے اگر حکومت اور اور اس کے

ادارے اپنی اداراتی ذمہ داریوں کی تکمیل میں ناکام رہتے ہیں تو پھر قتل و غارت ڈاکے چوریاں اغوا برائے تاوان دہشت گردی اور افراتفری کا یہ لامتناہی سلسلہ جاری رہے گا علاوہ ازیں اسلامی قوانین کا نفاذ ہی ہماری پروقار اور کامیاب زندگی کی بقاء ہیں یہاں ایک تجویز اور رائے دینے کی بھی جسارت کروں گا کہ اگر حکومت قوم کو دہشت اور بربریت سے باہر نکالنا چاہتی ہے تو صرف ایک ایجنڈے پر کاربند ہو جائے کہ ملک کو اسلحہ فری کیا جائے اگر حکومت اس یک نکاتی ایجنڈے پر عمل درآمد کرانے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو ملک میں ہر قسم کی دہشت گردی کا خاتمہ ہو سکتا ہے رشوت سفارش دونوں ہی جرائم کی جڑ ہیں ان کو ختم کرنے کیلیے خلق خدا کو سکون ملے گا مگر یہ سب کچھ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کرپشن کے تمام راستے نہ روک دیے جائیں اسلحہ غیر محفوظ ہاتھوں دہشت گردوں اور جرائم پیشہ کی دست برد سے چھین لیا جائے یہ کام وہی کر سکتا ہے جو صالح عمل کا پاسدار ہو نیک نیت ہو ملک اور قوم کی خدمت کے لیے بے لوث جذبہ رکھتا ہو اور پھر یہ احساس رکھتا ہو کہ یوم مکافات آئے گا اور مجھے اپنے اعمال کے بارے میں جواب دینا ہو گا خان لیاقت علی خان سے لیے کر مولانا سلیم قادری تک جتنے بھی بے گناہ دہشت گردی کی بھینٹ چڑھے ہیں ان کا حساب ہر اس شخص کو دینا ہو گا جو شوق اقتدار میں بدمست رہا مگر بے گناہ جانوں کے تلف ہونے پر بے حسی کا مظاہرہ کرتا رہا۔

سلیم قادری کا قتل

اپنے پیچھے بہت سوالات چھوڑ گیا ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی۔

ہفت رفتہ میں کراچی کے علاقہ بلدیہ ٹاؤن میں ہونے والی قتل کی ایک واردات نے پورے شہر کو ہلا کے رکھ دیا ہے۔ سنی تحریک کے سربراہ سلیم قادری کا اپنے قریبی رشتہ داروں اور گن مین سمیت وحشیانہ قتل اپنے پیچھے بہت سے سوالات چھوڑ گیا ہے۔ سلیم قادری ایک ایسی تحریک کے بانی' سربراہ تھے جس نے انے مسلک کے پیروں کاروں کو منظم کرنے کا کام کیا۔ سلیم قادری اگرچہ ایک احتجاجی آواز تھے اور انہیں مسلک اہل سنت کی ناراض نسل کا

نمائندہ کہا جا سکتا ہے مگر اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ان پر اور ان کی تنظیم کے ارکان پر مسلح کارروائیوں میں ملوث ہونے کے الزامات نہیں لگے۔ سلیم قادری جس مسلک سے تعلق رکھتے تھے اس مسلک میں یا اسلام کے کسی بھی دوسرے مسلک میں جارحیت کا عنصر غالب نہ رہا۔ وہ صوفیاء کے ایسے سلسلے سے تعلق رکھتے تھے جس نے پورے برصغیر میں دین کی اشاعت وترویج کے لیے علم وریاضت کو بطور وسیلہ اختیار کیا۔ سلسلہ قادریہ کے بزرگوں نے کبھی بھی کتاب سے تعلق توڑ کر ہتھیاروں کی زبان اختیار نہیں کی صوفیاء کے دیگر سلسلوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے بھی افراد کی گردنیں جھکانے کے بجائے ان کے دلوں کو مسخر کیا اور سلیم قادری نے کس طرح لوگوں کے دلوں کو مسخر کیا اس کا اندازہ لگانے کے لیے محض ان کے جنازے کے جلوس کو دیکھنا ہی کافی تھا کراچی شہر کی حالیہ تاریخ میں لاکھوں سوگواروں کا ایسا منظم اژدھام دیکھنے کو کبھی نہیں ملا کہ عقیدت مند محض جنازے کو کندھا دینے کے لیے گھنٹوں اپنی باری کا انتظار کرتے رہے ہوں۔ مولانا سلیم قادری جمعہ 18 مئی کو اپنے بیٹوں بھتیجوں بھانجوں بہنوئی اور دیگر قریبی اعزاء اور گن مین سمیت نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جا رہے تھے انہیں بلدیہ ٹاؤن کے قبرستان کے قریب واقع نورانی رحمت مسجد میں نماز جمعہ کی امامت کرنا تھی نامعلوم مسلح افراد نے سلیم قادری کی گاڑی کو گھیرے میں لے کر خودکار ہتھیاروں سے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی پوری گاڑی میں فائرنگ سے جاں بحق ہونے والوں اور زخمیوں کا خون پھیل گیا فائرنگ سے ہلاک ہونے والوں کی لاشوں اور زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا ابتدائی طور پر یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ اس سانحے میں کتنے افراد ہلاک ہوئے اور ہلاک ہونے والوں میں کون کون شامل ہیں لگ بھگ تین بجے یہ بات لوگوں کے علم میں آئی کہ سنی تحریک کے سربراہ اور بعض دیگر افراد کو اندھا دھند فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا تفصیلات معلوم کرنے کے لیے شہر بھر کے اخباروں کے رپوٹر اور فوٹو گرافر سول ہسپتال پہنچے تو وہاں پر سنی تحریک کے دل گرفتہ اور مشتعل کارکنوں کی ایک تعداد جمع ہو چکی تھی کارکنوں کی ایک بڑی تعداد دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی بعض مشتعل افراد نے سول اسپتال کے اندر اور اسپتال کے مرکزی دروازے کے قریب

کھڑی ہوئی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا جس سے ایس ایس پی ساؤتھ کی سرکاری جیپ کے علاوہ بعض دیگر سرکاری افسران کی گاڑیوں کو نقصان پہنچا پولیس نے مشتعل افراد کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے شیل پھینکے جس سے اسپتال کی فضا میں دم گھونٹ دینے والی گیس کا دھواں پھیل گیا شیلنگ سے دیگر لوگوں کے علاوہ مریض اور تیمار دار بھی بری طرح متاثر ہوئے اس واقعہ کے بعض پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری نے سول اسپتال کو چاروں طرف سے اپنے گھیرے میں لے لیا پونے دو بجے پیش آنے والے واقعہ کی تفصیلات آہستہ آہستہ منظر عام پر آنے لگیں۔ شروع شروع میں محض اتنا معلوم ہو سکا کہ سنی تحریک کے سربراہ سلیم قادری مسلح افراد کی اندھا دھند فائرنگ سے جاں بحق ہو گئے۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ اس ظالمانہ واردات میں سلیم قادری کے علاوہ ان کے بہنوئی الطاف حسین جونیجو ہلاک ہو گئے اس کے بعد مزید تفصیلات سامنے آئیں تو معلوم ہوا کہ فائرنگ سے سلیم قادری کے ساتھی انیس قادری اور ڈرائیور عابد بلوچ نے دم توڑ دیا اس واردات میں سلیم قادری کے خاندان کے کمسن بچے بھی زخمی ہوئے۔ جو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے ان کے ہمراہ جا رہے تھے زخمی ہونے والوں میں سلیم قادری کے صاحبزادے چھ سالہ بلال رضا قادری اور آٹھ سالہ اویس رضا قادری اور بھتیجے احمد رضا قادری بھی شامل تھے اسپتال پہنچ کر جن زخمیوں نے دم توڑا ان میں سلیم قادری کے بھتیجے محمد انیس رضا قادری اور گن مین حفیظ رضا شامل تھے سلیم قادری پر ہونے والے حملے اور اس حملے میں ان کے دیگر ساتھیوں سمیت جاں بحق ہونے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اس سانحے کی اطلاع پا کر سول اسپتال پہنچنے والوں کا تانتا بندھ گیا سید شاہ تراب الحق قادری بھی سول اسپتال میں موجود تھے بہت سے لوگوں نے ایک حلیم الطبع اور وسیع القلب شخصیت کو غم واندوہ کی تصویر بنے دیکھا۔ ان کے ساتھ آنے والے نوجوان بہت زیادہ مشتعل تھے ان کے لیے اس غم کو برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ اس موقع پر موجود مشتعل کارکنوں نے پولیس خلاف زبردست نعرے بازی کی سلیم قادری کی لاش کی آمد سے لے کر رات گئے تک سول اسپتال کے اردگرد کا علاقہ میدان کارزار بنا رہا سنی تحریک کے سربراہ اور دیگر مقتولین کی لاش کا پوسٹ مارٹم نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے یہ نہیں

معلوم ہو سکا کہ سلیم قادری اور ان کے ہمراہ جاں بحق ہونے والے دیگر افراد کو کتنی گولیاں لگیں ان پر فائرنگ کرنے والوں نے ان کے جسموں کے کون سے حصوں کو نشانہ بنایا تاہم اسپتال میں معلومات حاصل کرنے پر بتایا گیا کہ سلیم قادری کے سر اور سینے کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا جب انہوں نے مسلح افراد کو اپنے سامنے دیکھا تو سب سے پہلے انہوں نے اپنی گود میں بیٹھے ہوئے بیٹوں کو نیچے جھکا لیا اس دوران مسلح افراد نے کاروائی کر دی جس پر سلیم قادری اور دیگر افراد لہو میں نہا گئے بتایا جاتا ہے کہ حملہ آور تین موٹر سائیکلوں پر سوار تھے سلیم قادری کے قتل کا محض کراچی میں سوگ نہیں منایا گیا بلکہ اس اندوہناک واقعہ سے پورے ملک میں غم و رنج کی لہر دوڑ گئی۔ جس روز یہ سانحہ ہوا اسی روز اسپتال پہنچنے والی دیگر قابل ذکر شخصیات میں دعوت اسلامی کے سربراہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب بھی شامل تھے ہمیں لگ بھگ تین سال پہلے ملتان میں ہونے والے دعوت اسلامی کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لیے جاتے ہوئے مولانا سلیم قادری کے ساتھ سفر کرنے کا موقع ملا تھا۔ ہم ایک ہی پرواز سے ملتان جا رہے تھے سلیم قادری انتہائی سنجیدہ اور بردبار رہنے والی شخصیت کے مالک تھے اس سفر کے دوران وہ انتہائی متانت اور سنجیدگی سے گفتگو کرتے رہے تھے۔ ان کی گفتگو دینی سماجی معاشرتی اور اقتصادی مسائل اور مشکلات کا احاطہ کیے ہوئے تھے ہم نے انہیں ہمیشہ سنجیدہ پایا مگر ان کی سنجیدگی کبھی اشتعال کی حدود تک نہیں پہنچ پاتی تھی انہوں نے اپنے ساتھیوں کی مخصوص دینی انداز میں تربیت کی تھی۔ ان کے رفقاء میں سے ایک انتہائی با اعتماد اور بردبار ساتھی سلیم رضا بھی چند سال پہلے دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ گئے انہیں بھی مسلح افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا تھا اس سانحے کے بعد بھی ان کے ساتھیوں میں خدمت خلق اور دین کی ترویج کا جذبہ موجود رہا سلیم قادری نے اپنی عملی زندگی کا آغاز انجمن اشاعت اسلام کے کاموں سے شروع کیا گویا وہ شروع سے اپنے آپ کو دینی کاموں کے لیے وقف کیے ہوئے تھے۔ وہ دینی جذبہ رکھنے والوں میں دینی کتب اور لٹریچر مفت تقسیم کرتے تھے مولانا محمد الیاس قادری نے جب دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی تو مولانا سلیم قادری بھی ان کے ہمراہ تھے اور وہ دعوت اسلامی کے مبلغ بن گئے۔ بعد ازاں انہوں

نے 1988ء میں جمیعت علماء پاکستان (مولانا نورانی گروپ) کے پلیٹ فارم سے عام انتخابات میں حصہ لیا الیکشن لڑنے کے لیے ان کی دعوت اسلامی سے علیحدگی ضروری تھی چنانچہ انہوں نے دعوت اسلامی سے علیحدگی اختیار کر لی اور یہی وہ نقطہ ہے جو مولانا سلیم قادری کی دینی اور سیاسی تحریک کو سمجھنے کے لیے نہایت اہمیت رکھتا ہے وہ دین اور سیاست میں امتزاج پیدا کرنا چاہتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ دعوت اسلامی سیاسی معاملات سے الگ تھلگ ایک خالص دینی تنظیم ہے جبکہ جمعیت علماء پاکستان نے اپنے آپ کو امور کے لیے وقف کر رکھا ہے وہ ایک ایسے ارادے یا ایسی تنظیم کے قیام کے آرزومند تھے جو دین اور دنیا کے درمیان نقطہ اتصال ہو۔ وہ دین کی خدمت کے جذبے سے سرشار تھے مگر وہ دنیا کو ترک کر دینے والی چیز بھی نہیں سمجھتے تھے اس لیے انہوں نے سنی تحریک کی بنیاد رکھی۔ جو دینی خدمات میں پیش پیش تھی۔ اور اپنا ایک سیاسی موقف رکھتی تھی، انہوں نے دینی خدمت کے لیے مدرسہ ضیاء اسلام کی بنیاد رکھی۔ اور اپنی معاشی ضرورت کے لیے پہلے کپڑے کا کام کیا پھر پولٹری فارم قائم کیا اس دوران انہوں نے دارالعلوم عطاریہ بھی قائم کیا ہے۔ جسے بعد میں مدرسۃ المدینہ کا نام دیا گیا۔ 1990ء میں انہوں نے سنی تحریک کی بنیاد رکھی اور تنظیمی کاموں میں مصروف ہو گئے۔ جس کی وجہ سے وہ کاروبار پر توجہ نہ دے سکے انہوں نے سعید آباد میں اہل سنت خدمت کمیٹی اسپتال قائم کیا پھر سنی تحریک کے مرکزی سیکریٹریٹ میں ضیاء الدین کمپیوٹر سنٹر قائم کیا بعدازاں سعید آباد میں رضا کمپیوٹر سنٹر قائم کیا۔

جس کی وجہ سے سینکڑوں لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔ ہم آخر میں ان کی والدہ کے جملے درج کر رہے ہیں۔ جو ان کے جذبے کی غمازی کرتے ہیں۔ بیٹے کی شہادت سے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر مجھے ایک ہزار بیٹے بھی دیتا تو ان کو دین اور مسلک پر قربان کر دیتی۔ وہ والدین خوش نصیب ہوتے ہیں جن کی اولاد دین اور عقیدے کے لیے قربان ہو جاتی ہے۔ میرا بیٹا نماز جمعہ کی امامت کے لیے جا رہا تھا کہ وہاں پر پہنچنے سے پہلے شہادت نصیب ہو گئی میں نے اپنے بیٹے کو دین پر سب کچھ قربان کرنے کی اجازت دے رکھی تھی میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں۔ نذیر لغاری

آپ کے قاتلوں کی تلاش

نوائے وقت 23 مئی بروز بدھ۔

یہ تو معلوم ہے کہ کراچی میں ایک بہت ہی اندوہناک قتل ہوا ہے۔ انگریزی زبان میں عام آدمی کے قتل اور خاص آدمی کے قتل کے لیے الگ الگ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ ایک خاص آدمی کا قتل تھا اتنے خاص آدمی کا کہ اس کے جنازے کی جو تصاویر اخبارات میں چھپی ہیں وہ یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ وہ کوئی معمولی آدمی نہ تھا اصل میں یہ کالم میں سلیم قادری پر نہیں لکھ رہا وہ کیا تھے،، کیا نہیں تھے، فی الحال اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ میں تو یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ دن دہاڑے ہونے والی اس واردات پر ہمارے گورنر صاحب محمد میاں سومرو نے فرمایا ہے کہ جلد ہی مجرم پکڑ لیے جائیں گے۔ اس سلسلے میں پیشرفت ہوئی ہے، آپ جلد ہی بڑی خبر سنیں گے۔ کچھ ایسے ہی خیالات کا اظہار ہمارے ہر دلعزیز وفاقی وزیر داخلہ جنرل معین الدین نے بھی کیا ہے۔

کیا خیال ہے ان خیالات میں کوئی نیا پن محسوس ہوا۔ اس سے پہلے ہم کتنی بار اس طرح کے بیانات سنتے رہے ہیں جن میں مجرموں کے گرد گھیرا تنگ کرنے کی بات کی جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس کے بعد مجرم پکڑے نہیں جاتے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مجرم پکڑے بھی جاتے ہیں اس کی خبر بھی بڑے زور وشور سے آتی ہے پھر شاید ان پر مقدمہ بھی چلتا ہے مگر یہ ایسے کمال کے مجرم ہوتے ہیں کہ انہیں سزا نہیں ہو پاتی۔ اچھا سزا بھی ہو جائے تو یہ شور اٹھتا ہے کہ غلط آدمی لٹکا دیا گیا ہے کراچی کی خاص کر گذشتہ پندرہ سولہ سالہ تاریخ ایسے صدہا واقعات سے بھری پڑی ہے حکیم محمد سعید اور آگے آئیے عظیم احمد طارق زہیر اکرم ندیم اور بھی کئی نام ہیں جو اپنے اپنے شعبوں میں نامور تھے یا یگانہ روزگار تھے۔ قتل کی ایسی وارداتیں بھی ہیں جو کھلی دہشت گردی کا دہلا دینے والا نمونہ ہیں مسجدوں اور امام بارگاہوں میں فائرنگ راہ چلتے کسی معصوم کا قتل دوکان پر بیٹھے کسی دوکان دار یا کلینک پر بیٹھے کسی ڈاکٹر کا قتل۔ مثالیں اکٹھی کروں تو دفتر چاہیے۔ سچ پوچھیے تو ہم کراچی

کے لوگ اس قسم کی وارداتوں کے اتنے عادی ہو چکے ہیں۔ کہ اب تو یاد بھی نہیں رکھتے۔ خدا ہماری اس فراموشی پر ہمیں معاف کرے۔

ابھی چند روز پہلے جنرل معین الدین حیدر نے کرم فرمایا اور دو چار لوگوں کو مدعو کیا ؛وہاں کسی نے پوچھ لیا کہ اب تک کراچی میں قتل کے ایسے کتنے اہم کیس ہیں جنکا سراغ نہیں مل پایا۔ پولیس کے بھی ذمہ دار موجود تھے بتایا گیا کہ شاید کوئی ایک آدھ ہے؛ فلاں وگرنہ باقی تو سب کا سراغ لگا لیا ہے عرض کیا کے ایک چھوٹا سا کیس اور بھی ہے جو حل نہیں ہو سکا اور وہ ہے نوائے وقت کے دفتر پر بم دھماکے میں جاں بحق ہونے والوں کا کیس۔ بس ہمارے پوچھنے کی ہی دیر تھی کہ کرنا خدا کا کہ وہ کیس دو چار ہفتوں میں حل ہو گیا اب اس کیس کی انکوائری کرنے والوں سے ایک بتا رہے تھے کہ دیکھئے صاحب ہم نے بڑی محنت سے مجرم پکڑا ہے؛ مگر شاید اسے سزا دلوانا مشکل ہو گا'' گواہی ڈھونڈنا آسان نہیں آپ قانون اور عدالتی نظام کو جانتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تو کیا میں سمجھ لوں کے میرے ساتھیوں کے قاتل کیفر کردار کو نہیں پہنچ سکیں گے۔ کیا میں یقین کر لوں کہ پکڑے جانے والے اصلی مجرم ہیں اور پولیس نے لاینحل مقدمات قتل کی تعداد کم کرنے کے لیے یہ کاروائی نہیں کی۔ مجھے یاد ہے جب یہ واقعہ ہوا تھا'' اس کے اگلے روز ہی بیانات آنے لگے تھے کہ مجرموں کو چھوڑا نہیں جائے گا'' کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا اور کچھ پیشرفت ہوئی ہے'' وغیرہ وغیرہ۔

آخر کیا وجہ ہے کے ہمارے ہاں زبان خنجر بولتی ہے نہ آستین کا لہو پکارتا ہے قاتل دندناتے پھرتے ہیں اور انہیں پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ویسے یہ ریت نئی نہیں ہے'' لیاقت علی خان کے قتل کا سراغ آج تک لگ سکا کتنی انکوائریاں ہوئیں'' کتنی کتابیں لکھیں گئیں کچھ معلوم ہوا گولی چلانے والا تو مارا گیا مگر اصل قاتلوں کا سراغ آج تک نہ مل سکا یہ راز جانے فائلوں کے کتنے پلندوں اور دلوں کے مقفل دروازوں میں بند پڑا ہے یہ وہ پہلا قتل ہے جس کا سراغ مل جاتا تو آج ہمارے ساتھ وہ نہ ہوتا جو ہو رہا ہے یہ ایک شخص کا قتل تھا یہ اس ملک میں جمہوریت کا قتل تھا ویسے کیا ہمیں معلوم ہے کہ اس ملک میں جمہوریت کے قاتل کون کون ہیں معلوم ہے تو کیا وہ پکڑے گئے پکڑے گئے تو کیا ان کو کبھی سزا ہوئی'' سزا

ہوئی تو کیا یقین کر لیں کے اصل مجرم یہی تھے یا اصل مجرموں کو پہچاننے کے لیے بے گناہوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا ہم نے کیا کیا قتل کیے اور صاف بچ گئے کیا ہم جانتے ہیں ہماری اقتصادی زندگی کی روح کس نے قبض کی کس نے ہماری معیشت کی گردن پر چھری چلائی کون ہماری خوشحالی کا قاتل ہے آج کل ہم ان قاتلوں کو پکڑنے کے دعوے کر رہے ہیں کیا یہی قاتل ہیں یہی ہیں تو کیا وہ سزا پا سکیں گے بات چل ہی پڑی ہے اور اگر اسے جوش خطابت نہ سمجھا جائے تو چند سوال اور بھی پوچھ لوں کون ہے جو اس ملک کی عزت و وقار کا قاتل ہے کون ہے جس نے ہمارے قائد اعظم کے اتحاد "تنظیم و یقین محکم کو قتل کر کے اسکا لہو تفرقہ بازی کی گندی نالیوں میں بہا دیا کون ہے جس نے جان کی امان پاؤں تو عرض کروں ہمارے آئین کا خون کیا بار بار اسے پامال کیا کون ہے جس نے قومی اداروں کے تقدس کا گلا کاٹا کون ہے جو میرے پاکستان کا قاتل ہے گاندھی تقسیم ہند کے خلاف حرف کہا کرتا تھا کہ گاؤ ماتا کے دو ٹکڑے نہیں ہو سکتے ہم نے اس دھرتی ماتا کو اس سرزمین کو اس مملکت خداداد کو دولخت کر دیا پکڑے گئے قاتل؟ جی ہاں ہم نے تحقیق بھی کر ڈالی اور اب تیس سال کے بعد پہلی رپوٹ بھی چھاپ دی ابھی کوئی بتا دے کون ہے قاتل کچھ سراغ ان کا ملا؟ کوئی سزا ملی ان کو؟ یہ جو مجرموں پر خاص طور پر قاتلوں پر گرفت نہ کر سکنے کا کلچر ہم نے پیدا کر لیا ہے یہ بہت پرانا ہے یہ فرض کہن کی کنہ بھی یہ ہے کیا ہم نے اس کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کی جس معاشرے میں قاتل بچ جائیں وجہ اس کی کچھ بھی ہو افراد کی خرابی نظام کی خرابی قانون کی خرابی اداروں کی خرابی یا ہماری نیتوں کی خرابی وجہ کچھ بھی ہو وہاں کبھی زندگی سکھ کا سانس نہیں لے سکتی کیا ہم سکھ کا سانس لینا چاہتے ہیں؟ لینا چاہتے ہیں تو آئیے مل کر اپنے قاتلوں کی تلاش کریں۔ سجاد میر

کراچی ایک بار پھر دہشت گردی کی لپیٹ میں

شہر کراچی ایک بار پھر لاقانونیت کی نظر ہو گیا ہے نماز جمعہ پڑھانے کے لیے مسجد کے لیے گھر سے کار میں بیٹھ کر روانہ ہونے کے لیے سنی تحریک کے قائد سلیم قادری کو گھات لگا کر

بیٹھنے والوں نے شدید فائرنگ کر کے سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کے علاقے میں قتل کر دیا ان کے ہمراہ بھتیجا انیس قادری بہنوئی الطاف حسین جونیجو سنی تحریک کے ساتھی ابرہیم قادری اور حفیظ رضا اور ڈرائیور عابد بلوچ بھی فائرنگ سے ہلاک ہو گئے جبکہ سلیم قادری کے دو بیٹے اور دو بھتیجے فائرنگ سے زخمی ہو گئے یہ واقعہ جمعہ کی دوپہر سوا ایک بجے ہوا فائرنگ کا شکار ہونے والوں کو سول اسپتال پہنچایا گیا جہاں بڑی تعداد میں مشتعل افراد جمع ہو گئے تھے۔ جنھوں نے درجنوں گاڑیوں پر پتھراؤ کیا پولیس موبائلوں پر بھی حملے کیے گئے سلیم قادری کے قتل کے اندوہناک واقعہ سے شہر بھر میں کشیدگی پھیل گئی صدر ایم اے جناح روڈ سمیت ہر جگہ تمام کاروبار آناً فاناً بند کر دیا گیا اور ایک بار پھر شہر خوف وہراس کی لپیٹ میں آ گیا اس واردات کے بارے میں اعلیٰ سطح سے تحقیقات کرنے کی سختی سے ہدایات جاری کی جا چکی ہیں مولانا سلیم قادری پر قاتلانہ حملہ اور ساتھیوں سمیت ان کی ہلاکت نہ صرف قابل مذمت بلکہ قابل شرم واقع ہے کہ مسجد جانے والوں پر فائرنگ کر کے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سب سے بڑے شہر میں ہلاک کر دیا جائے شہر کراچی تو برسوں سے اس قسم کے زخم کھاتا رہا ہے کبھی لسانی فسادات کے نام پر یہاں قتل وغارت گری کا بازار گرم کیا گیا۔ تو کبھی فوجی آپریشن کے نام قصوروار اور بے قصور لوگوں میں امتیاز کیے بغیر روزانہ اسی شہر میں لاشیں گرائی جاتی رہیں اور کبھی فرقہ وارانہ کشیدگی اور تنازعات کے سہارے مختلف فرقوں کی اہم شخصیات کو قتل کر کے اس شہر کو فسادات کی آگ میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہر ممکن تضادات نہ صرف اس شہر بلکہ ملک بھر میں ابھارنے کا سلسلہ جاری ہے پنجاب میں ابھارنے کا سلسلہ برسوں سے جاری ہے پنجاب میں بھی فرقہ وارانہ کشیدگی اور قتل وغارت گری کا بازار گرم کر کے فرقہ وارانہ فسادات کرنے کی کوشش کی گئی کراچی شہر ملک کی معیشت کی ریڑھ کی حیثیت رکھتا ہے ملک کی واحد تجارتی بندرگاہ اس شہر میں ہے جس کا دنیا کی تمام بندرگاہوں سے رہتا ہے ملک بھر کے لیے بیرونی ممالک سے بحری جہازوں سے آنے والے سامان کراچی کی بندرگاہ پر اتار کر ملک بھر کے مختلف شہروں میں بھیجا جاتا ہے اس طرح ہمارے ملک کی زرعی وصنعتی پیداوار کی جو اشیاء ایکسپورٹ کی جاتی ہیں وہ بھی اس بندرگاہ سے بھیجی جاتی ہے ان تمام

باتوں سے اس شہر کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے لیکن اس شہر کو مختلف تضادات ابھار کر ہمیشہ تباہ کرنے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں اس شہر میں بڑی بڑی شخصیت کو قتل کیا گیا نوجوانوں بوڑھوں اور بچوں تک کو بہیمانہ طریقہ سے قتل کیا جاتا رہا اس شہر کے بارے میں مختلف ممالک میں یہ ہدایات برسوں سے دی جاتی رہی ہیں کہ کراچی کا سفر نہ کیا جائے اس صورتحال کے باعث نہ صرف کراچی میں سرمایا کاری کا خاتمہ ہو چکا ہے بلکہ اس شہر کا سرمایہ وکارخانے بھی کراچی سے منتقل کیے جا چکے ہیں دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والی سرکاری وسیگر اہم شخصیات جو ماضی میں کراچی کا دورہ لازمی کرتی رہی ہیں اب ان کا کراچی میں داخلہ کئی برسوں سے بند ہے مختلف ممالک کی اہم ترین شخصیات اب ان حالات کے باعث کراچی میں نہیں آتیں۔ ورنہ ان شخصیات کی کراچی میں مزار قائد پر حاضری ان کے دورے کا لازمی جزو ہوا کرتی تھی آخر اس صورتحال سے کن لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے؟ آخر اس ساری صورتحال کو پیدا کرنے کے کیا مقاصد ہیں؟ جہاں ملک نقصان کا تعلق ہے تو اس صورت حال سے کراچی کے تمام شہریوں کو نقصان پہنچ رہا ہے تضادات کو ابھارنے کے لیے کی جانے والی سازشوں سے نہ صرف اس شہر بلکہ ملک میں سیاسی عمل بھی بری طرح سے متاثر ہوتا ہے۔

گورنر سندھ محمد میاں سومرو نے سلیم قادری اور دیگر ساتھیوں کے قتل کے واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے اور عوام سے تعاون کرنے کی اپیل کی ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کو گرفتار کرنے کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے گورنر سندھ کا ایک روایتی بیان ہے جو اس قسم کے واقعات پر ہمیشہ دیا جاتا ہے ایک جانب تو ملک بھر سے غیر قانونی و ناجائز اسلحہ ختم کرنے کے پروگرامز بنائے جاتے رہے ہیں اور دوسری جانب اس قسم کے واقعات حکومت کے لیے چیلنج بن کے سامنے آ رہے ہیں اس واقعہ سے سنی تحریک کے کارکنوں اور عہدیداروں میں سخت اشتعال پھیل گیا اور سول اسپتال جہاں ہلاک شدگان اور زخمیوں کو لایا گیا تھا۔ وہاں مشتعل افراد نے پتھراؤ کیا جس کی وجہ سے جواب میں پولیس نے شیلنگ کی اس شہر میں جہاں پولیس پر چوراہے پر کاروں اور موٹر

سائیکل سواروں کو روک کر پریشان کرتی ہے اور بلاوجہ رشوت وصول کرتی ہے اس شہر میں بندوق اور کلاشنکوف بردار کھلے عام پھرتے ہیں لوگوں کو دن دہاڑے سرعام قتل کرتے ہیں اور بآسانی فرار بھی ہو جاتے ہیں حکومت اور سرکاری افسران اعلان کرتے رہتے ہیں کہ ملزمان کو جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچا دیا جائے گا یہاں یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جب سیاسی مقاصد کے لیے پولیس کو استعمال کیا جاتا ہے تو تاریک پناہ گاہوں میں چھپے ہوئے سیاست دانوں کو یہی پولیس گرفتار کر لیتی ہے جس کی حالیہ مثال اے آر ڈی میں شامل جماعتوں کے ان رہنماؤں کی ہے جنہوں نے یکم مئی کو نشتر پارک کراچی میں جلسہ کرنے کا پراگرام بنایا یہاں بڑی پارٹیوں مسلم لیگ اور پاکستان پیپلز پارٹی کے نہ صرف رہنماؤں بلکہ عام کارکنوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ حتیٰ کے بعض ایسے رہنماؤں اور کارکنوں کو بھی پولیس نے گرفتار کیا تھا جو کافی عرصے سے سیاست میں فعال نہیں تھے اور گھروں پر مایوس بیٹھے ہوئے تھے لیکن جب فسادات کرانے کے لیے شہر میں ٹارگٹ کلنگ ہوتی ہے تو یہی پولیس دن دہاڑے قتل عام کرنے والوں کو موقع پر پہنچ کر گرفتار کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ بحرحال یہ قتل صرف سنی تحریک کے قائد سلیم قادری اور ان کے ساتھیوں کا نہیں ہے بلکہ اس کے نتائج خطرناک نظر آ رہے ہیں اور برے خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے شہری یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ آخری اس شہر میں قتل و غارت گری کا سلسلہ کب بند ہو گا اس قدر وسائل کا حامل شہر کراچی جس پسماندگی اور بے چارگی کا شکار ہے اس کی مثال اس دنیا میں ایسے وسائل رکھنے والی اور کسی شہر کی نہیں ملتی۔ سید صفدر علی

سلیم قادری کی المناک موت، آتش و آہن کا کھیل کب ختم ہو گا

روزنامہ آغاز 22 مئی منگل 2001ء۔

مئی کا مہینہ اس بار پھر ایک اندوہناک سانحے کی خبر اپنے دامن پر رقم کر گیا سال گزشتہ جمعرات 18 مئی کو مولانا یوسف لدھیانوی ایسے ہی ایک واقعے میں نشانہ بنے تھے اور کئی برس قبل یکم مئی ہی کی ایک صبح عظیم طارق کو کراچی میں قتل کیا گیا تھا لیکن سلیم قادری کی

موت ان سے ذرا مختلف ہے وہ اپنے پانچ دیگر ساتھیوں سمیت جاں بحق ہوئے اور ایک شخص بھی مارا گیا جسے حملہ آور کے طور پر شناخت کیا گیا کیا سلیم قادری کے قاتل گرفتار کیے جا سکیں گے یہ المناک واردات بھی دیگر سانحات کی طرح اندھا قتل قرار دے کر سرد خانے کی نذر کر دی جائے گی اور اسے بھی پاکستان کی بیوروکریسی اور محکمہ پولیس کی افسر شاہی لیاقت علی خان قتل کیس سے لیکر ظہور الحسن بھوپالی کی موت تک کے واقعات کی طرح پس پشت ڈال دے گی پاکستان کی تاریخ کا جائزہ لیں تو ایک دو نہیں درجنوں بلکہ سینکڑوں ایسے کیس اور واقعات ملیں گے جن میں اپنے اپنے وقت کی نابغہ شخصیات کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور ملزمان کا آج تک پتہ نہ چلا۔ امریکہ، برطانیہ اور یورپی ممالک تفتیش و تحقیق کے جدید طریقے استعمال کر کے اور دنیا بھر میں اپنا نیٹ ورک پھیلا کر اپنے ملزمان کو بھی ڈیرہ غازی خان اور اسلام آباد کے ہوٹلوں سے آپریشن کر کے اٹھا لے جاتے ہیں جنکی گرفتاری بظاہر انتہائی مشکل اور ملزمان کی شناخت تقریباً ناممکن ہوتی ہے لیکن پاکستانی پولیس ملزمان کا سراغ ملنے اور واضح نشانیاں ہونے کے باوجود بھی تساہل برتتی واقعاتی شہادتیں مٹا دیتی ہے قاتل اور مقتول کو ایک ہی صف میں کھڑا کیا جاتا ہے۔ جس جج کے دو بچے پولیس فائرنگ سے ہلاک ہوتے ہیں پولیس اس پر ہی ڈاکوؤں کی سرپرستی کا الزام تھوپ دیتی ہے یہ سوال گزشتہ 2 روز سے صرف کراچی ہی نہیں ملک بھر میں کہا جا رہا ہے جب حکومت نے ناجائز اسلحے کے خلاف مہم شروع کی اور کراچی میں نئے کور کمانڈر نے چارج سنبھالا تو پاکستان کا سب سے بڑا شہر اور صوبہ سندھ کا دارالحکومت مذہبی تصادم کی راہ پر کیوں چل نکلا۔ ایک مذہبی تنظیم کے قائد کا قتل معمولی بات نہیں اور وہ جماعت جسکی کراچی میں اکثریت ہو اور ٹھیک 6.7 روز بعد ربیع الاول کا مقدس مہینہ شروع ہونے والا ہو جس جشن ولادت رسول ﷺ کے جلوس نکلتے ہیں جشن بہاراں کا اہتمام ہوتا ہے کراچی کی مساجد پر اب رینجرز اور پولیس پہرہ دیتی ہے محرم کے جلوس اور مجالس انتہائی کڑے حفاظتی انتظامات میں انعقاد پذیر ہوتی ہیں میلاد کے جلوس اور محافل کسی قسم کے حفاظتی انتظامات کے بغیر پرامن انداز میں ہوتے ہیں کیا اب ان کے آگے پیچھے دائیں بائیں رینجرز اور پولیس کے دستے تعینات ہوں گے اگر،، کشمیر

کے بدلے کراچی،، کی پالیسی کے تحت۔۔۔۔ کراچی میں ایک بار پھر کھیل شروع کیا ہے تو حکومت کو اس کی خفیہ ایجنسیوں اور اداروں کو اپنی فعالیت کا ثبوت دینا چاہیے اور اگر یہ مقامی سطح پر فرقہ پرست تنظیموں کی کاروائی ہے تو اسے ناجائز اسلحے کے خلاف حکومتی مہم کے تناظر میں دیکھنا چاہیے 2 روز قبل وزیر داخلہ کے بیان کی روشنی میں تحقیقات کی جائے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی سامنے آسکتا ہے کراچی ہو یا ملک کا کوئی اور شہر یا قصبہ غیر قانونی اسلحے کے خلاف مہم کا کوئی بھی مخالف نہیں لیکن ایک سوال بار ہا قومی اخبارات، مقامی قیادت اور ذی فہم شخصیات نے اٹھایا کی علاقہ غیر میں قائم اسلحے کی فیکٹریوں سے یہ ہتھیار لاہور کراچی، اور ملتان تک کیسے پہنچتے ہیں راستے میں موجود چوکیاں اور نا کے ان ٹرکوں کو کیوں نہیں روکتے جن پر اسلحہ لدا ہوتا ہے اسلحے کی تلاش شروع کرنے کے ساتھ ساتھ پہلے سپلائی لائن پر کنٹرول کیا جائے اسلحہ سازی کی فیکٹریاں بند کی جائیں اور پھر بلا امتیاز ملک بھر میں کاروائی ہو یہ ناجائز اسلحے کی فراوانی ہی کا نتیجہ ہے کہ سلیم قادری جمعہ 18 مئی کو اس وقت جاں بحق ہوئے جب وہ اپنے بیٹوں اور بھانجوں، بہنوئی کے ہمراہ نماز کی ادائیگی کے لیے جارہے تھے

قتل کی ہر واردات اور دہشت گردی کے ہر واقعے پر حکومتی اداروں کا موقف ہوتا ہے کہ اس میں غیر ملکی ہاتھ ملوث ہے یقیناً ایسا ہوگا لیکن اس میں استعمال تو مقامی لوگ ہی ہو تے ہیں کیونکہ موٹر سائیکلوں پر فرار ہونے والے وہ افراد جنہوں نے سلیم قادری پر گولی چلائی تھی مقامی ہی تھے اس سے قبل سنی تحریک ہی کہ سلیم رضا، مولانا عبدالوحید قادری بھی دہشت گردوں کی فائرنگ ہی سے ہلاک ہوئے تھے لیکن آج تک کسی مجرم کو سزا نہیں ہوئی جو ملزم پکڑے جاتے ہیں ان سے مقتولین کے ورثاء مطمئن نہیں ہوتے کیا وجہ ہے کہ کلاشنکوفیں اٹھائے موٹر سائیکل پر گھومنے والے افراد کو پولیس کی درجنوں فورسز جو نت نئے ناموں سے آئے روز قائم ہوتی ہیں کنٹرول نہیں کرسکتیں حالانکہ شہر کے تمام ہی چوراہوں گلیوں اور ویران مقامات پر موجود پولیس والے تلاشی کے بہانے اور کاغذات کی چیکنگ کی آڑ میں اپنا الو سیدھا کرتے نظر آتے ہیں ہر نئی فورس رشوت کی مزید وصولی کا سبب بن رہی ہے کبھی

گورنر سندھ اور پولیس اعلیٰ حکام سادہ لباس میں شہر کا گشت کریں تو ان پر بھید کھل جائے گا کہ ان کی ناک کے نیچے کراچی شہر میں کیا ہو رہا ہے اور اسے مثال بنائیں تو سندھ کے دیہات اور قصبوں کی صورتحال کا پتہ چلتا ہے جہاں واقعتاً جنگل کا قانون نافذ ہے۔ صوبہ پنجاب کی پولیس سندھ کی حدود میں داخل ہو کر 3 کڑیل جوانوں کو مار دیتی ہے مقامی پولیس ڈاکوؤں کے سامنے بے بس اور دیہاتیوں کے سامنے شیر ہے بالائی سندھ میں گزشتہ ایک ہفتے میں اغواء برائے تاوان کی متعدد وارداتیں ہوئیں اور کئی مغوی اب تک ڈاکوؤں کے چنگل میں ہیں نئے کور کمانڈر کو اپنی ترجیحات میں امن عامہ کو فوقیت دینا ہوگی سندھ کے ضلع جیکب آباد میں جب بھی نیا ایس ایس پی آتا اغواء کے واقعات بڑھ جاتے ہیں کہتے ہیں جب ثناء اللہ عباسی نے چارج سنبھالا تو 2 افراد اغواء ہوئے انہوں نے واضح اطلاعات کی روشنی میں ایک بڑے سردار کو طلب کیا اور کہا کل تک مغوی گھروں کو نہ پہنچے تو تم اندر جاؤ گے اور دوسرے روز تک دونوں مغوی رہا ہو چکے تھے کیا کراچی کا امن بحال کرنے کے لیے محکمہ پولیس میں اصلاح احوال کی ضرورت ہے یہ سوال ایک طویل مکالمے کا متقاضی ہے لیکن اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ آدھے سے زیادہ جرائم پولیس کی سست روی، لاپرواہی اور مجرمانہ ذہنیت ہی کا نتیجہ ہے۔

سلیم قادری کی موت پر تقریباً ہر مکتبہ فکر کے افراد نے ہی افسوس کا اظہار کیا ہے کچھ گورنر سے استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں تو متعدد دیگر حکومت کی نااہلی پر نکتہ چینی ہیں لیکن مرحوم سلیم قادری کے معتقد سوال کرتے ہیں کہ مجرم کب گرفتار ہوں گے؟ بالخصوص ایسی صورتحال میں کہ پولیس اور تحقیقاتی اداروں کو واضح اشارے بھی ملے ہیں سلیم قادری کی موت سے کسے فائدہ پہنچا اور ان کو پس منظر سے کون ہٹانا چاہتا تھا اور ان سے ملتے جلتے بہت سے سوالوں کو سامنے رکھا جائے تو تحقیقاتی ادارے ملزمان کے قریب پہنچ سکتے ہیں اور کم از کم دہشت گردوں کا نیٹ ورک توڑ کر آئندہ کے لیے اور ملک کو مزید ہلاکتوں سے بچایا جا سکتا ہے ورنہ تو ہر واردات کے بعد مخالف فریق پکڑے اور عدم ثبوت پر بری ہوتے رہیں گے پاکستان کی تاریخ کا جائزہ لیں تو ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جنکے ملزم آلہ کار تھے

پکڑے گئے مارے گئے یا پھر رہا ہو گئے ان میں سے بعض ایسی اموات بھی ہیں جن کے قاتل پکڑے بھی گئے تھے لیکن عام تاثر یہی ہے کہ وہ استعمال ہوئے اور آلہ کار بنے ان واردادتوں کے اصل محرکات کچھ اور تھے پہلے وزیر اعظم خان لیاقت علی خان کی موت پھر ان کے قتل کیس کی تحقیقات کرنے والے آئی جی پاکستان نواب زادہ اعتزاز الدین احمد اہم دستاویزات سمیت اس طیارے کے حادثے میں جاں بحق ہوئے جو پی اے ایف کا تھا اور جہلم کے قریب تباہ ہوا ولی کے چچا خان غفار خان کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب جو مغربی پاکستان کے پہلے وزیر اعلی تھے انہیں بھی 58ء میں قتل کیا گیا ان کا قاتل گرفتار بھی ہوا اور اسے سزا بھی ملی لیکن انکے قتل کو بعض حلقے کسی اور تناظر میں ہی دیکھتے ہیں اسی طرح سابق گورنر مغربی پاکستان نواب امیر محمد خان کالاباغ کا قتل ان کے بیٹے کے ہاتھوں ہوا لیکن اس زمانے میں سیاست میں دلچسپی رکھنے والے اس صاحبان اقتدار کی باہمی مخاصمت سے تعبیر کرتے ہیں ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں ڈاکٹر نذیر احمد، خواجہ رفیق، خان عبد الصمد اچکزئی، مولوی شمس الدین، نواب محمد قصوری، اور حیا محمد شیر پاؤ کی موت کو بھی پراسرار موت کے زمرہ میں شمار کیا جاتا ہے جنرل ضیاء کے عہد میں میر مراد جمالی، ارباب سکندر خلیل، چوہدری ظہور الہی، ظہور الحسن بھوپالی فاضل راہو، شاہنواز بھٹو، غوث بخش رئیسانی کی اموات بظاہر دہشت گردی یا دیرینہ دشمنی کے واقعات تھے لیکن اس زمانے میں ہی انہیں سیاسی راستے سے ہٹانے کی کوشش تسلیم کیا جاتا تھا خود جنرل ضیاء الحق کی موت بھی بیرونی سازش تصور کی جاتی ہے لیکن اس تاریخ کا سب سے بڑا فوجی نقصان تھا اسی طرح فضل حق، حق نواز گنڈاپور میر مرتضی بھٹو اس کیس میں ایس ایچ او کلفٹن حق نواز سیال ایم کیو ایم کے عظیم احمد طارق سابق وزیر اعلی عبد اللہ شاہ کے بھائی متحدہ کے الطاف حسین کے بھائی اور بھتیجے اور حکیم محمد سعید جیسی درجنوں ایسی شخصیات ہیں جنکی اموات کے اصل محرکات پر پردہ پڑا ہوا ہے لیکن ان واقعات سے ہم اپنے ملک کی سیاسی اور سماجی زندگی میں رواداری کے فقدان اور کے تشدد کے بڑھتے ہوئے رجحان کا عکس ضرور دیکھ سکتے ہیں اللہ کرے کہ آتش و آہن کا یہ کھیل ختم ہو جائے کیونکہ یہ سلسلہ نہ رکا تو نہ جانے کتنے جوہر قابل اسکی بھینٹ

چڑھیں گے اس خون میں ہاتھ رنگنے والوں کو شاید احساس نہ ہو کہ انہوں کس بے دردی سے کتنے ایسے گوہر نایاب معاشرے سے چھین لیے ہیں جن کی کمی قدم قدم پر محسوس ہوتی رہے گی۔ (بشکریہ نوائے وقت، الطاف مجاہد)

سلیم قادری کا قتل کن حالات میں ہوا

روزنامہ عوام بروز اتوار 20 مئی 2001ء۔

اور سلیم قادری کو بھی سپرد خاک کر دیا گیا۔۔۔ آج سوئم اور ان کی یاد میں احتجاجی اور تعزیتی جلسہ ہوگا۔۔۔ پرسوں سنی تحریک کے رہنماؤں کی جانب قاتلوں کی گرفتاری کے لیے دی جانے والی 72 گھنٹے کے الٹی میٹم کی مدت بھی ختم ہو جائے گی...... قتل کے بعد ہنگامے ہوئے...... مزید جانی و مالی نقصان سمیت احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو جائے، احتجاجی ریلیاں نکالی جائیں گی، جلسے ہونگے، نماز جمعہ کے اجتماعات میں سلیم قادری اور ساتھیوں کے قتل کی مزمت کی جائے گی، اجتماعات میں انکی مغفرت کے لیے خصوصی دعائیں مانگی جائیں گی، قاتلوں کی گرفتاری کے مطالبات کیے جائیں گے...... ہوسکتا ہے کہ سرکردہ رہنماؤں کے بڑے بڑے وفود گورنر وزیر داخلہ، چیف ایگزیکٹو سے ملیں...... قاتلوں کی گرفتاری کے مطالبات کریں...... پولیس کے اعلیٰ حکام انہیں یقین دہانیاں کرائیں گے اور پھر ہوسکتا ہے کہ پولیس روایتی طریقے سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے، کچھ قاتلوں کو گرفتار کرلے...... اسلحہ بھی برآمد ہوسکتا ہے ان ''قاتلوں'' کو پریس کے سامنے پیش کر کے ''اقبالی'' بیانات بھی دلوائے جاسکتے ہیں...... کچھ وعدہ معاف گواہ بھی سامنے آسکتے ہیں...... حکومت کے خلاف کسی مخصوص گروہ کو مزید،، دبانے،، کے لیے ان 5 افراد کے قتل کا الزام بھی کسی دوسرے فرقے، گروہ یا تنظیم کے خلاف لگایا جاسکتا ہے...... قاتلوں کا طویل دنوں کا ریمانڈ ہوگا...... پھر قاتلوں کا پہلے ''طے شدہ'' حکمت عملی کے تحت قانونی باریکیوں سے رعایت دی جائے گی اور وہ پھر رہا ہو جائیں گے...... پھر کوئی سلیم قادری...... پھر کوئی علامہ عارف حسینی...... یا پھر کوئی حکیم محمد سعید...... ان ''نامعلوم'' دہشت گردوں کی بھینٹ

چڑھ جائے گا...... اب کے کچھ نئے چہرے بھی سامنے آ سکتے ہیں۔

یہ ایک کہانی، فیچر، افسانہ یا کسی ڈرامے کا اسکرپٹ نہیں بلکہ حقیقت ہے ہر ذی شعور انسان بخوبی سمجھ چکا ہے۔ بچہ بچہ جانتا ہے ہر گھر میں یہ باتیں عام ہیں، ہر چوراہے پر اس طرح کی بحث ہوتی ہے اور مملکت خداداد میں کئی سالوں سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے کئی حکمران ناکام ہوئے مگر،، نامعلوم،، دہشت گردوں کو کوئی نہیں روک سکا...... کبھی گھر گھر تلاشی اور کبھی اسلحہ کی برآمدگی کی مہم چلتی ہے کبھی جہادی تنظیموں کو غیر مسلح کرنے کی کاروائیاں کی جاتی ہیں تو کبھی دہشت گردوں کے خلاف لمبے لمبے آپریشن ہوتے ہیں یا کبھی ڈبل سواری پر پابندی کے بہانے دہشت گردی کو روکنے کی کوششیں کی جاتی ہیں مگر سب ناکام دکھائی دیتا ہے اور ہر کاروائی کے بعد پھر دہشت گرد کامیاب پائے جاتے ہیں پولیس کے لیے ہر واردات کی طرح یہ واردات بھی سوال چھوڑ گئی پہلی وارداتوں کو کبھی شیعہ سنی فسادات کہا گیا یا کبھی بیرونی کو ملوث قرار دیا گیا سلیم قادری اور انکے ساتھیوں کی ہلاکت کے اسباب کا جواب کسی پولیس افسر یا انتظامی اہلکاروں کے پاس نہیں بار بار استفسار کرنے پر کچھ بتانے کے لیے تیار نہیں شاید مقتول سلیم قادری کے ساتھی بھی اس سسٹم کے باغی ہو گئے ہیں یا انہیں معلوم ہے کہ یہ سب کرنے کچھ نہیں ہونے والا...... قاتل پکڑا بھی گیا تو تختہ دار اس کا مقدر نہیں ہوگا اس لیے 40 گھنٹے گزر جانے کے باوجود مقدمہ درج نہیں کروایا گیا بلدیہ ٹاؤن تھانے کی ایف آئی آر نمبر 73/2001 کے صفحات،، نامعلوم،، قاتلوں کی نامزدگی کے منتظر ہیں اور مقدمے کے اندراج کے بعد اعلیٰ پولیس افسران اور قاتلوں کی گرفتاری کے لیے ٹیمیں بنانے کا انتظار کر رہے ہیں سول ہسپتال میں مقتولین کی لاشوں پوسٹ مارٹم نہیں کروایا گیا یہاں تک کہ ڈاکٹروں کو لاشوں کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیا گیا اور 11 گھنٹے تک لاشیں سول ہسپتال کے مردہ خانے میں رکھی رہیں پھر اتنا ہی طویل انتظار ایدھی ہوم سہراب گوٹھ کے سرد خانے میں ہوا، انتظامیہ زندہ و جاوید انسانوں کو تحفظ نہ دے سکی ان میتوں کی حفاظت اعلیٰ حکام دن بھر تحریک کے رہنماؤں سے رابطہ کر کے جلوس جنازہ کے راستے معلوم کرتے رہے سول ہسپتال کے شعبہ حادثات اور میڈیکل سیکشن کے ریکارڈ کے مطابق سب سے

پہلے دوپہر 2 بجکر 20 منٹ پر انیس قادری کو سول ہسپتال کی ایمرجنسی لایا گیا جس کی میڈیکو لیگل رپورٹ نمبر 2700/01 درج کی گئی بعد ازاں اس وقت کا اندراج 35 سالہ نامعلوم بلال قادری، احمد رضا، محمد الطاف قادری، محمد اویس قادری، کی میڈیکولیگل رپورٹ کے صفحات پر کیا گیا ہے مذکورہ ایم ایل رپورٹ کے نمبر 2703، 2702، 2701 اور 2704 ہیں 41 سالہ محمد سلیم قادری، محمد الطاف قادری، اور ایک نامعلوم کو مردہ حالت میں ٹھیک ڈھائی بجے پولیس انسپکٹر ولی محمد نے پولیس موبائل نے میں سول کے ایمرجنسی وارڈ میں پہنچایا اسپتال کے ریکارڈ کے مطابق محمد سلیم قادری کی ایم ایل نمبر 2705 اور دیگر کی بالترتیب 2706 اور 2707 درج کی گئی پولیس اہل کاروں نے بھی ان کی موت کی تصدیق کردی جس پر ان کی لاشیں فوری طور پر سول ہسپتال کے مردہ خانے میں رکھوادی گئیں، زخمیوں میں محمد انیس قادری اور نامعلوم بھی بعد ازاں جاں بحق ہو گئے تو ان کی میتؒ بھی مردہ خانے میں منتقل کردی گئیں جہاں یہ لاشیں لگ بھگ 11 گھنٹے تک پڑی رہیں سنی تحریک کے مرکزی رہنماؤں کے حکم سے کارکنوں نے ڈاکٹروں کی ٹیم کو پوسٹ مارٹم نہیں کرنے دیا گیا بلکہ انہیں یا پولیس کو لاشوں کو ہاتھ بھی لگانے کی اجازت نہیں گئی جس بنا پر ہسپتال میں کوئی ایسا ریکارڈ موجود نہیں جس سے یہ پتہ چل سکے کہ مقتولین کو کتنی گولیاں اور کہاں کہاں لگیں ہسپتال کے پوسٹ مارٹم رجسٹر میں بھی انکی موت کا کوئی ریکارڈ نہیں صرف میڈیکولیگل رپورٹ میں B/D یعنی،، براٹ ڈیڈ،، درج ہے دیگر زخمیوں میں محمد بلال کو سیدھے ہاتھ سیدھے پاؤں الٹے شولڈر کے عقب میں 3 گولیاں لگیں احمد رضا کو سیدھے گال پر ایک گولی لگی جبکہ تیسرے زخمی اویس قادری کو سیدھے بازو پر گولی لگی مرنے والے نامعلوم شخص کی لاش کی شناخت کے بعد پولیس نے لاش سے ملنے والے کاغذات کے ذریعے محمد ارشد ولد علی محمد کے نام کی جسکی عرفیت بعد ازاں ارشد پولا کا پتہ چلی جو کراچی ضلع شرقی کے جمشید کوارٹر تھانہ کی حدود پاڑہ کا رہائشی تھا اور سرکاری ذرائع نے اس امر کی تصدیق نوٹیفکیشن کے ذریعے کی وہ محمد سلیم قادری کی گاڑی پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کا ساتھی تھا جو سلیم قادری کے محافظ پولیس کانسٹیبل کی جوابی فائرنگ سے زخمی اور پھر طبی امداد کے دوران ہلاک ہو گیا اس

کا ایک تنظیم سے تعلق ظاہر کر کے پولیس نے اس تنظیم کے درجنوں افراد کو حراست میں لے لیا اور بدامنی کے بہانے سنی تحریک کے بھی درجنوں کارکن پکڑے گئے لیکن قاتلوں کا دور دور تک پتہ نہیں...... سنی تحریک کے قائد محمد سلیم قادری نانک واڑہ پان منڈی میں 1961ء میں پیدا ہوئے اپنی عملی زندگی کا آغاز انجمن اشاعت اسلام سے کیا اور انجمن کے اشاعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا مفت لٹریچر اور کتب کی تقسیم شروع کی 1980 کے اوائل میں دعوت اسلامی کے قیام کے بعد بلدیہ سعید آباد کے نگران مقرر ہوئے اور دعوت اسلامی کے مبلغ کے طور پر تبلیغی امور سرانجام دیتے رہے 1989ء کے عام انتخابات میں محمد سلیم قادری نے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا اور دعوت اسلامی سے علیحدہ ہو کر جمیعت علمائے پاکستان (نورانی) کے پلیٹ فارم سے سعید آباد بلدیہ سے سندھ اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لیا محمد سلیم قادری نے مدرسہ ضیاء العلوم کی بنیاد رکھی ابتدائی ایام میں انہوں نے کپڑے کا کاروبار شروع کیا اور اس کے بعد پولٹری فارم کا کام شروع کیا بلدیہ ٹاؤن میں دار العلوم عطاریہ قائم کیا جو بعد میں مدرسۃ المدینہ کے حوالے کر دیا سنی تحریک کا قیام 1990ء میں عمل میں آیا تنظیمی کاموں میں مصروف ہونے کی وجہ سے کاروبار پر توجہ نہیں دے سکے جس سے تمام کاروبار تباہ ہو گیا سنی تحریک کے زیر انتظام 1966 میں اہل سنت خدمت کمیٹی قائم کر کے ایمبولینس سروس شروع کی اس کے بعد سلیم قادری نے اپنی دیرینہ خواہش پر عمل کرتے ہوئے سعید آباد میں اہلسنت خدمت کمیٹی اسپتال قائم کیا ان کی ہدایت پر مرکزی سیکریٹریٹ پر ضیاء الدین کمپیوٹر سنٹر قائم کیا گیا جس سے سینکڑوں افراد استفادہ کر رہے ہیں محمد سلیم قادری تبلیغی امور کے ساتھ ساتھ اپنے مسلک اور عقیدے کی ترویج کے کام بھی کر رہے تھے اور علاقے لوگوں کے بنیادی مسائل کی طرف بھی توجہ دے رہے تھے، اللہ تعالیٰ اگر ہزار بیٹے دیتا تو ان کو بھی دین اور مسلک پر قربان کر دیتی سلیم قادری کی شہادت سے میرا سر فخر سے بلند ہے،، ان خیالات کا اظہار مرحوم سلیم قادری کی والدہ آمنہ بی بی نے عوام سے گفتگو کرتے ہوئے کیا انہوں نے پر عزم انداز میں کہا کہ وہ خوش نصیب والدین ہوتے ہیں جن کی اولادیں دین اور عقیدے کی حفاظت پر قربان ہو جاتی ہیں ہر مسلمان کی

خواہش ہوتی ہے کہ اس کو شہادت نصیب ہو میرا بیٹا نماز جمعہ کی امامت کے لیے جارہا تھا اس کو وہاں تک پہنچنے سے پہلے ہی شہادت نصیب ہو گئی انہوں نے کہا کہ میں نے سلیم قادری کو دین کے لیے سب کچھ قربان کرنے اجازت دیدی تھی رب کی رضا پر راضی ہوں انہوں نے غمناک انداز میں بھراتی ہوئی آوز میں کہا کہ آخر میرے ننھے نواسوں اور پوتے کا کیا قصور تھا لیکن ان کے مقدر میں بھی شہادت تھی جو انہیں مل گئی سلیم قادری کا 11 سالہ صاحبزادہ محمد بلال رضا وقوعہ کے وقت اپنے والد کی گود میں تھا جس نے سول ہسپتال میں نمائندہ عوام سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ میرے والد محترم نے آنکھوں کے سامنے دم توڑا یہ منظر زندگی بھر نہیں بھول سکتا والد کی موت کے صدمے کے باوجود پر عزم اور بلند حوصلے ہیں مخالفین کی بزدلانہ کاروائی ہمیں اپنے مشن سے نہیں روک سکتیں۔ بلال نے کہا ہم بھی اپنے والد کی طرح نظریہ کی حفاظت کرتے ہوئے سب کچھ قربان کردیں گے دین پر قربانی کے لیے اللہ تعالی اپنے خاص بندوں کو منتخب کرتا ہے اور یہ سعادت میرے بھائی بہنوئی اور بھانجوں کے حصے میں آئی ہے جس پر ہم اللہ تعالی کے شکر گزار ہیں اور اس کی رضا پر راضی ہیں ان خیالات کا اظہار مرحوم محمد سلیم قادری کے بڑے بھائی محمد اقبال قادری نے عوام سے گفتگو کرتے ہوئے کیا واضح رہے کہ محمد سلیم قادری اور دیگر کے ساتھ محمد اقبال قادری کا بیٹا حافظ محمد انیس قادری بھی شہید ہوا ہے محمد اقبال قادری نے کہا میرا بیٹا مسلک پر قربان ہوا ہے ننھے معصوم شہیدوں اور سلیم قادری کا خون ضرور رنگ لائے گا انہوں نے کہا کہ میرا چھوٹا بھائی نماز کی امامت کے لیے جارہا تھا نماز سے روکنے اور اس طرح کی بربریت کا مظاہرہ کرنے والوں کا تعلق قطعا اسلام سے نہیں ہو سکتا انہوں نے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو گرفتار کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے سنی تحریک کے مرکزی رہنما مولانا محمد عباس قادری افتخار بھٹی اور محمد اکرم قادری نے کہا کہ سنی تحریک قائد محمد سلیم قادری اور دیگر ساتھیوں کی فاتحہ سوئم کے سلسلے میں سنی تحریک کے مرکزی سیکریٹریٹ مرکز اہلسنت پر اتوار کے روز عصر کی نماز کے بعد قرآن خوانی وفاتحہ خوانی اور مغرب کی نماز کے بعد تعزیتی جلسہ ہو گا جبکہ خواتین کے لیے قائد کی رہائش گاہ قادری ہاؤس فائیو۔جی سعید آباد میں ظہر کی نماز کے

بعد قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی ہوگی جلسہ سے مرکزی قائدین اور علمائے اہل سنت خطاب کریں گے مرکزی جمیعت علمائے پاکستان کے سیکرٹری جنرل محمد حنیف طیب نے کہا کہ محمد سلیم قادری ان کے بہنوئی بھانجے اور بھتیجے کی ہلاکت اہل سنت و جماعت کے لیے ایک بڑا سانحہ ہے انہوں نے کہا کہ عقیدے اور مسلک کی حفاظت کے ساتھ ساتھ مسجدوں کے تحفظ کے لیے محمد سلیم قادری نے بھرپور جدوجہد کا آغاز کیا اور سنی نوجوان کو اس کی طرف راغب کیا انہوں کہا کہ مخالفین اہل سنت اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح پاکستان بنانے والوں کی بھاری اکثریت اہل سنت و جماعت کو دبایا جاسکتا ہے تو یہ ایک دیوانے کا خواب ہوگا انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کی ناکامی اور بے حسی کی وجہ سے یہ واقعہ رونما ہوا حکومت نے اپنی سرپرستی میں فرقہ وارانہ دہشت گردوں کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے انتظامیہ بروقت درست اقدام نہیں کرتی جس کی وجہ سے ملک دشمن عناصر کو کھلی چھوٹ ملی ہوئی ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ (رپورٹ افضل ندیم، عارف ہاشمی)

سلیم قادری کی شہادت اور غازی کا سندھ ٹاسک

عروس البلاد کراچی کا امن کس لمحہ تہہ و بالا ہوتا ہے اس بات کا علم اعلیٰ حکام سے انٹیلی جنس کے تمام اداروں تک کو نہیں ہوتا اور اگر یہ ادارے اپنا کام مربوط بنیادوں پر کریں تو بے گناہ افراد خون کی ہولی سے محفوظ ہو جائیں جمعہ 18 مئی کے دن بھی کراچی کے شہری سخت گرمی اور حبس میں نماز کی تیاری میں مصروف تھے اور کہیں کہیں آسمان پر کالے بادل چھا رہے تھے کہ عین نماز کے وقت قائد سلیم قادری کی گاڑی پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اچانک اس حملے کے نتیجے میں سلیم قادری سمیت ان کے بہنوئی الطاف قادری بھتیجا حافظ انیس ڈرائیور عابد بلوچ پولیس گارڈ حفیظ رضا جاں بحق ہو گئے جبکہ سلیم قادری کے دو بیٹے اور ایک بھانجا زخمی ہوئے کراچی میں دہشت گردی کے اس واقعے پر مختلف علاقوں میں مشتعل افراد نے گاڑیوں کو جلانے کا سلسلہ شروع کر دیا جس سے پورے کراچی ایک پھر خون وہراس کی فضا پیدا ہوگئی سنی تحریک کے نوجوان سربراہ سلیم کی ہلاکت کی خبر نے پورے کراچی کو سوگوار بنا

دیا اور کاروبار زندگی ایک پھر متاثر ہو گیا دشت گردی کے اس واقعے کی اہمیت بھی اہم ہے کہ مظفر عثمانی کے ڈپٹی چیف آف آرمی اسٹاف کی تقرری کے بعد سندھ کے نئے کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل طارق وسیم غازی نے ایک روز پہلے اپنے عہدے کا چارج سنبھالا تھا کہا جاتا ہے کہ ان کے عہدہ سنبھالنے کے ساتھ پہلی بریفنگ میں ہی انہیں اس خدشے سے آگاہ کر دیا گیا تھا کور مانڈر طارق وسیم غازی ابھی کراچی سمیت اندرون سندھ کی صورت حال کو سمجھتے اور اس بارے میں ہدایات دیتے اس نئی پیچیدہ صورت حال کا انہیں سامنا کرنا پڑھ گیا سنی تحریک کے قائد سلیم قادری کے بہیمانہ قتل کے واقعے پر ملک کے تمام سیاسی رہنماؤں افتخار بھٹی اور اکرم قادری نے اپنے مرکزی دفتر میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے سپاہ صحابہ اور جیش محمد کو اس واقعہ کا ذمہ دار قرار دیا ہے کراچی سے باہر پشاور میں موجودہ وفاقی وزیر داخلہ معین حیدر جو پہلے ہی ناجائز اسلحے کی بازیابی کے سلسلے میں مختلف سخت اقدامات کی تیاری کر رہے تھے نے اس واقعہ پر اپنے شدید ردعمل میں کہا کہ اب کسی بھی جماعت کو مسلح فورس نہیں رکھنے دیں گے انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسلح ونگ رکھنے والی تنظیموں پر پابندی بھی لگائی جا سکتی ہے اور ملک میں کوئی نو گو ایریا نہیں رہے گا ملک کے کسی بھی علاقے میں اچانک دہشتگردی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے واقعے کے بعد حکومت کے وزراء اور ترجمان کی جانب سے سخت اقدامات اور قاتلوں کی فوری گرفتاری جیسے بیانات اب معمول کا حصہ بن چکے ہیں اگر وہ اہم شخصیت ملک میں دستیاب نہیں تو ان کے سیکریٹری بھی اس قسم کے بیانات شائع کروانے کے ماسٹر مائنڈ بن چکے ہیں کیونکہ یہ بات ان کے علم میں بھی ہے کہ چند روز بعد ہونے والے نئے واقعے کے نتیجے میں یہ واقعہ پرانہ ہو جائے گا اور لوگ اس واقعہ کو بھول کر نئے واقعہ کی کڑی تلاش کرنے میں لگ جائیں گے دن دھاڑے دہشتگردی کے اس قسم کے واقعات سے بین الاقوامی طور پر پاکستان کا جو نقشہ پیش ہوتا ہے وہ تقریباً امریکہ اور اس کے اتحادی پاکستان پر ایک عرصے سے لگاتے آرہے ہیں امریکہ کے ایک مضبوط حلقے کی ایک عرصے سے یہ خواہش اور تمنا رہی ہے کہ پاکستان کو ان واقعات کے تناظر میں دہشتگرد ملک ثابت کر کے انہیں خطے میں مطعون بنا دیا جائے امریکہ

اور یورپ سمیت تمام ممالک اس کی امداد بند کر دیں اور اقوام متحدہ کے ذریعے بھی اس پر بعض پابندیاں لگا کر پاکستان کی مکمل اقتصادی ناقہ بندی کر دی جائے بھارت اور اسرائیل ان کوششوں میں امریکہ کی اس مضبوط لابی کے ہمراہ ہیں اور پاکستا میں دہشتگردی، بے گناہ ہلاکتوں اور خون خرابے کے ان واقعات سے ان کے مؤقف کی بھرپور تائید ہوتی ہے بیرونی قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا اسلامی جمہوریہ پاکستان آج اقتصادی بحران سے دوچار ہے اسے پاکستان کی اقصادی تاریخ کا بدترین بحران بھی کہا جا سکتا ہے جہان دہشت گردی کے اس قسم کے واقعات ہوں وہاں کوئی بھی غیر ملکی سرمایا کار اپنا سرمایہ لگانے کا تصور تک نہیں کر سکتا کیونکہ بیرونی سرمایہ کار کو سب سے پہلے پر امن سرزمین اور فضا کا انتخاب کرنا ہوتا ہے جہاں اس کی انویسٹمنٹ محفوظ رہے جبکہ موجودہ غیر یقینی کی صورتحال میں ہمارا سرمایہ کار اپنا سرمایہ نکال کر بیرون ملک منتقل ہو رہا ہے اور سرمایہ کار اپنی ذاتی مجبوری کے تحت بیرونے ملک منتقل ہونے سے قاصر ہیں وہ رو رہے ہیں ایسی صورتحال میں دہشت گردی کے اس قسم کے واقعات سے اقتصادی صورت حال ایک ڈھانچے کی شکل اختیار کر جائے گی جس میں روح اور جسم کا کوئی تعلق نہیں ہوگا وفاقی وزیر داخلہ معین حیدر کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر کراچی آ کر امن وامان کے مسئلے پر روائتی اجلاس سے گریز کرتے ہوئے اہم اور بنیادی فیصلے کریں تا کہ کراچی سمیت پورے ملک کا امن تہہ وبالا کرنے والے عناصر پر آہنی ہاتھ ڈالا جا سکے کور کمانڈر لیفٹینینٹ جنرل طارق وسیم غازی کے لیے بھی سندھ کا ٹاسک ایک مشکل ٹاسک ہے لیکن فوجی حکمت عملی کے تحت کوئی بھی ٹاسک مشکل اور ناممکن نہیں ہوتا ہمت اور حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے ضرورت اس عمل کی ہے کہ ایک مضبوط ٹیم اور مربوط حکمت عملی کے ساتھ سندھ ٹاسک کو ہاتھوں میں لیا جائے اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جائے کہ دہشت گرد کور کمانڈر کی تبدیلی کے ساتھ ہی کراچی میں دہشت گردی کے اس واقعے سے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ ہم سنی تحریک کے سربراہ سلیم قادری کے بہیمانہ قتل پر اپنے رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں، چونکہ ان سے ہماری تفصیلی ملاقات نہیں تھی لیکن کسی بھی تقریب میں ان سے جب بھی ملاقات ہوئی بڑی محبت سے ملے ملاقات کی خواہش ظاہر کرتے لیکن یہ

ملاقات آخری وقت تک نہیں ہو سکی اللہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر عطا کرے۔ آمین!

سلیم قادری سے ملاقات ...... زندگی کے آخری لمحات

روزنامہ قومی اخبار خصوصی ایڈیشن بروز 27 مئی۔

رحمت نورانی مسجد کے درودیوار 14 سالوں میں ایک شخص کی گھن گرج سے مانوس ہو چکے تھے یہ مسجد بلدیہ ٹاؤن سیکٹر 19 ڈی میں واقعہ ہے 18 مئی کی سہ پہر حسب معمول مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھر چکی تھی مگر خلاف توقع ان نمازیوں کے دلوں کو نور ایمانی سی منور کرنے والی شخصیت کی خون میں لت پت لاش ان کی گاڑی میں پڑی ہے ایک بچہ رحمت نورانی مسجد سے بھاگتا ہوا گیا اور زوردار آوز میں کہا کہ نمازیو سنو سلیم بھائی شہید ہو گئے ہیں پھر کیا تھا رونے کی آوزوں سے مسجد گونجنے لگی ہر شخص یہی سوچ رہا تھا کہ آج نماز جمعہ کی امات کون کرے گا نمازیوں کے دلوں کو منور کرنے واکی شخصیت کو آج شہید کر دیا گیا ہے بہر حال مقررہ وقت سے پون گھنٹے کی تاخیر سے مسجد رحمت نورانی میں نماز جمعہ کے لیے صف بندی شروع ہوئی مگر ابھی امام کی جگہ خالی تھی اچانک آواز آئی آج نماز جمعہ کی امامت کون کرے گا تو اس میں مدرسۃ المدینہ کے مدرس حافظ عاشق حسین آگے بڑھے نماز جمعہ کے بعد جب دعا کا وقت آیا ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے اور لوگوں نے رو رو کر اپنے امام سلیم قادری کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کی سلیم قادری نماز جمعہ سے آدھے گھنٹے قبل نورانی رحمت مسجد میں پہنچ جاتے مسجد انتظامات کا جائزہ لیتے اور دوسرے کاموں کی ہدایت کرتے اور منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر تقریباً آدھے گھنٹے کا وعظ کرتے، ان کی تقریر میں ہر بار ایک نیا جوش اور ولولہ ہوتا 18 مئی کو بھی یقیناً انہوں نے تیاریاں کی ہوں گی مگر دہشتگردوں نے انہیں اور ان کے رفقاء کو شہید کر دیا مجھے جب سلیم کی شہادت کی اطلاع ملی تو میں تھوڑی کے لیے سکتے میں آ گیا بہر حال مجھے اپنے فرائض منصبی کو نبھانا تھا میں سول ہسپتال میں ان کی نعش کے پاس افسردہ کھڑا تھا سلیم قادری کی نعش سے تروتازہ خوشبو کے ہمراہ بارود کی بو بھی صاف

طور پر محسوس کی جاسکتی تھی ان کی میت کے قریب کھڑا میں سوچ رہا تھا کہ اے نظریات اور خیالات میں آتش و بارود جیسی فکر رکھنے والا یہ شخص کم از کم اس طرح کی موت کا مستحق تو نہیں تھا میرے ذہن میں پوری فلم چلنے لگی پھر مجھے یاد آیا۔

ایک بار سنی تحریک کے مرکزی رہنما سلیم قادری قومی اخبار ہاؤس آئے وہ کوئی خبر باہر کے صفحات پر لگوانا چاہتے تھے اور میں ان کی پریس ریلیز اندر کے صفحات پر روانہ کر دیتا تھا سلیم رضا بڑے تحمل مزاج اور بردبار شخصیت کے مالک تھے بہر حال انہیں اپنی بات منوانے کا فن آتا تھا گفتگو کے دوران میری ان سے تلخ کلامی بھی ہوئی جس کا تذکرہ انہوں سنی تحریک کے قائد کے سامنے کیا ہوگا اگلے روز میں اپنے کام میں مصروف تھا مجھے ٹیلی فون آپریٹر نے بتایا کہ سنی تحریک سے آپ کے لیے کال ہے آپریٹر نے لائن دی تو جو صاحب لائن پر تھے انہوں نے السلام علیکم کہا اور پوچھا آپ شاہد حسن بول رہے ہیں میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نامساعد حالت میں بھی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ہماری خبریں لگیں یا نہ لگیں ہماری یہ ایماندارانہ رائے ہے کہ قلم کی حرمت کا جو بھی پاسبان ہے اسی کی قدر جاننی چاہیے آپ سے درخواست کروں گا کہ چھوٹی موٹی باتوں کو درگزر کیا کریں سلیم قادری کی میرے ساتھ یہ پہلی براہ راست گفتگو تھی ابھی تک میں ان سے بالمشافہ نہیں ملا تھا میرا خیال تھا کہ شاید وہ ڈانٹ ڈپٹ سے کام لیں گے مگر انہوں نے جس انداز میں مجھ سے بات کی تو میرے ان کے بارے میں تمام اندازے بدل گئے ایک بار سلیم قادری مرحوم ہمارے دفتر میں تشریف لائے تمام افراد سے فردا فردا ملاقات کی اور نیوز روم میں بیٹھ گئے سیاسی حالات معاشی صورت حال کراچی سے زیادتیوں مسلک اہل سنت کے بارے اپنی ترجیحات سنی تحریک کے قیام کے مقاصد کے بارے میں انہوں نے بڑے مدلل انداز میں اظہار خیال کیا یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی ان کا دھیمے انداز گفتگو کرنا مجھے اچھا لگا سب سے بڑھ کر مجھے اس بات نے متاثر کیا کہ سلیم قادری کی گفتگو میں معلومات کا ایک پورا ذخیرہ موجود ہے جو اس بات کی نشاندہی کر رہا تھا کہ ذوق مطالعہ بھی رکھتے ہیں اور اظہار کا اسلوب بھی جانتے ہیں انہوں نے اپنی گفتگو کے دوران کئی بار امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ

علیہ کا تذکرہ کیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ امام احمد رضا خان بریلوی سے بہت متاثر نظر آتے ہیں تو فوراً بولے ہر شخص کا کوئی نہ کوئی آئیڈیل ہوتا ہے اعلی حضرت امام احمد رضا خان میری آئیڈیل شخصیت ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان ہی کی ذات گرامی کا سرچشمہ ہے کہ میرے اندر ایک تحریک نے جنم لیا ہے اس کے بعد میری سلیم قادری سے کئی ملاقاتیں ہوئیں ان کے پروگراموں بھی بطور صحافی شریک ہونے کا موقع ملا جسکے نتیجے میں میں سلیم قادری کی شخصیت کو اچھا کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا 18 مئی کو جب مجھے ان کے قتل کی خبر ملی تو مجھے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا مگر میرے ایک دوست اور ساتھی نے جب اس سانحے کی تصدیق تو پورے شہر کے لوگوں کی طرح یہ خبر مجھ پر بجلی بن کر گری میں کچھ دیر کے لیے سکتے میں آگیا تاہم مجھے اپنے فرض کے مطابق اخبا بھی نکالنا تھا سلیم قادری اپنی ذات میں انجمن تھے اپنی زندگی کے آخری دم تک وہ اپنی بھرپور سرگرمیوں میں مصروف رہے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد انہوں نے شجرکاری مہم کے تحت پودا لگانا تھا عباس قادری نے بتایا کہ سلیم قادری مرحوم نے انہیں وقت سے ذرا پہلے ہی سیکریٹریٹ پہنچنے کی ہدایت کی جب ان سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے کہ آج کی شجرکاری میں ہم نے پودا لگانا ہے اسے پودے سے درخت بنانا ہے سلیم قادری جس کام کا آغاز کرتے تو اسے پایہ تکمیل تک پہچانے کا جذبہ پہلے ہی پیدا کر دیتے تھے سنی تحریک کے سیکریٹریٹ کے اطراف میں اسٹریٹ لائٹس خراب تھیں سلیم قادری نے وہ لائیٹس لگوائیں ان کے قریبی ذرائع نے ہمیں بتایا کہ سلیم قادری خاموشی سے بعض بیوہ خواتین کی مالی مدد کیا کرتے تھے وہ روایتی قسم کے رہنما نہیں تھے بلکہ عملی کام پر یقین رکھتے تھے سنی تحریک کے زیر اہتمام وہ کارکنوں کو سال میں کم از کم چار بار ایک جگہ لازمی جمع کیا کرتے تھے یوم اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عید ملن کی تقریبات کا اہتمام کیا کرتے تھے اور سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے اہلسنت کے تمام پروگراموں میں خود بھی شریک ہوا کرتے تھے اور کارکنوں کو بھی ان پروگراموں میں شریک ہونے ہدایت کی کرتے تھے سلیم قادری کے حلقوں کا اس امر بھی اتفاق ہے کہ وہ اپنے مسلک کے حوالے سے بڑے انتہا پسندانہ خیالات رکھتے تھے

اور مسلک اہلسنت کے بارے میں کسی قسم کی سودے بازی کا ان کے قریب کوئی تصور نہیں تھا ان کا موقف تھا کہ مساجد اہلسنت اور برگزیدہ ہستیوں کے مزاروں اور درگاہوں کی حرمت کو وہ ہر صورت برقرار رکھیں گے اور اس سلسلے میں انہیں جو بھی وسائل حاصل ہوئے وہ انہیں بروئے کار لائیں گے۔

آج سلیم قادری کو اس دنیا سے رخصت ہوئے 9 دن ہو چکے ہیں ابھی تک قاتلوں کے بارے کچھ نہیں کہا جا سکتا سنی تحریک کے کارکنوں میں قاتلوں کی عدم گرفتاری کی وجہ سے بے چینی کا پیدا ہونا قدرتی امر ہے مگر ایک بات ہم سب کو ذہن نشین کرنا چاہیے کہ یہ شہر ہمارا ہے یہ شہر موجود ہوگا تو ہم اپنے نظریات کی ترویج کیلیے کوئی کام کر سکیں گے سنی تحریک کی موجودہ قیادت ان ہی لوگوں کے پاس ہے جن کی تربیت سلیم قادری مرحوم کے زیر سایہ ہوئی اس لیے ہمیں یہ توقع رکھنی چاہئے کہ سنی تحریک کی نئی قیادت اپنے قائد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تحمل اور بردباری اور صبر و رضا کے دامن کو ہرگز نہیں چھوڑے گی اللہ تعالی سے ہم دعا گو ہیں کہ مولانا سلیم قادری کو اللہ تعالی اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ان کے ساتھیوں کو ہمت و حوصلہ نصیب فرمائے اور اس شہر کو اللہ تعالی اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ (آمین)

جس وقت آپ یہ سطور پڑھ رہوں گے اس وقت تک سنی تحریک کی قیادت اپنی انوکھی کال کے طریقہ کار سے عوام کو آگاہ کر چکی ہوگی مولانا عباس قادری مولانا اکرم قادری اور افتخار بھٹی کا کہنا ہے کہ سلیم قادری کے خون نے عوام اہلسنت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا ہے اور ہم اس اتحاد کے زور پر قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کی گرفتاری کے لیے ایسا قدم اٹھائیں گے جس کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملی ہوگی ان رہنماؤں کا موقف ہے کہ سلیم قادری کے بہنوئی بھتیجے سمیت دیگر افراد کی شہادت نے کربلا کی یاد تازہ کر دی ہے اور سنی تنظیموں ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو کر دعوت فکر دی ہے انہوں نے کہا کہ سنی تحریک جن مقاصد کے لیے قائم کی گئی تھی اب ان مقاصد کے حصول کے لیے سنیوں کے تمام گروپ مشترکہ کوشش کریں گے انہوں نے کہا کہ مسلک اہلسنت نے اتحاد نہ کیا تو انہیں بہت نقصان اٹھانا پڑے گا کیونکہ آج صورت حال یہ ہے کہ مرکز میں وفاقی وزیر مذہبی اور سے لیکر چاروں

صوبوں میں مذہبی امور کی وزارت تو اں پر سنی مخالف لوگوں کا قبضہ ہے یہاں تک کہ محکمہ اوقاف جو خالصتاً سنیوں اور بریلویوں کا محکمہ ہے اس پر سنی مخالف شخصیات قابض ہیں سنی تحریکیں پہلے گروپ بندی کا شکار تھیں مگر اب سلیم قادری کے خون نے انہیں ایک لڑی میں پرو دیا ہے عباس قادری نے مزید کہا کہ اب ہم نے اپنی زندگی کا مقصد بنالیا ہے کہ،، ہم اپنی جوانیاں لٹائیں گے مساجد بچائیں گے،، اس موقع پر مولانا اکرم قادری نے کہا کہ ہم اپنے مسلک کے لیے اپنی جان کی پرواہ ہرگز نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ سلیم قادری اپنی زندگی میں کہا کرتے تھے کہ سنی شہید ہوں گے تو سنیت پروان چڑھے گی انہوں نے کہا کہ سلیم قادری کے قاتل گرفتار نہ ہوئے تو بہت کچھ ہوگا سلیم قادری کے جنازے سے یقیناً ہر ایک نے سنی تحریک کی قوت کا اندازہ لگا لیا ہوگا انہوں نے کہا کہ پورا ملک خانہ جنگی کی طرف بڑھ رہا ہے حکومت بھی شاید ایسا ہی چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ ملکی سطح پر 28 مئی کا دن بہت اہم ثابت ہوگا ہم اپنی احتجاجی تحریک کے لیے جو بھی طریقہ کار طے کریں گے وہ پورے ملک کے لیے ہوگا انہوں نے کہا کہ خیبر سے کراچی تک سلیم قادری مرحوم کی شہادت کے بعد احتجاج کی جو لہر اٹھی ہے اس نے قاتلوں کے ہوش اڑا دیے ہیں اور اب سلیم قادری کے بعد سنی تحریک کی موجودہ اجتماعی قیادت کو قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم سلیم قادری مرحوم کی طرح میدان سے بھاگنے والے نہیں سنی تحریک کی اجتماعی قیادت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سلیم قادری کی قربانی نے سنی تحریک کی تنظیم کو چار چاند لگا دیے ہیں انہوں نے کہا کہ جس طرح سلیم قادری کی نماز جنازہ اور یوم احتجاج میں عوام اہلسنت نے سنی تحریک کی پذیرائی کی ہے اسی طرح اب لوگ ہماری انوکھی کال کے منتظر ہیں اس بات کا ثبوت سنی تحریک ہفتوں یا مہینوں میں نہیں چند گھنٹوں کے بعد دے گی۔

سلیم قادری زندہ ہیں نئے قائد کی ضرورت نہیں (عباس قادری)

سنی تحریک میں اجتماوی قیادت کا تصور ہے سلیم قادری تحریک کے قائد تھے اس کے علاوہ کسی کے پاس کوئی عہدہ نہیں مرکزی کابینہ کے ارکان مرکزی رہنما کہلاتے ہیں اور

مقامی تنظیموں کو چلانے والے مقامی رہنما کہلاتے ہیں سلیم قادری مرحوم کا موقف تھا کہ عہدوں کی تقسیم تنظیموں میں نفرت اور تفریق کا باعث بنتی ہے مرکزی قیادت اس وقت چار افراد پر مشتمل ہے اجتماعی قیادت میں دیگر ارکان بھی شامل ہیں جو مرکزی کابینہ کے ارکان بھی ہیں تمام فیصلے کثرت رائے اور اتفاق رائے کی بنیاد پر کیے جاتے یں مولانا سلیم قادری مرحوم کے بعد سنی تحریک کی قیادت کون کرے گا اہم سوال کا جواب بہت اہم ہے مولانا عباس قادری سے پوچھا گیا کہ اب سنی تحریک کا قائد کون ہوگا تو انہوں نے برجستہ جواب دیا کہ...... ہماری قیادت تبدیل کب ہوئی...... سلیم قادری ہمارے قائد ہیں سلیم قادری شہید ہوئے ہیں اور قرآن کا فیصلہ ہے کہ شہید زندہ ہوتے ہیں اس لیے زندہ وجاوید سلیم قادری کی موجودگی میں نیا قائد منتخب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سلیم قادری کے نظریات سنی تحریک کی بنیاد ہیں اور سنی تحریک ایک زندہ، متحرک اور فعال تنظیم ہے اس لیے زندہ تنظیم کی زندہ قیادت کی موجودگی میں کسی نئے قائد کی ضرورت نہیں۔

سلیم قادری کے ہمسفر ...... جن پر بھاری ذمہ داریاں آن پڑیں

سنی تحریک کے قائد مولانا سلیم قادری کی ہنگامہ خیز زندگی کی بھرپور سرگرمیوں سے عبارت ہمہ وقت اپنے نظریے اور کاز کے لیے کچھ کرنے کی لگن مولانا سلیم قادری کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتی تھی دعوت اسلامی سے سنی تحریک کے سفر میں سلیم قادری کے ہر قدم پر درجنوں کارکن نظر آئیں گے مگر ان کے تین ساتھی ایسے ہیں جو ہر قدم پر ان کے ہمراہ نظر آئے مولانا عباس قادری اپنے قائد سلیم قادری کی طرح دعوت اسلامی کے رکن تھے 1990ء میں جب سنی تحریک کی بنیاد رکھی گئی تو عباس قادری پہلے اجلاس میں موجود تھے سنی تحریک کے قیام کی تحریک میں پیش پیش تھے حلات اور وقت کی ضرورت کے تحت مسلک اہلِ سنت کی مساجد کے تحفظ کے لیے ایک تنظیم کے قیام کا ابتدائی خاکہ پیش کرنے والوں میں شامل ہیں سنی تحریک کے ایک اور سینئر رہنما افتخار بھٹی بلدیہ ٹاؤن کے رہائشی اور دعوت اسلامی کے کارکن ہیں جبکہ سلیم قادری مرحوم دعوت اسلامی بلدیہ ٹاؤن کے نگران تھے سلیم

قادری سے ان کی شناسائی 1983ء میں ہوئی تاہم ایک روز کی طوفانی بارش سلیم قادری مرحوم کے قریب لے آئی انہوں نے بتایا کہ میں اس وقت میٹرک کا طالب علم تھا تیز بارش کی وجہ سے مجھے ضیاء الدین لائبریری کے سامنے برآمدے میں کھڑا ہونا پڑا اندر سلیم قادری تشریف فرما تھے مجھے اندر بلایا اور یوں سلیم قادری سے میرے تعلقات قریب سے قریب تر ہوتے گئے سنی تحریک کی بنیاد رکھنے والوں میں، میں بھی شامل ہوں سنی تحریک کی ابتدائی ٹیم میں شامل ہوئے اور یہ تعلق اب تک قائم ہے سنی تحریک کے تیسرے رہنما مولانا اکرم قادری ہیں سنی تحریک کے قیام کے ایک سال بعد تحریک میں شامل ہوا اس سے قبل جمیعت علمائے پاکستان اور دعوت اسلامی میں کام کیا اس حوالے سے سلیم قادری مرحوم سے بھی رابطہ رہتا رہتا تھا ان کے کام کرنے اور اپنے نظریے سے لگن نے مجھے بہت متاثر کیا سلیم قادری کوئی روایتی قسم کے لیڈر نہیں تھے ان میں جو صلاحیتیں میں نے دیکھیں میرا دعویٰ ہے کہ شاید ان جیسا لیڈر کوئی اور نہ ہو، سنی تحریک کے ایک اور مرکزی رہنما سلیم رضا تھے جنہیں تین سال قبل دہشتگردی کا نشانہ بنایا گیا وہ شعبہ اطلاعات کے نگران تھے ان کی جگہ یہ ذمہ داری مجھے دی گئی جو میں پوری کر رہا ہوں۔

اسلحہ لائسنس پرمٹ درخواست پر کان نہ دھرے گئے

سنی تحریک کی موجودہ مرکزی قیادت اس بات پر متفق ہے کہ سلیم قادری کا قتل منظم منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے سنی تحریک کے مرکزی رہنما سلیم رضا کے قتل کے بعد سے پوری قیادت خطرات محسوس کر رہی تھی مولانا عباس قادری کے مطابق محرم الحرام سے قبل الفلاح کے علاقے میں ریٹائرڈ ڈی ایس پی صادق عباس کو دہشتگردوں نے قتل کیا تھا اس واردات میں پکڑے جانے والے دہشتگردوں کے پاس سے ایک ہٹ لسٹ برآمد ہوئی جس سنی تحریک کے قائد سلیم قادری کا نام سب سے اوپر لکھا ہوا تھا ہم ڈپٹی کمشنر سے درخواست کی کہ سلیم قادری کے حفاظتی انتظامات کے خصوصی انتظامات کیے جائیں مگر الٹا ہمارے اسلحہ لائسنس منسوخ کردیے گئے سلیم قادری مرحوم کو تقریباً روز ہی دہشت گردوں کی

جانب سے قتل کی دھمکیاں ملتی تھیں ہم نے از خود احتیاطی تدابیر اختیار کر رکھی تھیں سلیم قادری نے اپنے معمولات میں کوئی تبدیلی نہیں کی وہ ٹیپو سلطان کے جملے،، گیدڑ کی ہزار سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر،، کی مثال دے کر صورت حال کو نظر انداز کر دیتے تھے ہم نے حفاظت کے لیے کارکنوں کی ڈیوٹیاں لگا رکھی تیں 19 اپریل 2001ء کو ہم نے کراچی کی انتظامیہ سے سنی تحریک کے قائدین کے لیے اسلحہ لائسنس کے پرمٹ جاری کرنے کی درخواست کی جس کا آج دن تک جواب نہیں دیا گیا۔

سلیم قادری محض احتجاجی آواز نہیں تھے

مولانا سلیم قادری اپنے مسلک کے خلاف ہونے ولی مبینہ زیادتیوں کے خلاف زوردار احتجاجی آواز تھے مسلک اہلسنت کی بھلائی ان کی زندگی کا مقصد تھا صوفیا کے سلسلہ قادریہ سے تعلق ہونے کی وجہ سے وہ لوگوں کی گردنیں جھکانے کی بجائے ان کے دلوں کو مسخر کرنے پر زور دیتے تھے اس مقصد کے لیے انہوں دینی خدمات کے علاوہ سماجی خدمات کو بھی جاری رکھا سنی تحریک کے پلیٹ فارم سے اہلسنت خدمت کمیٹی اسپتال قائم کیا مرکزی سیکریٹریٹ میں ضیاء الدین کمپیوٹر سنٹر کی بنیاد رکھی سعید آباد میں رضا کمپیوٹر سنٹر قائم کیا سنی تحریک کی اپنی ایمبولینس سروس ہے جس میں 4 گاڑیاں موجود ہیں جبکہ پانچویں گاڑی عنقریب اس بیڑے میں شامل ہو جائے گی سلیم قادری نے قبل ازیں مدرسہ ضیاء الدین کی بنیاد رکھی دار العلوم عطاریہ قائم کیا جسے بعد ازاں مدرسۃ المدینہ کا نام دے دیا گیا۔

تحریر: سید شاہد حسن، راؤ عمران اشفاق

سنی تحریک کی عظیم الشان تاریخی میلاد ریلی و میلاد جلوس

قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری کی شہادت کے بعد یہ پہلا جشن ولادت تھا۔ قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ نے عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحریک کی بنیاد پر ہی میلاد ریلی کا تحفہ دیا شب بارہویں ملک کے تقریباً تمام حصوں میں سنی تحریک کی میلاد ریلیاں اور جلوس امسال تو انتہائی جوش عقیدت کے ساتھ منعقد کیے گئے مرکزی میلاد ریلی لیاقت آباد ڈاکخانہ سے نکالی گئی یہ

وہی مقام ہے جہاں ہر سال قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ بیداری اہلسنت پر خطاب کرتے امسال ریلی کی قیادت مولانا عباس قادری نے کی جو ہر سال اپنے قائد کے ہمراہ ریلی کی قیادت کرتے ہیں امسال عظیم الشان میلاد ریلی نے پچھلے تمام ریکارڈ توڑ دیے یہ قائد تحریک رحمۃ اللہ سے محبت وعقیدت کا بین ثبوت ہے میلاد ریلی لیاقت آباد ڈاکخانہ برنس روڈ سے ہوتی ہوئی چھٹن شاہ مزار کھارادر پر اختتام پذیر ہوئی تحریک کے مرکزی رہنما افتخار احمد بھٹی بلدیہ ٹاؤن کے رہائشی اور دعوت اسلامی کے کارکن ہیں، جبکہ سلیم قادری مرحوم دعوت اسلامی بلدیہ ٹاؤن کے نگران تھے سلیم قادری سے ان ان کی شناسائی 1983ء میں ہوئی تاہم ایک روز طوفانی بارش انہیں سلیم قادری مرحوم کے قریب لے آئی انہوں نے بتایا کہ میں اس وقت میٹرک کا طالبعلم تھا، تیز بارش کی وجہ سے ضیاء الدین لائبریری کے سامنے برآمدے میں کھڑا ہونا پڑا، اندر سلیم قادری تشریف فرما تھے مجھے اندر بلایا اور یوں سلیم قادری سے میرے تعلقات قریب سے قریب تر ہوتے چلے گئے، سنی تحریک کی بنیاد رکھنے والوں میں میں بھی شامل ہوں سنی تحریک کی ابتدائی ٹیم میں شامل ہوئے اور یہ تعلق اب تک قائم ہے۔ سنی تحریک کے تیسرے رہنما مولانا اکرم قادری ہیں سنی تحریک کے قیام کے ایک سال بعد تحریک میں شامل ہوا اس سے قبل جمیعت علماء پاکستان اور دعوت اسلامی میں کام کیا اس حوالہ سے سلیم قادری مرحوم سے بھی رابطہ ہوتا رہتا تھا ان کے کام کرنے اور اپنے نظریے سے لگن نے مجھے بہت متاثر کیا سلیم قادری کوئی روایتی قسم کے لیڈر نہیں تھے ان میں جو صلاحیتیں میں نے دیکھیں میرا دعوی ہے کہ شاید ان جیسا کوئی لیڈر اور نہ ہو۔ سنی تحریک کے ایک اور مرکزی رہنما سلیم رضا تھے جنہیں تین سال قبل ہشتگردی کا نشانہ بنایا گیا وہ شعبہ اطلاعات کے نگران تھے ان کی جگہ یہ ذمہ داری مجھے دی گئی جو میں پوری کر رہا ہوں۔

4 جولائی 2001ء کو سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری کی اعلیٰ وفد کے ہمراہ گورنر سندھ سے ملاقات

سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری نے چار جولائی 2001ء بروز بدھ گورنر ہاؤس نورکنی وفد کے ہمراہ سندھ کے گورنر محمد میاں سومرو سے ملاقات کی اس وفد میں سنی سنی تحریک کے مرکزی رہنما افتخار احمد بھٹی محمد اکرم قادری عبدالعزیز چشتی اور دیگر رہنما وعلماء بورڈ کے اراکین موجود تھے اس ملاقات کے موقع پر چیف سیکریٹری سندھ جاوید اشرف ہوم سیکریٹری سیکریٹری اوقاف آئی جی پولیس سندھ ڈی آئی جی اور کمشنر کراچی موجود تھے گفتگو کا آغاز تلاوت کلام پاک ونعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری نے گورنر سندھ سے گفتگو کرتے ہوئے۔

کہا کہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی شہادت کو آج 48 روز گذر چکے ہیں۔ قائد تحریک رحمۃ اللہ علیہ کی سکیورٹی پر معمور پولیس گارڈ نے جوابی فائرنگ کر کے ایک دہشت گرد کو مقابلے میں ماردیا تھا موقع پر مارا جانے والا ارشد عرف پولکا سپاہ صحابہ کا دہشت گرد تھا مگر واضح نشاندہی کے باوجود قاتل قتل کے ذمہ دار اور سرپرست تاحال آزاد ہیں جبکہ اس سانحے پر سنی تحریک نے پرامن احتجاج کیا تو حکومت نے ہمارے کارکنان کو گرفتار کرلیا جبکہ اب بھی کئی کارکنان پر انسداد دہشت گردی کی عدالتوں میں جھوٹے مقدمات چلائے جارہے ہیں جبکہ مرکز اہل سنت کا محاصرہ کیا گیا اور قانونی اسلحہ بھی پولیس نے غیر قانونی طور پر اپنے پاس رکھا ہوا ہے جبکہ اعلیٰ افسران اسلحہ واپسی کے احکام دے چکے ہیں مگر تمام احکام دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں۔ جبکہ سنی تحریک کے رہنماؤں وکارکنان پر ملک سے بغاوت کے اور دیگر جھوٹے مقدمات قائم کردیے گئے ہیں۔ 18 مئی کے سانحے کے خلاف جب داتا دربار لاہور میں احتجاج ہوا تو پنجاب حکومت نے نہتے عوام اہل سنت کو تشدد کا نشانہ بنایا بارہویں شریف کے موقع پر میلاد جلوسوں پر حملے کیے گئے جس سے پنجاب کالونی کراچی میں ایک سنی نوجوان شمریز خان شہید ہوا شہید کے

قاتلوں کی بھی واضح نشاندہی ہوگئی ہے یہ قاتل وہی ہیں جو 18 مئی کے سانحے کے ذمہدار ہیں۔ مگر تا حال قاتل آزاد ہیں۔ یہ تمام حالات فرقہ واریت پھیلانے والے عناصروں کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ اس وقت بھی وفاقی وصوبائی امور کے وزراء اور وزیر قانون سندھ بھی مسلک اہل سنت تعلق نہیں رکھتے جس بنا پر اہل سنت پر ظلم وزیادتی کا بازار گرم ہے۔ ہمارے کئی کارکنان شہید ہوئے بالخصوص سلیم رضا کے قتل کیس میں ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہم نے ہر دور میں ملک، اور بالخصوص سندھ میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے خاتمے کے لئے حکومت کو تجاویز بھی دی ہیں۔ مگر ان تجاویز پر اب تک عمل درآمد نہ ہوا جبکہ جیل میں موجود سنی قیدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور جیل انتظامیہ کا نامناسب رویہ بھی اشتعال انگیز ہے واضح نشاندہی کے باوجود قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قتل میں ملوث نام نہاد سپاہ صحابہ کے دہشت گرد ذمہداران اور سرپرست آزاد ہیں۔ اس عدم گرفتاری پر عوام اہل سنت وکارکنان تحریک انتہائی مشتعل ہیں۔ گورنر سندھ محمد میاں سومرو نے سنی تحریک کے سینئر مرکزی رہنما مولانا عباس قادری کی گفتگو کو غور سے سننے کے بعد کہا کہ سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری کے قاتلوں کی گرفتاری اس سانحے کے پس پردہ حقائق تک پہنچنے کے لئے سندھ حکومت کوششیں کر رہی ہے۔ دہشت گردی میں ملوث عناصر خواہ کسی بھی روپ میں ہوں بلاتفریق انھیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ داتا دربار کے سانحے کے واقعہ کے سلسلے میں گورنر سندھ نے کہا کہ وفد کا ایجنڈا حکومت پنجاب تک پہنچا دیا جائے گا۔ مساجد عبادتگاہوں درگاہوں کے سلسلے میں ہماری واضح پالیسی ہے ان کے تقدس کو ہر صورت میں یقینی بنایا جائے گا۔ کیونکہ اسلام کی تبلیغ واشاعت میں صوفیاء کرام کا کردار رہا ہے۔ سنی تحریک کے سینئر رہنما مولانا عباس قادری اور ان کے وفد کی دو گھنٹے سے طویل ملاقات رہی گورنر سندھ نے سنی تحریک کے اعلیٰ سطحی وفد کو یقین دلایا کہ سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری کے قاتلوں اور ان کی پشت پناہی کرنے والے عناصروں کو جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

محترم تحریکی ساتھیو!

السلام وعلیکم

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے اور تحریکی جدوجہد کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناتے ہوئے قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت کے عظیم مشن کو جاری رکھتے ہوئے مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لئے دن رات عملی جدوجہد مرکز کی دی ہوئی پالیسی کے مطابق کر رہے ہونگے۔ پیارے تحریکی ساتھیو! سنی تحریک اور ملکی تاریخ میں اہل سنت عقیدہ سے تعلق رکھنے والے عوام کو 18 مئی 2001ء دوپہر 1 بج کر 35 منٹ پر مخالفین اہل سنت یزیدیت کے پیروکار نام نہاد سپاہ صحابہ نے ناپاک جسارت کی جس کے نتیجے میں سنیوں کے ٹیپو سلطان قومی ہیرو بے باک قیادت جرنیل اہل سنت قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہل سنت محمد سلیم قادری اور ان کے بہنوئی، بھتیجے، ڈرائیور، گن مین، کو تین اطراف سے چھپ کر نماز جمعہ کی امامت کے لئے جاتے ہوئے راستے میں گولیوں کی بوچھاڑ کر کے دہشت گردی کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا جبکہ ان کے ننھے منے دو بیٹوں اور بھانجے کو شدید زخمی کر دیا۔ سلیم قادری رحمۃ اللہ علیہ نے عظیم قربانی دے کر دنیا بھر بالخصوص پاکستان کے اہل سنت میں بیداری کی لہر پیدا کر کے جذبہ شہادت کو اجاگر کر دیا ہے۔ میری اور آپ کی ذمے داری پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کہ ہم ان کے مشن کو سنی حقوق کے حصول، مساجد اہل سنت کے تحفظ، علماء وعقیدہ و نظریہ اہل سنت کے عزت و وقار کی خاطر کسی قربانی سے دریغ کئے بغیر ان کے نقش قدم پر چل کر سنیوں کے گم گشتہ مقام کو دوبارہ حاصل کر کے ان کی روح کو تسکین پہنچائیں۔

پیارے سنی اور تحریکی بھائیو! پاکستان جس کی بنیادوں علماء ومشائخ اور عوام اہل سنت کا خون شامل ہے۔ بچوں، بوڑھوں، جوانوں، اور خواتین نے عظیم قربانیاں دے کر اسے حاصل کیا اگر ہم تاریخ کے آئینہ میں چند جھلکیاں دیکھیں تو 1857ء کی تحریک آزادی میں علامہ فضل حق خیر آبادی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، سید جماعت علی شاہ، بنارس کی سنی کانفرنس، علامہ عبد العلیم صدیقی، مولانا عبد الحامد بدایونی و دیگر اکابرین اہل سنت نے انتھک محنت سے تاریخ رقم کی لیکن پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد کانگریسی نجدی ٹولہ نے منافقانہ طور پر مختلف ناموں سے اپنے ماتھے پر بدنامی کی کالک کو مٹانے اور پاکستان

کے قیام میں کردار ادا کرنے والے غیور نڈر عوام اہل سنت سے انتقام اور گمراہ کرنے کیلئے مختلف ناموں سے سنیوں کا قتل عام، ملک میں دہشت گردی، لوٹ مار، قتل، ڈکیتی چوری، عبادت گاہوں پر قبضہ کرنے کا بازار گرم کر لیا ان مظالم کے خلاف 1990ء میں ایک نوجوان نے تاریخ کو دہراتے ہوئے یزیدیت کے خلاف علم جہاد سنی تحریک کے نام سے بلند کر کے ظلم کی چکی میں پسے ہوئے، عوام اہل سنت میں ایک تحریکی انداز میں بیداری کے لئے گلی گلی، کوچے کوچے، شہر شہر، گاؤں گاؤں جا کر شعور اجاگر کیا اور انہیں جگایا کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے غصب شدہ حقوق کے حصول کے لئے ایک پلیٹ فارم سے متحد ہو کر آواز کو بلند کریں۔ اس آواز کو بلند کرنے پر محمد سلیم قادری اور 4 ساتھیوں کو سپاہ صحابہ کے دہشت گردوں نے سرکاری سرپرستی میں شہید کر دیا۔ اس عظیم سانحے والمیے پر پرامن احتجاج کرنے والے نہتے علماء ومشائخ کارکنان تحریک اور عوام اہل سنت پر داتا دربار کے احاطہ میں فائرنگ، شیلنگ اور لاٹھی چارج کا نشانہ بنا کر حکومتی اہلکاروں نے نہ صرف سنیوں پر ظلم و زیادتی کا بازار گرم کیا بلکہ دنیا بھر کے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں پر حکومت کرنے والی عظیم روحانی ہستی حضرت داتا گنج بخش کے مزار اقدس کے تقدس کو پامال کیا جبکہ قائدین سنی تحریک، علماء اہل سنت، مشائخ عظام، درد رکھنے والے عوام اہل سنت اور کارکنان تحریک پر دہشت گردی، ملک سے بغاوت جیسے جھوٹے مقدمات ملک بھر میں قائم کر دیے اب یہ فیصلہ عوام پر ہے کہ...... قاتلوں کی نشاندہی واضح اور ثبوت بین کے باوجود حکومت اب تک قاتلوں کو گرفتار کرنے میں ناکام کیوں؟...... داتا دربار پر حملہ اور بے حرمتی کرنے والوں کے خلاف کاروائی کیوں نہیں کی جارہی؟...... مرکز اہل سنت کا 4 روز تک محاصرہ پانی بجلی اور کھانا آخر کیوں بند کر دیا گیا؟...... جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر ہر سال جلوسوں، ریلیوں پر حملے آخر کب تک ہوتے رہیں گے؟...... دہشت گردوں اور مخالفین اہل سنت کے سامنے حکومتی بے بسی کیوں؟...... موجودہ حکومت نام نہاد سپاہ صحابہ وہابیوں، دیوبندیوں اقلیتی گروہوں کی اعلیٰ وزارتوں اور عہدوں سے کیوں نوازتی ہے؟

اے درد مند سنیوں! کیا آپ ان مظالم پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کریں

گے؟......آخر سنیوں کے سامنے مظالم کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟......ملک بھر میں قائد کی شہادت سے لے کر آج تک 30 ہزار سے زائد کارکنان کو گرفتار اور تشدد کا نشانہ کیوں بنایا گیا؟......ان مظالم کا راستہ کون روکے گا؟

میرے پیارے سنی بھائیو! اگر آپ ان مظالم اور نجدی ٹولے کا راستہ روکنا چاہتے ہیں تو آپ کو سنیوں کے شیر سلیم قادری کی طرح سینہ تان کر مقابلہ کرنا ہے تو اٹھ کھڑے ہوں اور شہیدوں کے خون اور مظالم کا بدلہ لینے کے لئے 8 جولائی 2001ء بروز اتوار بعد نماز عصر نشتر پارک میں چہلم فاتحہ کے موقع پر امیر شہدائے ہال سنت کانفرنس میں شریک ہو کر عہد کے لئے جمع ہوں۔

آپ کی آمد کا منتظر امیر شہدائے اہل سنت قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری

رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کا ادنی سپاہی

عباس قادری

(سینئر مرکزی رہنما سنی تحریک)

غیرت کا تو امام

حضرت سلیم تیری عظمت کو ہے سلام
مذہب کا تو مجاہد شمشیر بے نیام
تو سب کی ہے عقیدت تو سب کا محترم
دشمن پہ چھا گیا تیرا ہر اٹھا قدم
کوچہ گلی گلی بھی لیتی ہے تیرا نام
مذہب کا تو مجاہد شمشیر بے نیام
جادو بھری آوازیں تیری کدھر گئیں
گلشن کے پھول سارے کلیاں بکھر گئیں
بچوں کے ساتھ آجا اب ہو گئی ہے شام
مذہب کا تو مجاہد شمشیر بے نیام
جو بھی خیال آیا تحریر بن گئی!!!!!
منہ سے جو بات نکلی منشور بن گئی
تیری ہی بادشاہی تیرا ہی نام نام
مذہب کا تو مجاہد شمشیر بے نیام
مشکور جس نے دیکھا دیوانے بن گئے!!!!
شمع ایسی جلائی پروانے بن گئے
غیرت کا درس تیرا غیرت کا تو امام
مذہب کا تو مجاہد شمشیر بے نیام

اعتزار

ہم نے حتیٰ الامکان کوشش کی اچھی طرح پروف ریڈنگ کر کے تمام اغلاط کو دور کر کے آپ کے ہاتھ میں کتاب پیش کریں لیکن پھر بھی بتقاضائے بشریت کوئی غلطی رہ جائے تو معذرت خواہ ہیں اور آپ سے التجا کرتے ہیں کہ مصنف کے نمبر پر کال کر کے مطلع کریں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں وہ غلطی دور کی جائے۔

مصنف کا نمبر

0345-7922641

(ادارہ)

شمشیرِ بے نیام

برگستاخِ بے لگام

(جلد دوم)

عنقریب منظرِ عام پر آرہی ہے۔

مصنف

سجاد حیدر قادری

والضحیٰ پبلی کیشنز
داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان
0300-7259263,0315-4959263

قائد کے لشکر کا ایک جانثار سپاہی

شمشیر اعلیٰ حضرت

تصنیف

حافظ محمد بلال رضا قادری

شہزادہ محمد عباس قادری شہید

والضحیٰ پبلی کیشنز

داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان

0300-7259263,0315-4959263

ادارے کی دیگر کتب

جرنیلِ اہلِ سنت	سجاد حیدر قادری	500/-
شمشیرِ اعلیٰ حضرت	محمد بلال رضا قادری	400/-
مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین افضلیتِ ابوبکر و عمر (تخریج و تحشیہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی	260/-
احکامِ تعویذات مع تعویذات کا ثبوت	مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی	200/-
احکامِ عمامہ مع سبز عمامہ کا ثبوت	مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی	190/-
محرم الحرام و عقائد و نظریات	مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی	240/-
میلاد النبی مع معمولات و نظریات	مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی	300/-
اسلام اور عیسائیت	مولانا جاوید احمد عنبر مصباحی	200/-
خطباتِ محرم	مفتی جلال الدین احمد امجدی	350/-
رسائلِ محرم	محدث دہلوی، امجدی، بریلوی	300/-
احکامِ تراویح و اعتکاف	مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی	190/-
تحفہ شادی خانہ آبادی	محمد فیض سلطان قادری عطاری	280/-
جواہر البیان فی اسرار الارکان	علامہ مفتی نقی علی خان نوری رحمۃ اللہ علیہ	220/-
زلف و زنجیر مع لالہ زار	علامہ مفتی محمد ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ	220/-
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	240/-
نور شریعت	ابو المحامد حافظ نور محمد قادری رضوی	200/-
مسئلہ افضلیت اور اکابرِ امت ایک تحقیق ایک تجزیہ (نهاية الدليل فى رد غاية التبجيل)	نقاد العصر فیصل خان رضوی مدظلہ	360/-
مفتی اعظم ہند کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی	320/-
میلادِ مصطفیٰ (قرآن و سنت کی روشنی میں)	مرتب: ہیثم عباس قادری	380/-
مناقب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	مفتی شفقات احمد نقشبندی مجددی	200/-

اقوال وافکار نقشبند	محمد صادق قصوری	200/-
فقہ اسلامی کے سات بنیادی اصول	مولانا مفتی نظام الدین رضوی	300/-
تذکرہ خاندان نبوت	علامہ ناصر الدین ناصر مدنی	300/-
آیئے قرآن سمجھیں	علامہ ناصر الدین ناصر مدنی	220/-
بے مثل رسول ﷺ کے بے مثل واقعات	علامہ محمد شہزاد قادری ترابی مدظلہ	170/-
تذکرہ علمائے امرتسر	حکیم محمد موسیٰ امرت سری صاحب	240/-
فہرستِ رسائل فتاویٰ رضویہ	ندیم احمد ندیم نورانی مدظلہ	200/-
حدائق بخشش (پاکٹ)	اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	150/-
تعریفاتِ علومِ درسیہ (اردو)	علامہ محمد عبداللہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ	240/-
دورِ جدید کے بعض مسلم مسائل......ایک بازدید	خوشتر نورانی	160/-
فلاح ونجات کی تدبیریں	الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	30/-
شمشیرِ بے نیام بر گستاخِ بے لگام سیرتِ غازی ممتاز حسین قادری	مصنف: مولانا سجاد حیدر قادری	300/-
مدنی تحفہ مع شجرہ عالیہ قادریہ		10/-
قانون شریعت	علامہ شمس الدین احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ	300/-
خزائن التعریفات	علامہ مولانا محمد انس رضا قادری	380/-
کنز التعریفات	محمد ظفر قادری عطاری مدظلہ العالی	180/-
خلفاء راشدین	مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ	80/-
اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت	مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ	300/-
سیرتِ رسولِ عربی	پروفیسر علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ	300/-
سیرتِ مصطفیٰ ﷺ	علامہ مفتی عبدالمصطفیٰ اعظمی	300/-
انوار الحدیث	مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ	200/-
مصنف عبدالرزاق	محمد کاشف اقبال مدنی مدظلہ	200/-

بانی وقائد ''سنی تحریک'' محمد سلیم قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ



شہزادہ بلال سلیم قادری



قائد کے بیان کے کچھ انداز







سنی تحریک کے مختلف اجلاسوں میں شرکت







علمائے اہلِ سنت سے ملاقاتیں









قائد کی مختلف سیاسی سرگرمیاں







اہلِ سنت خدمت کمیٹی اسپتال کا افتتاح کرتے ہوئے



اسپتال کا اندرونی منظر





قائد کی قائم کردہ کمپیوٹر لیب



اسپتال کے لیے وقف ایمبولینسیں



احباب کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے



جلوسِ میلاد کی قیادت کرتے ہوئے



قائد کے جانثار ساتھی



شہادت کے بعد خون سے لت پت گاڑی



قائد کا آخری دیدار

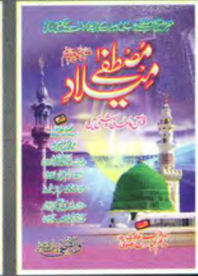


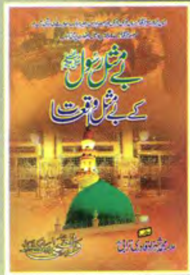
مزار کا اندرونی منظر

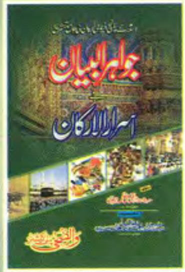


مزار کا بیرونی منظر





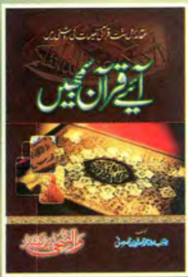






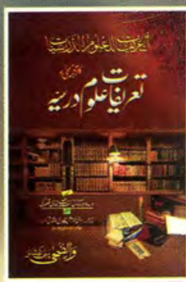






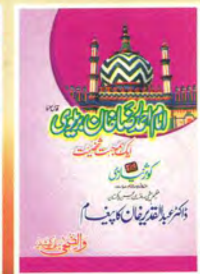






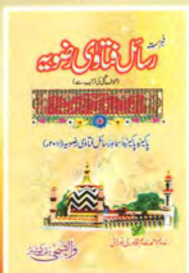












والضحیٰ پبلی کیشنز

داتا دربار مارکیٹ لاہور پاکستان

0300-7259263,0315-4959263